

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا بِكَ
 عَلَّمْتَنَا بِكَ أَنْتَ الْعِلْمُ الْحَكِيمُ
 تاریخ دولت جلیہ برطانیہ ایالت رفیعہ انگلستان



(وقائع نگار انگلستان)

سر مشیت تعلیم اور دھرم کالبر صاحب

کی تاریخ انگلستان سے تالیف ہو کر

۱۸۷۳ء عیسوی

مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ چھپی

تفصیل میں قانع نگار انگلستان

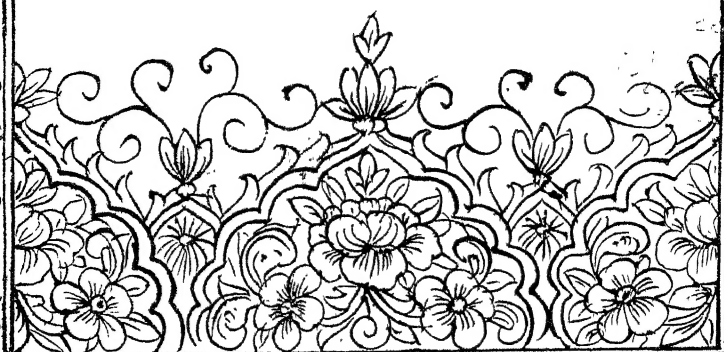
زمانہ رومیان

| | | | |
|---------|-----------------------------|---------|----------------------------------|
| صفحہ ۹۴ | باب سوم - شاہ ہنری اول | صفحہ ۱۲ | باب اول سلطنت رومیان در انگلستان |
| ۱۰۳ | = چہارم - اسٹیون | ۲۳ | تاریخ سوانح عظیمیہ |
| ۱۱۳ | = پنجم طرز معاشرت قوم نورمن | ۲۴ | باب اول ہفت ریاستہائے سکین |
| ۱۲۷ | مشاہیر اہل تصنیف | ۳۱ | = دوم اول پادشاہان سکین |
| ۱۲۸ | تاریخ سوانح عظیمیہ | ۴۷ | = سوم زمانہ سلطنت پادشاہان سکین |
| = | شجرہ نسب | ۵۲ | = چہارم سلطنت پادشاہان سکین |
| ۱۲۹ | زمانہ ملاطین بلین ٹیمپٹ | ۵۱ | = پنجم حالات اسکاتلند و ایرلینڈ |
| ۱۳۰ | باب اول ہنری دوم | | در زمانہ پادشاہان سکین |
| ۱۴۱ | = دوم رچارڈ اول | ۶۲ | باب ششم - طرز معاشرت قوم آلویکین |
| ۱۵۰ | = سوم جان | ۷۳ | مشاہیر اہل تصنیف |
| ۱۵۱ | = چہارم ہنری سوم | ۷۵ | تذکرات سوانح عظیمیہ |
| ۱۶۰ | = پنجم اڈورڈ اول | = | شجرہ نسب ملین سکین |
| ۱۸۰ | = ششم اڈورڈ دوم | ۷۶ | زمانہ پادشاہان نورمن |
| ۱۸۵ | = ہفتم اڈورڈ سوم | = | باب اول ولیم اول ملقب بمنصور |
| ۱۹۸ | = ہشتم رچارڈ دوم | ۸۷ | = دوم - ولیم دوم |

| | | | |
|------|----------------------------------|------|---------------------------------|
| صفحه | بادشاهان خاندان | صفحه | باب نهم - حال اسکاتلند |
| ۲۷۵ | لنکستر دیورکت | ۲۰۵ | وایرلند در زمانه هفت |
| ۲۸۰ | شاه میرايل تصنیف | = | بادشاهان بلین ٹچنٹ |
| ۲۸۱ | تاریخات سوانخ عطیہ | ۲۱۷ | = دہم - طرز معاشرت اہل انگلستان |
| = | شجرہ نسب | = | در عهد بادشاهان بلین ٹچنٹ |
| ۲۸۵ | زمانہ بادشاهان ٹیوڈر | ۲۲۴ | شاه میرايل تصنیف |
| ۲۸۶ | باب اول - ہنری ہفتم | ۲۲۶ | تاریخات سوانخ عطیہ |
| ۲۰۷ | = دوم - ہنری ہشتم | = | شجرہ نسب |
| ۳۳۴ | = سوم - اڈورڈ ششم | ۲۲۹ | زمانہ بادشاهان خاندان لنکستر |
| ۳۳۳ | = چہارم - ملکہ میری اولی | = | باب اول - ہنری چہارم |
| ۳۵۲ | = پنجم - ملکہ الیزبتہ | ۲۳۷ | = دوم - ہنری پنجم |
| ۲۷۰ | = ششم - حال اسکاتلند | ۲۴۵ | = سوم - ہنری ششم |
| ۳۸۴ | وایرلند و زمانہ بادشاہ ٹیوڈر | ۲۵۸ | زمانہ بادشاهان خاندان دیورکت |
| ۳۸۷ | = ہفتم - طرز معاشرت اہل انگلستان | ۲۵۹ | باب اول - اڈورڈ چہارم |
| = | در زمانہ بادشاهان ٹیوڈر | ۲۶۸ | = دوم - اڈورڈ پنجم |
| ۴۰۰ | شاه میرايل تصنیف | ۲۷۰ | = سوم - رچارڈ سوم |
| ۴۰۲ | تاریخ سوانخ عطیہ | = | چہارم - طرز معاشرت |
| = | شجرہ نسب | = | اہل انگلستان در زمانہ |

| | | | |
|----------|-----------------------------------|----------|----------------------------|
| صفحه ۵۹۸ | باب سوم - جارج | صفحه ۵۰۹ | زمانه پادشاهان استوار |
| ۹۱۴ | = چهارم بقیه حال عهد جارج سوم | ۵۱۰ | باب اول - جیمس اول |
| ۹۲۵ | مشامیر ایل تصیف | ۵۲۲ | = دوم چارلس اول |
| ۹۵۰ | = پنجم - جارج چهارم | ۵۴۴ | = سوم سلطنت جمهوری |
| ۹۵۹ | مشامیر ایل تصیف | ۵۶۱ | = چهارم چارلس دوم |
| ۹۶۱ | = ششم ولیم چهارم | ۵۸۶ | = پنجم جیمس دوم |
| ۹۶۹ | مشامیر ایل تصیف | ۵۰۳ | = ششم ولیم سوم و میراث دوک |
| ۹۷۰ | = هفتم ملکه مریه و کاترین خطه ایل | ۵۱۴ | = هفتم - ملکه آیین |
| ۷۰۶ | مشامیر ایل تصیف | ۵۲۷ | = هشتم - طرز معاش ایل |
| ۷۱۱ | = نهم - آیین سلطنت و عواظ حکومت | | دوران خاندان استوار |
| ۷۲۰ | تاریخات سوانح عظیمه | ۵۴۲ | مشامیر ایل تصیف |
| // | شجره نسب | ۵۴۸ | تاریخات سوانح عظیمه |
| | خارجه | // | شجره نسب |
| ۷۲۶ | مالک نو آباد و متعلقات و مضافات | ۵۵۱ | زمانه پادشاهان گویا بزرگ |
| | سلطنت برطانیه | ۵۵۲ | باب اول - جارج اول |
| | | ۵۶۷ | مشامیر ایل تصیف |
| | | ۵۶۸ | = دوم - جارج دوم |
| | | ۵۹۶ | مشامیر ایل تصیف |

تتمت



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ مَا لَكَ الْمَلِكُ تَوَنَّى الْمَلِكُ مِنْ تَشَاءِ

پاک جانتا ہوں میں تجھے اے خدا کہ تو مالک ہے تمام دنیا کا تو مجھ سے چاہتا ہے

وَتَنْزِعُ الْمَلِكُ مِنْ تَشَاءِ وَلَعَزَّ مِنْ تَشَاءِ وَتَذِلُّ مِنْ تَشَاءِ

اور تو نے لیتا ہے ملک جسے چاہتا ہے اور تو عزت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تو ذلیل کرتا ہے جسے چاہتا ہے

بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

بہج ہاتھ تیرے کے ہے ہر شے کی تحقیق تو ہر چیز پر توانا ہے فقط

فی الحقیقت تواسرخی انگلستان کے دیکھنے سے عجب کارخانے قدرت

خدا کے نظر آتے ہیں کہ بشر کی عقل نہیں کام کرتی یہی انگریز جو بالفعل

ثالث دنیا پر قابض ہیں اور صد ہا منزل سے اتنے بڑے سمندر کو طے

کر کے ہم پر آ کے حکومت کرتے ہیں یہی لوگ کئی سہ ہر س پیشتر جیسے تھے

وہ اس کتاب سے بخوبی ظاہر ہے مگر یہی لوگ ایسے ہیں کہ کوئی قوم اور کوئی فرقہ ان سے آنکھ نہ مین ملا سکتا مقابلہ اور ہمسری کرنا تو درکنار جب یہ خیال آتا ہے تو کیا عقل حیران ہوتی ہے کہ آخر یہ اوج و فصاحت اور حشمت و شوکت جو اس قوم کو حاصل ہو گئی اسکا کیا سبب ہو گیا یہ لوگ دائرہ بشریت سے خارج ہیں یا انکے قوائے نفسانی و جسمانی جمیع افراد انسان سے زیادہ ہیں مگر پھر عقل یہ کہتی ہے کہ یہ کچھ نہیں ہے یہ بھی بشر ہیں انکی کامیابی اور سرسبزی کا سبب فقط یہ ہے کہ انہیں خدا نے عقل دی ہے اور یہ اسے کام میں لاتے ہیں ہماری طرح عقل کو ضائع و برباد نہیں کرتے ان لوگوں کی تہمت عالی شہرہ و اسی میں مصروف رہتی ہے کہ کوئی ایسی بات کیجیے جس سے ہماری قوم اور ہمارے ملک کا بھلا ہو ہمیں کچھ نہ ملا نہیں سہی بخلاف ہم لوگوں کو کہ منافع شخصی کو منافع قومی پر مقدم جانتے ہیں ہر شخص کو اپنے فائدہ سے غرض ہے تمام ملک کی نفع رسانی اور بہبودی کی فکر نہیں مگر آفرین صد آفرین دانایان فرنگ کو کہ نہیں محض اپنی قوم کی نفع اور بہبودی کا خیال نہیں اور قوموں کی بہتری کا اپنی بہتری سے زیادہ خیال ہے آپ دیکھیں ایک ادنیٰ سی بات یہ ہے کہ سرکار لا کھار پور ہم لوگوں کی تعلیم میں صرف کر رہی ہے بھلا ہم سرکار کو کیا نفع ہے سچ بات یہ ہے کہ اگر ہم ایسے مقام پر ہوتے تو خدا جانے یہ لا کھار پور کدھر اوڑا دیتے رعایا کی تعلیم کیا چیز ہے تاریخ اس بات پر شاہد ہے

کہ از ابتدا سے خلقت عالم تا ایندم کسی پادشاہ اور کسی حاکم کے وقت میں علم کو یہ رونق اور یہ فروغ نہیں ہوا جواب ہے یہی وجہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اس قوم کو ایسا سرفراز و ممتاز کیا ہے کہ اب انہوں سب کی آنکھ نہیچی ہے اور سب کی جان نکلتی ہے چاہیں کوئی صاحب بھلا مانیں چاہیں بُرا مانیں راقم بلا تقیہ عرض کرتا ہے کہ احمد اللہ علی اعظمیٰ رحمہ اللہ کہ خدا نے ایسی قوم کو ہمہ پر حاکم کیا جسے اپنے نفع سے ہمارے فائدے کا زیادہ خیال ہے جسکے عہد معدلت مہد میں شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں جسکی عدالت میں امیر و فقیر حاکم و محکوم شاہ و گدا بوقت انصاف برابر کھڑے ہوتے ہیں اور جسکی بدولت دولت علم ایسی ارزا و فراوان ہے کہ ہر غریب و فقیر کہ وہ کو میسر ہے اب بھی اگر اس مفت کی دولت کو ہم اپنے ہاتھ سے گنوا دین اور اسے متمتع نہوں تو یہ ہماری شومی طالع ہو۔ غرض آدم بر سر مطلب۔ یہ بات پر ظاہر ہے کہ ہم ہندوستانیوں کو حکام وقت کے حالات سے واقف ہونا اور انکو عادات و اطوار و اخلاق و طرز معاشرت و عنوان سیاست جانتا اور انکے ملک کی تاریخ اور تغیرات قومی اور انقلابات ملکی سے ماہر ہونا بہت ضرور ہے اور اب تک جو ناظرین نے تاریخین ملاحظہ فرمائی ہیں وہ ایشیا کی تاریخین ہیں غالباً یہی یورپ کی اور خاص کر کئے انگلستان کی تاریخ نظر اقدس سے نہ گذری ہو خدا سے امید ہے کہ اس کتاب سے بہت لطف اوٹھائیں گے اس واسطے کہ ایک بالکل

نئی تاریخ ہے اور اسکے حالات ایسے عجیت و غریب ہیں کہ نہ دیدہ
 شنید اور خاص کر کے امیدواران امتحان کلکتہ یونیورسٹی اور
 طالب علمان مدارس انگلو ورنیکیلوگر کے واسطے تو یہ تاریخ نعمت
 عظمیٰ ہے کہ اسکے سبب سے اصل تاریخ انگریزی کہ داخل کورس ہے
 پانی ہو جائے گی اور حالات کے یاد کرنے میں بالکل دقت نہ پڑے
 گی۔ اس کتاب کے ترجمہ میں صحت محاورہ اور سلاست عبارت کا
 زیادہ لحاظ کیا گیا ہے لفظی ترجمہ نہیں کیا گیا لہذا اسے تالیف کہنا
 چاہیے ترجمہ نہ سمجھنا چاہیے۔ مترجم چاہتا تھا کہ ایسا ترجمہ کرے کہ یہ
 مطلق نہ محسوس ہو کہ یہ ترجمہ ہے مگر انگریزی ناموں سے اور بعض اصطلاحات
 مخصوصہ سے ناچار ہو گیا کہ ان میں کچھ تغیر و تبدل نہ کر سکا۔ اداے
 مضامین میں حتی الامکان نہایت احتیاط اور کمال تدبیر و تحقیق کی
 گئی ہے اور صحت محاورہ اور توضیح مطلب اور سلاست و تسانت
 عبارت کا زیادہ تر لحاظ کیا گیا ہے طول و قصر کلام کا چندان لحاظ نہیں
 کیا گیا۔ ظاہر اکہین غلطی اور تسامح کا احتمال نہیں ہے لیکن اگر
 بمقتضای بشریت غلطی ہو گئی ہو تو مؤلف امیدوار عفو اور مترقب
 اصلاح ہے وَالْحَقُّ عِنْدَ كَرَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ وَمَا
 أَبْرَأُ نَفْسِي إِنْ النَّفْسَ لَمَّارَةً بِالشُّوْءِ إِلَّا مَا حَرَّمَ
 رَبِّي وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى
 مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْغُرِّ الْمَيَامِينِ وَصَحْبِهِ أَهْلُ الْوَرَاثَةِ الرَّاشِدِينَ *

وقائع نگار انگلستان

مقدمہ

واقع ہو کہ جزائر برطانیہ اقلیم یورپ کے شمال مغرب میں واقع ہیں۔
 ان جزایروں میں سب سے بڑا جزیرہ جسے برطانیہ عظمیٰ کہتے ہیں بترا عظم
 یورپ کے قریب واقع ہے اور چھوٹا جزیرہ جس کا نام ایرک لینڈ ہے اس سے
 ہٹ کر مغرب کی طرف بحر اوقیانوس میں واقع ہے۔ برطانیہ عظمیٰ کو اگلے زمانہ
 کے لوگ البین اور بریتینیا یعنی برطانیہ کہتے تھے۔ اس جزیرے میں
 تین ملک ہیں۔ انگلینڈ۔ ویلس۔ اسکاٹ لینڈ۔
 برٹن۔ البین۔ ویلس۔ اسکاٹ لینڈ ان ناموں کی اصل
 بخوبی معلوم نہیں ہے۔ بعضوں نے یہ کہا ہے کہ لفظ برٹن۔ بروٹس
 کے نام سے نکلا ہے اور بروٹس۔ اسکیٹینس کا بیٹا اور شہر

گڑائی کا رہنے والا تھا۔ بعضے کہتے ہیں کہ گال لوگوں نے اس جزیرہ کا نام
 البین یعنی سفید جزیرہ رکھا تھا اسوجہ سے کہ اس کے جنوب اور شرق کے کنارے
 کھریا کے پہاڑ تھے چنانچہ ہائی لینڈ کے لوگ اسکات لینڈ کو اب تک
 اسی نام سے پکارتے ہیں لیکن اس کے اٹلے میں گوئے فرق کر دیا ہے اور البین
 الین کہتے ہیں۔ یہ لفظ (البین) سیلٹک زبان کا ہے اور اس کے معنی سفید
 جزیرہ ہیں اغلب ہے کہ لفظ البین اور الپ سے نکلا ہے۔ ملک ویلس کے
 رہنے والے ویلس کہلاتے ہیں اس واسطے کہ سیٹلسن لوگوں کا قاعدہ تھا کہ
 جن لوگوں کو وہ نہ جانتے تھے انھیں ویلس کہتے تھے کیا عجیب ہے کہ یہ لفظ
 پچھ سنسکرت لفظ سے نکلا ہے جس کے اصل معنی شخص اجنبی یا باشندہ ملک غیر ہیں۔
 ویلس کو ملک گویا بھی کہتے تھے مگر یہاں کے لوگ ہمیشہ سے اپنی تین سمری
 کہتے ہیں اس نام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ قدیم قوم سمائیوی سے علاقہ رکھتے ہیں
 اسکات لینڈ کا نام ایک قوم کے نام سے مشتق ہے جسے اسکوتی کہتے ہیں۔

۱۔ ٹراچی ایک بڑا شہر ایشیائی کو چک میں تھا یہاں کے بادشاہ پو آیم کے بیٹے پاس رہے۔ اسپارڈا کی
 شانہ زادی ہیلن عاشق ہوئی اور اپنی معشوقہ یعنی پاس رہنے کے ساتھ بھاگ گئی۔ اہل اسپارڈا اپنی شانہ زادی
 کے ایک شخص غیر کے ساتھ بھاگ جانے کو بڑی متک اور ذلت سمجھے اور بہت سی فوج لیکر ٹراچی پر چڑھائی کی مگر وہاں
 تک لڑائی ہی آخرت میں حضرت مسیح کے اسپارڈا والوں نے اہل ٹراچی کو شکست دی اور ان سے
 ایک شانہ زادی انیس نامے اپنے بڑے باپ آپیچیز کو اپنی بیٹی پر لا کر بھاگا اور یونان کے
 ملکوں میں آوارہ و سرگردان رہا۔ اسکینیس اسی انیس کا بیٹا تھا۔ اس لڑائی کے حال میں گھوڑے
 شاعر یونانی نے جسے ابو الشعر کہتے ہیں ایک بڑی کتاب نظم کی ہے اس کا نام الین ہے اور اس کا ترجمہ انگریزی
 اشعار میں پوپ شاعر نے کیا ہے ۱۲۔ ترجمہ

تایید اس قوم میں اور سیٹلینس میں جو یوٹریپ کے شمالی ملکوں میں رہتے تھے
 کچھ مناسبت ہے۔ یہ لوگ (ایسکوٹی) اوائل قرن سچی میں ایولینڈ کے
 شمال سے برٹین میں آئے تھے لیکن کئی برس کے بعد اسکاٹ لینڈ اور
 نام سے مشہور ہوا۔ جب رومیوں نے انگلستان پر حملہ کیا تھا اوس زمانہ میں اس ملک
 کے جنوب کے باشندے شمال کے لوگوں کو کیول ڈیون یعنی جنگل کے رہنے والے
 کہتے تھے چنانچہ ایویج سے رومیوں نے اسکاٹ لینڈ کا نام کیلینڈ وینا
 رکھا۔ لفظ انگلینڈ کی مشتق منہ میں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ یہ لفظ انگل لینڈ
 کی دوسری صورت ہے اور انگل لینڈ انگلی سے مشتق ہے کہ یہ اقوام سیکسن
 میں سے بڑی قوم کا نام تھا۔ جھوٹا جزیرہ یعنی ایولینڈ اگلے زمانے میں ایوینی
 کہلاتا تھا یہ نام سیلٹک لفظ ایر سے نکلا ہے جس کے معنی مغرب ہیں۔ رومی لوگ
 اس جزیرے کو ہائی برینیا اور ایسیولا سیکس بھی کہتے تھے لیکن اب
 اس کا نام ایولینڈ اور ایون مشہور ہے اس نام سے اس کے ہم قدیم کا پتا مل سکتا ہے
 یہ دونو جزیرے یعنی برطن اعظم اور ایولینڈ۔ امریکا و برطنی
 اسٹریلیا۔ کیپ کاؤنٹی۔ ہندوستان اور اور بہت سے چھوٹے
 چھوٹے ملک جزیرہ میں تھے ہر طبقے میں ہیں ان سب کے مجموعہ کا نام سلطنت برطا
 ہے۔ اس کتاب کی تالیف سے ہماری یہ غرض ہے کہ وہ سوانح و وقائع لکھیں جو
 زمانہ قدیم سے اب تک گزرے ہیں اور جن کا علم قطعی نہیں ہے اور جن کے سبب اتنے ملک
 کہ تمام روئے زمین پر منتشر ہیں ایک بادشاہ کے تحت حکومت ہو گئے۔

۷۔ یہ ایک قدیم قوم کا نام ہے جو بحرِ ہندی کے شمال میں رہتی تھی۔

پس واضح ہو کہ قدیم ہندو جزائر برکھانیہ کے سیلٹ لوگ تھے اور اب ان جزایروں میں دو قوموں کے لوگ رہتے ہیں کہ انہیں فرق بین ہو یعنی سیلٹ اور گوٹہ۔ ان دو قوموں کی اصل ایک اور قوم عظیم ہے کہ وہ یانت بن نوح کی نسل سے تھی۔ قوم سیلٹ کے لوگ ویلس کا دروال جزیرہ میں بلا کوٹھی اسکاٹ لینڈ اور بلاو جنوبی و شرقی ایرلینڈ ان مقامات میں رہتے ہیں۔ ان سب ملکوں کے لوگوں کی زبان ایک ہے اگرچہ محاورہ میں فرق ہے اور ان کے اوضاع و اطوار اور لباس میں اب تک بہت سی باتیں اگلے زمانہ کی موجود ہیں۔ قوم گوٹہ کے لوگ مقامات مذکورہ سے پست تر اور شاداب و ضلع میں رہتے ہیں۔ قوم سیلٹ کے قریب ہی قریب بریتان لوگ ہیں یہ لوگ صوبہ برٹانگ کے رہنے والے ہیں جسے اگلے زمانہ میں انٹرموٹرہ کہتے تھے اور وہ فریسی کے انتہائے مغرب میں واقع تھا۔ کئی سے برس پیشتر سنہ سی کے فیسیہ کے جہاز ان افریقیہ اور اسپانیہ کے نوآباد ملکوں سے انگلستان میں آئے تھے اور ان کے آنے کی یہ جہتی کہ انھوں نے منسا تھا کہ ان جزایروں میں ٹین کے بڑے بڑے معدن چانچہ ہڈی و ڈسٹس مورخ یونانی جس نے قریب ساڑھے چار سے برس پیشتر حضرت مسیح کے تاریخ لکھی تھی چند جزائر کا ذکر کرتا ہے اور ان کا نام کیسی ٹریڈین یعنی ٹین کے جزیرے لکھتا ہے بقیہ یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ جزیرے جزائر سیلی ہیں مگر اون مانے میں یونانی ان جزایروں کا حال اور کچھ نہ جانتے تھے سوا اسکے کہ یہ موجود ہیں

۱۴۔ ان بلاد کو انگریزی میں ہائی لینڈس کہتے ہیں ۱۵۔

۱۵۔ ان نوآباد ملکوں سے مراد افریقیہ میں کادیہ اور اسپانیہ میں کیڈیز یعنی قادس ہے

برٹن کا اگلے زمانے کا حال جھولیس کی قیصر روم ٹاسٹسٹس مورخ جس مینی
 ڈیوڈ ورسس سکیولس اور اور مورخین رومی نے کچھ تھوڑا سا لکھا ہے
 انکے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں اس ملک میں جنگل اور ترایان
 بہت تھیں اور فقط چند قطعات زمین جو سمندر کے کنارے ملک گال کے قریب تھے
 مروج تھے اور وسط ملک میں لوگ زراعت مطلق نہ کرتے تھے فقط دودھ اور گوشت
 اوقات بسر کرتے تھے لیکن شمال کے رہنے والوں کو یہ غذائیں بھی نہ میسر آتی تھیں
 تو وہ بہ مجبوری جنگلی درختوں کی جڑ اور پتے کھاتے تھے اور جانوروں کی کھالیں
 پہنتے تھے مگر انکے دست و پا برہنہ رہتے تھے اور ان اعضاء برہنہ کو وہ ایک
 درخت کے رس میں جسے وود کہتے ہیں نیلا رنگتے تھے۔ یہ لوگ بڑے بہادر
 اور مضبوط اور جفاکش تھے اور فن جنگ بھی کچھ جانتے تھے چنانچہ جھولیس قیصر
 لکھتا ہے کہ یہ لوگ پیدل بھی لڑتے ہیں گھوڑوں پر بھی اور رتھوں میں بھی اور
 اب جو کچھ ٹکڑے ہتھیاروں کے اوس زمانے کی لڑائی کے میدانوں لکھے کھو کر نکالے گئے ہیں
 اونسے معلوم ہوتا ہے کہ جن گاڑیوں پر وہ لوگ لڑتے تھے انکی دھڑوں میں ہسین
 باندھ دیتے تھے اور اگرچہ اون لوگوں کے بہت سے قبیلے علیحدہ علیحدہ تھے
 لیکن جب انکے ملک پر کوئی بلا آئی تو ہوتی تھی تو سب متفق ہو کر ایک شخص کو اپنا
 سردار بنا لیتے تھے اور جب وہ متفق ہو جاتے تھے تو انسے مقابلہ کرنا بہت دشوار
 ہوتا تھا۔ جو لوگ کہ برٹن کے جنوب میں رہتے تھے وہ سب اسکے کہ اونسے اور
 فرانس کے لوگوں سے راہ ورسم رہتا تھا نسبت اور لوگوں کے مذہب شائستہ

اور وہ ایک قسم کے اونچی کپڑے پہنتے تھے کہ اونچین بہت سے رنگ ہوتے تھے اور سونے اور چاندی اور برنج کی بنچیریں پہنتے تھے اور ہاتھ اور گردن اور سر میں سونے اور چاندی کے زیور پہنتے تھے اور قیصر روم کہتا ہے کہ یہ لوگ روپیہ کے بدلے سونے اور چاندی وغیرہ کی انگوٹھیاں اور زیور استعمال کرتے ہیں اور اونکی برچھیاں اور تیرون کے پیکان سنگ چھاق اور برنج کے ہوتے تھے اور یہی نفاست و لطافت سے بنے ہوتے تھے کہ ہم لوگ باوجود ایسی ایسی عمدہ کلون کے اون وحشیوں سے اس امر میں بڑھ نہیں سکتے اور اونھوں نے بڑی بڑی عمارتیں پتھروں کو تلے اوپر رکھ کر بنائی تھیں چنانچہ ان بڑی بڑی عمارتوں میں **اَسْتُونُ** **ہنچہ** **ضلع** **ولٹ** **شیو** **مین** اور **اَسٹنس** **جبار** **اَسٹنس** **مین** **ابنک** **جوب** **مین** ان اگلے زمانے والوں کی یادگار پتھروں میں سے بس یہی چیزیں رہ گئی ہیں جو ہم نے بیان کیں اور انھیں سے اونکی کیفیت دریافت ہو سکتی ہے۔

قوم **سلیٹ** کا مذہب مذہب **ڈس واد** تھا اور انکے ملاؤن کو **ڈس واد** **س** کہتے تھے اور انکا بڑا معبد **جبرہ** **مونی** **نا** **مین** تھا جسے اب **انگلشی** کہتے ہیں۔ یہ ملا یعنی **ڈس واد** **س** علاوہ ملاگری کے کبت بھی کہتے تھے اور قانون بھی بناتے تھے اور لوگوں کو تعلیم بھی کرتے تھے اور انچین اور عوام الناس میں مابہ الامتیار تھا کہ انکی قبائیں لبنی ہوتی تھیں اور واڑہیاں بڑی ہوتی تھیں اور انھیں سب اختیار کلی تھا۔ یہ ملا تاسخ ارواح کے قائل تھے اور لوگوں کو ایک خدا کی عبادت تعلیم کرتے تھے لیکن سانپ اور چاند اور سورج اور درخت بلوط کو بھی بہت مانتے تھے اور انکی قربان گاہیں مردوں اور عورتوں کے خون سے رنگین رہتی تھیں چنانچہ قیصر روم لکھتا ہے کہ یہ وحشی ہزار ہا آدمیوں کو بڑے بڑے جھانکڑوں کے پنجروں میں

بندر کے جلاوتیے ہیں اور اکثر ایسے آدمیوں کی قربانی چڑھاتے ہیں جنکی نسبت چوری یا اور کوئی جرم ثابت ہوتا ہو اس واسطے کہ انکے عقیدے میں یہی کہ مجرموں کی قربانی انکے مجوروں کی درگاہ میں زیادہ تر مقبول ہے اور اگر مجرم نہیں ملے تو بلا تکلف بیگناہوں کو قربان کر ڈالتے ہیں بعضے گمان کرتے ہیں کہ ان پتھر کے سکانات میں جتنا ذکر سابق میں کیا گیا وہ لوگ آدمیوں کو قربان کرتے تھے مگر اغلب یہ ہے کہ یہ عورتیں قربان گاہ میں نہ تھیں بلکہ انکے سرداروں کے روضے تھے۔

ڈس وائیڈس بلوط کے درختوں کے نیچے رہا کرتے تھے اور وہیں اپنا پوجا پاٹ کرتے تھے اور سال میں تین دن عید کرتے تھے ایک عید جب کرتے تھے جبکہ اناج بویا جاتا ہے ایک عید جب کرتے تھے جبکہ اناج پکتا ہے اور ایک اوسدن جب دن غلہ کاٹا جاتا ہے علاوہ ان تین عیدوں کے ہر سال اوس مہینے کی چھٹی تاریخ جو قریب دسویں ماہ مارچ کے شروع ہوتا تھا اونکے یہاں نوروز ہوتا تھا اس عید میں یہ دستور تھا کہ اونکے ملاؤں میں سب سے بڑا ملا سونے کی چھری سے بلوط کے درخت پر کی مل کاٹ کاٹ کر نیچے پھینکتا تھا اور جب اوس مقدس بل کی ٹہنیاں گرنے لگتی تھیں تو اور ملا اپنی سفید قبائوں کے دھن پھیلا کر اونھیں لیلیتے تھے۔ ان رسوم کی علامتیں اب تک موجود ہیں خصوصاً انگلستان کے جنوبی صوبوں میں کہ وہاں کے لوگ اب تک یہی کی عید میں خوشیاں اور تماشے کرتے ہیں اور جب اناج کاٹا جاتا ہے جب بھی ایک عید کرتے ہیں اور وسط گرا کی عید میں شام کو آگ روشن کرتے ہیں اور کرسٹمس (یعنی روز ولادت حضرت مسیح) کو درختوں پر سے بیلین کاٹنے میں فقط

زمانہ سلطنت رومیان در انگلستان

از ۵۰ قبل مسیح تا سنہ ۴۰۷ء بمطابق ۴۶ سال

باب اول

تہذیب و شائستگی اہل انگلستان و شیوع مذہب عیسائی در ان ملک

جب جولیس قیصر روم گال کی قوموں کو مغلوب کر چکا تو اوسنے چاہا کہ انگلستان کو بھی اپنے ممالک مفتوحہ میں داخل کرے۔ اوسنے ایک دستہ فوج کا سرداری پبلیس کرسیس خبر ورنیٹک کی حفاظت کے واسطے چھوڑا۔ یہ چند جزیرے ہیں اور انہیں سے بڑے جزیرے کا نام بیل ایل ہے۔ قیصر نے اس دستہ کے سپاہیوں سے وہ راہ دریافت کی جو بڑی مدت سے اور بڑی ہوشیاری سے لوگوں نے مخفی کر رکھی تھی اور اوس راہ سے گال کے سوداگر انگلستان کو جاتے تھے۔ علاوہ حرص ناموری کے قیصر کو انگلستان کے فتح کرنے میں طمع

۱۔ یہ خوب یاد رہے کہ انگریزی میں روم سے مراد روم جدید یعنی استنبول نہیں لیتے بلکہ روم قدیم یعنی اطالیہ مراد لیتے ہیں اسے عربی میں سمر و ماکتھ ہیں اور یہاں بھی سلطنت رومیان سے مقصود سلطنت روم قدیم یعنی اطالیہ ہے۔ اگلے زمانے میں یہ سلطنت بہت عظیم و وسیع تھی اور تمام ملک اطالیہ اور ایشیاء کوچک اور شام اور کردستان وغیرہ اس میں داخل تھا اور یہاں کے بادشاہ قیصر کہلاتے تھے اور اس ملک کا پای تخت سمر و دریا کے ٹیبو پر واقع ہے اور یہاں کا بادشاہ یوپی ہے اسے سمر و من کیستھو لک یعنی نصاریٰ قدیم حضرت عیسیٰ کا خلیفہ جانتے ہیں اور کسی زمانے میں یوپی کو تمام یورپ پر اختیار حاصل تھا اور وہاں کے بادشاہ اس کے مطیع و منقاد تھے لیکن جب سے یہ دین مذہب عیسائی مذہب یوٹھنٹک شائع ہوا جب سے یوپی کی قوت روز بروز اعلیٰ ہوتی گئی یہاں تک کہ اب فقط وہ اپنے دولت خانے کے حاکم میں تفصیل اس اجمال کی آگے چل کے معلوم ہو جائے گی۔ تعلقات اطالیہ میں سمر و۔ وٹس۔ جنوا۔ فلورنس۔ پیزا۔ ٹیورن۔ یہ بہت مشہور شہر ہیں۔ ۱۲ مترجم

جولیس تیسرے اور چارویں سال کے درمیان میں

بھی تھی کہ وہ ان بیش بہا موتی بکثرت بکھلتے تھے اور فلزات کے بڑے بڑے معدن تھے۔ پہلے قیصر نے چند گال کے سوداگروں کو جمع کیا لیکن انھوں نے کوئی کام کی بات نہ بتائی۔ تب اس نے ایک افسر کو ایک جنگی جہاز لیکر انگلستان کے معائنہ کے واسطے بھیجا بعد اوس کے سہ ماہی قلعہ قبل علیح اس نے اسی جہاز جنمیں دودھتے بارہ ہزار آدمی کے تھے ہمراہ لیکر آب و ہوا دوسرے جسے لاطینی میں خرم اوسینی کہتے ہیں عبور کیا اور جب انگلستان میں پہونچا تو دیکھا کہ کینٹ کے بلند اور سفید کناروں پر بوٹن لوگوں کے گروہ کے گروہ آمادہ جنگ بیٹھے ہیں اور قیصر کو جہاز سے اتر کے مقام کرنے میں بڑی مشکل پڑی لیکن دسویں دستہ کا نشان بردار آگے بڑھا اور رد میون کے قواعد کام آئے۔ چار دن کے بعد ایسا شدید طوفان آیا کہ قیصر کے جہاز پر نشان ہو گئے لیکن اس نے اپنے شکستہ جہاز کو پھر درست کر لیا اور مصلحت وقت گال کو مراجعت کی اور اس آمد و رفت میں اسے سترہ دن لگے۔

جب گرمی کی فصل پھر آئی تو قیصر باغ و ستے فوج کے لیکر جنمیں تیش ہزار پیادے اور دس ہزار سوار تھے پھر انگلستان کو فتح کرنے گیا اور ضلع کینٹ میں دریا کے کنارے پر مقام کیا۔ اس اثنا میں انگلستان کی قوموں نے اپنی فوجیں جمع کر لی تھیں اور ادنیٰ مہر دار کیسیوکاٹس تھا جسکا ملک ٹیمس دریا پر واقع تھا۔ اس افسر نے واد مردانگی و ہنرمندی دی اور کچھ عرصے تک رد میون کی فوج کو آگے نہ بڑھنے دیا اور درختوں اور

دریاؤں کی آٹھ مین خوب لڑا آخر قیصر دشمن کے لشکر کو ریتا ہوا ٹیمس کے پار اتر گیا اور فوج مخالف تک پہنچ گیا کہ اوسنے گھنے جنگوں اور فریب آمیز ترانوں میں مورچے باندھے تھے۔ تھوڑی دیر تک تو فوج بوٹن کا انصراب لڑا اس امید سے کہ کینٹ کی قوموں کے سردار رومیوں کا کپولے لین گے اور اوسکے جواز جلا دیں گے لیکن جب اوسنے یہ سنا کہ یہ کوشش اوسکی کارگر نہ ہوئی تو قیصر سے مصالحو کر لیا اور چند شخصیں یہ خیال دیے اور کچھ خراج سالانہ مقرر کر دیا پس قیصر کار کو بھر گیا۔

کلاڈیس قیصر کے وقت تک رومیوں نے انگلستان پر دوبارہ حملہ نہیں کیا۔ اگستس شہنشاہ اول روم نے اوس ملک پر حملہ کرنے کی تدبیر کی تھی لیکن اوسکی تعمیل نہ ہو سکی۔ کیلیگیولا قیصر حماقت شعار اپنی فوج گال کے کنارے تک لے گیا اور انگلستان کے مقابل تک پہنچ گیا اور اپنی فوج والوں کو بوٹن کے پہاڑوں کی جھلک دور سے دکھلا کر حکم کیا کہ اپنے خود و مین یہاں کی سپیدان بھرنو تاکہ معلوم ہو کہ ہنسنے سمندر کو فتح کر لیا اور یہ وہاں کی غنیمت ہے۔ جب قیصر مذکور روم کو بھرا تو فتح کی خوشی میں جشن کیا۔

پلاشیس اور وسپیشین نے کہ کلاڈیس قیصر کے نائب تھے بعد سخت لڑائی کے بوٹن پر کچھ دخل پایا۔ پلاشیس نے تمام سبب ضروری لڑائی کا گال سے ہٹا کر کے بوٹن لوگوں کو ٹیمس کے اوس پار بگاڑ دیا لیکن وہ آگے نہ بڑھ سکا یہاں تک کہ پادشاہ روم اور فوج لیکر خود اوسکی مدد کو آیا۔

رومیتوں کا دوسرا حملہ انگلستان پر

جب بادشاہ آچکا تو رومیوں کی فوج دریائے کور کے پار اترتی اور ضلع اسکیس تک پہنچ گئی اور وہاں ایک بستی بسائی اور اسکا نام کیملوڈیونم رکھا۔ اس بستی کا نام کوچسٹو اور مالڈن ہے۔ ویشیشین تیس لڑائیوں سے زیادہ لڑا جب کہین اسے ہیمپ شیریئر اور خبریرہ وائیٹ کی قوموں پر فتح نصیب ہوئی۔

پلا شیش کی جگہ پر اسٹوٹس اسکیپیو کا صوبہ انگلستان مقرر ہوا اور جو لوگ قوم بوٹن سے رومیوں کی سرحد میں رہتے تھے ان سب کے ہتھیار چھین لیے۔ اسکی اس حرکت سے اس ملک کے لوگ بہت خوفزدہ ہوئے اور قوم سیلوٹس نے جو ویلس کے جنوب میں رہتی تھی بلوے میں شیش کی اور اسکا سردار کیوگٹکس نو برس برابر رومیوں سے لڑا کیا آخر الام رومی بوٹنس کی گڑھیوں میں گھس گئے اور کیوگٹکس کی فوج کو شکست دی۔ یہ افسر اپنی سوتیلی ماں کا دشمن تھا وہاں اس کا بھائی تھا کہ وہ قوم بوگینس کی شاہزادی تھی اس نے اسے دشمن کے حوالے کر دیا اور رومیوں نے اسے روم کی بازاروں میں تشہیر کیا اور اس کے قتل کا حکم دیا لیکن جب اسے قیدی کے حضور میں لائے تو اس نے اسی جرأت و جواں مردی ظاہر کی کہ اسکا گناہ معاف ہو گیا۔

بوڈسیا بھی قوم بوٹنس کی سردار تھی۔ یہ عورت نیرو قیصر کے زمانے میں قوم ایسیننی کی شاہزادی تھی۔ یہ قوم ضلع نورفک اور سفک میں رہتی تھی۔ اس شاہزادی نے رومیوں سے ایسی دلتیں اور ضرر

اٹھائے کہ اوسنے اپنی رعایا کو لڑائی پر آمادہ کیا اور انھیں میدان جنگ میں لائی اور کیملوڈ یونٹم اور لنڈن کو بالکل برباد کر دیا۔ شہر لنڈن اس زمانے میں بھی سرسبز و آباد تھا اور یہاں تجارت بہت ہوتی تھی۔ الغرض شاہ رومی مذکورہ کو سوٹوٹونیس پالینس افسر رومی نے شکست دی اور اس صدمہ سے اوسنے اپنی تین خود مار ڈالا۔

بربادی کیملوڈ یونٹم و لنڈن شہر

اتیک تو انگلستان فقط برائے نام رومیوں کا ملک کہلاتا تھا مگر اب جولیس اگروکولانے جوڈ و مشین قیصر کی طرف سے اس ملک کا حاکم تھا اوسے فی الحقیقت روم کا صوبہ کر دیا۔ اس حاکم کی کارگزاران اس کے داماد ٹاسیٹس مونخ کی کتابوں میں مرقوم ہیں۔ ایسے رومیوں کا عجب سقوط انگلستان کے لوگوں پر غالب رکھا اور کی طرح کابلوے اور فساد نہونے دیا اور بہ نسبت اور حکام و عمال روم کی رعایا سے بلطف و نرمی پیش آیا اور انھیں اچھے اچھے ہنر سکھائے اسی حاکم کے وقت میں اکثر شہر فاروس انگلستان نے رومیوں کا لباس اور زبان اڑنے معیشت اختیار کیا اور اسنے وہ کام کیا جو اب تک کسی سپاہیہ رومی نے نہ کیا تھا یعنی وہ کیلیڈونیا کے جنگلوں میں گس گیا جہاں بالکل اہنمی اور ساحل خلیج ہو مری تک رومیوں کی سلطنت قائم کر دی۔ اس محم میں افسر مذکور کو بہت سے سخت دشمنوں سے لڑنا پڑا اور کوہ گرہنٹس پر اوس سے اور کیلیکس سردار کیلیڈونیا سے لڑائی ہوئی قبل اسکے کہ سپاہیہ رومی اوس کو عظیم کوٹے کرے۔ اس لڑائی کا مقام متیقن نہیں ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ لڑائی شہر اسٹاک میں ہوئی تھی جو ضلع پرتھ

حکومت جولیس اگروکولانے

جنگ کوہ گرہنٹس

میں واقع ہے۔ جب اگر کوکالا کے جہاز ان اپنے جہازوں کو انگلستان کے کنارے کنارے
لیٹے تو انھیں معلوم ہوا کہ یہ جزیرہ ہے +

اس سردار جلیل الشان نے جنوبی صوبوں کی حفاظت اور
استحکام کے واسطے ایک دریائے دوسرے دریا تک دو قطارین قلعوں کی بنوائی
ایک قطار دریائے ٹائین سے خلیج سولویج تک بنوائی اور ایک قطار دوبرس کے
خزینہ آف فورٹہ سے دریائے کلائیڈ تک بنوائی۔ جب اڈرین سے شمالی
فصیلین نہ سنبھل سکین تو اس نے ایک اور دیوار بنوائی اور اس کا نام ویلیم ڈی رانی
اور پکس وال رکھا۔ یہ دیوار اگر کوکالا کی بنائی ہوئی قلعوں کے پہلے قطار کے
متصل بنی تھی۔ انڈونائین قیصر کے عہد میں رومیوں نے اپنی عملداری شمال
انگلستان میں دو تک بڑھائی اس زمانے میں ان کا سردار لو لیس آرم بکس تھا
اوس نے اگر کوکالا کی دوسری دیوار پھر بنوائی اور اس کا نام ویلیم انڈونائین رکھا
بعد اوس کے اس دیوار کا نام گریفٹس ڈ ایکٹ ہو گیا۔ کئی مرتبہ عمال روم خود قیصر روم
بن گئے چنانچہ سیوسرس قیصر کے عہد میں آلبا نیس ناظم انگلستان اپنی فوج بادشاہ
سے لڑنے کو کال میں لیگیا لیکن سیوسرس حریف پر غالب آیا اور حکومت انگلستان
اپنے دو افسروں پر تقسیم کر دی۔ تھوڑے عرصے کے بعد کیلیڈ و نیا کے لوگوں نے
اوپر چلے کر نے شرم کیے اور ان کی گوش مالی کے واسطے سیوسرس کو خود دیاں جا پائے
قیصر نے کورنے من فوج کوچ کیا اور جا تا کہ دشمنوں کو اون کے چاروں کی گڑھوں میں مارے۔

وہ لوگ بالکل وحشی تھے اور ان کے ہتھیار یہ تھے کہ ایک خنجر اور ایک بڑی سی تلوار کہیں
 ہوئے کی بنخیر میں لگی رہتی تھی اور ایک برچھی اوسکے ایک طرف ایک گھنٹہ لگا رہتا تھا
 اور حفاظت کے واسطے ایک بے ڈول چڑے کی ڈال اوسکے پاس رہتی تھی۔ فوج روم
 کی شجاعت اور ہنرمندی اور خوشنظامی سے ان وحشیوں کا کچھ بس نہ چل سکا اور
 سیوسٹس کی لید و نیا کے جنگوں کو طے کر گیا اور سابق میں جو لوٹ مار اوروں
 کی تھی اوسکی نمراے سخت اونھیں دی اور اڈسائن کی دیوار سے چند قدم کے فاصلے پر
 ایک مضبوط دیوار بچھ کر بنوائی کہ اوسکی حفاظت کو دس ہزار آدمی درکار تھے۔ ہنوز
 سیوسٹس جنوب کی طرف نہ پھرنے پایا تھا کہ کیلیڈ و نیا کے لوگوں نے پھرنا کیا
 پھر وہ شمال کی جانب پھر کہ ان مفسدون کو زیر کرے اور اس اثنا میں شہر بوزی
 مگیا جسے اوس زمانے میں آبوٹر کہتے تھے۔ سیوسٹس قیصر کی بھی کیر کلائے
 جتنے ملک کہ اوسکے باپ کی بنوائی ہوئی دیوار کے شمال کی جانب تھا وہ سب
 کیلیڈ و نیا کے لوگوں کو دیدیا۔

وفات سیوسٹس قیصر

رومیوں نے انگلستان کو چھ صوبوں میں تقسیم کیا تھا جنکے نام ذیل میں قوم ہیں
 ۱۔ بریٹینیا پر ایما۔ اس صوبے میں تمام بلاد جنوبی گلوستر و ٹیس
 داخل تھے۔
 ۲۔ فلیویا سنراکنسیس۔ اس صوبے میں وسط کے ضلع داخل تھے
 اور یہ ایک مربع میں واقع تھے جسکا ایک زاویہ خلیج و آتش پر تھا ایک یا

ڈی پر ایک دریاے سوثرن پر اور ایک دریاے ٹیمس پر۔

۳۔ بریٹنیا سکند۔ اس صوبے میں ملک وٹلیس اور دریائے ٹیمس وڈی کے مغرب کی طرف کا ملک داخل تھا۔

۴۔ میگیما سینا رکیٹس۔ اس صوبے کی حد جنوبی نیچ واکش اور دریاے ڈی تھی اور حد شمالی آڈرین کی دیوار واقع دریا ٹائین تھی۔

۵۔ والنشیا۔ اس صوبے میں وہ ملک داخل تھا جو آڈرین اور انٹونین کی دیواروں کے درمیان میں واقع تھا۔

۶۔ سپیشیا نایاگیٹ و نیا۔ اس صوبے میں تمام ملک شمالی دیوار انٹونین داخل تھا۔

ان صوبوں میں سے چار صوبے تور و میون نے بالکل مغلوب کر لیے تھے اور پانچوں صوبے کو کچھ اگر کو لانے فتح کیا تھا کچھ امریکس نے اور کچھ تھیر وڈوٹس نے۔ یٹھس و الکن ٹین قیصر کے عہد میں ہوا تھا اور اسے پانچویں صوبے کا

نام والنشیا اپنے بادشاہ کے نام پر رکھا تھا۔ چھٹی صوبے میں سے فوج روم گذر تو گئی تھی لیکن کبھی اسے فتح نہیں نصیب ہوئی۔

یہ اچھی طرح نہیں معلوم کہ رومیوں کے زمانے کے سالہائے آخر میں انگلستان کی کیا کیفیت تھی یہ معلوم ہے کہ بارہ برس تک اوسے خبریرے کے لوگ خود سرور ڈیا کلیشین اور میگیما سینا بادشاہ نے کامریشین کو اس ملک کا رئیس مقرر کیا سیکن کے کنارے پر واقع ہے۔ اس شخص نے بہت سے جہاز اکھاڑ کر کے روانہ کیے کہ انگلستان

یہ اچھی طرح نہیں معلوم کہ رومیوں کے زمانے کے سالہائے آخر میں انگلستان کی کیا کیفیت تھی یہ معلوم ہے کہ بارہ برس تک اوسے خبریرے کے لوگ خود سرور ڈیا کلیشین اور میگیما سینا بادشاہ نے کامریشین کو اس ملک کا رئیس مقرر کیا سیکن کے کنارے پر واقع ہے۔ اس شخص نے بہت سے جہاز اکھاڑ کر کے روانہ کیے کہ انگلستان

کے کنارے کو اسکند نیویا کے ڈاکوؤں سے بچائیں اور وہ خود انگلستان
 حاکم بن بیٹھا اور اپنے استحقاق حکومت کا دعویٰ سلاطینِ روم سے زبردستی
 قبول کروایا۔ بوٹن لوگوں میں سے ایک شخص الکلس نامے نے حاکم موصو
 شہر یورک میں کٹار سے مار ڈالا اور تخت سلطنت انگلستان پر قبضہ کر لیا لیکن
 تین برس کے بعد وہ خود بھی کانستبلین شیس کلوئس قیصر سے لڑائی
 مار گیا اور رمیون کی سلطنت انگلستان میں پھر قائم ہو گئی۔ اس قیصر نے
 بوٹن کی ایک شاہزادی ہیلینا نامے سے شادی کر لی اور اس سے
 ایک لڑکا پیدا ہوا جو بعد چند روز کے قسطنطین اعظم کے نام سے مشہور ہوا
 یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب شاکتہ قومیں غیر شاکتہ قوموں کو مغلوب کرتی ہیں
 تو جو قائدے آخر کار قوم مغلوب کو حاصل ہوتے ہیں وہ ان نقصانوں سے بچ رہا
 بڑھ جاتے ہیں جو انھیں اول میں ہوئے تھے چنانچہ پہلے چند سال جو رمیون
 کی حکومت انگلستان میں رہی تو اسکی مثال ایسی ہے جیسے صبح کاذب قبل طلوع
 آفتاب۔ اول صدی عیسوی کے آخر میں مذہب عیسائی انگلستان میں رائج ہوا
 بعض کہتے ہیں کہ پطرس یا پوٹوگوس جواری نے یہ دین و مان رائج کیا تھا
 ڈیاکلیشائین قیصر کے عہد میں بوٹن لوگوں نے صلیب جی کے لیے
 بڑی بڑی ظلم و ستم سے اور پہلے جو شخص حضرت مسیح کی راہ میں شہید ہوا وہ سینٹ الین
 تھا اور جس شہر میں یہ بزرگ شہید ہوئے تھے وہ ہرٹ فرڈ شید میں ہے
 اور اسکا نام انھیں شہید کے نام پر سینٹ الین رکھا گیا ہے۔
 قسطنطین اعظم شہر یورک میں پیدا ہوا تھا اسکی ولادت سے

کارائیس اراکلیس ۶۱۹ء

تاریخ شہادت سینٹ الین ۳۰۶ء

انگلستان کی قدر و منزلت بڑھ گئی اور اوسنے دین سچی کے وعظ و تلقین میں لوگوں کی بڑی تائید کی پس اس بڑھ کے کسی قوم کو کیا نعمت ملیگی جو اہل یونین کو فائزین روم سے ملی کہ اونکے عہد حکومت میں اونھوں نے حضرت مسیح کو پہچانا اور انکی صلیب مقدس پر ایمان لائے۔

آخر الامر گو تہ اور اُورِ شمالی قوموں نے ایسے شدید اور متواتر حملے کیے کہ رومیوں نے اپنی فوج انگلستان سے برخواست کر کے مالک متوسطہ روم کی حفاظت کے واسطے بھیج دی اور یونین لوگوں کو اپنے لشکر میں بھرتی کر کے گال و ہیر مالک یورپ میں لڑنے کو بھیجا تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اُنوں نے سرسین بادشاہ نے مصلحت جا کر انکی سلطنت کے حدود گھما دیے اور اہل یونین کو اپنی حکومت سے آزاد کر دیا اور ب علامات سلطنت روم کے اوس ملک سے موقوف کر دیئے۔

اسکاٹ لینڈ اور ایرلینڈ کے اس زمانہ کا حال ہم خوب نہیں بیان کر سکتے۔ رومیوں کے بنائے ہوئے حمام اور قلعوں کے آثار و علامات جو اب تک بدگھمہ ہیڈ اور اُس رُڈخ میں ڈنبلین کو قریب اندر اور مقامات پر باقی ہیں اوس صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ شمال کی جانب چلیج مورہی تک پہنچ گئے تھے لیکن دریائے فوگرتہ کے شمال کی سمت کے جھل ایسے گھنے تھے کہ فوج وہاں بقاعدہ نہ لڑ سکتی تھی پس ان کے دشمن لوگوں نے افواج روم کو فتح دینی نہ چاہی ہوئی۔ رومیوں کے زمانہ کے آخرین جنرل ۲۱ سرکنی اور شٹلینڈ اور اضلع شمالی اسکندنیویا کے لوگوں نے چھین لیے تھے چنانچہ انکی نسل سے لوگ اب تک رہاں موجود ہیں۔ ایرلینڈ

کے معنی مقدس جزیرہ میں بیان کے لوگوں نے اہل ویلیس سے رسم و رواج اور اس جزیرے میں قدیم قبائل سلط رہتے تھے جنہیں رسوم ندیب ڈراڈ بڑی مدت تک اپنی ہیئت اصلی پر جاری رہے

رومیوں کی تعلیم سے اہل انگلستان نے زراعت و تجارت وغیرہ میں ترقی کی اور مٹرکون پر کنکر کھائے اس سبب سے وہاں کی آمد و رفت سہل ہو گئی۔ ان مٹرکون کو اسٹوٹیا کہتے تھے جس سے انگریزی لفظ اسٹوٹ یعنی ٹرک نکلا ہے۔ رومیوں ہی نے وہاں تجارت کی بنیاد ڈالی اور جو چیزیں وہاں پیدا ہوتی تھیں انہیں روم اور تعلقات روم میں بجا کر بڑے نفع سے بیچتے تھے۔ جو چیزیں اوس میں تھیں انگلستان سے روم وغیرہ میں تجارت کے واسطے جاتی تھیں انہیں رومین عمدہ چیزیں تھیں غلام پنیر۔ چونا۔ کھریا۔ صدف۔ موتی۔ انگلستان کے مویشی اور کتوں اور گھوڑوں کی بھی بڑی قدر تھی اور سیدنا اور لوہا باقراط وہاں سے اور ملکین جاتا تھا۔ تھوڑی ہی مدت بعد قیصر روم کے زمانہ کے ایک قسم کا سونے کا سکہ انگلستان میں رائج ہوا اور کچھ سکے اوس زمانے کے ایسے نکلتے ہیں جن پر مویشی کی تشکیل میسوک ہیں اور وہ رومی روپیہ کے مشابہ ہیں۔ چونکہ رومی لڑائی میں اکثر مشغول رہتے تھے لہذا جو الفاظ ان کی زبان سے انگریزی زبان میں آئے تھے اور اب تک متعل ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جزیرے میں وہ لوگ مثل فوج کے رہے اور انہیں غلبہ اور تسلط رہا چنانچہ جن شہروں میں وہ لوگ رہے وہ جھانیاں تھیں اور بہت مضبوط اور محکم تھیں اور انہیں لاطینی زبان میں کیسٹرا کہتے تھے۔ یہ لفظ اب تک اسکاں مختلفہ ان شہروں کے ناموں میں موجود ہے

جسٹس۔ ونچسٹر۔ لیسٹر۔ ڈونکسٹر۔ ایک اور نقطہ لطیف
کوٹونیا کی اصل لفظ لینکن اور کوٹھسٹون میں موجود ہے اور اگرچہ شہر باتھ
کا روغن نام نہیں باقی رہا تاہم یہ شہر رومیوں کے زمانے میں حماموں کے واسطے مشہور
اور یہ امر سررون اور پتھر کی تصویروں سے ثابت ہوا جو اس زمانے کی بنی
ہوئی اب اس شہر (باتھ) میں نکلی ہیں۔

تواریخ ضروریہ زمانہ رومیانِ انگلستان

۵۵ قبل حضرت مسیحؑ
ورودِ جولیس قیصر در انگلستان۔

۶۴۳
مراجعت رومیان در انگلستان بعد کلاڈیس قیصر۔

۶۶۱
وفات شانہادی بوڈیسیا۔

۶۶۸
ابتداء حکومت اگراکولا۔

۶۶۹
بنائے دیوار ہائے اگراکولا۔

۶۸۴
جنگ کوہ گرینیٹس۔

۶۸۶
بنائے دیوار آڈرین۔

۶۸۸
بنائے دیوار انٹونائین۔

۶۸۹
وفات سوسریس در شہر یومارک۔

۶۸۹
خود سری انگلستان۔

۶۸۹
عود سلطنت رومیان در انگلستان۔

۶۸۹
شہادت سینٹ آلبن۔

۶۸۹
رومیوں نے انگلستان کو چھوڑ دیا۔

زمانہ قوم سکسن و انگلستان

از ۱۸۱۴ء تا ۱۸۱۶ء ۶ ہجری ۱۲۵۶ سال

باب اول

ہفت ریاستہائے سکسن

از ۱۸۱۴ء تا ۱۸۱۶ء ۶ ہجری ۱۲۵۶ سال

رومیوں کے زمانے میں انگلستان کے لوگ محفوظ و امون رہے لیکن جب ان کی حکومت جاتی رہی تو او کا حال بھرستیم ہو گیا۔ پکٹ اور اسکاتلڈ انگلستان کی سرحد کی دیوار میں توڑ کر اندر گھس آئے اور شمالی ملک تخت و تاج کیا اور ڈیٹلمارک اور جرمینی کے دروان دریا جھین رومیوں کے خلی جابھی تہ روک سکے تھے مشرقی اور شمالی ملک پر چڑھ آئے اور ہلکے ہلکے پیادوں پر سوار دیہات و قصبات کو بیرحمی سے جلاتے ہوئے دریاؤں کو طے کر گئے اسپرٹرہ ریور کہ اہل انگلستان میں اسپین جگہ اڑا ہوا تھا اور متنازعین میں رومی فریق کا سردار امبروؤ شیس تھا اور انگریزی فریق کا سردار ڈسٹن تھا۔ انگلستان کے چھوٹے چھوٹے صوبوں نے کچھ کوشش کی کہ اسپین اتفاق کریں اور ایک شخص کو اپنا بادشاہ بنا کر او کا نام پینڈ مارکن رکھا مگر اس عمدہ شاہی ایسی لڑائیاں ہوئیں کہ اور بھی خبری ہوئی۔

ڈسٹن نے دروندان و سپاہ دہانگی کہ وہ اپنے تین سلطان البحر کہتے تھے

اور برتند خود دراز قد و کبود چشم و سرخ رنگ تھے اور ان کے بال لمبے لمبے زرد تھے اور لڑائی میں

مُشاق تھے اور کھڑی اور بچی اور گزریہ اون کے ہتھیار تھے اور اون کا بڑا بیوتا
 اَوُڈُن تھا اور اون کا بہشت و لہاکا تھا۔ ان لیٹرون کی انکھت اتین
 بسنے کی حکایت محض وایت غیر معتبر ہے اگرچہ اوسین بعض باتیں سچ بھی ہیں
 وہ قصہ یہ ہے کہ جُوٹس کے دوسرے دارون کو جکانام ہنگسٹ اور
 ہو رہا تھا وُمرٹجران نے اپنے فریق کی حفاظت کے واسطے نوکر رکھا
 اور یہ دوسرے دارون اِسٹیلیٹ مین جو ضلع کینٹ مین تھئیٹ کے کنارے پر
 واقع تھا وارد ہوئے اور وُمرٹجران کے دشمنوں کو شکست دی بعد اوسکے
 وہ سردار خود وُمرٹجران سے منحرف ہو گئے اور کینٹ پر اپنا قبضہ کر لیا اور
 اپنی قوم کے لوگوں کو بلا کر اون پر غنیمت تقسیم کر دی۔ ایک اور حکایت کہ اوسکی
 اصل بھی انگلستان سے ہے یہ ہے کہ وُمرٹجران ہنگسٹ کی بیٹی سرفینا
 پر عاشق ہوا اس سبب اوسنے ضلع کینٹ جُوٹس لوگوں کو دے ڈالا۔
 اس ماجرے کے بعد سو برس تک یہ کیفیت رہی کہ دریائے الب اور رھاین کے
 مابین کے ملکوں سے گروہ کے گروہ لیٹرون کے انگلستان کے جنوبی اور مشرقی
 کناروں پر آیا کیے اور وہاں کے لوگوں کو مغرب اور شمال کی جانب نکال دیا اور
 جتنا ملک کہ پست تھا اوپر قبضہ کر لیا۔ یہ لیٹریے تین قوموں کے تھے جُوٹس
 انگسٹ۔ سکسنس۔

پس سات ریاستیں جنہیں ہفت ریاستہائے سکسن

کہتے ہیں اس طرح سے قائم ہوئیں۔

۱۔ یعنی ہندوستان جملند ۱۲۔

- ۱- کینٹ - یہ ریاست ۱۷۵۷ء میں ہنگسٹ نے قائم کی تھی۔
- ۲- جنوبی ساکسنی - اس ریاست میں ضلع سسٹکس اور سرجیہل تھے اور اسی ایڈلڈ نے ۱۷۹۹ء میں قائم کیا تھا۔
- ۳- مغربی ساکسنی یا ویسٹکس - اس ریاست میں کوٹنوال کے جتنے ضلع سسٹکس کے مغرب اور دریائے ٹیمس کے جنوب میں واقع ہیں وہ سب داخل تھے اور اسی سٹریٹز نے ۱۷۵۶ء میں قائم کیا تھا۔
- ۴- مشرقی ساکسنی - اس ریاست میں ضلع اسٹکس اور مڈل سیکس داخل تھے اور اسی اسٹریٹز نے ۱۷۵۶ء میں قائم کیا تھا۔
- ۵- نورفولک - یہ ملک دریائے ہمبورو کے شمال میں دریائے نورفولک تک تھا اور اسی ایڈلڈ نے ۱۷۵۶ء میں قائم کیا تھا۔
- ۶- ایسٹ انگلیا - اس ریاست میں اضلاع نورفولک و سٹافورڈ - ویکیمبرج - شامل تھے اور اسی ایڈلڈ نے ۱۷۵۶ء میں قائم کیا تھا۔
- ۷- ہارسیٹا - اس ریاست میں اضلاع متوسطہ سوورن کے شمال اور ہمبورو کے جنوب واقع تھے اور اسے گریڈلڈ نے ۱۷۵۶ء میں قائم کیا تھا۔

حملہ آور ان سکسن کا بڑا دشمن امر تھرشاہ سلیمورس تھا۔ سلیمورس ایک تو مہم تھی کہ جنوب وِلیس میں رہتی تھی۔ اس بادشاہ نے پارہ لڑایاں فتح کیں اور اسکے بڑے افسر ٹاٹھ شخص تھے جن کا خطاب سردارانِ کونڈ ٹیبل ہے۔ اسے اسکے بھتیجے ہوٹ دیڈ نے مار ڈالا اور گلا سٹن بومی میں دفن کیا گیا وٹان سے اسکا تابوت شاہِ ہندوئی دوم کے عہد میں نکلا۔

ان ساتون ریاستوں کے بادشاہ آپس میں لڑا کرتے تھے اور ان کے ملکوں کے حدود بدلے رہتے تھے اور جو بادشاہ چند عرصے تک غالب رہتا تھا اوکے پوٹولڈ یعنی بادشاہ قوی کہتے تھے۔ ان لڑائیوں میں لوگ مذہبِ عیسائی کو بھول گئے تھے لیکن اسکی ترقی پھر شروع ہوئی اور پوپ گریگوری نے جانا کہ سکسن لوگوں کو کلیسا سے روم کا تابع کرے پس اوسنے کچھ جوان جوان آدمی قوم انگلس سے خریدے اور انھیں پڑھا لکھا کر جانا کہ اور ملکوں میں ترویج دین سچی کے واسطے بھیجے مگر پھر وہ اس ارادے سے باز آیا اور اگسٹائن راہب کو مع جالیس راہبوں کے انگلستان میں مذہبِ عیسائی تعلیم کرنے کے واسطے بھیجا۔ ان راہبوں کے چال چلن میں جنھیں پوپ گریگوری نے بھیجا تھا اختلاف ہو مگر اتنا امر یقینی ہے کہ فضل خدا سے اونکا مال اچھا ہوا اور دین سچی سکسن کے مذہبِ باطل پر رفتہ رفتہ غالب آیا۔ سلاطینِ انگلستان میں سے پہلے جس بادشاہ نے دین سچی قبول کیا وہ اتھلوٹ شاہ کینٹ تھا۔ اس بادشاہ کو اسکی بی بی بڑا تھا نے کہ عیسائی تھی دین سچی کی ترغیب دی تھی اور اسی زمانے میں بڑا گرجا مقام گنڈوبدی میں تعمیر

تھرشاہ امر تھرشاہ

دورِ سلطنت میں دورِ انگلستان

کیا گیا اور جیسے یہ شہر انگلستان کا دارالملتہ ہے۔ بعد چند مدت کے سیٹیوٹ شاہ
 اسٹیکس نے بھی دین چمی قبول کیا اور اس نے اپالو دیہی کا مندر جو ویسٹ ٹافنسٹون
 میں تھا کھدوا ڈالا اور پطرس حواری کے نام کا ایک گرجا بنوایا جس میں بڑا مقبرہ ہے
 اور ڈیانا دیہی کا مندر بھی کھدوا ڈالا اور اسکی جگہ پر ایک درگرجا پولوس حواری
 کے نام کا تعمیر کیا۔ اس زمانہ میں اڈون بڑا قوی اور نامی بادشاہ تھا اور اسکی سلطنت
 دریائے فوہرتھ سے ٹیمس تک برابر تھی۔ اس بادشاہ نے فوہرتھ کے جنوبی
 کنارے پر ایک شہر بنایا جو اب تک اوسکے نام سے مشہور ہے اور اڈون یعنی اڈون
 کی گڑھی کہلاتا ہے۔ بعد عیسائی ہونے کے اس بادشاہ نے تمام روسا و قوم جمع کیا
 اور ان سے تبدیل مذہب کے وجوہ بیان کیے اور اسکے سرداروں نے اوسکا تتبع و اقتد کیا
 اور قدیم دیوتاؤں کی پرستش قطعاً ترک کر دی اور انکے بڑے بھتیجے کو کفری نے کسر ہمام
 میں سبقت کی اور ایک بت کی طرف کہ معبد کفار میں نصب تھا بھی کھینچ ماری۔
 تینتیس برس قبل اگسٹائن کے انگلستان میں آنیکے ایک راہب کو مکتانامے سے
 بارہ رقیقوں کے اسکاٹ لینڈ میں وارد ہوا تھا اور جزیرہ ایوننا میں ایک عیسائی
 مدرسہ قائم کیا تھا اور اسکے تابعین کو کلڈیز یعنی خدا پرست کہتے تھے انھوں نے اکثر بلاد
 اسکاٹ لینڈ میں مدرسے مقرر کیے اور انگلنڈ تک پہنچ گئے۔

اڈون شاہ فوہرتھ میں یا کاباشین اوسوکلڈ اسکاٹ لینڈ میں
 نکال دیا گیا تھا وہاں سے وہ جزیرہ ایوننا میں پہنچا اور وہاں دین چمی سے
 مشرت ہوا اور جب وہاں سے مراجعت کی تو جزیرہ لینڈ سفارت میں یہاں

دوسرے بنوایا جیسے یہ جزیرہ مقدس کہلاتا ہے۔ فرقہ کلڈیوز یعنی
موتحدین کے عقائد و اعمال کلڈ و قاطبہ کلیسا سے روم کے منافی و مخالف تھے لہذا
اگستائین کے مقلد کلڈیوز کے سردار ہوئے اور چاہا کہ تمام انگلستان کو امویہ
مذہب میں پوپ کا مطیع کر دیں۔ آخر الامرتا بعین پوپ غالب آئے چنانچہ اکثر
انفعا متعلق بہ اعمال و عبادات دیون عجمی انگلستان میں راہبین روم نے راج
کیے جیسے لفظ منسٹر (دیر) کہ محل میں یہ لفظ مونیسٹری کہتے تھے اور
کینڈل (شمع) کہ محل میں یہ لفظ کینڈیل تھا اور پریچ (وعظ کرنا)
کہ محل میں یہ لفظ پریچ گارہی تھا۔

آخر الامر یہ سات ریاستیں گمٹ کر تین رہ گئیں یعنی نور تھمبیریا
مرسیا اور وسکس۔ نور تھمبیریا کو تھورے ہی عرصہ میں بوٹھ
مرسیا نے مغلوب کر لیا۔ ان بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ آقا جکا
عقب مہیب تھا اس قابل ہو کہ کچھ حال کا لکھا جائے۔ اس بادشاہ نے ہندوگان
وٹلیس کو مغلوب کیا اور انھیں کے پہاڑوں میں اوٹھین قید کیا اس طرح سے کہ
ایک جانب ایک دیوار بنوادی اور اس کے ادھر ایک خندق کھدوادی۔ دیوار
اور خندق کو آفاس ڈایک کہتے ہیں اور یہ دریا ڈی سے علیج ہوٹل
تک ہے۔ اس بادشاہ نے بہت سال تک وسکس بھی مغلوب کیا اور اگرچہ
بہت دیندار نہ تھا لیکن اس نے کلیسا سے مسیحی سے بڑے سلوک کیے اور اس کے محلات
اور سلکون اور تمغون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کچھ جھنڈب و شائستہ تھا۔

ہفت رہے تھے اسکسٹج بین سے ویکسٹس کی ریاست آخر تک باقی رہی۔
 اٹلی کی وفات کے بعد ایک شخص پیوٹرک نامے نے اسکی سلطنت غصب کر لی
 اور اسکی بیٹی ایڈلبرگاسے شادی کر لے اور شاہ ہرہسیا کے زور سے سلطنت
 منسوب پر قابض رہا۔ تھوڑی ہی مدت بعد اپنے باپ کے مرنے کے ایڈلبرگاسکا
 نے اپنے شوہر کو نہ ہر ویدیا اور خود فرانسس کو بھاگ گئی مگر وہ ان سے بھی نکل گئی
 اور بہت مفلس ہو گئی اور اٹلی کے کسی شہر میں بھیک مانگ کر مرنے لگی۔
 اگلوٹ جو فی الحقیقت بادشاہ تھا چودہ برس تک شاہ چارلمین کی مدد میں
 رہا اور جب اسکا قریب (پیوٹرک) مر گیا تو وہ انگلستان میں بھڑ آیا اور ریاست
 ویکسٹس پھر لے لی اور ڈیون اور کومرنوال کے لوگوں کو شکست دی اور
 بوٹولفٹ غاصب ریاست ہرہسیا کو لڑائی میں قتل کیا اور اپنی ریاست میں
 ہرہسیا کو بھی شامل کر لیا اور تھوڑے ہی زمانے میں تمام ملک جنوبی دریا
 ٹویٹ اپنی تخت حکومت کر لیا۔ اب جو سلطنت قائم ہوئی اسکا نام انگلند
 یعنی انگلی کا ملک رکھا گیا اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جن تین قوموں نے انگلستان پر
 حملہ کیا تھا ان میں قوم انگلی سب سے قوی تھی۔

تاریخ سلطنت انگلستان ۶۰

باب دوم عبدالرشاد شاہان سکین

از ۸۲۰ تا ۸۷۰ ع - بمقام ۹۰ سال - ۵۱۰۵

بادشاہان صدی نهم عیسوی

سند جلیس

| | | |
|-------|---------------|------------|
| ۸۲۰ ع | | الکبریت |
| ۸۳۶ ع | (پسر) | اتھلوف |
| ۸۵۴ ع | (پسر) | اتھلبالد |
| ۸۶۰ ع | (برادر) | اتھلبریت |
| ۸۶۶ ع | (برادر) | اتھلرڈ اول |
| ۸۷۱ ع | (برادر) | الفرد |

بادشاہان صدی دهم عیسوی

| | | |
|-------|-------------------|-------------|
| ۹۰۱ ع | (پسر الفرد) | ادوینڈ کلان |
| ۹۲۵ ع | (پسر) | اتھلسین |

| | | |
|-----|----------------------|--------------------|
| ۶۹۴ | (برادر) | اڈمنڈ اول |
| ۶۹۶ | (برادر) | اڈمنڈ |
| ۶۹۵ | (برادرزادہ) | اڈوی |
| ۶۹۹ | (برادر) | اڈلنگ |
| ۶۹۵ | (بہن) | اڈورڈ شہید |
| ۶۹۸ | (برادر اخیانی) | اڈلرڈ دوم لقب کبیر |

بادشاہ صدی یازدہم عیسوی

اڈمنڈ دوم لقب بہ روئین تن ۱۰۱۷ء

شاہ اگبوٹ نے وینچسٹر میں تاج پہنا۔ یہ شہر اس زمانے میں انگلستان کا پایہ تخت تھا۔ اس بادشاہ نے ایسے ایسے مہم سر کیے جسے ثابت ہوتا ہے کہ وہ شجاع و صابر و جری و مستقل مزاج تھا۔ اسے اگبوٹ (یعنی تیز چشم) اس واسطے کہتے تھے کہ اسکی نگاہ تیز تھی اور نیم وحشی قوموں کا دستور ہے کہ اکثر صورت پر لقب رکھتے ہیں۔ اس بادشاہ کے عہد میں ڈینمارک کے لوگوں نے اہل انگلستان کی ایذا رسانی شروع کی۔ مثل قوم سیکسن کے یہ لوگ جرمنی کے جنگلوں سے آئے تھے اور شاہ جاسٹرملین سے شکست کھا کر اس ملک میں چلے گئے تھے جسے اب ڈینمارک کہتے ہیں۔ اگر یہ یہ ڈینس کو

شاہ چارلمین سے ڈینس کو دارا و شہزادین کا ذکر ہے

سکسن لوگوں سے قرابت رکھتے تھے اور اوسے قبیلہ اسکندنیوں سے تھے
مگر یہ سکسن لوگوں سے بہت عداوت رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ وڈن اور ٹھوس
کے دین سے منحرف ہو گئے ہیں۔ پہلے یہ ڈینس لوگ شہر ٹین موٹک میں آئے
اور ایک مدت تک نہب و غارت میں مشغول رہے یہاں تک کہ شاہ اگبوٹ نے
انہیں صوبہ کورنوال میں کوہ ہلینگسڈ وٹ پر شکست دی اور دوسرے
سال وہ خود مر گیا۔

شاہ ہلینگسڈ وٹ ۱۳۵۰ء

اگبوٹ کا جانشین اسکاٹبراٹیا اٹھلوف ہوا جو ہشتبر
تھا۔ اس بادشاہ کو پہلی بی بی اوسبرگ سے جو اسکی ساتی اُسلوٹ کی
بیٹی تھی چار بیٹے تھے یہ چاروں شاہزادے باری باری بادشاہ ہوئے۔
آخر عمر میں شاہ اٹھلوف سے اپنے چھوٹے بیٹے افرڈ کے بقصد زیارت روم
گیا اگرچہ افرڈ ہشتبر بھی وہاں گیا تھا۔ اٹھلوف کی دوسری زوجہ دختر
چارلس بالڈ شاہ وائس تھی جب اس شاہزادی کی شادی ہوئی تو یہ بارہ برس
کی تھی۔ اٹھلوف کے عہد میں پوپ نے رعایاے انگلستان پر اس شخص سے
ٹیکس جاری کیا کہ روم میں انگریزی مدرسہ قائم کرے اس ٹیکس کا نام پیٹروم
ہے۔ اسی بادشاہ کے عہد میں یہ رسم بھی جاری ہوا کہ ہر شخص اپنے مال کا دسواں حصہ
بادریوں کی مذکر کرے اور ہر چار شنبہ اس بات کے لیے مخصوص کیا گیا کہ ڈیش
لوگوں سے حفاظت کے لیے دعا کی جائے۔ اٹھلوف نے اسٹینبرج
واقع ضلع اسٹیکس میں انتقال کیا اور اسٹیننگ واقع سٹیکس میں

مدفون ہوا۔

اتھلبالڈ نے اپنی سوتیلی ماں جھوڈتیک سے شادی کر لی
لیکن ونچسٹر کے اسقف کے سمجھانے سے اسے چھوڑ دیا اور وہ اپنے باپ
پاس چلی گئی کہ وہ بادشاہ تھا اور اس نے اسے قید کیا مگر وہ بالڈ وِن ایس
فرنیسی کے ساتھ قید خانے سے بھاگ گئی اور بعد چند مدت کے بالڈ وِن کو
فلینڈرس کی ریاست ملی۔ یہ شانہزادی شاہ ولیم منصور کی زوجہ کے
بزرگوں میں سے تھی۔

شاہ اتھلبورگ کا عہد فقط اس واسطے مشہور ہے کہ ڈینمارک
کے لوگ جزیرہ تھینیٹ پر چڑھ آئے۔ اس عہد کا خاتمہ ۱۰۶۶ء میں ہوا۔

شاہ اتھلرڈ اول پر ڈچس لوگون نے بڑا یورش کیا اور
بہت سی لڑائیاں اس سے گرین انہین و ولڑائیاں بڑی ہوئیں ایک اسٹین
مین اور ایک قرٹن مین۔ قرٹن کی لڑائی میں بادشاہ کو زخم کاری لگا۔
پہلے جس شخص کو انگلستان میں اسمال یعنی امیر کا خطاب عنایت ہوا وہ شانہزاد
الفرڈ تھا کہ اس کے بھائی شاہ اتھلرڈ نے یہ خطاب اس سے دیا تھا۔ اس
بادشاہ کے عہد میں انگلستان میں بڑا قحط پڑا اور بعد اس کے وبا آئی جس سے
انسان و حیوان دونوں ہلاک ہوئے۔ اڈمنڈ شانہزادہ انگلستان مغربی

ڈینس لوگون نے قریب ایک شہر کے مارڈوالا جو سبب اس حادثہ کے
یوچی سینٹ اڈ منڈس یعنی فرار اڈ منڈ ولی مشہور ہو گیا۔

اڈ منڈ کے بعد الفرڈ لقب بہ عظم بادشاہ ہوا۔ یہ بادشاہ
سلطنت کا وارث نہ تھا اس واسطے کہ اسکا بھتیجا جیتا تھا اگرچہ بہت صغیر السن تھا
لیکن چونکہ اس زمانے میں خوف بہت تھا انداوسسکس کے امیرون نے
سلطنت الفرڈ کو دیدی کہ وہ اسکی حفاظت کی زیادہ قابلیت رکھتا تھا۔
بوقت جلوس شاہ الفرڈ کا سن بائیس برس کا تھا اور تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ اسکی
شادی السوتھا سے ہوئی تھی جو ہر سیا کے ایک رئیس کی بیٹی تھی۔
اگرچہ یہ بادشاہ ایک مرض باطنی میں مبتلا تھا جسکے سبب سے جو ٹیل برس میں
اوسے کسی آن چین نہیں ملا مگر اوسکے قوے ضعیف نہوئے تھے اگرچہ ایسے ایسے
انقلاب دیکھے تھے اور ایسی ایسی صعوبتیں اوٹھائی تھیں۔ کہتے ہیں کہ پہلے اس بادشاہ
علم کا شوق اسکی ماں اوسبرگ کانے دلایا کہ اسکے پاس ایک یوان شعراء سکسن کا
بہت عمدہ مٹلا وضع تھا اور اسکے بیٹے اوس کتاب پر بہت رغبت تھے پس اوس
کہا کہ تم میں سے جو اسے پہلے پڑھے اوسیکایہ مال ہے۔ یہ انعام الفرڈ نے
پایا اور اوسوقت سے اوسے تحصیل علم کا شوق ہوا۔

ڈینس لوگون سے خوف و خطر روز بروز زیادہ ہوتا گیا آخر الامر
اوسے اور الفرڈ سے ولین واقع ولٹ شیڈمین لڑائی ہوئی اور الفرڈ

جوس شاہ الفرڈ اعظم کے مرنے

نے شکست کھائی اور دشمن سے مصالحو کر لیا اور خون نے بادشاہ سے مبلغ خلیفہ لیکروسیکس کو تو چھوڑ دیا مگر صرہ سیا اور نور قصہ بدیا میں بہ و نمارت اور قتل و قلع بڑی بیرحمی سے شروع کیا۔

ملک جنوبی دریاے ٹیمس کی سال سے الفرڈ کے قبضہ میں تھا اس عرصے میں اسے بہت سے جنگی جہاز تیار کیے جو ڈینس کے مقابلہ میں بہت کام آئے۔ ایک زمانے تک الفرڈ کا اقبال یا ورہا لیکن اب ایک بلا اوپر پھیر نازل ہوئی۔ وہ بلا یہ تھی کہ ڈینس کا ایک سردار گتھمر نامے جو ضلع گلو سٹون میں مقیم تھا شب کے وقت چپن ہم پر چڑھ آیا چپن ہم بادشاہ کی سیر کا مقام تھا اور دیاے اون پر واقع تھا اور اس زمانے میں بادشاہ وہیں رہتا تھا جب الفرڈ نے دیکھا کہ دشمن آہو چکا تو بھیس بدل کر بھاگا اور سور کے گلہ میں چھپا اور اس کے رفقا کو ڈینس کی فوج نے متفرق و پریشان کر دیا۔ اس بادشاہ کے روپوش ہونیکا عجیب قصہ لکھا ہے اور اس ماجرے کی تصویر بھی کھینچی ہے اور نظم بھی کیا ہے۔ وہ حکایت یہ ہے کہ جبکہ گھر میں بادشاہ نے پناہ لی تھی وہ ایک غریب آدمی تھا اور کسی بی بی نے ایک دن بادشاہ سے کہا کہ تم دراروٹی دیکھتے رہو کہ جل بجائے بادشاہ ایسا متروک تھا کہ اسے کچھ خبر نہ رہی اور روٹی جل گئی جب اس عورت نے یہ دیکھا تو بادشاہ کو بہت برا بھلا کہا اور بعضے کہتے ہیں مارا بھی اور کہنے لگی کہ روٹی اولٹ پلٹ کرنے میں تو یہ مجبوری اور کھانے کے وقت جالاک ہو جاوے

جس خبر پر مین بادشاہ چھپا تھا او سکنا نام اٹھلنی تھا اور وہ بہت مرطوب تھا اور دریاے پیٹوٹ اور ٹون کے درمیان میں واقع تھا۔ اس خبر پر مین بادشاہ کہی نہیں تک پڑا رہا او سکے صاحب کبھی کبھی او سکے دیکھنے کو وہاں جاتے تھے اور جنگ عظیم پر آمادہ تھے اور خفیہ فوج جمع کر رہے تھے۔

جب الفرڈ نے سنا کہ ڈیون کے رئیس نے ڈینس کے لشکر پر شب خون مارا اور ان کے سپہ سالار اپنا کو شکست دی تو او نے چاہا کہ یکبارگی دشمن پر حملہ کرے۔ ربابیے کا بھیس بدل کر وہ ڈینس کے لشکر میں چلا گیا اور اس خوبصورتی سے رباب بجا یا کہ لوگ بہت خوش ہوئے اور کہنے او سے نہروکا اور وہ سیدھا گتھرم سپہ سالار کے خیمہ میں چلا گیا اور وہاں کہی روز تک خوب دعوتیں کھائیں اس آئنا میں او نے دیکھا کہ ڈینس غافل میں اور اس کے آپس کے مباحثہ میں جو تدبیریں او بخون نے کی تھیں وہ بھی او نے سن لیں یہ سب دیکھ بھال کر چپکے سے وہاں سے کھسک گیا اور سیلوڈ کے جنگل میں اپنے دوستوں کو طلب کیا او بخون نے بخوشی بادشاہ کا حکم قبول کیا۔ غرض سکسن اور ڈینس کی فوجوں میں پائین کوہ اٹھلنی یون صنع سمرسٹ میں مقابلہ ہوا اور الفرڈ نے فتح پائی اور فوج مخالف کا محاصرہ کر لیا اور ایسا لڑا کہ جو وہ ہی دن میں گتھرم نے عاجز ہو کر رشبہ و ط چند الفرڈ کی اطاعت قبول کر لی۔ گتھرم اور اکثر لوگ او سکے ہمسایوں میں سے دیو سیدی قبول کرنے پر اور اصطباع پانے پر راضی ہوئے اور اس کے صلہ میں بادشاہ

اونہیں کچھ ملک ساحل مشرقی پر غایت کیا جو دریائے ٹیمس سے دریائے ٹویڈ تک تھا اور اسے ڈین لائین ڈین کا ملک کہتے تھے۔

ڈینس لوگ بسروری ہیڈسٹنگس ۳۳۳ جہاز لیکھ
ساحل کینٹ پر وارد ہوئے اور تین برس تک ملک جنوبی کو تاخت و تاراج کیا
لیکن آلفرڈ کی طباعی اور عقلمندی سے سب شعلیں جل ہو گئیں اور پھر اوسی کی
نتیج ہوئی۔ باقی ماندہ عہدِ آلفرڈ مین امن امان رہی۔

ڈینس کا دور سربراہ

آخر عمر میں شاہِ آلفرڈ اون تدبیر و ن کے انجام دینے میں
مشغول رہا جو اس نے رفاہِ خلایق کے واسطے جوانی کے عالم بلا و مصیبت میں
کی تھیں۔ چنانچہ اس نے بڑے مستحکم قلعے دریائے دور اور ساحلِ دریا پر بنوائے
کہ وہاں سے دشمن کا مقابلہ اچھی طرح ہو سکتا تھا اور فوج بندی کا ایک ضابطہ
مقرر کیا اس کے بموجب جو لوگ سپاہ گری کے قابل تھے اون کے تین فرقے کیے
ایک فرقہ سپاہِ کوشمہ میں حفاظت کے واسطے رکھا باقی رہے دو فرقے اون میں
ہر ایک باری باری لڑائی اور کھیتی کے کام میں مصروف رہتا تھا۔ اس بادشاہ نے
خود تحصیل علم کر کے اور تعلیم کے قاعدے مقرر کر کے علم کی ترغیب و ترقی کی اس کی
دربار میں بڑے معزز و ممتاز عالم جمع تھے اور خود اس نے کئی کتابیں تصنیف کیں
انہیں عمدہ کتابیں یہ ہیں۔

ترجمہ حکایات قہمان حکیم و رزبان سٹکن تاریخ کلیسا سٹکن تصنیف پادری جیمز

اسی بادشاہ نے مدرسہ عالیہ الکسفر^۲ مقرر کیا اور ایک قانون جاری کیا کہ امر اپنے اطرا کون کو تعلیم دین اور ہر روز کے تین جزر قرار دیے ایک جزر وقت میں کاروبار سلطنت کرتا تھا ایک میں مطالعہ کتب اور عبادت کرتا تھا اور ایک سونے اور کھانے اور تفریح کے لیے مخصوص رکھا تھا اور ان اوقات کی مقدار معلوم کرنے کے واسطے اوسنے کچھ شیعین ایجاد کی تھیں کہ وہ ٹینٹ میں ایک اپنے جلتی تھیں۔

لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایجاد و اجراءے قوانین ملکی سے الفرڈ^۳ خطاب اعظم کا زیادہ مستحق ہوا۔ اوسنے ایک مجموعہ قوانین تالیف کیا اور اس میں خاص خاص احکام شاہ اٹھلیڈ^۴ اور آفا کے درج کیے اور یہ قوانین اسے ایسی سختی اور انصاف کے ساتھ جاری کیے کہ جرم کا لعدم ہو گیا اور تحقیق سے معلوم ہوا کہ ہول قانون جدید انگریزی اسی بادشاہ عاقل سے ماخوذ ہوئے ہیں ان اصول میں بہتر اور عمدہ تر یہ قاعدہ ہے کہ مقدمات کی تحقیقات اور تفصیل جو رہی یعنی نجات کرتی ہے یہ قانون حقوق شخصی کا بڑا حافظ ہے۔

الفرڈ^۵ نے تمام ملک کو ضلعوں پر تقسیم کیا اور ہر ضلع میں چھلے مقرر کیے اور ہر چھلے کے دس دس چھتے قرار دیے پس اس نظم و نسق کے سبب سے اس کی حکومت تمام ملک پر خوب جمی رہی اور اس کا رعب و خوف استقدر غالب تھا کہ بیش مشہور کہ اگر الفرڈ^۶ کے وقت میں سونے کا زیور سڑک پر لٹکا دیتے تو کسی کو اس کے چھوئے کت کی جرات نہوتی۔

شاہِ افریڈ نے فیرنگڈن ضلع بڑے شہر میں انتقال کیا اور ونچسٹر میں دفن ہوا۔

شاہِ افریڈ کا عظم سلسلہ ۵۰

افریڈ کے بعد اس کا بیٹا اڈورڈ ملقب بہ کلان تخت نشین ہوا۔ پہلے اسی بادشاہ نے شاہ انگلستان کا لقب اختیار کیا اگرچہ اس کا باپ افریڈ اعظم نے وصیت نامہ میں اپنا نام افریڈ شاہ اقوامِ مغربی سکسن لکھا تھا۔ اڈورڈ کے چار ادبائی اٹھواں لڈ نے بڑی کوشش کی کہ سلطنت چین لے کر شکست کھائی اور مارا گیا۔ مشہور ہے کہ اسی بادشاہ نے مدرسہ علیہ کیمبرجج قائم کیا تھا اگرچہ قریب تین سے برس پیشتر اسی مقام پر پیپسٹ شاہ انگلستان مشرقی نے ایک مدرسہ مقرر کیا تھا۔ اس بادشاہ نے بہت سے بیٹے اور بیٹیاں چھوڑیں۔

شاہ اڈورڈ کا بیٹا اٹھلسٹن کہ ولدِ حلال نہ تھا اس کا جانشین ہوا۔ اس بادشاہ کے عہد میں بڑا واقعہ یہ ہوا کہ اٹھلسٹن لڈ اور ڈیٹھمارک کے لوگوں نے سازش کی وہ کھل گئی۔ اس بادشاہ نے کتبِ مقدسہ سہاوہ کا ترجمہ انگلو سکسن زبان میں کروایا اور ہر گرجے میں ایک نسخہ اس کا رکھوا دیا اور تجارت کی ترغیب دی اس طرح سے کہ جن سوداگروں نے تین سو روپے یا مین اپنے جہازوں پر کیے انھیں تھین کا خطاب غایت کیا۔ اس نے گلو سٹون میں انتقال کیا۔

شاہِ اٹھلسٹن کا عظم سلسلہ ۵۱

اتھلسٹن کے بعد اڈ منڈ اڈ و مرڈ کلان کا بیٹا تخت نشین ہوا۔ اس بادشاہ نے الگو سے شادی کی اور دو بیٹے چھوڑے ایک کا نام اڈ و پی دوسرے کا نام اڈ گرتھا۔ پہلے تو اڈ گرتھا کو سببِ خرد سالی کے سلطنت نہ ملی مگر پھر وہ بادشاہ ہوا اور ڈینس لوگون کو ان پانچ شہروں سے نکال دیا کہ مدت سے یہ ان کے قبضہ میں تھے۔ ڈنہ پی۔ لیستو۔ ٹونگہم۔ اسٹمفراڈ۔ لیکن۔ جب اس بادشاہ کا کمال عروج ہوا تو ایک شخص لیوگف نامے نے جسے چھ برس پیشتر اسنے چوری کی علت میں اپنے ملک سے نکال دیا تھا اسے ایک کٹار ماری کہ یہ مر گیا اور سوقت بادشاہ کیلچرچ واقع ضلع گلو سٹو میں تھا اور خاصہ کھانا تھا۔

اڈ گرتھا کے بعد کونس وٹنگو نے اڈ منڈ کے بھائی اڈ مرڈ بادشاہ کیا۔ یہ بادشاہ مرض شدید میں مبتلا تھا جسکے سبب سے اسکا دل سہم و نوضعیف ہو گئے تھے اور کاروبار سلطنت اسکے وزیر کرتے تھے زمین ٹوکل اور ڈنسٹن بادشاہ کے بڑے منہ چڑھے تھے۔ ٹوکل پہلے تو صدر القدر تھا بعد اوسکے خاتقاہ کراچی لند کا سردار ہوا اور ڈنسٹن خاتقاہ کلسٹن بی کا سردار تھا۔ شاہ اڈ مرڈ نے وینچسٹن میں وفات کی۔

اڈ مرڈ کے بعد اڈ و پی لقب بہ خوشہ و تخت نشین ہوا۔ یہ بادشاہ بہت ہی ذلیل اور بری باتوں کا عادی تھا اور اپنے مرتبہ شاہی کا کچھ نہ

نہ کھتا تھا۔ اسکے عہد میں ڈنسن آسقف نے جاہلکہ اہل کلیسا کا سیاست ملک میں اختیار کئی ہو جائے مگر بادشاہ نے یہ امر گوارا کیا لہذا ڈنسن اوسکا دشمن ہو گیا۔ اگلوا شانزادی کے باب میں بادشاہ اور آسقف موصوف میں کچھ جھگڑا ہوا اور آسقف شہر بدر کیا گیا۔ شانزادی ایونکنڈ میں مجبوری گئی تھی تاکہ اوس سے اور بادشاہ مفارقت ہو جائے جب وہ وہاں سے پھری تو اودو آسقف کنڈ بری نے بڑی بیرحمی سے اوسے قتل کر ڈالا۔ فرسیا اور نور تھمبیریا کے لوگوں نے بلوسے کیا اور بادشاہ کے بھائی اڈگر کو اپنا بادشاہ بنایا۔ اڈوچی نے مجبوری بلا وجوہی ٹیمس پر قناعت کی اور تھوڑے عرصے کے بعد انتقال کیا بعضے کہتے ہیں کہ ملک کے غم میں مر گیا۔

اڈوچی کے بعد اڈگر کو کونسل وٹن نے بادشاہ کیا۔ اس بادشاہ کے صلح اس واسطے کہتے ہیں کہ اسکے وقت میں انجمن کو دشمن بیرونی و اندرونی سے کچھ گزند نہیں پہونچا۔ یہ بادشاہ تھا تو ذرا آدمی مگر دل کا بڑا قوی تھا۔ تمام انجمن اور اوس سے متعلق خبریں اوسکے مطلع تھے اور اوسکا معمول تھا کہ ہر سال ملک کا دورہ کرتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آٹھ شانزادیوں نے اوسکی کشتی دریادھی میں شہر چٹنٹوٹیک کھینچی۔ اس بادشاہ نے پارلیون سے بڑے سلوک کیے خصوصاً ڈنسن سے بڑا احسان کیا کہ جب وہ فرسیا کا بادشاہ تھا جب ڈنسن کو اپنے ملک میں پھر بلا لیا تھا اب اوسے کنڈ بری کا آسقف کر دیا۔ شاہ اڈگر لوگ یہ الزام دیتے ہیں کہ اوسنے نور تھمبیریا کے ڈینس لوگوں سے رعایت کی

یوں شاہ اڈگر سے صلح ہوئی

یہ سچ ہو کہ اوسنے ڈنلیس کو اختیار دیا کہ جو قانون چاہیں اپنے واسطے پسند کریں
مگر اوسنے اونکی قوت توڑ دی اس طرح سے کہ ریاست ٹوٹ کر چھٹیا ہو گیا کو اپنے دو
مصاحبوں پر تقسیم کر دیا اور وِلیس کی رعایا کو اختیار دیا کہ ہر سال خراج کے عوض
تین تیسے سہ ہجیر یون کے سرکار میں داخل کیا کریں اس تدبیر سے یہ فائدہ ہوا کہ
چار برس میں اوس ملک کے جمل بھڑیوں سے خالی ہو گئے۔ اسی بادشاہ کے
حکم سے جتنے وزن اور پیمانے انگلستان میں مستعمل تھے اونکی ایک حد خاص مقرر
ہو گئی۔ اڈورڈ نے دو بیٹے چھوڑے اڈورڈ اوسکی بیاتہابی بی الفیلڈ
سے تھا اور اٹھلڈ دوسری بی بی الفیلڈ سے تھا۔

اڈورڈ کے بعد اوسکے بیٹوں میں سلطنت پر جھگڑا ہوا مگر ڈنلیس
استغف کے زور سے اڈورڈ ہی بادشاہ ہوا اور اسی بادشاہت نے اوسکی
جان لی تھی ہنوز اوسکی سلطنت کو چار برس بھی نہ گزرے تھے کہ ایک شخص نے اوسے
گٹھارامی اوسوقت وہ گھوڑے پر سوار شربت پی رہا تھا اور قلعہ کو صرف واقع
ضلع ڈوسرٹ میں تھا جہاں اوسکی سوتیلی ماں الفیلڈ رہتی تھی وہ چاہتی تھی
کہ سلطنت میرے بیٹے کو ہو جائے۔ بادشاہ کے اس طرح مارے جانے سے اوسکا لقب
اڈورڈ شیبہ ہو گیا۔

اڈورڈ کے مارے جانے سے اٹھلڈ کو سلطنت ہو گئی
لیکن رعایا کی خوشنودی نہ حاصل ہوئی۔ قحط دوبار سے تمام ملک بربت چھا گئی

اور مصیبت ڈینس کے غلبہ و غارت سے اور زیادہ ہو گئی۔ بادشاہ نے
 جس کا لقب کامل تھا اس بلا کے دفع کرنے کے واسطے غارت گردن کو روپیہ دنیا
 منظور کیا اور سو پادریوں کے ہر فرقے کے لوگوں پر جتنے پاس کسی قدر زمین
 تھی ٹیکس مقرر کیا اس ٹیکس کو ڈین گیلڈ کہتے ہیں۔ اس یہودہ تبریک کا نتیجہ ہوا
 کہ دزدان دریا کے دل کے دل مڈی کے مانند انگلستان پر گرسے۔ پہلے ہی
 ٹیکس سالانہ اس ملک میں جاری ہوا۔ غرض شاہ اٹھارہ کی مصلحتیں بن گئیں
 اور اپنی بیوقوفی سے اس نے یہ حرکت مجنونانہ کی کہ تمام قوم ڈینس کو قتل کر ڈالا
 ۔ یہ خونریزی ۱۴۔ نومبر کو سترہ عین سینیٹ برائیس کے عرس کے
 دن واقع ہوئی۔ ڈینس کے بادشاہ سوئین نے جو یہ حال بر ملا سنا
 کہ میری بہن گنہگار ابھی لگی تو اس کی آتش غضب افروختہ ہوئی اور مع
 فوج انگلستان پر چڑھ آیا اور کئی بار حملہ کیا اور اپنی بہن کے خون کا سخت
 انتقام لیا۔ سوئین نے اس سفر اور واپس آ کر کو مغلوب کر لیا اور اس کے
 نام کا ڈھنڈورا بابتلہ میں بٹ گیا اور تھوڑے عرصے کے بعد لنڈن میں بھی
 اس کی دوہائی ہو گئی۔ اٹھارہ بھاگ کے جزیرہ وائٹ میں چھپا اور وہاں سے
 اپنی دوسری بی بی ایما کے ملک نورمنڈی میں بھاگ گیا۔ تین ہفتہ
 بعد اس عاجز کے سوئین شہر کینسبرو واقع ضلع لنکن میں مر گیا اور اپنا
 فتح کیا ہوا ملک اپنی بیٹی کینیوٹ کو دے گیا۔ لیکن سنس لوگوں نے جمع ہو کر
 شاہ اٹھارہ کو پھر بلایا اور اس کی طرف سے ایسے لڑے کہ کینیوٹ نے ناچار
 انگلستان کو چھوڑ دیا اور جب وہاں سے جانے لگا تو انتقام شدید لیا اور جو لو

دعوت بہ قوم ڈینس انگلستان

کہ اہل سکسن کی طرف سے اس کے پاس بطور یہ خیال کے تھے ان کی ناکین اور کان
اور ہاتھ کٹواڈالے۔ اب جو اتھلہڑ کی فتح ہوئی تو اس نے بھی ڈینس کو
قتل کرنا شروع کیا اس سبب ڈینس نے انگلستان پر بھر حملے کیے اور اتھلہڑ
کا دشمن قومی کینیوٹ بھرا آیا اور شہر سنڈح میں جو اس زمانے میں بڑا
بندر گاہ تھے مقام کیا۔ کینیوٹ رعایا کو قتل کرتا ہوا اور مکانات جلاتا ہوا
پائے تخت کی طرف جاتا تھا کہ اس آئینہ میں اتھلہڑ مر گیا اور اس کا بیٹا اڈمنڈ
بادشاہ ہوا۔ شاہ اتھلہڑ نے دو شاہیان کی تھیں پہلی زوجہ اس کی الفیلڈ
تھی اس سے تین بیٹے تھے اڈمنڈ اڈوی اتھلسٹن و دوسری
زوجہ ایما دختر راجا رڈ رئیس نوہر منڈنی تھی اس سے دو بیٹے تھے
اڈورڈ اور الفرڈ۔

اڈمنڈ لقب بہروین تین سات مہینے تک اپنے باپ کی
سلطنت کے واسطے بڑی بہادری سے لڑا۔ اس آئینہ میں ڈینس نے
سہرواری کینیوٹ لنڈن پر دوبار حملہ کیا لیکن کامیاب نہ ہوئے۔
آخر الامران و دونو بادشاہوں نے جزیرہ اولٹی میں جو دریائے سیورن
میں واقع تھا ملاقات کی اور بعضے کہتے ہیں کہ دونوں حریف آپس میں لڑے بھی
بعد اس کے مصالحو کر لیا اور انگلستان کو تقسیم کر لیا سکسن کو گونٹیس
کے جنوبی صوبے لیے اور ڈینس نے صوبجات شمالی پر دخل کر لیا اور نورین
میں یہ عہد ہوا کہ ڈین کلڈ ٹیکس و دونوں کے ملک سے لیا جائے لیکن اس سے ڈینس

جہازوں کا تکفل کیا جائے۔ اس معاملہ کے ایک مہینے کے بعد اڈمنڈ مرگیا اور گیتھیوٹ تمام انگلستان کا بادشاہ ہو گیا۔ اس بادشاہ کے مرثیہ کا یہ تحقیق نہیں۔ اسے دو بیٹے چھوڑے اڈ وٹرڈ اور اڈمنڈ فقط

سلاطین معاصرین

| | | |
|-----------------------|-------|----------|
| فرانس | | سنہ جلوس |
| چارلمین | | ۶۷۰ء |
| لوی اول | | ۶۸۵ء |
| چارلس بالڈ (گنجام) | | ۶۸۵ء |
| لوی دوم | | ۶۸۷ء |
| لوی سوم | | ۶۸۷ء |
| چارلس فیٹ (قدیم) | | ۶۸۸ء |
| چارلس سمپل (سادہ لوح) | | ۶۸۹ء |
| سراؤل | | ۶۹۲ء |
| لوی چارم | | ۶۹۳ء |
| لو تھیر | | ۶۹۵ء |
| لوی پنجم | | ۶۹۸ء |
| ہیوکیٹ | | ۶۹۸ء |
| سراؤل اول | | ۶۹۹ء |

باب سوم

حکومت بادشاہان ڈیٹمارک و انگلستان

از سنہ ۱۷۱۵ء تا سنہ ۱۷۴۰ء - ہجری ۱۱۳۲ سال - ۳ بادشاہ

بادشاہان ڈیٹمارک سنہ ہجری
 کینیوٹ (پرسویں) سنہ ۱۷۱۵ء
 ہیرلڈ (پسر) سنہ ۱۷۳۶ء
 ہارڈی کینیوٹ (برادر اخیانی) سنہ ۱۷۴۰-۱۷۳۹ء

شاہ اڈمنڈ کے بعد انگلستان کی سلطنت کینیوٹ کو ملی۔
 اس بادشاہ کو پہلے اسکی فکر ہوئی کہ اپنے ہمسرین کو دفع کرے۔ اٹھارہ
 کے تین بیٹے زندہ تھے یعنی اڈوی اڈوہڈ اڈوہڈ - اڈوی
 کو تو کینیوٹ نے مروا ڈالا اڈوہڈ اور اڈوہڈ نے نوہمڈ بیٹے
 بنوا دی اور انکی مان ایمان نے شاہ کینیوٹ سے شادی کر لی۔ اڈمنڈ
 روہین تن کے چھوٹے چھوٹے لڑکے سویڈن میں مجبور دیے اور وہاں سے
 اونھیں ہنگری میں لے گئے جہاں اڈمنڈ جوان مر گیا۔ کینیوٹ نے
 پہلے تو انگلستان کے چار حصے کر کے چار افسروں کے سپرد کر دیے لیکن پھر
 اونکے فریب و دغا سے خائف ہوا اور سارا ملک اپنے تحت حکومت کر لیا۔

اوسنے ڈینس سپاہیوں کو موقوف کر دیا اور بہت سا انعام دیکر انھیں اوسکے ملک میں بھجوا دیا تاکہ سکسن لوگ بوجہ غصب کر لینے ملک اوس سے ناراض نہوں۔ نقطہ تین ہزار آدمی اوسنے اپنی اردنی کے واسطے رہتے دیے اور اوسکی نسبت آئین سخت کا پابند رہا چنانچہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ بادشاہ نے شدتِ غضب میں ایک سپاہی کو جان سے مار ڈالا بعد اوسکے اوسنے اپنا تاج اور عصا سلطانِ اہل فوج کے سامنے رکھ دیا اور کہا کہ میرے جرم کی مجھے نمراد وہ سب چکے ہو رہے تو اوسنے اپنے اوپر خود جہانہ کیابگی مقدار جہانہ قانونی سے نو چھتے زیادہ تھی۔ پھر ایک مرتبہ وہ سو تو تھمپٹن کے بندرگاہ میں بیٹھا تھا کہ اوسکے مصاحبوں نے کچھ خوشامد کی باتیں کیں بادشاہ نے ان خوشامدیوں کے خفیہ کرنے کو اپنی کرسی کنار دریا رکھ دی اور موجوں کی طرف خطاب کر کے کہا کہ پھر جاؤ لیکن جب دیکھا کہ پانی کرسی کے گرد جوش مار رہا ہے تو اوسحق خوشامدیوں کو بہت مامت کی کہ تم ایک ضعیف دنیا کے بادشاہ کو اوس سلطانِ جلیل الشان سے مشابہت دیتے ہو جو تمام عالم کا حاکم ہے۔ اسی اسی باتوں سے اوسے کینیوٹ عظیم کا خطاب حاصل ہوا۔

علاوہ انگلستان کے فروری سوڈن اور ڈینمارک بھی اس بادشاہ کے محکوم تھے اور کہتے ہیں کہ میکلم شاہ اسکاٹ لینڈ سے بھی اوسنے اپنی اطاعت بزور قبول کروائی۔ آخر عمر میں اس بادشاہ نے اوس زمانے کے طریقے کے موافق زہد و تقویٰ اختیار کیا۔ اوسنے خانقاہوں

صرف کے واسطے روپیہ عطا کیا اور گرجے بنوائے اور روپیہ دیکر اون لوگوں کی منتظر کے واسطے دعا کروائی جنہیں اوسنے قتل کیا تھا اور حاجیوں کا لباس پہنکر عصا تھامنے لیے ہوئے پوٹ کی زیارت کو روم میں گیا اور اوس سے یہ حکم حاصل کیا کہ محصول کثیر جو مسافروں سے لیا جاتا ہو انگریز حاجیوں کو معاف کر دیا جائے۔ اسی بارش میں نے عیسائی مذہب ڈینمارک میں رائج کیا۔ اوسنے شیفا سبکدوشی میں انتقال کیا اور ونچسٹون میں دفن ہوا۔ پہلی بی بی سے اوسنے دو بیٹے تھے سوئین اور ہیولڈ اور دوسری بی بی ایما سے جو پشیر شاہ اٹھارڈ کی زوجہ تھی ایک بیٹا تھا اور ایک بیٹی بیٹے کا نام ہارڈی کینیوٹ تھا۔ سوئین کو نو فرسڈی کی ریاست ملی ہیولڈ نے انگلستان لے لیا ہارڈی کینیوٹ نے چارنا پا ڈینمارک ہی پر قناعت کی۔

ہریم سلطان بن سید ان کینیوٹ سلطان بن سید

کینیوٹ کی وصیت یہ تھی کہ انگلستان کی سلطنت ہارڈی کینیوٹ کو ملے لیکن ہیولڈ نے جب کالقب سبک روٹھا انگلستان پر بلاتا خیر قبضہ کر لیا۔ کونسل وٹن آکسفرڈ میں جمع ہوئی اور انگلستان کو دو دون شاہزادوں تقسیم کر دیا ہیولڈ کو لنڈن اور اضلاع شمالی دریائے ٹیمس دیے اور ہارڈی کینیوٹ کو ضلع جنوبی دریائے مذکور دیا لیکن اوسنے ڈینمارک ہی میں اوقات ضایع کی اور اپنے حق کی پیروی اپنی مان ایما اور گوڈون ریس و سٹیکس پر چھوڑ دی۔ قریب اس زمانے کے اڈورڈ پسر اٹھارڈ سوٹھمپٹن میں وارو ہوا اور سلطنت انگلستان کا دعویٰ کیا لیکن دشمن کی

فوج کثیر کے خون سے اس قصد عظیم سے باز آیا۔ اس ماجرے کے تھوڑے
 عرصے کے بعد شاہزادی ایما نے ادوسرڈ کے چھوٹے بھائی آلفرد
 کو نوہند میں خط لکھ بھیجا جسکے سبب سے وہ انگلستان میں چلا آیا اور
 مقام الائیچ میں ہیولڈ کے افسروں نے اسکی آنکھیں نکلوا دیں اور
 اس جفا سے اسے قتل کیا۔ ایما ڈر کر بالڈون سے فلیٹڈ سے
 پاس بھاگ گئی۔ شاہ ہیولڈ نے آکسفرڈ میں انتقال کیا اور ونچسٹر
 میں دفن ہوا۔

ہارڈی کینیوٹ (یعنی کینیوٹ زور اور) بہت سے
 جنگی جہاز لیکر انگلستان کو آتا تھا کہ راہ میں اسنے ہیولڈ کے مرنے کی خبر
 سنی۔ جب وہ انگلستان میں داخل ہوا تو لوگوں نے فوراً اسکی بادشاہت قبول کر لی
 لیکن پشیر حواسنے محصول زیادہ مقرر کیے تو رعایا ناراض ہوئی۔ اس باؤشاہ
 ٹبری نامردی کی بات کی کہ ہیولڈ کی نعش سے انتقام لیا اور اسے قبر سے
 کھود کر نکال لیا اور سر جدا کر کے دریائے ٹیمس میں اسے پھینکوا دیا۔ بالڈون
 سے فلیٹڈ سے نسبت پیشہ ہوا کہ یہ شاہزادہ آلفرد کے خون ناحق
 شریک تھا اور بادشاہ کو اس سے نفرت ہو گئی مگر اسکے ہمسر امیران نے اسے
 بیجرم مرنے کی قسم کھائی اور وہ اپنے عہدے پر بحال ہوا۔ بالڈون نے
 شاہ ہارڈی کینیوٹ کو یہ پیام صلح ایک جہاز نذر دیا جسکے دو سہمیں
 سونے کے پتر لگے ہوئے تھے اور اوہمیں اسی جوان مرنے اور چاندی کے زیور

ہارڈی کینیوٹ بادشاہ ہوا

آرہتہ سوار تھے۔ کوئی عجیب غریب سانحہ اس بادشاہ کے عہد میں نہیں ہوا۔
 ڈیٹمارک کے بادشاہوں میں سے یہ انگلستان کا آخری بادشاہ ہے۔
 شاہ ہارڈی کیٹیوٹ ایک ڈینس امیر کی شادی کے سامان میں
 مشغول تھا کہ یکایک مر گیا اور وینچسٹر میں دفن ہوا۔

سلاطین معاصرین

سنہ ۱۰۶۶ء

اسکاٹ لند

سنہ ۱۰۶۶ء

ڈنکن اول

سنہ ۱۰۶۶ء

میکبتہ

فرانس

سنہ ۱۰۶۶ء

ہنری اول

باب چہارم

بادشاہان سکسن کی سلطنت انگلستان میں دوبارہ ہوئی۔

از سنہ ۱۸۴۱ء تا سنہ ۱۸۶۱ء۔ ہجری ۱۲۵۰ سال۔ دوبارہ بادشاہ

سنہ جلوس

اڈورڈ ملقب بہ مجاہد (پیر اٹھارہ)..... سنہ ۱۸۴۱ء

ہیولڈ ثانی..... (پیر اٹھارہ گودون)..... سنہ ۱۸۶۱ء

بوقت وفات شاہ ہارڈی کینیوٹ اڈورڈ پیر اٹھارہ

وہ برادر اخیانی ہارڈی کینیوٹ انگلستان میں تھا اور خاص کر گودون

کے زور سے اسنو وہاں کی سلطنت پائی اگرچہ شاہ اڈورڈ وین تن کا بیٹا

جیتا تھا اور اسکا دعویٰ نسبت سلطنت انگلستان کو اور کو دعویٰ پر قدم تھا لیکن

خاندان سکسن کو دوبارہ بادشاہ ہونے کی خوشی میں لوگ حقدار کو بھول گئے۔

اڈورڈ سوسر عیا ایسی خوش تھی کہ جو چیزیں بادشاہان سابق نے عطا کی تھیں وہ سب

پھر دین کیونکہ بادشاہ ایسا مغلس تھا کہ اتنی رعایت اسکی ضرورت تھی۔ علاوہ برین جتنا روپیہ

اسکی بد ذات مان ایمان جمع کیا تھا وہ سب اڈورڈ نے ضبط کر لیا اس سوسر کا بایں

قلیل کثیر ہو گیا۔ بادشاہ کا سن بوقت جلوس چالیس برس کا تھا بیٹل برس وہ بیس نو

کے دربار میں رہا تھا پس یہ کچھ تعجب کی بات نہیں ہے کہ انٹر لڑکپن کے وقت وہ

یعنی امراء نوٹس مین (م) وہ نظر عنایت خاص رکھتا تھا اور انھیں عمدہ ماحولیت سے ممتاز کیا۔ بادشاہ کے دربار میں فرانسیسی زبان اور وضع جاری تھی اور وکیل معاملات کے کاغذات اور پارلیمنٹ کے نوٹس مین فرانسیسی نہیں لکھتے تھے۔

جب امراء انگلستان نے خیال دیکھا تو وہ ناراض ہوئے اور گوڈون نے فساد میں تقدیر کی۔ شاہ اڈورڈ نے گوڈون کی بیٹی اڈتھ سے شادی کی تھی اور اڈتھ کے بیٹوں کو مغرر عہدے دیے تھے لیکن اس سرکش امیر نے رشتہ قرابت کو قطع کیا اور بادشاہ کے احسانات کو فراموش کیا اور اس کی حکومت سے انکار کیا۔ شرڈوٹس مین جو گوڈون کی حفاظت میں تھا بادشاہ کے بہنوئی کیوٹیلیس رئیس نوٹس مینڈی کے نوکر بن گئے اور اس شہر کے لوگوں میں بڑا ہنگامہ شدید ہوا۔ بادشاہ نے گوڈون کو حکم دیا کہ شرڈوٹس کے سرکشوں کو مٹا دے اور اس نے یہ حکم نہ مانا اور لڑائی پر آمادہ ہوا مگر جنگ میں تاخیر ہوئی تا اینکه کونسل اعظم امور متنازعہ فیہ کا فیصلہ کرے۔ اس اثنا میں گوڈون کی فوج نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا پس اس نے ناچار ہو کر نوٹس مین میں پناہ لی۔ ملکہ اڈتھ کی جاگیر ضبط کر کے خانقاہ و ہسٹریل میں اسے قید کیا یہ خانقاہ ضلع ہمپ شائر میں تھی اور اس کی سردار خود بادشاہ کی بہن تھی۔

جوہن یہ فساد شروع ہوا شاہ اڈورڈ نے ولیم رئیس نوٹس مینڈی سے مدد مانگی لیکن جب رئیس نوٹس مینڈی کے جہاز انگلستان کے

قریب پہنچے تو بادشاہ کو مدد کی ضرورت مطلق نہ باقی رہی تھی تاہم رئیس نوٹھنڈی
 مع اپنے سرداروں کے انگلستان میں وارد ہوا اور بادشاہ نے اس کی دعوت کی
 اور یہ بھی لکھا ہے کہ اوسے اپنا ولی عہد کیا۔ ولیم نے شخص کو فرانسیسی زبان بولتے
 سنا اور دیکھا کہ ڈوور اور کینٹربری اور بڑے بڑے شہروں کے
 قلعوں میں نوٹھنڈی فوج کا پرہا ہے اور اس طرح اور بہت سی باتیں نوٹھنڈی لوگوں
 کی قوت کی تکھین۔

دوسرے برس گوڈون انگلستان میں پھر آیا اور پادری نکلا
 ورمیس اسٹینڈ کے مشورے سے ایڈورڈ نے اوس سے مصالحوں کر لیا۔
 گوڈون تھوڑے عرصے کے بعد مر گیا اور اس کی بیٹھ ہیولڈ کو اس کا عہدہ
 اور ملک ملا۔ جب ایڈورڈ نے دیکھا کہ اس رقیب تازہ ہیولڈ کی قوت
 بڑھتی جاتی ہے تو اس سے خوف پیدا ہوا اور انگلستان مشرق کی ریاست جو بشپ
 ہیولڈ سے متعلق تھی الفلڈ کو دیدی پس ہیولڈ لڑنے پر آمادہ ہوا اور
 الفلڈ کو ویلیس میں نکال دیا لیکن آخر کو اس نے اپنی ریاست پھر لی۔
 ہیولڈ کا بھائی ٹوسٹیک نور تھمبرلڈ کا رئیس مقرر ہوا اور خود ہیولڈ
 ویلیس کو لوگوں پر غالب آیا اس سزا کا اقتدار و اختیار اور بڑھ گیا۔ ہیولڈ کا
 خوف ویلیس کے لوگوں پر ایسا غالب ہوا کہ انہوں نے اس کا یہ حکم قبول کر لیا کہ
 جو شخص ویلیس کے باشندوں میں سے خندق کے آگے بڑھے گا اس کا دھنا پٹا
 کاٹ ڈالا جائے گا۔

شاہ ادورڈ اور رئیس گوڈون کے مصالحوں کا بیان

اڈ وِسٹڈ گویہ خوف ہوا کہ میرے بعد سلطنت پر ضرور جھگڑا ہوگا اور
 بڑی بڑی خرابیاں ہونگی اس خوف کے دفع کرنے کے لیے اسنے کونسل
 وٹنیکمٹی کے مشورے سے اڈ مَنڈل روہن تن کے بیٹا اڈ وِسٹڈ کو
 ہنگری سے بلوا بھیجا۔ شاہزادہ اڈ وِسٹڈ اپنی بی بی اکتھا اور اڈ گم
 اور ہمار گمٹ اور کسٹنا تینوں لڑکوں کو لیکر آیا لیکن تھوڑی ہی مدت
 انگلستان میں داخل ہونے کے مر گیا۔ قریب اسی زمانے کے ہیرلڈ کے
 جہاز نوہ مَنڈی کے کنارے کے قریب غرق ہو گئے اور ولیم نے
 اسے گرفتار کر کے بڑی شدید وعلینط قسم کی کہ میرے دعوے کی نسبت
 انگلستان کو تائید کرنا۔

شاہ اڈ وِسٹڈ پنیٹھ برس کی عمر میں مر گیا اور قبرستان
 ویسٹ منسٹر میں دفن کیا گیا۔ یہ قبرستان بادشاہ موصوف نے
 خود بنوایا تھا اس مقام پر جان بیشتر پطرس حواری کے نام کا گرجا تھا۔
 قریب سو برس بعد اڈ وِسٹڈ کی وفات کے فرقہ کیتھولک کے لوگوں نے
 اسے زمرہ اولیاء میں داخل کیا اور چونکہ وہ مذہب کا بہت پابند تھا لہذا اسکا
 نام اڈ وِسٹڈ مجاہد ہو گیا۔ اس بادشاہ سے رعایا کو بڑے فائدے ہوئے کہ
 اسنے ایک مجموعہ قوانین تالیف کیا اور جو باتیں کہ اگلے زمانے کے قوانین
 اچھی تھیں وہ سب اس میں لکھ دیں اور ٹیکس ڈین گیلڈ اس زمانے میں
 موقوف کر دیا جبکہ تمام رعایا بسبب کمی غلہ و ہلاکت مویشی کے نہایت مضطرب

پریشان تھی۔

اڈورڈ مجاہد کے بعد کونسل میں نے ہیڈ کوارٹر پر
گوڈ وین کو بلا مضائقہ بادشاہ کرویا اس واسطے کہ اڈگر اتھلنگ سبب
صغیر سن کے اس قابل تھا کہ اس میں وفادار کے زمانے میں بادشاہ ہوتا۔
اس نا انصافی کی کج فہمیاں شاہزادہ اڈگر کے یہ کی گئی کہ اس سفر کی ریت
اور سے وید ہی ہیڈ کوارٹر کی تقدیر میں یہ نہ تھا کہ چین سے سلطنت کرے ہو
کہ جہن سے وہ تخت پر بیٹھا تو زمین کے حلقے کا خوف اور سے لگا رہا۔
ولیم تیس نوٹس منڈی نے بر بنائے وصیت اڈورڈ مجاہد سلطنت گلستان
کا دعویٰ کیا اور لڑائی پر آمادہ ہوا اور تمام نوٹس منڈی میں لڑائی کا سامنا
ہونے لگا۔

اس سفر کی جاگیر شاہزادہ اڈگر کو ملی ہوگی

اس آئین میں وہ دشمن انگلستان پر نازل ہوئے جنکا کہیں ہم
گمان بھی نہ تھا۔ ہارڈ ڈیرڈا بادشاہ نوٹس منڈی نے اور ٹوسٹنگ
براور ہیڈ کوارٹر نے یوٹک پائے تخت نوٹس منڈی لڈ لے لیا۔ ہیڈ کوارٹر
شمال کی جانب چلا گیا اور پل اسٹیم فوڈ پر جو دریائے ڈرونٹ پر
دشمن سے دوچار ہوا۔ نوٹس منڈی کی فوج کے نیزہ داروں نے پل پر حلقہ
باندھ لیا ان کی ہر چھپان چھپتی تھیں اور ان کے سروں پر ہر چھپان چھپتی تھیں
— انگریزی سواروں نے کئی بار فوج مخالف پر دھاوا کیا لیکن کچھ چل نہوا

اجا

اونکے پرے او بیطرح جے رہے یا تا تک کہ بسن لیران نور مہی فوجش شجاعت سر
اپنے پرے توڑ کر دشمن کا تعاقب کیا ہایدلڈ مع فوج و فتنہ ازکی صفوں
نشتہ میں گھس گیا اور اونکا حلقہ سطح توڑ دیا بطرح میخ لکڑی کو توڑتی ہو
ہارڈ مرڈا کی گردن میں تیر لگا اور زمین پر گر کر اور تھوٹی ریکر بعد ٹوسنگ
بھی اسکے قریب مکر کر گرا۔

نشتہ فوج نور مہی

یہ لڑائی ۲۵ ستمبر کو ہوئی تھی اور ۲۹ ماہ مذکور کو ولیم ریس
نور منڈی سٹکس کے کنارے پر قریب پلوٹھی کے وار دیا اور
نور اھیسٹنگس کو روانہ ہوا۔ شاہ ہایدلڈ شہر یورک میں دعوت
کھا رہا تھا کہ ولیم کے آنے کی خبر اسے پہونچی۔ بادشاہ موصوف مع اپنی
فوج کے دن رات چلا گیا یا تا تک کہ ۳۰ اکتوبر کو وہ سنڈلک پھار پر پہونچا جو
ھیسٹنگس سے نویل کے فاصلے پر واقع ہو اور اسی مقام پر اسنے اپنا
نشتہ آ رہا تھا کیا۔ اسکی فوج میں سب پیدل تھے اور بڑی بڑی تیر باندھو تھے
الغرض ۱۴ اکتوبر کو صبح ۸ بجے نور من کی فوج حملہ کر نو کو بڑھی گو علم ہایت شیم
پوپ تھا اور اسکے آگے کمانڈر تھے اونکے پیچھے پیدل فوج میں پہنچے ہوئے اور
ان سب کے پیچھے ایک چیدہ گروہ نور من کی فوج کا جس میں سب مردار صفت تھے
مع مرکب غرق آہن تھے۔ لڑائی شروع ہوئی تیر دن نے بڑا کشت و خون کیا
اور فوج نور من کی صفیں توڑ دیں ولیم کے مارے جانے کی خبر سنکر
اسکی فوج کا خوف اور ہراس بڑھا کہ اتنے میں ولیم سب برہنہ کھڑے ہو

سواروں کے آگے آیا اور انھیں پھر لڑنے کی جرأت دلائی اور اپنے سواروں کو اس طرح سے پرگندہ کر دیا کہ معلوم ہوا کہ وہ بھاگ گئے۔ انگریزی فوج کو یقین ہو گیا کہ دشمن بھاگ گئے اور وہ اپنے پر وں سے جدا ہوئے کہ ناگاہ فوج مخالف نے چار طرف سے اوپر لوہریش کیا لیکن دشمن کے اس زور و شور اور خود و چار آئینہ و سلاح پر ارون غریب خبریرے والوں نے اونکا حملہ بڑی بہادری سے روکا اور تاغروب آفتاب خوب جی توڑ کر لڑے کہ اتنے میں ان کے بادشاہ کی بائیں آنکھ میں تیر لگا اور وہ زمین پر گرا پس وہ بیچارے پریشان ہو کر جنگوں میں بھاگ گئے۔

ہیولڈ کی مان نے ولیم سے کہا اچھا بھاگ میرے بیٹے کی لاش دیدے اور اس بھر سونا لیلے لیکن اس نے اسکی عرض قبول نہ کی اور وہ لاش دریا کے کنارے دفن کرادی بعد چند مدت کے اسے لیجا کر والٹھم کے گرجے میں دفن کیا۔ جس مقام پر یہ جنگ عظیم ہوئی تھی وہاں پر ولیم نے ایک خانقاہ بنوادی جسکے علامات آج تک موجود ہیں۔ اس لڑائی کے بعد انگلستان کی سلطنت فرانس کے بادشاہوں کے ہاتھ آئی جو تین سو برس سے زیادہ تک اس ملک پر حکمران رہے

سلاطین معاصرین

سنہ ۱۷۰۱ء

سنہ ۱۷۰۲ء

سنہ ۱۷۰۶ء

اسکاٹ لینڈ

میکلینہ

میلکم کموس

فرانس

ہندی اول ۳۱۰ ع

فلپ اول ۶۰۰ ع

باب پنجم

حالات اسکاٹ لینڈ و ایرلینڈ و رجم باوشا مان سیکسن

شاہ میلکم کنور کے عہد تک اسکاٹ لینڈ کے حالات قابلِ ملاحظہ
 تاریخ نہیں۔ یہ بادشاہ شاہ اڈورڈ مجاہد اور ولیم منصور کا ہم عصر تھا۔
 اس کے زمانے سے پیشتر کے حالات محض قصص و حکایات ہیں۔ انہی بات تو معلوم
 کہ رومی بڈٹن کے شمالی ملک (یعنی اسکاٹ لینڈ) میں جسے وہ کیلیدونیا
 کہتے تھے کئی بار گئے اور یہ بھی معلوم ہے کہ وہ ملک جسے اسٹرانگ کلائیڈ کہتے
 اور جیمین دریائے کلائیڈ کے گرد و نواح کے قصبات و دیہات داخل تھے اور جیمین
 بڈٹنس لوگ رہتے تھے اور وہ ویلس کے لوگوں کے ہم قوم تھے۔ یہ بھی جانتے ہیں
 کہ رومیون کے آخر عہد میں بڈٹن کے شمال کی قومیں پیکٹس اور اسکاٹس کہلاتی
 تھیں اسکاٹس صوبہ اسٹرانگ سے عبور کر کے اضلاع کو ہی میں رفتہ رفتہ پھیل گئے
 - گیلوئی اور اسٹرن اور اس طرح کے ناموں سے جو اسکاٹ لینڈ کے جنوب
 و مغرب میں مروج ہیں معلوم ہوتا ہے کہ بڈٹن کے اس حصے اور ایرلینڈ کے بلاد
 مغربی میں کچھ علاقہ تھا اس واسطے کہ گیلوئی اور جزیرہ اسٹرن اسی ملک کے قریب

واقعہ ہیں۔ قریب ۱۷۷۳ء کے پادری کو لمبا ایرلنڈ سے اسکاٹ لینڈ
 میں آیا اور اس ملک کو معرفت مسیح سے متبرک و ہیمن کیا۔ اس مرد
 بزرگ کے پیروں نے جنہیں کلاڈین کہتے تھے یہ کار خیر (یعنی تعلیم
 تلقین دین مسیحی) جاری رکھا اور انجیل کی برکت سے اور بعض
 اور ایسے ہی اسباب سے پکٹس اور اسکاٹس مل جل کر قریب
 ۱۷۷۳ء کے ایک قوم اسکاٹ ہو گئے۔ اوس زمانے میں تمام ملک شمالی
 دریائی فورتہ پر کینتہ میگلین حکمران تھا کئی برس کے بعد
 ملک مذکور پھلے پھلے اسکاٹ لینڈ کے نام سے مشہور ہوا لیکن یہ یاد
 رکھنا چاہیے کہ اوس زمانے میں اسکاٹ لینڈ کی جنوبی سرحد سے
 وہ ملک مراد تھا جو دریائی فورتہ کے کنارے سے اڈنبرا کو مغرب
 سے ملا ہوا غلیج سولوی تک چلا گیا تھا۔ شیکسپیر شاعر جو ڈنکن
 کے مارے جانے کی اور میگیبتہ کے سلطنت غصب کر لینے کی حکایت
 لکھی ہے تو اسے رنگا بہت ہے تاکہ سنے والوں کو مزا ملے۔ اصل حقیقت
 اس قصے کی جس قدر ہمیں معلوم ہے یہ ہے کہ ۱۷۷۳ء میں ڈنکن نے
 تخت سلطنت اسکاٹ لینڈ پر جلوس کیا اور چھ برس کے بعد میگیبتہ
 نے اوس قریب شہر الجن کو علانیہ قتل کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ میگیبتہ بنسبت
 ڈنکن مقتول کو سلطنت اسکاٹ لینڈ کا زیادہ تر مستحق تھا۔ ڈنکن کے
 میلا کہ کہوں نے انگلنڈ کے بادشاہ سپنہا الی اور ۱۷۷۳ء میں وہاں سپنہا ملک
 چر گیا اور میگیبتہ کو شکست دیکر قتل کیا اور اسکاٹ لینڈ کا بادشاہ ہو گیا۔

حالات ایرلنڈ

انگریز مافوقین ایرلنڈ کے لوگ نسبت انگلنڈ اور اسکاٹلنڈ کے لوگوں کو زیادہ مذہب و شایستہ تھے۔ جو ٹیکس و رومی اور ایکس و اسکاٹس و سیکسنس و ڈینس قبیلہ میں آپس میں جڑوں کی سلطنت پر پڑ رہی تھیں لیکن ایرلنڈ کے لوگ جو سیٹ کھلاتے تھے بہ نسبت ان کے امن و آسائش سے تھے۔ بیشتر پادری پیٹرک نے مذہب عیسائی اوس ملک کے لوگوں کو تلقین کیا اور مذہب ڈرواڈ انجیل الہی کی قوت سے راتل و مضحل ہو گیا۔ اس مرد بزرگ کا مٹو کشہر کلیئرک تھا جو دریائے کلائیڈ کے قریب واقع ہے۔ جوانی میں چھ بڑے ملک وہ ایرلنڈ میں مثل غلاموں کے رہا بعد اوسکے اوس ملک میں انجیل وعظ کرنے کا قصد کیا جب وہاں سے خلاصی پائی تو کچھ دنوں تحصیل علم واسطے فرانسیس میں چلا گیا اور ۳۳ء میں چالیس برس کے سن میں ایرلنڈ میں پھر آیا اور وہاں بڑی مدت تک ڈرواڈ لوگوں کو انجیل کے بڑے معبد میں جو ٹارا پامی تخت قدیم ایرلنڈ میں واقع تھا اپنا دین تلقین کیا۔ دین مسیحی کی بدولت ایرلنڈ کے لوگوں کو علوم و فنون بھی حاصل ہوئے اور وہاں کے علماء و فقہاء میں علم کی ایسی ترقی ہوئی کہ تمام اقلیم یورپ سے گروہ کے گروہ طالب علموں کے ایرلنڈ کو مدعو ہوتے آتے تھے بعض کتب تواریخ اور اور کتب قلمی ایرلنڈ کی سلسلک زبان میں بڑی مدت کی لکھی ہوئی اب تک موجود ہیں۔ ڈینس کی لوٹ مار نے ایرلنڈ کے لوگوں کا چین مٹا دیا اور تمام ملک خاک و خون میں آلودہ ہو گیا

جس شخص نے ایئر لائنڈ کو غارتگران ڈینس کو ظلم سے بچا یا وہ ایک بادشاہ برائے ان لوگوں میں
تھا۔ اس بادشاہ نے ڈینس کو پچیس لڑائیوں میں شکست دی۔ سب سے آخر
اور بڑی لڑائی کلونٹارف کو کنارہ شہر ڈبلن کے قریب ہوئی تھی۔ بعد
اختتام جنگ بادشاہ موصوف اپنے خیمہ میں اپنی فتحیابی کا شکوہ کی درگاہ میں
ادا کر رہا تھا کہ ڈینس کو لشکر کے فراریوں میں سے کسی شخص نے اسے دیکھ لیا
اور قتل کر دیا۔ واقعہ سال ۱۲۷۰ء میں ہوا فقط

باب ششم

طرز معاشرت قوم انگلوسیکسن

کل قوم انگلوسیکسن کا سردار بادشاہ تھا۔ جب بادشاہ مرجاتا تھا تو کونسل
وٹن اور کونزرون میں سے کسی شخص کو بادشاہ کرتی تھی اور اکثر بادشاہ اسی شخص کو
کرتے تھے جو سلطنت کو لائق ہوتا تھا۔ بادشاہ کی زوجہ کو ملکہ کا خطاب ملتا تھا
اور اسکی نسبت مراسم شاہانہ ادا کیے جاتے تھے یہ امر ایڈبرگ کائنا ہرادی سیکسن
کے زمانہ تک باقی رہا اور نوپا شوہر کو زہر دیا اس سبب سے یہ مراسم شاہانہ نسبت شاہانہ
کے موقوف ہو گئے اور اسکا خطاب صرف لیڈی (بیگم)
رہ گیا اور شاہنرادی بادشاہ نہیں ہوتی سوائے جوڈتہ زوجہ شاہ
اتھالوف کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ تخت سلطنت پر بیٹھی تھی فی الحقیقت

انگلوسیکسن سے وہ قوم مراد ہے جو ملک سیکسن کے آگے انگلستان میں رہتی تھی لیکن اسکی سکونت
کو اتنا زمانہ نہ گزرا تھا کہ فقط انگریز یا انگلستان کے لوگ کہلاتے ۱۲

انگلو سیکسن بادشاہوں کی میدان وضع میں اور آبرو میں اس مانگی
شرافہ ا دیون کی مشابہت میں نہ یہ کہ آج کل کی شاہزادیوں کے مثل
ہوں۔ انگلف راہب سے نقل ہے کہ لڑکپن میں اکثر ایسا ہوتا تھا
کہ جب میں مدرسہ سے پڑھ کر آتا تھا تو ملکہ اڈیٹہ زوجہ شاہ اڈورڈ مجاہد
مجھے ٹھہرا کر خصوصاً کا سبق پڑھواتی تھی اور اگر مجھے سبق یاد ہوتا تھا تو
روپیہ دیتی تھی اور اپنے مودی خانہ میں بھیج دیتی تھی۔

بادشاہ کے بعد امراء کا مرتبہ تھا اور وہ بادشاہ کی طرف سے
اضلاع کے حاکم ہوتے تھے اور جب اسے کوئی لڑائی درپیش ہوتی تھی
تو اپنی محکوم رعیت کو اس کی کمک کے واسطے لے جاتے تھے اور اپنی اپنے
ضلعوں کی عدالتوں کے صدر تھے اور ایک اسقف بھی عدالت میں
اونکا شریک رہتا تھا اور جو روپیہ جرمانون کا اور مال گذاری شاہی اونکو
ضلعوں سے ملتا تھا اس کی ایک ایک تہائی اون امیرون کو ملتی تھی۔
چھوٹے چھوٹے رئیس تھیمپنس کہلاتے تھے۔ ان رئیسوں میں وہ
لوگ داخل تھے جنکے پاس کم سے کم پانچ ہائیڈ زمین ہوتی تھی۔
سب سے پست تر مرتبہ کسانوں کا تھا اور انھیں کچھ ہم مرتبہ اور اہل قصبہ
کو بھی کہہ سکتے ہیں۔ قصبہ کو لوگ تجارت کرتے اور اکثر امویں آزاد تھے
انگلو سیکسن کی قوم میں بے وثک کو گلام تھو۔ ان میں سے اکثر انہی مالک کی جاگیر پر اس وقت
ایک ہائیڈ زمین میں ہزار بیگہ کے برابر ہے پانچ ہائیڈ زمین لاکھ بیگہ کے برابر ہوتی ۱۲

کرتے تھے جو اس کے قلعہ کے قریب ہوتی تھی۔ اس جاگیر کو نورس مین زبان میں ویل کہتے تھے اور سیکسن زبان میں ٹن جس سے انگریزی لفظ ٹون (یعنی قصبہ) نکلا ہے۔ ایسے لوگوں کو شرفار نو دمن و لیسٹس (یعنی خاندان) کہتے تھے۔ علاوہ ان لوگوں کے جو ہمیشہ سے غلام تھے جو لوگ لڑائی سے پکڑ آتے تھے یا بعلت قرض یا جرم گرفتار ہوتے تھے وہ بھی غلام بنا ڈالے جاتے تھے اور جب وہ بیچارے غلام بنائے جاتے تھے تو ان کی بڑی ذلت و توہین ہوتی تھی۔ جو تلواریں اور نیزے و کمبخت عالم آزادی میں باندھتے تھے انھیں کو اب مجمع عام میں اتار کر اپنے مالک کے سامنے رکھ دیتے تھے اور گھٹنے ٹیک کر اپنا سر مالک کو ہاتھ کو پیچھے رکھ دیتے تھے اور ہسٹیا اور گای گور و چرانے کا آنکس اوٹھا لیتے تھے۔ اکثر غلام تو اپنے آقاؤں کے فیض و جود سے رہائی پاتے تھے اکثر تجارت اور دست کاری سے روپیہ حاصل کر کے اپنی بندی خلاص کر لیتے تھے۔ غلاموں کی بیع و شرا سم عام تھا اور غلام کی قیمت سیل کی قیمت کی چوٹی تھی اور غلاموں کو غلام آتے تھے لیکن اور غلاموں کو غلام بننے کی ممانعت قانونی تھی تاہم جو لوگ انگلو سیکسن کی قوم کے کنار دریا رہتے تھے وہ نوڈی غلام کی تجارت کرتے تھے اور بڑی فائدے اٹھاتے تھے۔ شہر یوسٹل میں بڑی مدت سے بردہ فروشی کا بازار تھا اور اس امر میں وہ شہر مشہور روزگار تھا۔

انگلو سیکسن کی بڑی کونسل و ٹنگو یعنی جماعت

عقلا رکھلاتی تھی اور ممبران کو نسل بڑے بڑے پادری اور روسا اور
 امرا تھے۔ یہ کونسل سال میں تین روز منعقد ہوتی تھی یعنی روز ولادت
 حضرت مسیح کو جسے کہ ہمیشہ کہتے ہیں اور روز عید ایسٹر کو جس
 جناب مسیح آسمان پر تشریف لے گئے اور روز عید وٹھ سن ٹائیڈ
 کو جس دن روح القدس حواریین حضرت مسیح پر نازل ہوئی تھی لیکن ارباب
 کونسل اور بعض مواقع مخصوصہ پر بھی طلب کر لیا جاتے تھے۔ یہ لوگ بادشاہ
 کے مشیر تھے اور مجرمان بادشاہی کی تحقیقات اور کل محکجات عدالت کی
 نظارت انہیں سے متعلق تھی۔ ان کے اختیارات کا جزر اعظم سابق میں
 بیان ہوا وہ جزر تعیین و تشخیص بادشاہ تھا۔

تمام ملک میں مختلف محکجات عدالت تھے اور قطع نظر اور
 مقدمات کے کل معاملات خرید و فروخت چوبیس پنیز سے زیادہ کو ہوتے تھے
 انہیں حکم میں حکام اور گواہوں کے درمیان ہوتے تھے۔ احکام تو انہیں
 کا اجرا کچھ افسروں سے متعلق تھا جنہیں دیون کہتے تھے اور ہر ضلع
 کا افسر کلان شیرسایو کہلاتا تھا اس افسر کے مثل اب انگلستان میں
 شرف ہے۔ انگلو سیکس کے آداب اخلاق درست پاک نہ تھے۔
 بہترین سلاطین انگلو سیکس شراب خواری اور اس سے بھی بدتر فہم
 سے ملوث تھے۔ اس زمانہ میں چوری اور خون عام جرم تھے اور ان
 جرموں کی سزا یک قدر جرمانہ تھا۔ شرفار و امر لہ انگلو سیکس میں

ہر شخص آزاد کے مرتبے کے موافق اسکی جان کی قیمت مقرر تھی اور اس قیمت کی تعداد دو ہزار شلنگ سے چھ ہزار شلنگ تک تھی یعنی اگر کوئی شخص مار ڈالا جاتا تھا تو اسکا قاتل بعد ثبوت جرم کے اسکی وجہ یا اور کسی وارث کو خون بہا دیتا تھا اور اگر کوئی شخص کوئی حرکت خلاف قانون کرتا تھا تو اسکی جان کے بدلے بادشاہ اسکا خون بہا ضبط کر لیتا تھا۔ غلام یا قیدیہ کیے جاتے تھے یا کوڑوں سے پیٹے جاتے تھے لکن آزاد لوگوں میں سے کوئی شخص بھی اس ذلت سے محفوظ تھا۔ متاخرین سلاطین انگلوسسکس کے زمانے میں چوری اس کثرت سے ہوتی کہ اسکی سزا قتل مقرر ہوتی لکن کنٹیوٹ بادشاہ نے یہ سزا موقوف کر دی اسکے بدلے چور کی سزا قطع اعضا رکھی کہ جس شخص پر تین مرتبہ چوری ثابت ہوتی تھی اسکی آنکھیں اور کان ناک اور اوپر کا ہونٹ کٹوا دلتا تھا

جو شخص کسی جرم سے متهم ہوتا تھا اسکے بری ہونے کی دو صورتیں تھیں پہلی صورت تو یہ تھی کہ مجرم اپنے بیگناہ ہونے کی قسم سب کے سامنے کھاؤ اور اپنی ہمسایوں میں سے چند اشخاص اپنی قسم کی تصدیق کے لیے لائے یہ لوگ جو اسکی قسم کی تصدیق کرتے تھے بمقدار اسکے جرم کے ہوتی تھی اور اکثر چار سے بہتر تک ہوتی تھی۔ اگر مجرم سے یہ تہ نہیں پڑتی تھی تو اسکا امتحان اکثر آگ اور پانی سے کیا جاتا تھا۔ پانی سے امتحان

کرنے کا طریقہ تھا کہ ایک دیگ کھینٹے ہوئے پانی کی گرجا میں رکھ دیتے
 تھے اور اس میں ایک ٹکڑا لوہے یا پتھر کا ڈال دیتے تھے اور سب کچھ ڈالوں
 کے سامنے مجرم منہم اپنے دست برہنہ گرم پانی میں ڈال دیتا تھا اور وہ
 لوہا یا پتھر نکال لیتا تھا۔ جب یہ ہو چکta تھا تو پادری اس کے جھلسے ہوئے
 ہاتھ پر ایک صاف مہین ریشمی کپڑا لپیٹ کر اس پر کلیسا کی گھر کر دیتا تھا
 اور تیسرے دن اسے کھولتا تھا اگر زخم بالکل اچھا پاتا تھا تو اس مجرم کو
 بری کر دیتا تھا۔ آگ سے امتحان کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ ایک جلتی ہوئی
 لوہے کی پٹری ایک چھوٹے سے ستون پر رکھ دی جاتی تھی اور مجرم
 اسی ہاتھ میں پکڑ کر تین قدم چلتا تھا بعد اس کے اسے پھینک دیتا
 تھا اور جس طرح پانی سے آزمائش میں بچ کر میا جرم کا فیصلہ ہوتا تھا اسی طرح
 اس میں بھی ہوتا تھا۔ چھٹے سے برس کے زمانے میں انگلوسیکسن
 لوگوں کے مکانات بہت درست ہو گئے تھے بیشتر تو وہ مکان کاہن کو تنہا
 جھوٹے تھے کہ ان پر چھپے پڑے ہوتے تھے اور دیواروں میں چھید بنے
 ہوتے تھے جنہیں سے روشنی آتی تھی۔ اور مکانات کا کھیا ذکر بڑی بڑی
 گرجے اور بادشاہی مکانات لکڑی کے ہوتے تھے اور لکڑی بھی اچھی طرح
 جڑی نہوتی تھی چنانچہ تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ آلفرڈ بادشاہ کی مجلس
 کی دیواروں میں اتنی اتنی بڑی درارین تھیں کہ ان میں سے ہوا کے
 جھوکے آتے تھے اور شمعیں بجھ جاتی تھیں تو بادشاہ نے ان کو دسٹو
 لالینین بنوائی تھیں۔ ایک مدت تک اشراف و اجلاف کے مکانات

لکڑی کے بنا کیے لکن ساتویں صدی سے یہ ہوا کہ بڑی عمارتیں تختہ بستے
 لگیں۔ اوس زمانے کی عمارات کے جو کچہ نمونے اب تک باقی ہیں اونکی یہ
 کیفیت ہو کہ وہ چھوڑ چھوڑ تراشے پتھروں کے بنے ہوئے ہیں اور اونکی
 قطع کچھ بھدی واہیات سی ہے لکن یہ بخوبی ثابت نہیں کہ یہ مکانات
 انگلو سیکسن لوگوں کے ہیں۔

انگلو سیکسن مین جو عمدہ سے عمدہ لوگ تھے اونکا طرز
 معاشرت بھی نیم وحشی لوگوں کا سا تھا اسکا سبب یہ ہے کہ اوس زمانہ میں
 کم سے کم چار سترے برس تک تو سارے ملک میں لڑائی جھگڑے رہے اور
 جدال و قتال آداب و اخلاق کا مصلح نہیں ہوتا۔ جب وہ لوگ لڑائی سے
 فارغ البال ہوتے تھے تو اون مین سے امر اہرن وغیرہ اور باز
 کے شکار سے اپنا جی بھلایا کرتے تھے اور جب شکار کھیل چکتے تھے تو مالک
 اور غلام سب کے سب بلا تکلف امتیاز ایک ہی دالان مین آکر بیٹھتے
 تھے اس دالان کے ایک جانب چبوترہ ایک واہیات سی میز رکھی ہوتی
 تھی اور اوس پر پدے پڑے رہتے تھے تاکہ ہوا کے جھوکے نہ آنے
 پائین اور چھت سے پانی ٹپک کر میز کے اندر نہ جانے پائے اور اس
 میز کے آس پاس صاحب خانہ اور اوسکے لڑکے بالے اور مہمان بیٹھتے
 تھے اور غلام بڑے بڑے کباب سبچ پر سے اوتار اوتار کے بحال
 ادب و ذرا نو جھک کر اپنے مالکوں کو دیتے تھے اور وہ قرولی سے

کاٹ کاٹ کر کھاتے تھے۔ اکثر تو یہ لوگ سور کا گوشت کھاتے تھے علاوہ اس کے شکار کا گوشت اور قسم قسم کی مچھلیاں اور بڑے چھنے موٹے مہیہ کی شیرازہ اور دال یہ سب چیزیں بھی کھاتے تھے۔ مشروبات میں مہیڈ اور ٹھین بہت مرغوب تھا مہیڈ ایک شربت تھا جو شہد اور پانی کو خمیر کر کے بناتے تھے۔ شراب اور بکری کا گوشت اور گائی کا گوشت اور گیہون کی روٹی یہ چیزیں بہت عمدہ اور لطیف غذاؤں میں داخل تھیں اور امرا میں بھی جو بڑے ذی عزت ہوتے تھے ان کے دسترخوان پر یہ نعمتیں ہوتی تھیں جو کچنچ رہتا تھا دالان کی دوسری طرف بھیجا جاتا تھا جہاں غلاموں کتون اور بازوؤں میں دسترخوان کے جھوٹے پر بڑا جھگڑا ہوتا تھا۔ کھانے کے بعد نئے نوشی شروع ہوتی تھی اور ساغر پر ساغر چلتے تھے یہاں تک کہ سب کے سب حتیٰ کہ پادری بھی بدمست ہو جاتے تھے۔ جو کچھ وقت کھانے پینے سے بچتا تھا گانے بجانے میں کُنتا تھا اہل محفل پانچ تاروں کا ستار باری باری بجاتے تھے اور اوسپر غزلین گاتے تھے۔ ان لوگوں کی محفل شہوت پرستی اور بدمستی کی تصویر ہے اور تصویر بھی کیسی کہ روکھی ہاں اگر کچھ نمک ہو موسیقی کی وجہ سے کہ بعد کھانے پینے کے یہ شغل عمدہ ہوتا تھا لکن بس تھوڑی دیر بعد اوسکے شرابیوں کی بھیانک آوازوں میں اور شورہ پشتوں کی تلواروں کی جھنجھناہٹ میں ستار کے سرب غائب ہو جاتے تھے اور یہ شور و غل سونے کے وقت تک رہتا تھا۔ یہ بدمست جہاں ناچتے کودتے تھے وہیں کپڑوں میں

گھانٹس بھوپس، پپر کر سورہتے تھے۔ عورتوں کی اوقات بہ نسبت مردوں کے آسائش سے اور فائدے کی باتوں میں صرف ہوتی تھی اور وہ کارٹھن یا بیٹے میں مشغول رہتی تھیں اور کتان اور اون کرپڑ بنتی تھیں اور اپنی مردوں کے لیے لبنی لبنی عباتین اور تنگ تنگ شلو کے اپنوا تھہ کے بنو ہوئے کپڑے کے بناتی تھیں۔ بعض چیزیں اونکی کارٹھی ہوتی اب تک موجود ہیں جسے اونکی ہنرمندی اور کاریگری ظاہر ہوتی ہے انہیں سے ایک کارچو بی کپڑا بہت مشہور ہے اس کپڑے پر نور من کی لڑائیوں کی تصویریں بڑی لطافت سے کڑھی ہوئی ہیں۔

انگلوسیکسن کے زمانہ کے سکے کا حال اچھی طرح نہیں معلوم۔ معلوم ہوتا ہے کہ اور ملکوں کے سکے اون میں رائج تھے اور اون میں جو سکے سب سے زیادہ مروج تھا اوسے بائزنٹ کتے تھے وہ اس زمانہ کے پنڈرہ پونڈ (یعنی ماصعہ) کے برابر تھا۔ یہ تو سونے کے سکوں کی کیفیت تھی چاندی کے سکے جو اونکو استعمال میں تھے وہ پنی اور بھی پنی اور فارس دنگ تھے جو مقدار اور قیمت میں اس زمانہ کو فلورین اور سلنگ اور سیکس پنس کو مشابہ تھے۔ تاہو کاسکے اون میں ایک ہی قسم کا رائج تھا جسے اسیا کتا تھو اور جسکی قیمت اونس مانہ کی فار دنگ کی رچ تھی اور اس زمانہ کی پنی سو کچھ زیادہ تھی

۱۲ فلورین ایک روپیہ کے برابر ہوتا ہے اور سلنگ ۸ کے اور سیکس پنس ۴ کے ۱۲۔

جب انگلوسیکسن لوگ انگلستان میں آکر بسے
تھے تو ان کا مذہب زرتشت و یہود و بت پرستی تھی اور یہی مذہب
کل اقوام شمالی یورپ میں مروج تھا۔ ان بت پرستوں نے
بہشت میں ہر روز ایک خاص دیوتا کے مخصوص رکھاتھا چنانچہ انھیں
کے طریقہ پر انگریزی میں دنوں کے نام ہیں مثلاً سینڈی (اتوار)
اصل میں سینڈیگ تھا اور مَندِی (پیر) مَندِیگ کہ
یہ دونوں دن بت پرستوں نے آفتاب و ماہتاب کی پرستش کے
لیے مخصوص رکھے تھے اور ٹیوزڈی (منگل) جسکی اصل
ٹیوسکی ہے ٹیوسکا دیوتا کے مخصوص تھا اور ویدنسڈی
(بدھ) جو اصل میں وُودنس ڈیگ تھا وُودنس دیوتا کا دن تھا اور
تھرسڈی (جمعرات) جسکی اصل تھورس ڈیگ تھی تھور
دیوتا کا دن تھا اور فرایڈی (جمعہ) جو اصل میں فرایسڈیگ
تھا فرایا دیوتا کا دن تھا اور ساٹردی (بہشت) جسکی اصل
سیٹرنس ڈی تھی سیٹرن (زحل) کی عبادت کے لیے
مخصوص تھا یہ دیوتا انھوں نے رومیوں کے دیوتاؤں میں سے
لیا تھا۔ اگرچہ عیسائی مذہب انگلستان میں آگسٹائن کے زمانہ
کے پیشتر رائج ہو چکا تھا لیکن انگلوسیکسن سے کفر و بت پرستی
بالکل جب دفع ہوئی جبکہ یہ بزرگ اور اسکے تابعین ضلع کینٹ
میں وارد ہوئے۔ انگلوسیکسن کے ملا جب امر دینی سے نفرت

پاتے تھے تو اور فنون کا عمل کرتے تھے۔ ان ملاؤں میں جو سب سے زیادہ عالی مرتبہ تھے وہ بھی شیشون پر تصویریں کھینچا کرتے تھے اور سونے چاندی وغیرہ کی چیزیں بنایا کرتے تھے اور شیغل و نحین بہت مرغوبے مطبوع تھے اوس زمانہ کے اکثر گرجوں کے گھنٹے اور رنگین آئینے انھیں پادریوں کے بنائے ہوئے اور رنگے ہوئے تھے۔ اوس زمانہ میں درس و تدریس فقط خانقاہوں میں ہوتی تھی اور یہ بات کئی برس تک رہو اور انہیں خانقاہوں کے خاموش حجرون سے چند کتابیں علوم انگلو سیکسن کی نکلیں۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ انگریزی خالص کے اکثر الفاظ کی اصل انگلو سیکسن زبان ہے مثلاً کتب مقدسہ سماویہ اور ہلگرمسٹ پواگس کی عبارت انگریزی یا جو زبان کہ انگلستان کی سڑکوں پر اور گھروں میں بولی جاتی ہے اوس میں اکثر الفاظ اوسی زبان کو ہیں۔ ڈینس لوگون نے کچھ تغیر و تبدل ترکیب الفاظ میں کر دیا اور کچھ شہروں وغیرہ کے نام بھی رکھو کہ وہی نام اب تک باقی ہیں مثلاً جن ناموں کے آخرین لفظ بی ہے جیسے ڈسربی انگلپی جلیپی وغیرہ جسکے معنی ڈینس کی زبان میں شہر ہیں وہ اوسی زبان کے ہیں لکن ڈینس کی سلطنت جو انگلستان میں رہی تو اوسکا اثر قومی اور دائمی وہاں کی زبان پر نہیں ہوا اور اگرچہ جسے اب تک اوس ملک کے باشندے نہیں

بہت سی تغیرات ہوتے لکن او کی زبان نہمین بدلی بلکہ صورت و سیرت
اور معنی و ترکیب میں ہمیشہ سکسن زبان رہی فقط

مصنفین مشہورین عہد بادشاہان سکسن

گلداس پھلا مورخ انگلستان کا تھا ۱۵۷۵ء

میں وفات پائی فقط

آلڈھلم ایک مشہور عالم لاطینی تھا ۱۵۹۷ء میں انتقال کیا فقط

بیڈ ملقب بریٹن بیل یعنی محترم سندھ ملکہ

میں پیدا ہوا تھا۔ اس عالم کی بڑی تصنیف

تاریخ کلیسائے انگلس ہے

۱۶۰۷ء میں اس وفات پائی فقط

آلکون یوکرل میں پیدا ہوا تھا اور بیڈ کا

شاگرد تھا اور شاہ چارلمین کا استاد

تھا۔ اس شعر اور الہیات اور مبادی علوم

میں کتابیں تصنیف کیں ۱۶۷۷ء میں انتقال کیا فقط

جان اسکولس روجینا ایولنڈ کارہنے والا تھا قریب وسط

صدی نہم کو ہوا اور اکثر فرانس میں رہتا

تھا اور اس زمانہ جاہلیت میں دنیا دار

لوگوں میں فقط ہی شخص ذی علم تھا فقط

سید منج وہٹ بی کاراہیب تھا اور بہت

قدیم مصنف انگلو سیکسن
زبان کا تھا اسنے معرفت آئی اور خلق
عالم میں اشعار کہے اور پستی ہشتہ عیشوی

الفرد بادشاہ انگلستان بڑا ذی علم تھا۔

اوسنران کتابوں کا ترجمہ انگلو سیکسن
زبان میں کیا یعنی زبور مقدس

تاریخ مصنفہ پادری ہیڈ صاحب
حکایات لقمان حکیم (سنہ میں انتقال کیا) فقط

اسٹر ویلیس کارہنر والا تھا۔ اسنے

الفرد بادشاہ کا تذکرہ لکھا سنہ ۱۷۹۷ء
میں انتقال کیا فقط

ایلفرڈ اسکا لقب نخوی تھا۔ اسنولاطینی زبان

کی نحو و صرف لکھی اور صدی دہم کے
آخر میں کنٹریری کا اسقف مقرر

ہوا اور انگلو سیکسن زبان
میں آئے خطبے لکھے فقط

تاریخات سوانح عظیمہ زمانہ سلاطین انگلو سیکسن

| سوانح | سنہ وقوع |
|---------------------------------------|----------|
| ورود قوم جوتس در انگلستان | ۲۴۹ ع |
| تقریفت ریاستہای سکسن | ۵۸۲ ع |
| اگسٹاکن راہب انگلستان مین وارد ہوا | ۵۹۷ ع |
| سیپوٹ فرمدرستہ عالیہ کیمبرج معین کیا | ۶۲۲ ع |
| ڈینس لوگ پہلی مرتبہ انگلستان مین آئے | ۸۷۷ ع |
| اگسٹ بادشاہ ہوا | ۸۲۷ ع |
| الفرد بادشاہ مقرر ہوا | ۸۷۱ ع |
| الفرد نے مدرسہ عالیہ اکسفورڈ مقرر کیا | ۸۸۲ ع |
| ڈینس لوگ قتل کیے گئے | ۱۰۱۳ ع |
| جنگ کوہ ہنگسڈون | ۱۰۳۵ ع |
| جنگ مرٹن | ۱۰۶۶ ع |
| جنگ اتھنڈیون | ۱۰۶۶ ع |
| جنگ اسٹمفرد برج | ۱۰۶۶ ع |
| جنگ ہیستنگس | ۱۰۶۶ ع |

زمانہ

سلاطین نور من در انگلستان - از سنہ ۱۶۶۶ء تا سنہ ۱۷۰۲ء کل ۱۸ سال ۴ بادشاہ
 بادشاہان نور من تاریخ جلوس
 ولیم اول لقب بہ ولیم منصور سنہ ۱۶۶۶ء
 ولیم دوم لقب بہ روفس سنہ ۱۶۸۹ء
 ہنری اول لقب بہ یوگنڈ (برادر) سنہ ۱۷۰۲ء
 اسٹیون رئیس بلی (برادر زادہ) سنہ ۱۷۰۲ء - ۱۷۱۳ء

باب اول

عہد شاہ ولیم اول لقب منصور - سنہ ولادت

سنہ ۱۶۶۶ء جلوس سنہ ۱۶۶۶ء - سنہ وفات سنہ ۱۶۸۹ء

ولیم منصور رابٹ تیس نجم نور منڈی کا ولد خیر حلال تھا۔ اوہ کی زوجہ
 منڈا دختر بالڈون تیس نجم فلنڈرہس تھی

بعد جنگ ہیسٹنگس کے بادشاہ نوکوشہر ڈوور کو بہرعت تمام روانہ

ہوا اور اہل ڈوور نوکوشی اطاعت قبول کر لی اور آٹھ روز تک ہان ٹھہرا

یہاں تک کہ نور منڈی ہوا اور فوج اوہ کی مدد کو آئی اور بعد اوہ کو وہ بغیر ہیکل

لنڈن کو روانہ ہوا۔ لنڈن میں کونسل وٹن فراڈ گرا تھلنگ کو بادشاہ

کیا تھا اور اسکو وزیر اسٹکنڈ اسقف کنٹری اور دو سکسن
رئیس یعنی اڈون اور مونس گئی تھے۔ ولیئم نے برکھیمپسٹڈ
میں اپنا کمپوڈالا اور شمالی شہروں کی آمدورفت بند کردی۔ بادشاہ (اڈگ)
کے ملازمین میں نا اتفاقی پڑ گئی اور سب سے پیشتر اسٹکنڈ ہی نو اسکا ساتھ
چھوڑ دیا اور بادشاہ کو سلطنت سے یاس ہو گئی۔ تھوڈر عرصہ کے بعد ولیئم کو
بادشاہ کا پیام پہنچا کہ ملک حاضر ہو اور سنی قبول کر لیا اور اس کے ہوا خواہوں نے
(یعنی نورمنس نے) اس پر بڑی تحسین و آفرین کی

یوم عید ولادت حضرت مسیح کو ولیئم نورمنسٹ میں تاج پہنا
لکن فساد ہوا اور بوقت ادائیگی رسوم تاجداری الڈارڈ اسقف یورٹ اسکسن
لوگوں سے پوچھا کہ تم ولیئم کو بادشاہ ہونے سے راضی ہو اور سب نے چل کر کہا ہاں
جو بہن نورمن لوگوں نے جو اس وقت مقام وسمٹ منسٹ میں تھو یہ کلام
گو یا کسی نے انہیں اشارہ کیا کہ انہوں نے گھروں میں آگ لگا دی اور لوٹنا
شروع کیا پس سب لوگ گرجے سے باہر نکل پڑے اور فقط ولیئم اور چند
پادری اندر رہ گئے۔ بادشاہ نے جلد قسم کھائی اور رسم تاجداری ختم ہو گیا۔
اس سانحہ کے سبب سے سکسن لوگوں کو اہل نورمن سے عداوت پیدا ہوئی۔

ابتداء عہد میں تو ولیئم نے اچھی باتیں کیں۔ اوسنے
جو سکسن کے قانون تھے وہی رکھے اور اہل لندن کو ایک نیا

فرمان لکھ دیا اور بادشاہ معزول اُد گس سے بکمال لطف و محبت مثل دوستوں کے پیش آیا لیکن یہ کیفیت اوسکی تھوڑی ہی مدت تک رہی کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ جو ملک تلوار سے لیا ہے اوسکی حفاظت بھی تلوار ہی سے لازم ہے پس اوسنے مسیکسکجی لوگوں کی جاگیریں اپنے ملک کے امیرون کو دیدی تاکہ وہ اوسے کے پاس رہیں اور جو امر اردو و ہند کہ سید لالہ کی لڑائی میں مارے گئے تھے اونکی بیویوں و بیٹیوں کی شادی اپنی قوم کو لوگوں سے کر دی اور اپنے ملک نور منڈی کے گرجے انگلستان کا سبب غنیمت سے آراستہ کئے اور جہان اوسنے پوپ کو اور بیش قیمت تحفے بھیجے وہاں ایک علم طلائی بادشاہ ھیلز لڈ کا بھی بھیجا۔ ولیم نے ایک گٹھری لندن میں بنوائی یہ گڑھی اوس مقام پر تھے جہاں اب مجلس ٹاور ہے اور اپنے استحکام کے لیے وینچسٹر میں ایک قلعہ بنوایا کہ یہ شہر اوس زمانہ میں انگلستان کا پای تخت تھا۔

چھ مہینے تک تو ولیم اس سامان میں مشغول رہا بعد اوسکو اپنے ملک نور منڈی کو چلا گیا اور انگلستان کے چیدہ چیدہ رئیسوں کو اپنے ساتھ لیتا گیا اور اپنے دوست فلاؤ و سبرن اور اپنے برادر اخیانی اوڈ و کو اپنے طرف سے حاکم کر گیا۔ ان دونوں حاکموں نے ایسے ایسے ظلم اور سختیاں کیں کہ سکسن لوگ سب برہم ہوئے پھر ہر چند اونھوں نے چاہا کہ ناترہ فساد فرو

ہو جائے لیکن وہ اس زور و شور سے بھڑکا کہ اسطرح کہیں بھڑکا تھا۔
 آٹھ مہینے کے بعد ولیم انگلستان میں پھر آیا اگرچہ اس کے رعب و فساد
 دفع ہو گیا لیکن مغرب اور شمال میں کچھ فساد رہا۔ اگن ٹو کے مغلوب ہونے
 سے مغرب میں امن و امان ہو گئی اور اڈون اور مئوس کو جنھوں
 نے علم بغاوت بلا دشالی میں افراختہ کیا تھا اونپر شیخون مارا اور انھوں
 زبردستی بادشاہ کی اطاعت قبول کروائی اور یوسراک کے لوگ بھی
 مطیع ہو گئے اور تھوڑے عرصہ تک تو میلکم شاہ اسکاٹ لینڈ
 بھی ولیم کی سلطنت کا قائل رہا۔ ہیکرلڈ بادشاہ کی بیٹی جنھوں
 نے ایئر لینڈ میں جا کے پناہ لی تھی دو مرتبہ بقصد جنگ انگلنڈ
 میں آئے ایک مرتبہ بریسل کے قریب مقام کیا اور ایک مرتبہ قریب
 پیلے متہ کے لیکن دونوں مرتبہ انھوں نے نقصان اٹھایا اور
 نکال دیے گئے۔

انگلستان کے شمال کے لوگوں نے پھر بلوی کیا اور شہر ڈرہم
 میں چند سوار فورسز کی فوج کے قتل کر ڈالے اور شہر یوسراک کا
 محاصرہ کر لیا اور بادشاہ اڈگس بھی اون مفسدوں سے آکر ملا اور اسکا
 آنا اسطرح ہوا کہ وہ اپنی ماں بھنوں کو لیکر ہنگسہ کی طرف چلا تھا کہ
 راستہ میں طوفان آیا اور اسکا جہاز شمال کی جانب بگیا اور
 شاہ میلکم نے کچھ مدت تک اوسے شہر ڈن فم لین میں اپنا

مہمان رکھا۔ ولیم نے مفسدون سے یوسرٹ کا محاصرہ ترک کر دیا اور اس شہر کو لوٹ کر جنوب کی طرف پھرایا لیکن چند جہاز ڈینس لوگون کے بروقت پونچے اور انکی اعانت سے انگریزوں نے وہ شہر بھر لے لیا۔ بادشاہ پھر شمال کی طرف گیا اور جہان جہان وہ پونچا انگریزوں نے بلو کر لیا وہ اون پر پھر پڑا اور انھیں شکست دیکر ملک شمالی کا پانی (یعنی یورٹ) بہ نوک شمشیر چھین لیا اور وہاں کوئیکس (یعنی یورٹ) کو دربار کیا اور اپنا تاج و تہنچسٹر سے منگو ابھیجا بعد اسکے بادشاہ تمام شہر یوسرٹ اور ڈسٹرھوین پھرا اور ہر جگہ آگ لگا دی اور جسے پایا قتل کر ڈالا اور انگلستان کے لوگون سے ایسا سخت انتقام لیا کہ جتنا ملک دریائی اوز اور ٹالین کے درمیان میں تھا بالکل جنگل ہو گیا اور قریب سو برس تک اس زمین پر ہل نہیں چلا فقط کچھ جلے ہوئے مکانات وغیرہ ادھر ادھر نظر آتے تھے۔ جب شاہ ولیم منصور جنوب کی طرف گیا تو بہت سے مستحکم قلعے بنا گیا اور ان میں نورمن کی فوج چھوڑ گیا۔

شاہ یوسرٹ

اب سیکسن لوگون کی نہ کچھ عزت رہی نہ کچھ اختیار رہا اور زمین بھی بہت کم اونکے پاس رہ گئی۔ افسران بادشاہی سے خائف تھے نہ بچیں جو اس زمانہ میں گویا صراف خانہ تھے اور وہ ناخدا ترس اور مقدس خزانوں کو بھی لوٹ لیتے۔

سیکسن

سکسن کے پادریوں نے جبراً و قہراً اپنے گرجے پادریان نورمن کے حوالے کر دیئے ان پادریوں میں سب سے زیادہ ممتاز لین فرینک تھا وہ اسٹیکنڈ کے مقام پر کنٹربری کا اسقف مقرر کیا گیا۔ اکثر سکسن زمیندار اپنے علاقوں سے نکال دیئے گئے اور جنگلوں میں بھاگ گئے اور وہاں سے چھاپے مارا کئے ان زمینداروں میں ہیر و سارڈ بہت مشہور تھا اس نے جزیرہ ایلای میں ایک قلعہ چوبین بنایا اور چونکہ اس کے گرد ترانیاں بہت تھیں لہذا مدت تک اس نے ولیجر کا کچھ خوف کیا۔ میلکم شاہ اسکاٹ لینڈ جسٹری اڈ گرا تھلنگ کی بہن مارگرٹ سے شادی کر لی تھی یہ سوچا کہ شاہ ولیجر منصور سے بی دوستی اور آشتی کئے کچھ چارہ نہیں لکن جو اہل سکسن کہ اس کے ملک میں بھاگ آئے تھے انہیں اس نے دشمن کے حوالے نہ کیا۔

ولیجر کی آخر زندگی بہت سے صدموں سے تلخ ہو گئی۔

بعض اہل نورمن جو بادشاہ کے انعامات سے راضی نہ ہوئے تھے اس کا ملک چھیننے کی تدبیر میں لگے لکن ان مفسدون کو بادشاہ نے شکست دی اور قید کر لیا اور ہر قیدی کا دھنا پاؤں کٹوا ڈالا۔ اوڈ وبرا در اخیا فی بادشاہ موصوف بھی مورد عتاب سلطانی ہوا اور بادشاہ کے مدام ایچوہ نورمنڈی میں قید رہا اس واسطے کہ

اوسنے چاہا تھا کہ پُوپ کی ریاست لے لے۔ لیکن ولیعہ کو اپنے لڑکوں سے بڑے حد سے پونچے۔ سراجوٹ جو سب میں بڑا بیٹا تھا اور جس کا لقب قصیر الساقین تھا برائے نام ہونر منڈی کا تیس تھا۔ اوسکو بھائی ولیعہ اور رھنزی اوسکی حکومت پر خار کھاتے تھے اور اونھوں نے اوسے ذلیل کیا اس طرح سے کہ ایک مرتبہ وہ ایک چھوٹے سے شہر میں فرانسیس کے جسکا نام لایل ہے سڑک پر چلا جاتا تھا کہ اونھوں نے برآمدے پر سے ایک ٹھلیا پانی کی اوسپر بھینک دی پس راجوٹ اپنی بھائیوں سے بدلا لینے کو ننگی تلوار لیکر دوڑا لیکن باپ کے کہنے سننے سے پھر آیا اور اوسے شہر سے چلا گیا اور پانچ برس تک گرد و نواح کے ملک میں آوارہ پھر کیا اوسکی مان میٹلڈ اخفیہ اوسکی خبر گیری کرتی رہی۔ آخر لایل راجوٹ نے جس بڑوی کے قلعہ میں قیام کیا اور شاہ ولیعہ نے اوسکا محاصرہ کیا اور اوس قلعہ کے سامنے باپ اور بیٹے میں مقابلہ ہوا لیکن نہ اُسے نہ اُسے پہچانا نہ اسنے اوسے اور سراجوٹ نے اپنے باپ کا ہاتھ زخمی کر دیا۔

ولیعہ نے بڑے کام یہ کیئے کہ ایک کتاب تالیف کی جسکا نام ڈومسڈی بک ہے اور ایک قسم کا گھنٹہ رواج یا جے کرفیو بل کہتے ہیں اور کچھ قانون بنائے جسکا نام فورسٹ لاکز ہے۔

کتاب مذکور زمین انگلستان کا رجسٹر ہے کہ اوس میں ہر ایک علاقہ کی وسعت لکھی ہے اور اوسے چار حصوں پر منقسم کیا ہے زمین مزرع علف زار ترآبی اور جنگل اور ہر دیہ کے زمیندار کا نام اور اولیٰ مور تفصیلاً لکھی ہیں یہ کتاب چھ برس میں ختم ہوئی تھی یعنی سنہ ۱۸۶۱ء تک تصنیف ہوئی اور اسکی دو جلدیں قلمی اب تک موجود ہیں وہ گھنٹہ جس کا نام کن فیو بل تھا آٹھ بجے رات کو بجایا جاتا تھا باین غرض کہ شہر میں آگ اور شمعیں بالکل بجھا دی جاتیں اگرچہ مدت تک لوگ اس قانون کو ظلم کہا کیے مگر کھسکے ہیں کہ بادشاہ نے اسے ازراہ عقلمندی اسواسطے جاری کیا تھا کہ مکانات چوبیس آگ سے محفوظ رہیں۔ اوس قانون مستعمل بہ فوس سٹ لاں کا منشا یہ تھا کہ جو شخص کوئی ہرن یا بڈیلا یا کوئی اور شکار کے قابل جانور مار ڈالے اوسے یہ سزای سخت ملے گی کہ اوسکی آنکھیں نکلوا ڈالی جاتیں گی چنانچہ بھی قانون انگلستان کے قواعد شکار کی اصل ہے۔ جتنی زمین کہ ونچسٹر (پائے تخت) اور سمندر کے درمیان واقع تھی بادشاہ موصوف نے اوس سب کا ایک بڑا سار منہ بطور شکار گاہ کے بنوایا تھا اور جو جھوپڑے اور گرجے اوسپر تھے اونہیں جلوا کر اپنے واسطے باغ بنوایا تھا چنانچہ یہ زمین اب تک باقی ہے اور اسے نیو فوس سٹ کہتے ہیں۔ اسی بادشاہ کے عہد میں عیدالتین مقرر ہوئیں۔ جسٹس آف دی پلین

چینسری۔ اگس چکس۔ کو مَن پلنز۔ اور اتنے شہروں
میں قلعہ بندی ہوتی یعنی سنک پورٹس۔ ڈوور۔ ہیستنگس
دومنی ہاکیتہ اور سینڈیچ اور جیسے اب تک دو اور شہروں میں
قلعہ بندی ہوتی ہے یعنی ونچلسی اور سرائی جب ولیم منصور نے
انگلستان کو فتح کیا تو پہلے جزائر واقعہ چینل کو اس
ملک میں شامل کیا ٹیکس مسٹر بہ ڈین گلڈ پھر جاری کیا لوگوں
کا مال و اسباب ضبط کر لیا چنگی اور اور محصول مقرر کیے یہاں تک کہ
دن ہزار روپیہ روز سے زیادہ اسکی آمدنی ہو گئی مگر اسپر بھی اسکی
طمع کم نہوتی اور سنکسن لوگوں کے حق میں تو اسکی سلطنت ایک عالم
مصیبت و بلا تھا جسکی ابتداء خونریزی اور لوٹ تھی اور انتہا رقت
و و بار تھی و بار ۱۶۷۲ء میں بسبب شدت باران و طغیانی طوفان کو
پیدا ہوتی تھی —

ولیم بڑھاپے میں ایسا موٹا ہو گیا تھا کہ اس پر فرانسیس کا
بادشاہ ہنستا تھا فقط اتنی سی بات پر دونوں بادشاہوں میں لڑائی
ہونے لگی۔ انگلستان کے بادشاہ نے شہر صینٹ کا محاصرہ
کر کے اس میں آگ لگا دی اور خود اسکا تماشا دیکھنے گیا کہ اس کے
گھوڑے کا پاؤں جلتی ہوئی راک پر جو پڑا تو وہ گرا اور اسکا سینہ
زمین کے ہرنے پر پڑا اور بہت چوٹ آتی اور وہ زخم بک گیا اور اسکو

صدے سے چہ ہفتے کے بعد ولیعہد شہرِ رُونِ مین مر گیا۔ اوسکے مرنے کے بعد اوسکے خواص محل سر کو لوٹ کر بھاگ گئے اور اوسکی لاش کو برہنہ چھوڑ گئے تین گھنٹہ تک وہ اسی کیفیت سو پڑی ہی آخر ایک فرانسیسی سردار رحم کھا کر شہرِ گین مین اوسے لے گیا اور وہاں دفن کر دیا۔

شاہ ولیعہد منصور کی سیرت اور صورت تواریخ سگسن مین قوم ہو۔ وہ درشت مزاج اور طماع تھا اور بڑھا پو مین حریص بھی ہو گیا تھا اور اپی مرضی مین دوسرو کی دست اندازی کار و ادار تھا اور پستہ قد اور بڑا بحیم و شحیم تھا اور نہایت ترش رو تھا اور شکار کا عاشق تھا اور اوسکے رعب کو دبدبہ کی وجہ اوسکی آتش مزاجی اور قوتِ جہالت تھی چنانچہ منقول ہے کہ یہ بادشاہ ایسا قوی تھا کہ جو کمان وہ گھوڑی پر کھینچتا تھا وہ کسی سے پیدل نہ کھنچ سکتی تھی فقط

سلاطین و محارین

سیرت و فوات

اسکاٹ لند

..... میلکو سوم

فرانس

..... فلپ اول

اسپین

..... ۱۰۴۳ ع

سینچو دوم

..... الفونزو پنجم

شهبشاه حرمنی

..... هنری چهارم

پوپ

..... ۱۰۴۳ ع

اسکندر دوم

..... ۱۰۴۵ ع

گرگری هفتم

..... ۱۰۴۶ ع

وکتور سوم

باب دوم

عہدہ ولیعمر وفس سنہ ولادت ۱۷۸۴ء سنہ جلوس ۱۸۰۷ء
- سنہ وفات متلوع

ولیم جیکب کلب بسبب سرخ رنگ ہونے کے وفس تھا
ولیم منصور کا سنبھلا بیٹا تھا۔ شاہ منصور نے کور کا بڑا بیٹا
سراہوٹ حب و صیت اپنے باپ کے نور منڈی
کا رئیس ہوا لکن اوہر تو وہ اپنے رئیس ہونیکے خوشیاں شہر
مہون میں کر رہا تھا اوہرا دھرا دھرا کھائی وفس کہ بہ نسبت
اوسکے زیادہ چالاک اور صاحب حوصلہ تھا سلطنت لینے
کی فکر میں تھا اور انگلستان میں آ گیا تھا اور ہنور شاہ منصور کی
وفات کو تین ہفتہ کا عرصہ بھی نہ گذرا تھا کہ اوسنے سلطنت ملی
یہ امر خاص کر کے لیٹن فرمانک اسقف اعظم کی وجہ سے ہوا۔

بعض روسا نے خفیہ سازش کر کے چاہا کہ سراہوٹ
کو بادشاہ کر دیں اس سازش خفیہ کا بانی کار اوڈ واسقف اور نواب
کینٹ تھا اور اسکے سبب سے ولیم کی سلطنت تازہ بین
زلزلہ پڑ گیا لکن چونکہ بادشاہ نے انگریزوں کو کچھ اختیارات
چند روزہ دیکر راضی کر لیا تھا اور انہوں نے اوڈو کے

عمد وزارت کے ظلم بھی یاد کیے امدا انہوں نے سروفنس کی مدد کی اور اونہیں ساتھ لیکر بادشاہ نے سروفنسٹر کا قلعہ لے لیا اور اسقف باغی (یعنی اوڈو) کو شہر بدر کر دیا اور نور منڈی کو روانہ کر دیا اور سکے پیچھے پیچھے تمام اہل سکسن گالیان اور کوسنے دیتے جاتے تھے۔

نور منڈی کی ریاست جسکا رئیس سرل بوٹ تھا بہت ضعیف ہو گئی تھی اسواسطیکہ اگرچہ یہ شاہزادہ بہادر تھا لیکن بڑا سست تھا سروفنس نے جو یہ کیفیت اس صوبہ کی دیکھی تو اسکا جی للچایا اور جتنے قلعے کہ دریائے سین کے دہنے کنارے پر تھے انکے حکام و حفاظ کو اپنے باپ کا جمع کیا ہوا پوہ خفیہ دیکر وہ قلعے اپنے اختیار میں کر لیے اور جب فریب سے لے چکا تو جبر سے لینے کا ارادہ کیا لیکن روسا نور من اور شاہ فرانس نے دونوں بھائیوں میں مصالحت کروادیا اور طرفین نے اقرار کیا کہ جب ہم میں سے ایک شخص مر جائے تو دوسرا دونوں کے ملک پر قابض رہے۔

شاہ ولیم منصف الملک
مصلحت و درمیان ہر دو پسران

جب ولیم اہل نور من کے مقدمات سے فارغ ہوا تو اسنے میلکم شاہ اسکاٹ لینڈ پر لشکر کشی کی لیکن دونوں

بادشاہوں میں مصاحبہ ہو گیا۔ اس مصاحبہ کے ایک برس کو بعد یہ حادثہ
ہوا کہ میلکم نے سنا کہ انگریزوں نے شہر کارلایل میں بستی بسائی
ہے چونکہ وہ اس شہر کو اپنے ملک میں داخل سمجھتا تھا لہذا یہ شکر
وہ بہت غصہ ہوا اور فوراً تھمبٹر لنڈ پر حملہ کیا اور وہاں
قلعہ انولڈ کے قریب مر گیا بعض مورخین نے بادشاہ موصوف
کے مرنیکی یہ حکایت لکھی ہے کہ سہو جبرڈی مؤبری نے
قلعہ کی کنجیاں اپنے تیرہ میں لٹکا کر بادشاہ کو دین اور وہی چچی اوسکی آنکھ
میں چھو دی اوس دن سے اوسکا نام پی سی یعنی آنکھ پھوڑ ہوا۔
سہو فس نے ملک ویلس پر بھی فوج کشی کی لیکن اوسے فتح کرنا
نہ نصیب ہوا آخر مجبور ہو کر اوسے سابق ہی کی تدبیر پر قناعت کی اور
اوس کو بہتان کے گرد قلعہ بندی کر دی۔

رابطہ موبری جو روساہ نور من میں سب سے زیادہ
قوی تھا باغی ہو گیا اور تیمبرل کے قلعہ میں محصور ہوا ولیعہد کا حملہ
اوس پر کارگر نہ ہوا لیکن اوسے فریب سے اوس گڑھی سے بلایا اور قید
کر کے قلعہ کی دیوار کو سامنے لاتے اوسکی بی بی میٹلڈا لڑاکی
اور اوس قلعہ کو بادشاہ کے حوالے کیا جب تک یہ نہ دیکھا کہ جلاد
اوس شخص کے شوہر کی آنکھیں نکالنے کی تیاری کر رہا ہے تب اوسکی
جان بری کے لیے اوس نے قلعہ کی کنجیاں بادشاہ کو دے دیں

تینس برس تک رئیس باغی ونڈل سٹریکٹس کے قید خانہ میں
پڑا رہا۔

سرفس کی فضول خرچی کی کچھ حد نہ تھی۔ اکثر سرفس
کے دربار سے بادشاہ مذکور لوگوں سے زبردستی روپیہ لیتا تھا یہ شخص
(یعنی سرفس) رومن کیٹھولک کا پادری تھا اور بڑا بد وضع
تھا اور اس کا لقب خلیفہ میٹرڈ یعنی مشعل تھا۔ اس پادری مکار کے اخذ
نہ کی تدبیروں میں سے ایک تدبیر یہ تھی کہ یہ خانقاہوں کو اور اسقفوں
کے عہدوں کو خالی رہنے دیتا تھا تاکہ جو روپیہ ان سے بچے بادشاہ کے
کام آئے اور جن پادریوں کو عہدے ملتے تھے ان سے عطا شدہ
کی عوض میں بہت سا روپیہ لیتا تھا۔ ان سچا رہے پادریوں میں سے
زیادہ ظلم انہیں قائم مقام لین فرانک اسقف پر ہوا کہ خود بادشاہ
کے جبر سے گواہ سنے عہدہ اسقف قبول کیا اور پھر بادشاہ اور اس کے
کارندے ڈالف نے اس پر ایسے ظلم کیے کہ اسے انگلستان چھوڑ
دینا پڑا۔

حالانکہ ولیئم نے اپنے بھائی رابرٹ سے اقرار کیا تھا
کہ جو قلعے تم سے لیے ہیں ان کا عوض دو گنا لکن یہ عہد اس نے
وفاء نہیں کیا اس واسطے کہ جھوٹ بولنا اس کی عادت میں داخل تھا۔

آخر اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں بھائیوں میں پھرتلوار چلی لکن اوس وقت
 رابرٹ نے بادشاہ کو پیام بھیجا کہ نور منڈی اور مدین کی
 زیارت لے لیجیے اور پانچ برس تک اپنے پاس رکھیے اور اسکی عرض
 میں دس ہزار روپے کس مجھے عنایت کیجیے (ایک ٹھکانہ تیرہ لاکھ
 چار سو کے برابر تھا)۔ اس عرصہ میں عیسائیوں کے جہاد
 شروع ہو گئے تھے۔ پوپ اڈین دوم کے استغاثہ و فریاد اور
 پیٹر راہب کے نعرۂ ابھاد ابھاد نے تمام اقلیم یورپ کو سلسلہ
 سے نوروی تک ہلا دیا اور مجاہدین جہاد اول عازم بیت المقدس
 ہوئے تاکہ اپنے نجات دہندہ (یعنی حضرت مسیح) کا روضہ کفار
 کے ہاتھ سے چھڑالین سرلبرٹ کو مجاہدین کی شرکت کا کمال
 اشتیاق تھا اسوجہ سے اپنے بھائی کو صلح کا پیغام بھیجا۔
 ولیم نے بلا مضائقہ صلح قبول کر لی اور دس ہزار روپے بچا کر
 انگریزوں سے زبردستی لیکر سربایٹ کو دیے وہ روپیہ اوسکا
 اور اوسکی فوج کا فلسطین (یعنی بیت المقدس) کا زاد راہ
 ہوا۔ اڈگرا تھلینگ بھی فرانسیس کی فوج کے پیچھے بقصد جہاد
 روانہ ہوا۔

لے عیسائیوں کی اصطلاح میں ان محاربات کو غزوات صلیبی کہتے ہیں ۱۲ مترجم
 نے ظاہر اسے مراد اہل اسلام ہیں اور کفار کا اطلاق اہل اسلام پر بنا بر مخالفت مذہب
 و مقتضای نصرا نیت محل تعجب نہیں ہے ۱۲ مترجم

سرافس ظلم سے قتل کیا گیا۔ جس دن یہ سانحہ ہوا اوس دن وہ اپنی شکار گاہ مالوڈ واقع دشت نیو فورسٹ میں تھا۔ چونکہ شب گذشتہ کو اوس نے بہت پریشان خواب دیکھے تھے لہذا وہ بہت متوحش تھا اور شکار کھیلنے کا مطلق قصد نہ تھا لکن اوس نے ماہ کو رسم کے موافق اوسے قبل دو پہر کے کھانا کھایا اور اوسکے ساتھ شراب جو پی تو بالکل خوف جاتا رہا اور وہ سوار ہو کر جنگل میں جا کر کھیلنے گیا اور شکار کے پیچھے ایسا سرپٹ گھوڑا ڈالا کہ اوسکے ساتھی سب پیچھے رہ گئے شام کو جو دیکھا تو اوسے مردہ پایا اور ایک ٹوٹا ہوا تیراوسکر سینہ میں پیوست دیکھا۔ وہ لوگ بادشاہ کی لاش ایک گاڑی میں لا کر شہر ونچسٹر میں لے گئے اور وہاں بے نماز و تلقین گرجے میں دفن کر دی۔ نہیں معلوم کس نے یہ تیر ستم لگایا تھا بعض عوام تو یہ گناہ والٹر ٹائٹل کے سر تھوپتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اوس نے ایک ہرن پر تیر لگایا تھا لکن وہ درخت کو توڑ کر بادشاہ کے سینہ میں لگا بعض جاہل اوس زمانہ کے کہتے تھے کہ اوسکے بھائی ٹھنری نے اوسے مار ڈالا۔

سرافس بڑا لوٹیر اور فضول خرچ اور عیاش اور بیرحم تھا اور کوئی صفت اوس میں اچھی نہ تھی یہ تو اوسکی سیرت تھی صورت یہ تھی کہ پستہ قد اور نہایت فرہ تھا اور بال بھوری تھی اور

چہرہ سخن تھا اور بات کرنے میں ہنکارتا تھا۔ اس
بادشاہ نے فقط اتنی بھلائی رعیت سے کی کہ اوسکی رفاہ
کے واسطے ایک دیوار مجلس ٹاؤنر گورڈ اور ایک پل دریائے
ٹیمس پر اور ایک ایوان ویسٹ منسٹر میں بنوایا فقط

سلاطین معاصرین

| | |
|------------|-----------------------|
| اسکاٹ لینڈ | سنہ ۱۷۰۲ء |
| میلکم سوم | سنہ ۱۷۰۳ء |
| ڈونلڈ بین | سنہ ۱۷۰۴ء (معزول ہوا) |
| ڈکنگن | سنہ ۱۷۰۵ء |
| ڈونلڈ بین | سنہ ۱۷۰۶ء |
| ادگن | |

فرانس

| | |
|------------|----------|
| فلپ اول | سنہ وفات |
| الفرڈ وٹیم | |
| اسپین | |
| جرمنی | |
| ہنری چہارم | |
| پیوپ | |

| | |
|-----------|-------|
| اربن دوم | |
| پاسکل دوم | |

باب سوم

عہد شاہ ہنری اول بلقب بہ بوکلرک یعنی فاضل - سنہ
ولادت ۱۱۳۵ء - سنہ جلوس ۱۱۵۵ء - سنہ وفات ۱۱۵۵ء -
ہنری ولیئم منصور کا چھوٹا بیٹا اپنے بھائی روفس کے مرتے
کے ساتھ ہی ونچسٹر میں آیا اور بادشاہی خزانے لے لئے
اور جب خزانوں پر قبضہ کر چکا تو ویسٹ منسٹر کو سرعت
تمام کیا اور دوسرے اتوار کو مارس اسقف لندن نے اس کے
سر پر تاج شاہی رکھا۔ سراجوٹ جو سلطنت کا مستحق تھا بیت المقد
سے اپنے وطن کو آتے ہوئے اٹلی میں پڑا رہ گیا۔ مثل اور غاصبوں
کے ہنری نے بھی پھلے وہ امور کئے جن سے رعایا خوش ہوئی۔
اوسنے ایک فرمان عام جاری کیا جس میں یہ اقرار مندرج تھا کہ میں
گھنٹہ بجانے کا رسم اور ڈین گیلڈ ٹیکس موقوف کر دیا جائے گا اور
شاہ اڈورڈ مجاہد کے قوانین بحال کر دیے جائیں گے اور جو شکایتیں
کہ رعایا انگلستان کو ولیئم منصور کے عہد سے چلی آتی ہیں وہ
رفع کر دی جائیں گی۔ بادشاہ موصوف نے میٹلڈا و خرمیلکم
شاہ اسکاتلنڈ و برادرزادی اڈگل تھلنگ سر شادی
کی اس وجہ سے خاندان شاہی نورمن و سکسن ایک ہو گئے

اور قوم نور مَن و سَکَسَن مین اختلاط و ارتباط شروع ہوا
اور ان دونوں قوموں سے قوم انگریز پیدا ہوئی

رعایا کے خوش کرنے کے واسطے بادشاہ نے سُر و فس کے
وزیر غلیہ بڑ کو محبس ڈاؤر مین قید کیا لیکن اس کو ایک دوست فریڈرک
کے مرتبان مین رکھ کر ایک رسی اس سے لادی اور وہ رسی پکڑ کر وزیر
موصوف ایک کھڑکی سے اتر گیا اور نور مندلی مین پونچا۔
رابرٹ بھی اسی وقت اٹلی سے اپنے ملک مین آیا تھا اور ایک
عورت بھی اٹلی کی بیاہتا لایا تھا۔ فلیچم بڑ نے باسانی شاہزادہ
نذکور کو انگلستان کے حملے کرنے پر آمادہ کر دیا۔ رابرٹ مع فوج
وڈلسم کو چلا جاتا تھا کہ ہنری اس کے برابر آپونچا اور دونوں
لشکروں کے درمیان مین شاہزادوں نے ملاقات کی اور چند ساعت
تک گفتگو کر کے آپس مین مصالحت کر لیا۔ رابرٹ نے اقرار کیا کہ میر
دعوی سلطنت انگلستان سے دست بردار ہوتا ہوں لیکن اس کو عوض
مین مجھے تین ہزار ہسٹس سالانہ ملا کرین۔ رابرٹ نے تو بڑ غصہ
اپنویتن اپنوبھائی کو بس مین کر ہی یا تھا اس نے کہا کہ تمہارا فدیہ یہ پیش ہے اور
اس طرح سے وہ پیش سالانہ بھی معاف کروالی۔ روز بروز دونوں
بھائیوں مین نزاع بڑھتی ہی گئی آخر الامر علانیہ لڑائی ہوئی۔ پھلی لڑائی
مین تو کچھ نہوا دوسری لڑائی مین جو ٹینیبری مین ہوئی تھی رابرٹ نے

شکست کھائی اور قید کر لیا گیا اور انگلند کو بھیج دیا گیا وہاں تیس برس تک قید رہا بعد اوسکے کارڈف کیسٹل میں مر گیا اور پیرس روز کے بعد اوسکا بھائی بھی مر گیا۔ بعض مورخین کہتے ہیں کہ شاہزادہ موصوف کی آنکھیں جلادی تھیں فی الحقیقت ہنری کو افعال اس تہمت کے مصدق ہیں۔ ہنری اور دباوٹ کے بیٹے ولیم مین کئی برس تک لڑائی رہی اور لوی شاہ فرانس نے ولیم کی مدد کی مکن جو نول کی لڑائی میں ہنری نے فتح پائی اور بھائی کی ریاست اپنے بیٹے کو دے دی

ان خانگی لڑائیوں میں شاہ ہنری اور اہل کلیسا جو جھگڑا رہا۔ امور متنازع فیہ یہ تھے کہ بادشاہ کو یہ دعویٰ تھا کہ پادری اپنی جاگیر کی عوض میں میری طاعت کریں اور جو باتیں ان کی نسبت میرے اجداد کرتے تھے وہی میں بھی کروں یعنی مثل اپنے اجداد کے میں بھی جو پادری اور سرداران خانقاہ نئے ملازم ہوں انہیں خاتم و عصا۔ اجتماع بہمان شان و شوکت شاہی بطور خلعت دیا کروں۔ النعم اسقف جو پوپ کی طرف تھا دوبارہ شہر بدر کیا گیا آخر الامر ہنری اپنے دعویٰ سے دست بردار ہوا مکن اسے اسکی اصل حکومت میں کچھ فتور نہیں پڑا۔

اس جھگڑے کو طے کر کے بادشاہ مع اپنے بیٹے ولیم کے

جب کاسن اٹھارہ برس کا تھا تو رمنڈی کو گیا کہ وہاں کے رئیسوں سے اپنی بیعت لے لیکن جب وہاں سے پھرا تو راستہ میں شاہزادہ دریامین ڈوب گیا۔ اوسکے ڈوبنے کا قصہ یہ ہے کہ جب وہ اپنے باپ کے ساتھ جہاز پر سوار ہونے لگا تو ایک جہاز ران فلز اسٹیون نامی نے جب کاباپ ولیم منصور کا جہاز انگلستان میں لایا تھا اوسے عرض کی کہ میرا جہاز حاضر ہے اسپر سوا ہو جیے اوسکے جہاز کا نام وہاکیٹ شپ تھا اور اوس پر چاس کار آزمودہ ملاح تھے۔ اور جہاز تو صبح تڑکے روانہ ہوئے لیکن وہاکیٹ شپ جسے شاہزادہ سوار تھا شام تک ٹھہرا ہوا اور اوسکے خادم چھت پر خوب شرابین پیاکے اور کھانے چکھا گئے اور جب رات ہوتی تو چاندنی میں روانہ ہوئے اور جہاز بگگاتے لیے جاتے تھے تاکہ بادشاہ کے جہاز تک پہنچ جائیں کہ اونکا جہاز مقام آلدہر نی پر ایک پتھر سے ٹکرا کر پرزے پرزے ہو گیا۔ شاہزادہ (ولیم) بچ جاتا اسواسطیکہ اوسے ایک کشتی مل گئی تھی لیکن بہن کو جو پلاتے سنا تو اوسے نہ ہا گیا اور اوسے لینے کو پھر جہاز کے لوگ جو اوس کشتی پر کود کر آئے تو اونکے بوجھ سے وہ ڈوب گئی۔ شاہزادہ کے ساتھیوں میں سے کوئی نہ بچا کہ یہ غم کی داستان اوسکران باپ سے کہتا سواسے ایک غریب قسائی کے کہ وہ سون کارہنے والا تھا اور جہاز شکستہ کے ایک تختہ پر کنارے پر بہہ آیا تھا۔ یہ خبر وحشت اثر تین دن تک بادشاہ سے مخفی رہی تیسرے دن ایک خوب بچشم گریان

آکر بادشاہ کے قدموں پر گر پڑا اور سارا ماجرا بیان کیا۔ کہتے ہیں کہ اس حادثہ جانناہ سے بادشاہ کو ایسا صدمہ ہوا کہ کچھ بھی عمر بھر نہ ہنس سکا اس حادثہ سے رابوٹ کے بیٹوں کی امید برآئی اور اس صدمہ میں او سٹوفلڈ میں کی ریاست لے لی تھی لکن اسے شہر آلو سٹ کے ور وازہ پر کسی شخص نے تلوار مار دی کہ وہ ہلاک ہوا اور اس کے مرنے سے ہنری کا کوئی شریک و سیم نورمانڈی کی ریاست میں نہ رہا۔

شاہزادہ ولیم کے مرنے سے دو برس پیشتر ہنری کی بیوہ میٹلڈا نے انتقال کیا۔ بارہ برس سے ملکہ بادشاہ سے وقف نہ ہوئی تھی اور عبادت اور امور نیک میں مشغول رہی اور اکثر شعر و موسیقی سے جمی بھلاتی تھی۔ اسی شاہزادی کے حکم سے انگلستان میں پہلی مرتبہ پتھر کا پل دریا سے لی پر بنا۔ اسنے دو اولاد چھوڑی ولیم اور ماڈ ولیم تو ڈوب گیا ماڈ نے ہنری پنجم شاہ جرمنی سے شادی کر لی لکن چھ مہینوں کے بعد بیوہ ہو گئی۔ شاہ ہنری کی دوسری زوجہ ایک شاہزادی فرانسیس کی تھی جسکا نام اڈیلی تھا اور اسکا باپ لوین کارٹیس تھا لکن اسے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

چونکہ بادشاہ موصوف کو کوئی بیٹا نہ رہا تھا کہ سلطنت کا وارث ہوتا لہذا اسنے پادریوں سے اور امرا سے قسم لی کہ میرے بعد شاہزادی

مادہ کے دعویٰ سلطنت کی تائید کرنا اور ساتھ ہی اسکی اوسکی شادی
جیوفری پلین یٹچنٹ رئیس آئینچور سے کردی حالانکہ اوسکا
سن کل سولہ برس کا تھا اس عقد سے بادشاہ کی غرض یہ تھی کہ رشتہ
قرابت اہل فرانس سے مضبوط ہو جائے لیکن اس نسبت سے نہ انگلینڈ
خوش ہوئے نہ اہل نورمن اور یہ شادی مبارک نہ ہوئی کیونکہ شاہزادی مادو
اوسکے شوہر میں ہمیشہ جھگڑے ہوا کیتے جسے ہلزی کی زندگی تلخ
ہو گئی۔

ایک دن بادشاہ نے اسقدر چھلی کھائی کہ بیمار پڑ گیا اور
سات دن علیل رہا آخر مقام سینٹ ڈینس واقع نورمانڈی
میں انتقال کیا۔ شاہ مرفس کے مانند یہ بادشاہ بھی بے رحم
و بے ایمان و عیاش تھا لیکن لیاقت و تہذیب میں اوسے زیادہ
تھا۔ اوسنے لقمان کی حکایات کا ترجمہ کیا لہذا اوسکا لقب بوکلک
یعنی عالم لطیف ہو گیا اور چونکہ اکثر لوگوں نے اوسکے مار ڈالنے
کا قصد کیا تھا اسوجہ سے اوسکی طبیعت میں اسقدر شک ہو گیا تھا کہ اکثر سونو کا کرہ
بدلا کرتا تھا اور ڈھال تو لاپتہ کیسے کہ قریب کھاتا تھا۔ بڑی آرزو اوس پر تھی کہ میری
سلطنت بڑا عظمیٰ و سراپا میں ہو جائے اسواسطے کہ وہ رعایا کو
انگلستان کو بہت حقیر جانتا تھا اور انہیں فقط اس
قابل سمجھتا تھا کہ ان سے روپیہ لیکر خوب عیش کیجیے اور اپنے

دل کے حوصلے نکالنے

ہنری پھلا بادشاہ انگلستان کا تھا جسے تخت شاہی پر خطبہ کما — سابق میں یہ دستور تھا کہ پیسے کو آدھا اور پاؤ کر کے دھیلا اور دمڑی بناتے تھے لکن ہنری نے دھیلا اور دمڑے پیسے بنوائے اور جن روپیوں وغیرہ کا سکہ لگایا تھا ان پر پھر ضرب دلوائی اور جو لوگ جھوٹا سکہ بنا لیتے تھے ان پر سخت قانون جاری کیے اور بہ عوض جنس کے نقد خراج لی اور پیمانوں کی ایک حد مقرر کر دی مثلاً ایل (یعنی ہاتھ) بادشاہ نے اپنے ہاتھ کے طول کے موافق مقرر کیا۔ اسی بادشاہ کے عہد میں بلجیم کے لوگوں نے ہنر شالبا فی انگلستان میں رائج کیا یہ کاریگر پہلے دریائے ٹویڈ کے کنارے پر آ کے بسے تھے بعد اوسکے ضلع پیمبروک میں شہر ہیوسر فسڈ ویسٹ میں رہے اور بعضے اول میں سے ضلع نورفک میں شہر ورسسٹڈ میں مقیم ہوئے — چونکہ بادشاہ موصوف خود عالم تھا لہذا اوسنے لوگوں کو علم کی ترغیب دی۔ بعض انگریز طالب علم ملک اسپین یعنی اندلس میں مسلمانوں سے علم طب و ریاضی پڑھتے تھے بعضے اپنے وطن ہی میں علماء لاطینی کی کتابوں سے مسائل علمیہ کا استخراج کرتے تھے۔ اوس زمانہ میں جو مدرسہ عالیہ کیمبرج میں طریقہ تعلیم جاری تھا اوسکی

عجیب کیفیت لکھی ہے۔ پچھلے تو یہ طریقہ تھا کہ تمام طلبہ ایک ہی مکان میں جمع ہوتے تھے لیکن دوسرے برس یہ ہوا کہ ہر معلم کو اس کے شاگردوں کے لیے علیحدہ کمرہ ملا اور صبح کو بہت سویرے ایک معلم نمود صرف کو قاعدے سکھاتا تھا ایک چھ بجے منطق ارسطاطالیسی کا درس دیتا تھا ایک نو بجے سیرا و اور کو نیلین فصحاے روم کا کلام ترجمہ کر کے سمجھاتا تھا ایک بارہ سے پیشتر کتب مقدسیہ سماویہ کے مشکل مقامات حل کرتا تھا اور شعراہ سکسنج کے کلام کے بدلتے اب داستان کی کتابیں پڑھائی جاتی تھیں ان کتابوں میں بڑے بڑے بہادر و ن اور شجاعوں کے معرکے اور کار نمایان لکھی تھی اور سب سے زیادہ سکندرا اور شاہ ارٹھرا اور چارملین کی جرات اور مردانگی کی بڑی بڑی باتیں لکھی تھیں اور لکھا تھا کہ انہوں نے ایسے ایسے اثر و ہے اور پہلوان مارے اور ایسے ایسے طلسمات کے قلعوں میں گھس کر اپنے حسین و نازنین معشوقوں کو نکال لائے اور بہت سی جوانمردیاں کیں فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لند سنہ وفات
اڈگ سنہ ع
اسکندرا اول سنہ ع
ڈیوڈ اول

فرانس

سنه و قات

فلیپ اول سنه ۱۱۰۸ ع
لوی ششم

اسپانیہ

الفونزو ششم سنه ۱۱۰۹ ع
الفونزو ہفتم سنه ۱۱۳۳ ع
الفونزو ہشتم

شہنشاہان جرمنی

ہنری چہارم سنه ۱۱۰۴ ع
لو تھیرو دوم سنه ۱۱۲۵ ع
ہنری پنجم

پوپ

پیکسل دوم سنه ۱۱۱۸ ع
کلیشیس دوم سنه ۱۱۱۹ ع
کیلکسٹس دوم سنه ۱۱۲۴ ع
اؤنوریس دوم سنه ۱۱۲۵ ع
اؤسینٹ دوم

باب چہارم

عہد شاہ اسٹیون امیر بلوئی سنہ ولادت ۱۱۵۵
سنہ جلوس ۱۱۷۵ ع۔ سنہ وفات ۱۱۸۵ ع

بعد شاہ ہنری کے اسٹیون بقبالہ ماڈ دختر بادشاہ مذکورہ مسمیٰ سلطنت ہوا۔ یہ شاہزادہ شاہ ولیئم منصور کی بیٹی اڈیلہ کا بیٹھلا بیٹا تھا جس نے رئیس صوبہ بلوئی سے شادی کر لی تھی اور خاندان شاہی میں سب سے اول تھا اس زمانہ کے لوگوں کی یہ رائے او سکر موافق تھی کہ عورت کے زیر حکومت ہونا مردوں کے لیے ذلت کی بات ہے۔ او سکے بھائی ہنری نے جو ونچسٹر کا اسقف تھا بڑی پادریوں کو اسے موافق کر لیا اور پامی تخت کے لوگ اور اہل لندن اس کے بادشاہ ہونے سے بہت خوش ہوئے۔ شاہ ہنری کی لاش کو چوبیسب بعض دواؤں کے سڑنے سے محفوظ رہی تھی خانقاہ ساریڈنگ میں لے گئے اور اسٹیون نے خود اسے کا ندھا دیا۔ جب بادشاہ دفن ہو چکا تو سب پادری اور رئیس اکسفرڈ میں جمع ہوئے اور امیر اسٹیون نے جو تاج شاہی سے سرفراز ہو چکا تھا ان سب کے سامنے قسم کھائی کہ ٹیکس ڈین کلڈ موقوف کر دیا جائیگا اور پادریوں کے حقوق کی نگہداشت کی جائے گی اور

اور روسار کو اختیار دیا جائے گا کہ اپنے جنگلون میں شکار کھیلے اور اپنے علاقوں میں اور قلعے بنوائیں۔ اسٹیون کی ان عنایات سے بہت سے پادری اور رئیس اوسے موافق ہو گئے لیکن آخر کی شوق کا نتیجہ سترلع یہ ہوا کہ سارے انگلستان میں ایک تیسے چھبیس قلعے علاوہ قلعہ ہائے سابق کے بنے اور ان قلعوں میں امرار غدار مطلق العنان رہا کرتے تھے اور لوگوں کا مال و اسباب لوٹ لیا کرتے تھے اور اکثر فوج لیکر خود بادشاہ کا مقابلہ کرتے تھے۔

سب سے پیشتر ڈیوڈ شاہ اسکاٹ لینڈ و شاہزادی ماڈ کی طرف سے تلوار کھینچی اور ایک برس میں تین مرتبہ بکمال ہرجمی نور تھمب لینڈ کو غارت و تاراج کیا اس واسطے کہ اوس صوبہ کو وہ اپنا سمجھتا تھا۔ تیسرے حملہ میں یہ غارت گری صلع یورک میں پہنچا لیکن ان مقام فوج تھارٹن پر روسار شمالی اور اوٹکی رعایا نے اوسکا مقابلہ کیا ان لوگوں کو تھم ہسٹن اسقف یورک نے جنگ پر آمادہ کیا تھا۔ اسی مقام پر وہ لڑائی ہوئی جسے جھنڈے کی لڑائی کہتے ہیں انگریزی فوج کو جازون میں ایک جہاز کا مستول سب سے بلند تھا اور اوپر ترین اولیاء مسکسن کو جھنڈو تھا اور اوسکی چوٹی پر ایک صلیب مسیحی اور ایک چاندی کا صندوق جیمیر ہقیہ عثمان مقدس کی تھی تھانصب تھا۔ سرداران فوج انگریزی ایک دوسرے کا

جھنڈے کی لڑائی ۱۲۰۵ء

سے یہ ایک قسم کی روٹی ہے جسے عیسائی بہت متبرک سمجھتے ہیں ۱۲

ہاتھ پکڑے ہوئے لڑائی پر تکتے ہوئے تھے اور قسم کھا چکے تھے کہ یا آج فتح کریں گے یا مرجائیں گے پس انھوں نے حق تعالیٰ سے نصرت کی دعا مانگی اور مستعد کارزار ہوئے۔ اسکاٹ لینڈ کی فوج نعرے مارتی ہوئی انگریزی لشکر پر ٹوٹ پڑی اور آگے کے لوگوں کو پس پا کر دیا اور یہیں ویسار کی فوج بھی منتشر و مغلوب ہوئی لیکن علم کو گرد انگریزی سوار برابر برچھپانے کے کھڑے رہے۔ فوج سکسن کی تیر اندازوں نے تیروں کا منہ بڑھا دیا اس بار ان تیرمیں اسکاٹ لینڈ کے بھادروں نے چار گھنٹہ تلوار کی اور چاہا کہ دشمن کی صفیں چیر کر گھس جائیں لیکن انہوں نے ناحق اپنے تئیں ہلکان کیا انگریزی فوج نے دھوین اڑا دیئے آخر نشان اڑوٹا شجاعان اسکاٹ لینڈ خون آلود و دریدہ پرچم و سنگون (مثل یاد صرصہ) اوس میدان پر خطر سے روانہ ہوا اور اسی کیفیت سے وہ فوج جڑا رہی رہو بفرار ہوتی جو بعد طلوع آفتاب زیر پرچم رایت عالمتاب (مانند صبا) عازم میدان و غاب ہوتی تھی۔ اسکاٹ لینڈ کو لوگ بارہ ہزار سے زیادہ کام آئے۔ ڈیوڈ نے اپنے لشکر پریشان کو شہر کی لائیل میں فراہم کیا اور تیسرے دن اوسکا بیٹا ہنری بھی اوتے آکر ملا جو اپنے تئیں انگریزی سردار بنا کر فوج کو پیچھے پیچھے چلا گیا تھا اور بعد اوسکے کسی جنگل میں بھاگ گیا تھا۔ لیکن باوجود اس شکست کے اسکاٹ لینڈ کے بادشاہ نے ہمت نہ ہاری

اور دوسری سال کی شروع میں دونوں بادشاہوں میں مصالحت ہو گیا۔
 تمام صوبہ نورفک تھمپٹن سوار شہر پیمبرا اور نیوکیسل
 کے بادشاہ اسکاتلنڈ کے بیٹے ہنری کو دیدیا گیا اور سنہ
 پانچ امیر اپنے ملک کے بطور یرغمال کے شاہ اسٹیون کے حوالہ
 کئے۔

اس معرکہ کے تھوڑی ہی مدت کے بعد شاہزادی صاڈ
 انگلستان کے جنوبی کنارے پر وارد ہوئی اور اسکے ہمراہ رکاب
 ایک سے چالیس سردار تھے پہلے تو وہ قلعہ آرنڈل واقع ضلع
 سنسکس میں تھی بعد اسکے اسٹیون نے بہت مردانہ مصلحت
 حکیمانہ اسے شہر بوسٹل میں چلے آنے کی اجازت دی جہاں
 اسکا سوتیل بھائی رابرٹ رئیس گلوستر رہتا تھا۔ اب خود
 انگلستان کے بادشاہ اور پادشاہزادی میں لڑائی شروع ہوئی۔
 اس ملک کے رئیس جو اپنے مستحکم قلعوں میں مثل بادشاہوں کے
 رہتے تھے اس لڑائی کو چکے دیکھا کئے اور کسی فریق کو شریک نہ ہو
 اور انھوں نے کج حال بیرحمی رعایا کو لوٹ لیا اور قید کر لیا اور
 بڑی بڑی تکلیفیں پہنچائیں اس ظلم کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں
 نے تجارت اور زراعت چھوڑ دی اور بعض ضلعوں کو تو کیفیت
 ہو گئی کہ اگر کوئی شخص ان میں دن بھر بھرتا تو ایک کھیت بھی مزروع

نہ دیکھتا اور ایک مکان بھی آباد نہ پاتا۔ پھر تو شاہزادی مسکاڈ
 کامیاب ہوئی اور لیٹکن کی لڑائی میں شاہ اسٹیون اسقدر لڑا کہ اوسکی
 تلوار اور تبر پر زے پر زے ہو گئے اور ایک پتھر اسے لگا جسکے صدمے
 سے وہ زمین پر گر پڑا اور فوج مخالف نے اسے قید کر لیا اور بہت
 بھاری بیڑیاں پہنا کر بوسٹل کیسل کے مجلس میں مقید کیا اور
 اوسکی زوجہ میٹلڈا ریسزادی بولون ضلع کینٹ میں چلی گئی
 پادریوں نے بھی اب شاہزادی ماڈ کی سلطنت قبول کی لکن اوسکو
 عجیب و غرور سے جو لوگ اوسکے بڑے سرگرم ناصر و معین تھے وہ بھی
 الگ ہو گئے۔ اہل کینٹ نے اسٹیون کی طرف سے بلوے کیا
 اور لنڈن میں گھس آئے جب ماڈ نوبل شہر کے گھنٹوں کی آواز اور
 اوسکے نعرے سنے تو اوسپر ایسا خوف طاری ہوا کہ گھوڑے برسوا ہو کر
 اکسفرڈ کو بھاگ گئی بعد اوسکے اوسنے شہر و نیچسٹر پر حملہ کیا
 لکن شکست کھائی اور اوسکا بھائی رابرٹ گرفتار ہو گیا بس اس
 شکست سے وہ بالکل برباد ہو گئی اور اسٹیون جو تیس گلو سٹر
 کے عوض مین رہا کر دیا گیا تھا پھر سریرارے مملکت انگلستان ہوا۔
 لکن شاہزادی ماڈ اکسفرڈ میں لڑا کی اور اسٹیون نے اوسکا
 محاصرہ کیا۔ شاہزادی مذکورہ قریب نصف فصل سہ ماہ تک محاصرہ
 کور وکے رہی بائیں امید کہ سردی کی شدت سے اسٹیون محاصرہ
 سے باز آئے گا لکن قحط سے ناچار ہو کر اوسنے قلعہ چھوڑ دیا اور تین

سردار ون کو سفید کپڑے پہنوائے تاکہ اسٹیون کے پیرے کے
لوگ اونھیں نہ روکین اور اونھیں ہمراہ لیکر اوس برفستان میں بھاگی
اور دریائے ٹیمس سے جو بسبب برف کے منجمد ہو گیا تھا بے کشتی عبور
کر کے شہر والنگفرڈ میں پونجی۔ بعد اسکے شاہزادی مائد چاربرن
اور انگلستان میں ٹھہری اور اوسکی حکومت نصف حصہ مغربی ملک
مذکور میں بھی اور گلوستر اوسکا دار الحکومت رہا بعد اوسکو نورمنڈی
کو چلی گئی اسکی وجہ یہ ہوئی کہ اوسکے بڑے معین مددگار یعنی مایلو
رئیس ہیر فرڈ اور رابرٹ رئیس گلوستر مر گوتھے۔

اس عرصہ میں ملکہ مائد کا بیٹا ہنری جوان ہوا اور شہر
کمر لایئل میں اوسکے چچا ڈیوڈ نے اوسے درجہ امارت عنایت
کیا۔ بعد اوسکے باپ کی وفات کے نورمنڈی اور انجو کی
ریاستیں اوسے ملین اور چونکہ اوسنے الینور رئیسزادی پوینڈو
زوجہ مطلقہ شاہ فرانس سے شادی کر لی تھی لہذا ریاست اکوٹین بھی اوسکو قبضہ میں
آگئی اور اسی عقد کی وجہ سے فرانس میں اقتدار حاصل ہوا اور اوسنو انگلستان پر حملہ
کیا تاکہ اپنی نانا کی سلطنت اسٹیون کو چھین لی لکن اسٹیون کو بڑے بیٹے
یوسٹیس کمرز سرکاری موقوف بھی اور شہر ونچسٹر میں بادشاہ اور شاہزادہ
مصابح ہو گیا۔ شرط مصابحہ یہ تھی کہ بعد وفات اسٹیون سلطنت انگلستان ہنری
کو ملے اور بادشاہ کے بیٹے ولیم کو ریاست بولون اور اوسوجات

شاہزادہ ہنری انگلستان پر حملہ کیا

اسٹیون وینچسٹر بادشاہ
مصابح

جو اسکے باپ کی ذات خاص سے متعلق تھے دیئے جاتین انصالحہ کو ہنوز ایک سال بھی نہ گذرا تھا کہ بادشاہ اسٹیون نے انتقال کیا اور خانقاہ فیور شیم واقع ضلع کینٹ میں اپنی زوجہ اور بیٹی کو قریب دفن کیا گیا۔

بطاہر تو یہ بادشاہ جبری اور چالاک اور مستقل المزاج اور دوست شفیق اور دشمن رحم دل تھا اور سب سے بحکم و بردباری پیش آتا تھا لکن چونکہ اسکے عہد میں خانگی لڑائیاں بہت ہوئیں لہذا ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ ایسا تھا جیسا بادشاہوں کو ہونا چاہیے۔ یہ بادشاہ دراز قد اور قوی ہیکل اور شان دار تھا فقط

سلاطین معاصرین

| | |
|-------------|------------|
| سنہ وفات | اسکاٹ لند |
| ۱۵۳۳ء | ڈیوڈ اول |
| | میلکم چارم |

فرانس

| | |
|-------------|-----------|
| ۱۵۴۷ء | لوئی ششم |
| | لوئی ہفتم |

اسپین

الفونزو ششم

شہنشاہان جرمنی سنہ وفات

لوئیس دوم ۳۱ سالہ ع
 کوئٹ سوم ۵۲ سالہ ع
 فرڈرک اول

پوپ

انوسینٹ دوم ۴۳ سالہ ع
 سیلسٹن دوم ۴۴ سالہ ع
 لیو شیس دوم ۴۵ سالہ ع
 یوجینیس سوم ۵۳ سالہ ع
 انسٹیشیس پنجم

باب چہارم

حالات اسکاٹ لینڈ در عہد سلاطین نور من از شہ ۱۵۵۰ء
تا ۱۵۵۳ء — ۹۷ سال — ۶ پادشاہ

| اسماء پادشاہان اسکاٹ لینڈ | تاریخ جلوس |
|---------------------------|------------------------|
| میلکم سوم | ۶۷۰ھ |
| ڈونلڈ بین | ۱۰۹۳ھ (برادر) |
| ڈکن | ۱۰۹۴ھ (پسر میلکم سوم) |
| ڈونلڈ بین | ۱۰۹۵ھ (نوک پھرچین لیا) |
| ادگ | ۱۰۹۷ھ (پسر میلکم سوم) |
| الکنز ندراؤل | ۱۱۰۶ھ (برادر) |
| دیوڈ اول | ۱۱۵۳ھ (برادر کوچک) |

میلکم سوم پادشاہ اسکاٹ لینڈ کا لقب کینمور (یعنی
عظیم الراس — بڑسرا) تھا۔ دو برس بعد نور منس کو انگلستان فتح کر کے
پادشاہ موصوف نے مارگراٹ شاہزادی سکسن وونستر شاہ
ادگسرا تھلنگ سے عقد کر لیا تھا۔ اس شاہزادی کو اسکاٹ لینڈ
میں مذہب ہنر کی ترقی میں بڑی سعی کی اور اوسکی بدولت میلکم
کو وہ شان و شوکت حاصل ہوئی جو اوسکے اجداد کو کبھی نصیب نہوئی

تھی اور چاندی اور سونے کی رکابیان اور سکے دسترخوان پر رکھی گئیں

اس زمانہ میں بادشاہان اسکاتلنڈ حکومت صوبہ کبیرلنڈ اور نور تھبرلنڈ کے مدعی ہوئے اور اس دعوے کی جستجو میں میلکم نے اپنی جان دی۔ اور سنے قلعہ انولک کا محاصرہ کیا اور اسی حال میں سترہ سال عرصہ میں مارا گیا۔

کیفور کے بھائی ڈونلڈ بائین میں اور اسکے بیٹے ڈنکن میں کہ ولد حلال نہ تھا چار برس تک سلطنت پر جھگڑا رہا۔ ڈونلڈ پہلے تو تخت سلطنت پر قابض ہو گیا لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ڈنکن نے اسے نکال دیا۔ اٹھارہ مہینے میں ڈنکن باڈا گیا اور ڈونلڈ پھر بادشاہ ہو گیا لیکن سترہ سال عرصہ میں انگلستان کی فوج نے اس غاصب کئی سال کو تخت سے اٹھا دیا۔

ڈونلڈ کے بعد اڈگورس میلکم کیفور بادشاہ ہوا اور نورس بائین و اساتھ سلطنت کی۔

اڈگورس کے بعد اسکا بھائی الکنز ڈنڈس اول تخت نشین ہوا۔ اس بادشاہ کے عہد میں بڑا واقعہ یہ ہوا کہ اسمین اور انگلستان کو پارلیمنٹ

میں اس باب میں نزاع ہوتی کہ وہ کہتے تھے کہ کلیسا سینٹا نڈریوز کے اسقف کی تقدیس کا ہمیں استحقاق ہے۔ بادشاہ نو بکمال استقلال اپنے ملک کے پادریوں کی تائید کی سلسلہ میں اس نے انتقال کیا اور یسٹ اول اصفراؤلامیلکم کیغور بادشاہ ہوا۔ یہی پادشاہ جھنڈی کی لڑائی میں جسکا ذکر سابق میں ہوا شاہزادی مائڈ کی طرف سے لڑا تھا لکن بس یہی لڑائی یہ لڑا۔ یہ بادشاہ زاہد و متقی اور بے شر تھا اسکے عہد میں اسکات لینڈ کے لوگوں نے زراعت اور تجارت اور صناعی میں بڑی ترقی کی۔ ایک دن لوگوں نے دیکھا کہ بادشاہ فرش خواب پر مرا پڑا ہے اور اسکے ہاتھ اس طرح ایک دوسرے سے ملے ہیں کہ گویا دعا مانگ رہا ہے۔ یہ حادثہ ۱۶۳۳ء میں ہوا۔

پس اس طرح سے جبکہ سلاطین نور من سلطنت انگلستان پر قابض تھے بادشاہان سکسن سریر آرمی مملکت اسکات لینڈ تھے اور اونکی سرکار روسا سکسن کی بڑی جائے پناہ تھی کہ وہ اہل نور من کی اطاعت اپنی ذلت جانتے تھے۔ اسی خاندان شاہی سکسن سے وہ شاہزادی (یعنی دختر شاہ میلکم کیغور) پیدا ہوئی جسکی شادی ہنری اول بادشاہ انگلنڈ سے ہوئی اور اسی عقد کے سبب سے ان دونوں متضاد قوموں میں (یعنی اہل سکسن اور قوم نور من) اتحاد ہو گیا فقط

باب پنجم

طرز معاشرت قوم نورس من

جب نورس من لوگوں نے انگلستان کو فتح کیا تو وہاں بھی اپنے ملک کا قانون جاری کیا اور اس قانون کو فیوڈل سسٹم کہتے ہیں اور اس کا اثر اہل انگلستان پر اس قدر مہلک بادشاہ کے آخر عہد تک رہا جو نورس من کی لڑائی میں مارا گیا۔ یہ سچ ہے کہ قبل فتح نورس من کے بھی سکسن لوگوں میں ایسے ہی قانون کے کچھ آثار تھے لیکن اس ضابطہ کی تکمیل اور ممالک یورپ میں ہوتی خاص کر کے قوم نورس من کے زمانہ میں۔ اس قانون کے فیوڈل کا نام لفظ فیوڈ سے مشتق ہے جس کا معنی پارہ زمین ہیں اس کی بڑی صفت یہ تھی کہ تمام ملک فوج کے قبضہ میں تھا یعنی سامی مالک داری میں سرکار کو غلہ یا مویشی یا روپیہ دیتے تھے بلکہ کچھ تھوڑی سی یہ چیزیں دیتے تھے باقی جب سرکار کو کوئی لڑائی درپیش ہوتی تھی تو اپنے سرداروں کے ہمراہ بادشاہ کی طرف سے مفت لڑتے تھے۔ تمام ملک کا مالک بادشاہ تھا اور وہ بڑے بڑے ضلع امرار کو دیدیتا تھا امر اپنے اپنے ضلعوں کو شرفار پر تقسیم کر دیتے تھے شرفار اپنی اپنے حصہ کا ٹھیکہ اسمیوں کو دیتے تھے لیکن ان جملہ مراتب میں افسر

اپنے ماتحت لوگوں سے یہ اقرار لے لیتا تھا کہ تمہیں لڑائی میں شریک ہونا پڑے گا پس جب بادشاہ کو فوج کی ضرورت ہوتی تھی تو وہ امر کو طلب کرتا تھا اور امراء شرفاء کو جمع کرتے تھے اور شرفاء اپنی رعیت اور اور متعلقین کو لڑائی کے لیے جمع کرتے تھے پس اس طرح سے ہنگام جنگ ایک فوج عظیم علم بادشاہی کے گرد جمع ہوتی تھی۔ اس قانون کی وجہ سے امر کو بڑا اقتدار و اختیار حاصل تھا اور اکثر وہ بادشاہ سے منحرف ہو جاتے تھے اور ہمیشہ آپس میں لڑا کرتے تھے۔

سرداری کا درجہ اسی قانون فیوڈل سسٹم کی ایک فرع تھی۔ سرداری کی راہ سے بادشاہ اور فقیر برابر تھا اور دونوں کی تعلیم و تربیت ایک ہی طرح سے ہوتی تھی یعنی پہلے بادشاہ و فقیر دونوں امیرون کو خواص رہتے تھے بعد اسکے اونکے مصاحب ہو جاتے تھے بعد اسکے کمین اور نمین سرداری کا درجہ حاصل ہوتا تھا اور تمغہ سرداری یہ ملتا تھا کہ اونکے جو قونین سونے کے کانٹے لگا دیے جاتے تھے اور وہ سرداری کے عہد کرتے تھے۔ جو شخص درجہ سرداری پاتا تھا اسے کچھ رسوم کرنے پڑتے تھے منجملہ انکے ایک رسم یہ تھا کہ جسدن وہ سردار ہونے کو ہوتا تھا اور سکی شب کو مطلق نہ سوتا تھا اور کسی تاریک گرجے میں چلا جاتا تھا اور وہاں بڑے بڑے بہادر

جولڑائیوں میں مارے گئے تھے اونکی قبروں کے بیچ میں تنہا اور خاموش کھڑا رہتا تھا اور اون بہادروں کی سلاح کو بائیں نظر دیکھا کرتا تھا کہ یہی ہتھیار مجھے بھی ملین گے۔ جب سردار اپنی تین خوب سمجھتا تھا تو از سر تا پا غرق آہن ہوتا تھا اوسکی ذرہ فولاد کی ہوتی تھی جسکے پتر خوب مضبوط جڑے ہوتے تھے اوسکے نیچر وہ نرم چمڑے کے کپڑے پہنتا تھا اور اوسکے خود پر کلغی لگی ہوتی تھی اور ڈھال پر تین پھول اور ایک معرکہ بنا ہوتا تھا نیز اوسکا خاص آلہ جنگ تھا علاوہ اسکے وہ ایک چوڑی تلوار اور ایک خنجر بھی باندھتا تھا جسے (خنجر ظلم کے بدلے) خنجر رحم کہتے تھے اس خنجر سے وہ دشمن نیم بسمل کو ذبح کر ڈالتا تھا اور اکثر تبر یا گرز بھی رکھتا تھا گرز ایک لکڑی کا سوٹا ہوتا تھا جسکے سر پر ایک لوبہ کا لٹو موٹی موٹی کیلون سے جڑا ہوتا تھا۔ گرز چوبین پادریاں نور من کا بڑا محبوب آلہ جنگ تھا یہ پادری زرق برق زر ہون پر بڑے بڑے سیاہ جیسے پنکری میدان قتال میں جاتے تھے اور اونکو اقسام و عہود مانع خون ریزی تھے لکن مانع سرکوبی و مغر کنی مطلق نہ تھی۔ ٹمپلس سن ایک مشہور فرقہ جنگی راہبوں کا تھا جو ۱۱۸۷ء

یہ فرقہ اس طرح سو پیدا ہوا کہ اوس زمانہ میں جو عیسائی فلسطین یعنی بیت المقدس کی زیارت کو واسطی جاتے تھے اونکی حمایت اور حفاظت کے لیے شہر اور شلیم میں کھینکل یعنی معبد خاص کے قریب ایک مکان میں کچراہب ماکر تھے چونکہ عبادت خانہ کو انگریزی ٹمپلس کہتے ہیں اور یہ لوگ خاصیت المقدس کو بائیں ہاتھ اور آئیں ٹمپلس یعنی کھینکل کو دایرہ الائنز اور آئیں ٹمپلس کہتے ہیں اور انکو فرقہ پیدا ہوا اور انکو فرقہ ٹمپلس کہتے ہیں ۱۲۰۳ء

میں حادثہ ہوا تھا۔ اس فرقہ کے لوگ ہنگام جنگ ذرہون پر لنبی لنبی قبائین پہنچے تھے اور ان کے دھننے کندھے پر ایک سفید کپڑے کی ہشت گوشہ صلیب لگی ہوتی تھی لیکن جب لڑائی ہوتی تھی تو فقط سفید کپڑے پہنتے تھے۔ جو لوگ جہاد کو جاتے تھے ان کی علامت بھی صلیب مسیحی تھی انگریزوں کی صلیب سفید ہوتی تھی فرانسیس لوگوں کی سرخ اہل بلجیم کی سبز مردان جرمی کی سیاہ اور اہل اٹلی کی زرد۔

نیزہ بازی اوس زمانہ کے امیر ون اور سردار ون کا خاص شغل تھا جس مقام پر یہ شغل ہوتا تھا اوسے لسٹس کہتے تھے اوسکے گرد ایک چار دیواری کھینچی ہوتی تھی اور اندر اونچا اونچے برآمدے ہوتے تھے اونہیں امیر اور امیرزادیاں بیٹھتی تھیں اور باہر غریب تماشائیوں کے جھگڑے ہوتے تھے اور اکھاڑے کے دونوں جانب لڑنے والے سردار ون کے نیچے کھڑے ہوتے تھے اور ایک طرف لوہار اور سلاح ساز جنگی بڑی قدر و منزلت اوس زمانہ میں تھی ذرہون وغیرہ مین کیلین ٹھوکتی تھے اور انکے ہتھوڑوں کی کھٹکھاہٹ دور تک سنائی دیتی تھی جب یہ سامان ہوچکا تھا تو جن سردار ون کی لڑائی بدی ہوتی تھی وہ چالاک گھوڑوں پر سوار اکھاڑے میں آتے تھے اور انکے آگے بہت سے نقیب صداے قہار سے انکے مرتبہ ظاہر کرتے جاتے تھے جب نقیب خاموش ہوتے تھے تو ایک غل ہوتا تھا کہ انعام لائے

انعام لائے اور برآمدون سے روپے اور اشرفیون کی بوجھار ہو جاتی تھی۔ اکھاڑہ کے بیچ میں سرداران مبارز طلب قدم مخالف کے منتظر رہتے تھے اور جب یہ سردار میدان کارزار میں آتے تھے تو جسے اپنا نقطہ مقابل قرار دیتے تھے اسکی سپر سے اپنا نیزہ دوچار کرتے تھے اگر نیزہ سپر مخالف سے مس ہوتا تھا تو شمشیر آبدار و نیزہ خوئوار سے کارزار درپیش ہوتا تھا اگر پائے سنان سپر مقابل سے مقابل ہوتا تھا تو فقط کارستانی اور ہنر آزمائی سلاح صلاح سے مد نظر ہوتی تھی۔ صدائے قرنا پر میدان کی دونوں جانب سے پہلوانان تل تن زرن زن گھوڑے اوڑھتے ہوئے بیچ بیچ میں آکر اس زور سے کراتے تھے کہ دیکھنے والے دہشت میں آ جاتے تھے اگر یہ دونوں پہلوان برابر کے ہوتے تھے تو اسقدر نیزہ بازی ہوتی تھی کہ برجھیموں کے ٹکڑے اڑ جاتے تھے اور گھوڑے شل ہو کر پیٹھوں کے بجل گر پڑتے تھے لیکن اگر ایک نے دوسرے کی خود یا سپر پر خوب تاک کر ضرب لگائی تو یہ کبھت پہلوان چکر اگر پشت زمین سے زمین پر گرتا تھا اور اسکی زخمیوں سے خون بہتا جاتا تھا اور بدن زرہ کے بوجھ سے چور ہو جاتا تھا۔ یہ جان جو کھم کی لڑائی کہ نور من لوگون کی دانست میں تماشا کی لطیف و شغل پذیر تھا اکثر دیاتین دن رہتی تھی اور پھلے دن جو پہلوان جن پر غالب آتا تھا اسکی گھوڑے اور ذرہ میں انعام میں پاتا تھا اور علاوہ اسکے جس امیر آدمی کو وہ پسند کرتا تھا وہ نازین

بخطاب ملکہ کشور حسن محبت باقی ماندہ معرکوں کی کار فرما و صد نشین ہوتی تھی۔ دوسرے دن اکثر گھمسان لڑائی ہوتی تھی جس میں ایک ایک گریہ پہلوانوں کا لڑتا تھا یہاں تک کہ پادشاہ یا کوئی بڑا تیس چھری سے اونہیں اشارہ کرتا تھا کہ بس ٹھہر جاؤ پس جو سردار اس جنگ مغلوبہ میں غالب آتا تھا وہ تمام گردوغبار میں اٹا ہوا کار فرمائے معرکہ یعنی ملکہ کشور حسن محبت کے حضور میں آکر جھک جاتا تھا اور وہ معشوقہ فتنہ ساز اپنے دست نازنین سے اوس عاشق جانناز کو تاج عزت سے سرفراز کرتی تھی۔ جب سردار لڑ چکے تھے تو بیچ قوم کے لوگ بازی کرتے تھے اور یہ کھیل یعنی تیر اندازی اور گتکہ بازی اور مینڈٹھو لڑانا اونہیں بہت پسند تھے۔ اونکی گتکہ بازی ایک قسم کی بنیٹی ہلانا تھا اوسکی کیفیت یہ تھی کہ دو شخص دو لکڑیاں قریب دو فٹ کے لمبی بیچ سے پکڑتے تھے اور کہتی یہ اوسکو مارتا تھا وہ بچاتا تھا کبھی وہ اسکو مارتا تھا یہ دار خالی دیتا تھا کبھی دونوں ریتے تھے۔ اسی نیزہ بازی کے مشابہ اون لوگوں کی کشتی بھی تھی اور جس طرح سکسن لوگ مجرموں کی آزمائش آگ اور پانی سے کرتے تھے اوسیطح یہ لوگ (یعنی نور من) مجرم کو لڑوا دیتے تھے کہ اگر یہ قصور وار ہوگا تو خدا خود اس سے سمجھ لے گا

نور من لوگ قلعے اسواسطے بنواتے تھے کہ لڑائی جھگڑو

کے دنوں میں مضبوط و محفوظ رہیں چنانچہ ان قلعوں کے آثار و جہازات
 آثار اب تک انگلستان میں جا بجا موجود ہیں اور اس سے معلوم ہوتا ہے
 کہ ایسے ہی ایسے مستحکم قلعوں کے سبب سے اس زمانہ کے امیر خود پادشاہ
 سے اکثر مقابلہ کرتے تھے اور سربرموتے تھے۔ ان عمارات کمنہ کی
 خاص پہچان یہ ہے کہ انکی محرابیں گول ہیں بخلاف آج کل کی مکانات
 کے کہ انکی محرابیں اُبھری ہوتی ہیں اور انکو درتے گوتہ کی عمارت
 کی قطع پر نشتر نما ہوتے ہیں۔ ان مکانات قدیم میں سب سے زیادہ مستحکم
 و محفوظ ایک مربع برج ہوتا تھا جسکے گرد ایک دیوار بیس فٹ اونچی ہوتی
 تھی اور اس دیوار میں ایک فصیل اور بہت سی چھوٹی چھوٹی برجیاں
 ہوتی تھیں اور اس برج کی دیواروں کی گندگی دس فٹ ہوتی تھی
 اور اس میں پانچ درجے ہوتے تھے جنہیں سب سے نیچے کے درجے
 میں قیدی رہتے تھے اوتے اوپر کے درجے میں غلہ رہتا تھا اوتے
 اوپر کے درجے میں سپاہی رہتے تھے باقی رہتے سب سے اوپر کے
 دو درجے سواون میں خود امیر اور اسکا اہل و عیال رہتا تھا اور
 اس برج کا دروازہ تیسرے درجے میں ہوتا تھا اور اس کے اندر ایک
 دور دار زمین بنا ہوتا تھا اور اس زمین کے بیچوں بیچ میں ایک
 مضبوط پھاٹک ہوتا تھا اس پھاٹک کے اوپر دار بڑا سا
 دبیز تختہ لگا ہوتا تھا کہ جب چاہیے اسے ہٹا لیجیے جب چاہیے پھر
 چھوڑ دیجیے اور اس تختے کے سامنے ایک کل لوہے کی دندانون میں

لگی ہوتی تھی کہ جب اوسے چھوڑ دیتے تھے تو دشمن کے آنے کی راہ
مطلق نہ رہتی تھی۔ تمام قلعے کے گرد ایک گھری خندق کھدی ہوتی تھی
اوس میں پانی بھرا رہتا تھا اور اوسکے اوپر ایک پُل ہوتا تھا کہ جب چاہتے
تھے اوسے کھینچ لیتے تھے اور اوس پُل کے ایک کنارے پر دشمن
کے روکنے کو واسطے ایک برج بنا ہوتا تھا۔ قلعہ کی متصل امیر قلعہ اور
اوسکی رعایا کے نوکروں کے مکانات اور دوکانیں ہوتی تھیں اور
لہار اور ٹہڑی اور چمڑے والے اور نان بائی اور قسائی اور درزی
اور اور بہت سے اہل حرفہ اوسیکر قریب رہتے تھے اور ان بیچاروں
نے اپنے جھوٹے قریب قریب اس واسطے ڈال لیے تھے کہ وہ زمانہ
بہت نازک تھا اور اکتھا رہنے میں حفاظت رہتی ہے پس اوس
زمانہ کا قلعہ قلعہ کا ہے کہ ایک خاصا شہر تھا کہ اوسکے گرد ہزاروں
مکانات اور دوکانیں تھیں۔

اہل نور میں کئی طرز معیشت سکسن لوگوں کے طریقہ سے
معتدل اور لطیف تھا۔ یہ لوگ (یعنی نور منس) فقط دو وقت
کھانا کھاتے تھے امر اور شہ فار دن کا کھانا تو بچے کھاتے تھے اور رات کا
کھانا سہ پہر کو قریب چار یا پنج بجے کے کھاتے تھے اور شب کو سونے سے
پیشہ بھی کچھ تھوڑا سا کھالیتے تھے۔ اکثر عمدہ عمدہ گوشت جو آج کل
انگریز لوگوں کی میزوں پر رکھے جاتے ہیں انہیں یہ سب سے پیشتر

فوس من لوگون نے استعمال کیا تھا اور یہ امر کہ فوس من لوگون نے
 انگلستان کی غذائیں بل دیں خود انگریزی زبان سے ظاہر ہے کہ جتنے
 زندہ جانوروں کو نام ہیں مثلاً اکس (بیل) شلیپ (بھیر) کاف
 (چھڑا) پگ (سور) یہ سب سکسن زبان کے الفاظ ہیں لیکن ان
 جانوروں کے گوشتوں کے نام جو آج کل کھائے جاتے ہیں سب
 فوس من زبان کے ہیں مثلاً بیف (گای کا گوشت) مٹن (دبڑی
 کا گوشت) ویل (حلو ان کا گوشت) — اوس مانہ مین دعوتیں
 بڑے دھوم دھام سے ہوتی تھیں اور جو خدمتگاراؤ نکا اہتمام کرتے
 انھیں سیورس مں کہتے تھے اور اونسے بالادست اور خدمتگار
 تھے جنکی خدمت کا تمنہ سفید عشی تھا۔ دسترخوان پر طرح طرح کو سالن
 اور تکرار کیے ہوئے جانوروں کے گوشت اور پکوان اور کئی قسم کی
 شیرمالین چنی جاتی تھیں۔ امرا و فوس من اور اور ملکوں
 کی شرابیں پیتے تھے اور جب خوب چھک جاتے تھے تو ایک جام اوپریتے
 تھے جسے سلامتی کا جام کہتے تھے رہے غبار سو وہ بیچارے اپنے ہی
 ملک کی بنی ہوئی شراب سے جی خوش کر لیتے تھے۔ اوس زمانہ میں کھانے
 کے وقت تہذیب کا بہت لحاظ رہتا تھا اور جو شخص اوس کا خیال نہ کرتا تھا
 ہنساجاتا تھا چنانچہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ سکسن لوگون میں ہو ایک
 شخص نے اہل فوس من کی محفل میں کھانا کھا کر رومال سے ہاتھ پوچھا
 اور ہوا میں ہاتھ نہ ہلایا کہ تری خشک ہو جاتی پس اہل محفل اوس پر

بہت ہنسے۔ بڑے آدمیوں کے سونے کرکروں میں تو کچھ واسیات سے
کاٹ کے پلنگ وغیرہ بچھے بھی ہوتے تھے اور اونپر موٹے کپڑے کے
پلنگ پوش بھی پڑے ہوتے تھے لکن غریبوں کو یہ بھی نصیب تھا وہ
بیچارے بیل اور بھٹی کے چمڑے ہی پر پڑتے تھے۔

جسطرح نوسر من لوگوں نے کھانے قسم قسم کے ایجاد کیں
اوسی طرح پوشاک میں بھی نئی نئی طرح کی نکالیں۔ اوس زمانے کے وضع داروں
کی یہ قطع تھی کہ دھاڑی خوب گھٹی ہوئی لبنی گھونگروا لے بال کندھوں
پر پڑے ہوئے ایکٹھیلا سا کرتا گھٹنوں تک پہنچے ہوئے ایک کارچوبی
کر بند باندھے ہوئے اور اس سب پر ایک چھوٹا زرق برق لبادا حسین
بہت عمدہ حاشیہ اور بہت بھاری سنھری لچک لگا ہوا۔ ان لوگوں
کے جوتے بہت ہی عجیب قطع کی ہوتے تھے کچھ دنوں تک تو جوتے کو پنچے
لبنی لبنی میڈھے کے سینک سے بلدا رہی بعد اوسکے اوسکے طول
میں ترقی ہوتی تو اسقدر ہوتی کہ پہنے والے ہو قوفون نے سونے
اور چاندی کی زنجیروں سے اون سو سماروں کو گھٹنوں میں باندھنا
شروع کیا۔ ان لوگوں کی ٹوپیاں چھوٹی چھوٹی حنفل کی ہوتی تھیں اور
لبنے لبنے موزے بہت سے ڈورون سے نیچے کے کرتے میں بندے
ہوتے تھے۔ قوم نوسر من میں عجب عجب قسم کے لوگ تھے جنہ
اوس زمانے کو اوضاع و اطوار خوب ظاہر ہوتے ہیں۔ بھاٹ کی قطع تھی

کہ کندھے پر ایک تبنورا لٹکا ہوا ایک چاندی کا جوشن بازو پر بندھا ہوا
ایک زنجیر گلے میں پڑی ہوتی اور اوس میں ایک مضرب بندھی ہوتی۔
مسخرے کی وضع یہ تھی کہ ایک چھوٹی سی ٹوپی پھنے ہوئے بہت سے
گھنٹے باندھے ہوئے رنگ برنگی کپڑے پھنے ہوئے اور جراب
ایک سرخ ایک زرد۔ بیت المقدس کے حاجی کی صورت یہ تھی کہ ایک
چھوٹی سی ٹوپی پھنے ہوئے اور اسکے گرد بہت سے گھنٹے لگے ہوئے پاؤں میں
فقط کھڑاؤن جرابیں نہارد ہاتھ میں ایک جریب اور اسکے نیچے ایک
لوہے کی شام اور اوپر ایک خرے کی ٹھنی لگی ہوتی۔ مسکس غلام
کی یہ کیفیت تھی کہ بے صاف کیے ہوئے چمڑے کے کپڑے گلے میں
سور کی کھال کا جوتا پاؤں میں اور اس میں ایک چمڑے کا تسما لگا ہوا وہ تسما
آدمی ران تک لپٹا ہوا گلے میں ایک پیتل کا پٹا پڑا ہوا اور اس میں
اوسکے مالک کا نام کھدا ہوا۔ یہودی کی پوشاک میں ایک چھوٹی سی
زرد چو گوشیا ٹوپی دیکھنے کے قابل تھی۔ یہودی شاہ ولیعمر
منصور کے عہد میں انگلستان میں آتے تھے اگرچہ اس عرصہ میں وہ ذلیل
بھی ہوئے ہنس بھی گئے تھے بھی بہت لکن اڈورڈ اول کے زمانے
تک اپنی مہاجنی کیے ہی گئے۔ نورمن عورتیں اندر ریشمی کرتے
پھنتی تھیں اونپر ڈھیلو ڈھیلو لنبی آستینوں کی جاموز زمین تک
لٹکتے ہوئے۔ پادری لوگوں کا تمغہ اجتہاد ایک دبیز خاتم طلائی تھی
۱۲ مہر کی انگوٹھی ۱۲۔

اور اونکا لباس زرد بھی قطع داری اور بھڑک مین اوس زمانہ کے وضع دارون کی نازک پوشاک سے کچھ کم نہ تھا۔

نورمن لوگون کے زمانہ مین پادشاہان سکسن کے عہد کے سکھ مین کچھ تھوڑا ہی سافرق ہوا اور کچھ تھوڑے سے سکے اور نمکون کے انگلستان مین رائج ہوئے جنہیں قوٹ جو اس زمانہ کے ۱۳ شلنگ اور ۴ پنس کے برابر تھا اور ۶ چن جسکی مقدار ۹ شلنگ اور ۶ پنس تھی بڑے سکے تھے جس سکے کا نام ۶ چن تھا او سے سکون بھی کہتے تھے اور وہ سکھ ملک اٹلی کا تھا اور سوجا بدین عیسائی نے اوس ملک سے لاکر انگلستان مین رائج کیا تھا۔

نورمن زبان مین ایسے الفاظ بہت تھے جو لڑائی اور سپاہگری اور قانون اور شکار سے علاقہ رکھتے تھے اور چونکہ خود پادشاہ اور اہل دربار شاہی کی بھی زبان تھی لہذا گریون اور کچھ یون اور مدرسون مین سب جگہ اوسکا استعمال ہونے لگا چنانچہ لکھا ہے کہ اسکول کے لڑکے لاطینی کتابوں کا مطلب فلاں سیسی (یعنی نورمن) زبان مین بیان کرتے تھے۔ اسی زمانہ مین ایک مرکب بان بھی انگلستان مین پیدا ہوئی جسے لنگوا فرانکا کہتے ہیں اس زبان مین نورمن لوگ اپنی سکسن خدمتگاروں اور رعایا سے کلام کرتے تھے۔

جب تک قوم نور من کی حکومت انگلستان میں رہی جب تک سکسن لوگ گویا قید رہے پس اسوجہ سے نہ اونھوں نے خود ترقی کی نہ اونکی زبان نے کچھ رونق پاتی بلکہ فرانسیسی زبان سے ملکر ایک اور زبان پیدا ہوئی جسے سیمپ سکسن (یعنی نیم سکسن) کہتے ہیں۔ یہ زبان مرکب شاہ جان کو عمدتک جاری ہی۔ جب سولیم منصور نور انگلستان کو فتح کیا سکسن زبان اور نور من زبان میں برابر جھگڑا رہا کہہی وہ اسپر غالب آجاتی تھی کہہی یہ اوس پر مغلوب کر لیتی تھی۔ جس زمانہ میں فرمان مسمیٰ ممکنا جاری تھا جاری ہوا ان دونوں زبانوں میں پھر مقابلہ شروع ہوا آخر الامر سکسن زبان غالب آئی اور انگریزی جدید کے تین خمس محاورات والفاظ کا ماخذ یہی زبان ہے۔

انگلستان میں القاب خاندانی کارسم بھی نور من لوگوں سے نکلا ان القاب کے وجوہ مختلف ہیں صفات شخصی اکثر اسباب القاب ہوتے ہیں مثلاً بعض شخص کا لقب بسبب اوسکی قوت و جسامت کے ارفم اسٹرانگ (یعنی قوی بازو) ہو گیا ہے بعض کا لقب بسبب بیاض شعر و اھیت ہیڈ (موسفید) ہو گیا ہے بعض کا لقب بسبب اوسکی تیزی چالاک کی کو سوفٹ (تیز) ہو گیا ہے ہنر اور پیشہ بھی اکثر القاب کے سبب ہیں مثلاً اسمتھ (لہار) فاکنر (بازدار) ٹیلر (درزی) میلر (سپن ہارا)۔

مصنفین مشہورین عہد سلاطین بنگالہ

دی سگسن کو انکل (تواریخ سگسن) یہ کتاب اون

رجسٹرون کے مطابق تالیف

ہوئی تھی جو خانقاہوں میں

رہتے تھے اور اس میں شاہ

الفرڈ کے عہد ۱۵۲۷ء

تک کے سوانح مرقوم ہیں فقط

انکلف یہ مورخ ۱۱۰۹ء سے ۱۱۰۹ء

تک رہا اور خانقاہ کو آئی لکھ

کا سردار تھا

جیوفری باشندہ موختہ یہ مورخ ۱۱۲۷ء میں مر گیا اور

لاطینی زبان میں تاریخ لکھی

ولیم ساکن ماسبری یہ مورخ ۱۱۹۷ء سے ۱۱۹۷ء

تک رہا اور اسنو بھی لاطینی

زبان میں تواریخ لکھی

ہنری متوطن ہنٹنگڈن یہ شخص بھی مورخ تھا

اور اسے ۱۱۶۱ء میں

انتقال کیا فقط

سوانح عظیمه محمد پادشاهان نورمن

سنه وقوع

- شاه ولیم اول در شیر پورک مین دربار کیا سنه ۱۰۶۹ع
- میلکم اول پادشاهان انگلستان کامطیع هوا سنه ۱۰۶۲ع
- دومسڈی بلک تالیف ہوئی سنه ۱۰۸۰ع سی سنه ۱۰۶۹ع تک
- ولیم دوم کو عہد مین امیر موری فی بلوی کیا سنه ۱۰۹۵ع
- عیسائیون فی پہلا جہاد مسلمانوں کو کیا سنه ۱۰۹۶ع
- ہنری اول کو عہد مین شاہزادہ ولیم غرق ہو گیا سنه ۱۱۰۲ع
- شاہ اسٹیون کو عہد مین شاہزادی ماڈ انگلستان مین وارد ہوئی سنه ۱۱۳۹ع
- شاہزادہ ہنری انگلستان مین وارد ہوا سنه ۱۱۵۳ع
- محاصرہ شہر جیروی در عہد شاہ ولیم اول سنه ۱۱۵۷ع
- جنگ ٹینیبری در عہد شاہ ہنری اول سنه ۱۱۰۶ع
- جنگ برنول ایضا سنه ۱۱۱۹ع
- جنگ اسٹندارڈ در عہد شاہ اسٹیون سنه ۱۱۳۸ع
- جنگ لنکن ایضا سنه ۱۱۴۱ع
- محاصرہ اکسفرڈ سنه ۱۱۴۲ع

زمانه
پادشاهان پلین یجنت در انگلستان از سنه ۱۵۲۷ تا سنه ۱۷۸۵ میل
— ۱۴ پادشاه

اسمار سلاطین پلین یجنت

| | |
|----------|------------------|
| سنه جلوس | |
| ۵۲ | هنری دوم |
| ۸۹ | ریچرڈ اول (پسر) |
| ۹۹ | جان (برادر) |
| ۱۱۶ | هنری سوم (پسر) |
| ۱۲۴۲ | اڈورڈ اول (پسر) |
| ۱۳۰۴ | اڈورڈ دوم (پسر) |
| ۱۳۲۴ | اڈورڈ سوم (پسر) |
| ۱۳۶۴ | ریچرڈ دوم (نیزه) |

باب اول

عہدہ ہنری دوم لقب بہ کٹ مینٹل سنہ ولادت
۱۱۳۳ء - ۱۱۵۴ء سنہ جلوس ۱۱۵۴ء - سنہ وفات ۱۱۵۹ء

خاندان پلین یجنٹ کے بانی جیوفری رئیس انجو اور
شاہزادی ماکڈ دختر ہنری دوم شاہ انگلستان تھی۔ پلین یجنٹ
کے معنویت لاطینی میں چھاڑو ہے اور اس خاندان کا یہ لقب سواہٹ
ہوا کہ جب اسکا بانی یعنی رئیس اول انجو بیت المقدس کی زیارت
کو گیا تھا تو اس نے ازراہ عجز و انکسار چھاڑو کے تنکون کا تاج
پھنسا تھا لہذا اس کے جانشینوں نے بھی اسی گھانس کا تاج اپنا
شعار رکھا اور ان کا لقب بھی اسپر ہو گیا۔

شاہ ہنری نوجوان تھا اور اس کی ترقی و اقبال کو آثار
عیان تھے۔ عمدہ ترین صوبجات فرانس اس کے قبضے میں تھے اور تمام
ساحل مغربی ملک مذکور اس کی تحت حکومت تھا اور جب اس نے
الینوس شاہزادی انگلستان سے عقد کیا تو وہ ملک بھی دے دیا اور اس
مقام ویسٹ منسٹر میں تاج پھنا۔ کئی سال تک پادشاہ
موجود صوفیوں و خرابیوں کی اصلاح میں مشغول رہا جو اسٹیون

ماہ دسمبر ۱۱۵۴ء
جلوس ہنری دوم

کے عہد میں بسبب فتنہ و فساد کے پیدا ہوئی تھیں اور انگلستان میں
نیا سکہ جاری کیا اور جو مفسد کہ خانگی لڑائیوں کے زمانہ میں اور ملکوں سے
اس ملک میں گھس آئے تھے (اور جو انھیں چار پیسے دیتا تھا اوسکو
شریک ہو جاتے تھے) اون سب شہر و ن کو نکال دیا لکن سب سے مشکل
کام یہ کیا کہ جو امیران فتنہ پرداز غریبا کو لوٹ لیا کرتے تھے اونکے قلعہ و حصار
فی النار کر دئے

اس پادشاہ کے عہد کی نصف مدت سے زیادہ تک ایک
شخص نامس ای بکٹ نامے کے جھگڑے انگلستان میں رہے۔
اس شخص نامی کا قصہ یہ ہے کہ اسکا باپ گلبرٹ ای بکٹ کو اہل
اسلام نے فلسطین کی لڑائی میں قید کر لیا اور اوسپر ایک مسلمان
عورت عاشق ہوئی اور اوسے قید سے رہا کر دیا جب وہ اپنے وطن کو
پھرا تو وہ عورت اپنے معشوق کی مفارقت سے بہت غمگین و پریشان
ہوئی آخر الامر خود انگلستان کو روانہ ہوئی لکن وہ فقط دو لفظ انگریزی
جانتی تھی لنڈن اور گلبرٹ لنڈن کا نام جاننے سے تو اوس
عورت کو یہ فائدہ ہوا کہ اوسے ایک انگریزی جہاز کی سواری ملگئی اور
گلبرٹ کا نام جاننے سے یہ نفع ہوا کہ جب وہ لنڈن میں پہنچی تو
گلی گلی اسی نام سے اوسے پکارتی پھرتی تھی آخر اوس سے ملاقات ہوئی
اوس زن مسلمہ نے اوس مرد نصرانی سے شادی کر لی اور اوس سے

ایک بڑا کاہوا اوسکا نام ٹامسل ای بکٹ رکھا اور اوسو علوم مذہبی
تعلیم کیسے یہاں تک کہ وہ پادری ہوا اور تھوڑے عرصہ میں بمشاہرہ
جزائر روپیہ سالانہ کنٹونری کا اسقف مقرر ہوا۔ تھیوبالڈ اسقف اعظم
کنٹونری کے مشورہ سے پادشاہ نے ٹامسل ای بکٹ کو نصف
اعلیٰ اور اپنے بیٹے کا اتالیق مقرر کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں وہ
پادشاہ کا بڑا مقرب مصاحب ہو گیا

یہ شخص شجاعت و شوکت میں پادشاہ سے بھی بڑگیا اور ہزاروں
اسکے ہمراہ رکاب رہنے لگے اور خوب عیش و عشرت کرنے لگا۔ اسکو
ستر خوان پر کیسی روک نہ تھی اور اسقدر لوگ بی بلائے چلے آتے
تھے کہ اونہیں بیٹھنے کی جگہ نہ ملتی تھی اور اکثر پیال کے فرش پر
بیٹھ جاتے تھے۔ تھیوبالڈ کے مرنے کے بعد بکٹ کنٹونری
کا اسقف اعظم مقرر ہوا یہ عہدہ جیسے اب اعلیٰ مدارج کلیسائے مسیحی ہن
ویسوی جب بھی تھا۔ بکٹ نے دفعۃً اپنی وضع بدل ڈالی اور عمدہ
منصفی اعلیٰ کو استغفار دیا اور جیسا وہ پہلے عیاش و اوباش تھا
ویسا ہی اب جبریں کفایت شعار ہو گیا اور امر اسکی صحبت عیش چھوڑ کر
چند راہبوں کی صحبت خشک اختیار کی۔

اب پادشاہ کو بھی اوس سے نفرت شروع ہوئی اور نفرت

است۔ یہی کہلاؤت یا طغیانی تھی اور شاہ نے بالآخر پیادہ ہو کر ان کے لشکر سے ہٹ کر
 چلے گئے۔ اس طرح کا سرسبز سرزمین پادریوں کے حقوق کا اظہار اور ان کا نام
 لکھنا کہ ان کے ذات کا ذکر فرمنا اور پادشاہان کی طرف سے ان کے حقوق
 میں قورم سے ملنے سے پہلے اسی شخص نے منسوب کیا اس وقت اس کا
 معاملہ کیا تھا اس سبب سے اس کے اہل وطن نے پادشاہ سے یہ مطالبہ
 ہوا کہ اس کی تقویت دے۔ شاہ ہنری نے چاہا کہ پادریوں کا
 جوہم کے جرائم کی تحقیقات منصفانہ پادشاہی کیا کریں۔ بیکٹ اس کے
 پادشاہ کو مانع ہوا اور کہہ پادریوں کی جلالت قدر اس کی تقویت ہو کہ وہ
 افعال کا مواخذہ فقط محاکم کلیسائی میں ہوا کرے۔ اس قضیہ کے
 انفصال کو شہر کلیسائی نڈن واقع ضلع ولٹ مین کو نسل ہوئی اور
 کو نسل نے پادشاہ کے موافق فیصلہ کیا۔ پہلے تو بیکٹ اس فیصلہ
 سے راضی ہو گیا لیکن بعد اس کے پھر اس نے جھگڑا شروع کر دیا۔ یہ
 اسے اپنی تباہی کا یقین ہوا تو فرانس میں بھاگ گیا۔ چوتھے برس
 بعد پوپ الگزنڈر سوم اور لوی شاہ فرانس نے بیکٹ مین
 اور شاہ ہنری میں مصالحت کر دیا لیکن جب بیکٹ انگلستان میں
 پھر آیا تو جو جاگیریں اس سے بجلدوی خدمت استغنیات عظیم اعطا ہوئی تھیں
 ان میں ضبط پایا اور ہنری کی مرضی بھی نہ ہوئی کہ وہ جاہلاد اس سے
 مسترد کر دی جائے لہذا پھر اس میں اور پادشاہ مین نزاع شروع ہوئی
 اور جن پادریوں کے قبضہ میں اراضی متعلقہ کلیسائے کناٹویریا

فضل خوں
 دربار ہنری
 و بیکٹ استغنیات
 عظیم ۱۱۶۳

تھیں اور ان سب کو بکٹ نے ملعون و مروت کر دیا۔ جب یہ خبر
پادشاہ کو نور منڈی میں پہنچی تو اس کے منہ سے یہ کلمہ نکل
گیا کہ یہ سب نامزد میری روٹی کھاتے ہیں لیکن انہیں سے کوئی اتنا
نہیں کہ اس مفید پادری کے ہاتھ سے مجھے چمڑا لے۔ چار
سہاروں کو یہ کلام پادشاہ کا سنا اور بکٹ کو قتل کرنے کی قسم کھائی
اور اس قصد سے انگلستان کو روانہ ہوئے اور کنٹنبری کے بڑے
گرجمن گھس کر بکٹ کو بڑی ہرجمی سے قتل کیا اور اس کا داغ
پارہ پارہ کر کے محراب کلیسا کے مقدس میں ڈال دیا۔ اس ظلم و جفا کو
جو وہ بیچارہ پادری قتل کیا گیا جسے لوگ ولی سمجھتے تھے تو انھیں
بڑا صدمہ اور افسوس ہوا۔

قدیکہ
مستفاد
نکاح

ہانزی کو عہد میں بڑا واقعہ یہ ہوا کہ ایرلینڈ مملکت
انگلستان میں شامل ہو گیا۔ اس زمانہ میں یہ جزیرہ چھ صوبوں پر
منقسم تھا یعنی لینسٹر۔ ڈسمنڈ یا سوتہ منسٹر۔
تھو منڈ یا نورسوتہ منسٹر۔ کوٹناٹ۔ الیسٹر۔
میٹہ۔ صوبہ میٹہ خانہ شہنشاہ متعلق رہتا تھا اور شہنشاہی کا
دعویٰ او کو نورس پادشاہان کوٹناٹ کو تھا۔ ایرلینڈ کی
بند رگاہیں اوسٹ میں یعنی مشرقی لوگوں کے قبضہ میں تھیں
جوڈینارٹ کرقران بحری کی نسل سے تھے اور بہت آسودہ

تھے اور اس کا شمار ڈبلکن تجارت میں لندن کا نقطہ مقابل تھا لیکن اکثر لوگ اس ملک کی بھیڑیں وغیرہ چاہا کرتے تھے اور اس کے کپڑے کچھ اون کے بہتر ہوتے تھے اور اس کے مکانات کڑی اور چھانکڑ کے ہوتے تھے اور وہ اس ہنر کو بھول گئے تھے جسے اس کے آباء و اجداد فراموش نہیں تھے۔ یہ عجیب شہر درج بنائے تھے جن کے دیکھنے سے بڑے محققین آثارِ سلطنت حیران ہوتے ہیں۔ اہل ویلس کی طرح یہ لوگ بھی ہینہ کاری اور رباب نوازی میں خالق تھے۔

ڈس موونٹ شاہ لینسٹر اور اوس وارک شاہ لیٹرم میں لڑائی ہوتی اسکی وجہ یہ ہوتی تھی کہ ڈس موونٹ اوس وارک کی بی بی کو لے بھاگا تھا لیکن شہنشاہ او کو فورس کی مدد سے ڈس موونٹ کو اسکی زوجہ بھر مل گئی۔ آخر الامر لڑائی ہوتی اور ڈس موونٹ کو اس کے دشمن نے ایرلنڈ سے نکال دیا۔ ڈس موونٹ نے ہنری سے انگلستان میں سپاہی نوکر رکھنے کی اجازت لی اور سر چارلس ڈی کلیں تیس پیہروک جکا لقب اسٹرانگ بو تھا اور رابوٹ فٹز اسٹیون اور مارک فٹز جیرلڈ نے اسکی نوکری قبول کی فٹز اسٹیون ۱۴۱۳ء سے ۱۴۳۳ء تیر انداز لیکر خلیج بیلٹون میں آیا اور شہر و کسفر ڈکو مغلوب کر لیا اس کے بعد فٹز جیرلڈ آیا بعد

اوس کے اسٹارٹنگ پوائنٹ ۳۰۰ آدمی لیکر آیا اور شہر و اطراف میں فیر ڈال دیا اور
 شہر میں کوئی شہر نہیں رہا اور فیر اور گڑھیاں ایک ایک گڑھ سے لے کر شہر
 کے ہر گھر تک پہنچ گئیں۔ لکن کے لوگوں نے چاہا کہ دشمنوں کو ان قلعوں
 سے نکال دیں مگر کچھ عرصہ بعد آخر شاہ ہند نے خود اپنے لکڑی کے فوج کو لے کر
 آیا اور شہر و اطراف سے سفر کیا یعنی صلیبیوں کے قلعوں سے
 واپس فریڈ گویا اور پھر اوس کے قلعوں پر چڑھا اور ان کے قلعوں
 سے بیرون رہتا اور سبکی اطاعت قبول کر لی سو اس امر سے صلیبیوں کو برا لگا
 لے اور سبکی اطاعت اپنی ذات سمجھی۔ جب شاہ ہند نے ان کے قلعوں
 پر حاصرت کی تو اپنے بیٹے شاہزادہ جہان کو جسکا سن بارہ برس کا
 تھا ایئر لنڈ کا حاکم مقرر کیا۔ جب ایئر لنڈ کے تیس سالہ
 کے بچے کو حاضر ہوئے تو اوس اصحق لڑکے اور اوس کے بھائی
 نے اوتھیں ٹیلی اور سوا کیا اور اونکی دھاڑیاں فوج والین اس حرکت
 سے وہ شاہزادہ کے دشمن ہو گئے اور اونکی سرکشی اور بغاوت بڑھ گئی
 ایئر لنڈ کی فوج سے بھی سواخ مراد میں جو مذکور ہوئی لکن اوسکی مشق
 کامل بڑی مدت کے بعد ہوئی۔

چار برس بعد بکٹ کے قتل کر نیکے شاہ ہند نے فوج کی
 قبر پر جا کر قویہ کی اس طرح سے کہ سارے شہر میں پابریہ پھرا اور
 مقتول مذکور کے مزار کے سامنے اپنے تئیں زمین پر گر دیا اور

اپنے اوپنٹھارہ کھوڑے لگوائے۔

اس باجری کے قحوطے سے عرصہ کے بعد ہنری نے یہ خبر
سنی کہ لندن آؤٹ لاک کے قریب گاؤں میں نے ولیم شاہ اسکات لینڈ
کو شہرت دلا کی میں گھڑا کر لیا اس خبر سے پادشاہت خوش ہو
اور اس وقت کی رعیت انکی پھولی کیا اور اس زمانہ کے عقائد کے
سوانح سے سمجھا کہ میری توہین کی ہوئی اور یہ سب کچھ ہے۔ ولیم
بیتک نہ رہا ہوا بیتک کہ اس نے یہ اقرار کیا کہ وہ پادشاہ انگلستان
کا مال ہے اور میں اسکی رعیت ہوں۔ یہ امر یاد رکھنا ضروری ہے کہ یہ
اقرار ولیم کا ایک امر اضطراری تھا اور اسی اقرار اضطراری کی بنا پر
شاہ آؤٹ لاک اول حکومت اسکات لینڈ کا مدعی ہوا۔

ہنری کے بیٹوں کو اونکی ماں اور شاہ فرانس نے
ایسا بھڑکایا تھا کہ وہ اپنے باپ کی حکومت کو نہ مانتے تھے چنانچہ جیسا شاہ
کے سامنے اسکی پیار بیٹے جان کا نام باغیوں کی فہرست میں
پڑھا گیا اور لوگوں نے عرض کی کہ اسکی تقصیر معاف فرمائیے تو اسے
اس قدر صدمہ ہوا کہ تپ چڑھ آئی اور اوسے ہی مرض سے اوٹھ شہر چائے
میں انتقال کیا اور فونٹونراڈ کے گرجے میں دفن کیا گیا اور اسکی
قبر کو اس کے خلف ناخلف ہر چار گھنٹے کے فاصلے پر غنیمت امت مرحبت

رنگین کیا۔ ہنری کو بائچ بیٹے تھے ولیم ہنری جیمز
 ریچا کرڈ جان انہیں سے فقط دو بیٹے مرچاڈ اور جان اوسکی
 بعد زہرہ رہے۔ اوسکی بیٹیوں میں سو شاہزادی مادی نے ہنری
 رئیس سے شادی کر لی چنانچہ اسی شاہزادے کی نسل سے وہ
 خاندان عالمی شان ہو جو بالفعل سربراہان سلطنت انگلستان ہو۔
 ہنری کے چال چلن میں اپنے گھرانے کا چھاپہ تھا۔
 وہ بڑا متکبر و حریص تھا لیکن اسکے ساتھ دانا اور دور اندیش
 بھی تھا۔ اوسکے غیظ کو لوگ ورنڈہ صحرائی کا غضب کہتے ہیں
 اور اوسکی بے ایمانی اوسکی شیریں زبانی اور مردم سازی سے
 ظاہر ہوتی تھی۔ اوس کے عہد میں تجارت کی بہت
 ترقی ہوتی اور عیسائیوں نے اہل اسلام سے جہاد
 کیے اور ممالک مشرقی سے اسباب تجارت مثل طلا و خوشنویات
 و جواہرات و مہیوسات انگلستان میں لاتے اور لندن کی دوکانوں
 کو اس اسباب سے آراستہ کیا اور انگلستان سے بڑا عظم
 یہاں میں تجارت کے واسطے گوشت اور صدف اور سیشہ
 اور رنگا اور چمڑا اور کپڑا جاتا تھا۔ اسی کو عہد میں انگلستان
 شیشہ کا رواج ہوا اور اللہ میں وہاں کے لوگوں نے اپنے
 گھروں کے دروازوں میں شیشہ لگائے۔ اس پادشاہ نے یہ
 قانون مقرر کیا کہ منصف اور محکام عدالت سال میں چھ بار ملک کا

دورہ کیا کریں اور ہر دورہ میں تین نصف جاتیں اور چونکہ شاہ
اسٹیون کے عہد کی خاکی لڑائیوں کے سبب سے شہر و پنجسٹ
بہت خراب و برباد ہو گیا تھا لہذا اوکس فورڈ لولڈن دارالسلطنت
انگلستان مقرر کیا گیا فقط

سلاطین محاصرین

اسکاٹلنڈ سنہ وفات
میلکو چارم سنہ ۱۱۶۵ ع
ولیم سنہ ۱۱۶۵ ع

فرانس

لوئی ہفتم سنہ ۱۱۸۰ ع
فلپ اگسٹس سنہ ۱۱۸۰ ع

اسپین

الفونزو ویشتم سنہ ۱۱۵۶ ع
سینچوسوم سنہ ۱۱۵۸ ع
الفونزو وشم سنہ ۱۱۵۸ ع

شہنشاہ جہا منی

فصل دہم

پوپ

..... ۱۱۵۴ ع
 آناس ٹیشیس جہام

ادریں جہام (انگریزوں میں فقط ایک ہی پوپ ہوا اور اسکا صحیح نام نکولاس

بویکسپیڑ تھا) ۱۱۵۹ ع

الگزندروسوم ۱۱۸۱ ع

لیوشیس سوم ۱۱۸۵ ع

..... ۱۱۸۵ ع

..... ۱۱۸۶ ع

..... ۱۱۸۶ ع

..... ۱۱۸۶ ع

..... ۱۱۸۶ ع

..... ۱۱۸۶ ع

..... ۱۱۸۶ ع

..... ۱۱۸۶ ع

باب دوم

عہد شاہ سچا رڈ ملقب بشیر دل سنہ ولادت
 ۱۸۹۹ء سنہ طبع ۱۸۹۹ء سنہ وفات ۱۸۹۹ء
 سچا رڈ اپنے باپ کی خبر وفات سننے کے ساتھ ہی انگلستان
 میں چلا آیا اور ویسٹ منسٹر میں تاج پہنا لیکن انگلستان
 کی سلطنت کی اسے آرزو نہ تھی بلکہ اسے یہ دھن تھی کہ فلسطین کے
 میدان جنگ میں نام حاصل کروں لہذا پہلے ہی اسنو مسلمانوں سے
 جہاد کرنے کے واسطے روپیہ جمع کرنے کی تدبیریں کیں اور اس مہم میں اسنو
 اپنے باپ کے خزانے صرف کر ڈالے اور سلطانی عہدے اور خدمتیں
 بیچ ڈالیں اور جو ملک اس کے باپ نے اسکاٹ لینڈ کے بادشاہ
 سے چھین لیا تھا اس کے عوض میں اس ہزار ہوں کس لیکروا گذا کر دیا۔
 اس بادشاہ کے عہد میں یہودیوں نے بڑی بڑی مصیبتیں اٹھائیں
 یہ لوگ اس زمانہ میں مہاجن اور سود خور تھے اور ان کے روپیہ کو ضد و قوی
 پر سب کے دانت تھے اور ان کی قوم کو فرانسیس سے کوڑی مار مار کر اور
 تر سے کچل کچل کر نکال دیا تھا اور ان کو خوف تھا کہ مبادا انگلستان کے
 لوگ بھی ہم سے یہی سلوک کریں پس جس دن بادشاہ کے سر پر تاج رکھا
 گیا سب کے سب یہودی بڑی بھاری نذرین لیکر حاضر ہوئے اور ان کے ہاتھ

کے ساتھ ہی لوگوں نے ہٹھکڑیاں اور سب نے چلا کر کہا کہ باپشاہ کا حکم ہے کہ ان سب کا فروغ کو قتل کر دے پس انھوں نے سب یہودیوں کے مکانات میں آگ لگا دی اور اس قدر قتل کیا کہ سرکون پہاڑ کی خون کے چھینکے اڑتے تھے لیکن سب سے زیادہ ظلم قلعہ یوساٹ میں ہوا کہ وہاں پانچ سے یہودیوں نے مع اپنے اہل و عیال کے پناہ لی تھی۔ محافظین قلعہ نے ان پہاڑیوں کا محاصرہ کر لیا اور سرحد اور انھوں نے روپیہ دیا لیکن کسی نے نہ مانا۔ آخر انھوں نے ان لوگوں کے چلانے کو جو ان کے خون کے پیاسے تھے سب مال و زر اپنا آگ میں ڈال دیا بعد اوسکے اپنے بچوں کو قتل کر کے ایک دوسرے کو چھریاں مار مار کے مر گئے۔ ان میں سے چند لوگوں نے امان مانگی اور قلعہ کے دروازے کھول دیے لیکن محاصرین انھیں امان نہ دی اور اندر گھس کر سب کو تیرتیغ کیا۔ علاوہ یوساٹ کے لن۔ نورچ۔ اسٹمفڈ۔ اڈمنڈ۔ سبرہی۔ لیکن ان سب شہروں میں خدا کے خاص بندوں کی آواز آہ و زاری و نالہ و بیقراری بلند تھی۔ ان بیچاروں کو قاتلوں کو کچھ تھوڑی سی سزا ملی اور اگرچہ شاہ سچاس ڈ خود انکی لوٹ میں شریک تھا لیکن اسنے دھندھورا پٹوا دیا کہ یہودی ہماری پناہ میں ہیں

بعد اس سانحہ کے سچاس ڈ شاہ انگلستان نے اور
فلپ گسٹس بادشاہ فرانس نے اپنی فوجیں بیابان و زیلی

تیسرا جہاد
مسلمانوں
سے اجلائی
شعبہ ۱۱۷

واقعہ صوبہ بنگالی میں جمع کین اور مسلمانوں سے تیسرے جہاد پر
آباد ہوئے۔ ان دونوں پادشاہوں کے لشکر میں لاکھ آدمی
تھے۔ شہر چالیس میں پونچھکشاہ ہنری نے شاہ فلپ کو سخت
کیا اور کھا کہ ہم سے اور آپ سے اب شہر میسپنا واقع جزیرہ میسپلی
میں ملاقات ہوگی۔ جاڑے کی فصل میں یہ دونوں پادشاہ جزیرہ
میسپلی میں رہے اور سر چارڈ نے چالیس ہزار آؤنس سونا
پادشاہ ٹنگسڈ سے اوسکی بہن جون کے جہت میں زبردستی لیا۔
اس منزل میں بھی سر چارڈ اور فلپ میں بہت سی رنجشیں فرما
ڈراسی باتوں پر ہوئیں۔ جزیرہ صنوبر میں دونوں پادشاہوں نے
پھر مقام کیا اور یہاں سر چارڈ نے بونگیو یا شاہزادی نواس
سے شادی کی۔ پادشاہ نے جزیرہ صنوبر میں اس واسطے توقف کیا
تھا کہ اوس جزیرہ کو فتح کرے اور وہاں کے پادشاہ ایملک (اسحق)
کو گرفتار کر لیا اور چاندی کی بیڑیاں پھنکارا و سے قید خانہ میں لایا۔
قریب برس روز کے بعد پادشاہ انگلستان شہر عقر میں پونچھا
جو لڑائی کام کر رہا تھا۔ دو لاکھ آدمیوں کی قبریں جو دیوار ہاتے شہر
مذکور کے سامنے بنی ہوئی تھیں اس بات کی گواہ تھیں کہ یہاں بڑی قہر
کی لڑائی ہوئی تھی صلاح الدین پادشاہ کفار شہر عقر کو گرد کو پھاڑوں

لہ ظاہر ہے کہ یہاں کفار سمراہل اسلام ہیں اور اس میں کچھ تعجب نہیں کیونکہ ہر اہل ملت اپنی مخالف مذہب
کو کافر کہتے ہیں جیسا کہ نصاریٰ کو کافر کہتے ہیں تو وہ مسلمانوں کو کافر کہیں گے ۱۲ مترجم

پرسے فوج محاصرین کی حرکات پر نگران تھا اور اگرچہ ایک عرصہ سے فلیپ خود محاصرین کی فوج میں موجود تھا لکن اوسے پادشاہ شیردل یعنی سر چارڈ کے آنے سے محافظین شہر کے دل پر خوف و حرب طاری ہوا۔ شاہ سر چارڈ کے داخلہ کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد شہر کے دروازے کھول دیے گئے۔ جب شاہ سر چارڈ اور فلیپ سیسیلی میں ٹھہر تو اون میں کچھ ملال ہو گیا تھا اور جب سے یہ ملال بڑھتا گیا اس سبب سے فلیپ بحیلہ بیماری سر چارڈ سے رخصت ہو کر اپنے ملک فرینسیس کا عازم ہوا اور قبل اپنی روانگی کے سر چارڈ سے قسم کھائی کہ تمہارے ملک پر حملہ نہ کروں گا۔ شہر حقیر سے سر چارڈ مجاہدین نصاریٰ کو شہر پاک کو لیگیا اور جہان جہان سلطان صلاح الدین نے اوسے مقابلہ کیا سخت شکست کھائی۔ آخر الامرحامیان صلیب مسیحی قریب یوار کا بلدہ مقدسہ اور شلیمر (بیت المقدس) پہنچ گئے لکن چونکہ سبب لڑائی اور فاقہ کشی اور بیماری کے مجاہدین عیسوی کے لشکر میں قلت ہو گئی تھی اور آپس کی نا اتفاقی اور بغض و حسد نے انکی قوت کم کر دی تھی لہذا اونکے سردار نادار یعنی شاہ سر چارڈ نے مجبور ہو کر مراجعت کی حالانکہ وہ غنیمت (یعنی بیت المقدس) جسکی طمع میں اوسنے واجب خسروانہ ترک کر دی تھے اوسکے سامنے جلوہ گر تھے۔ غرض جہاد تمام ہوا اور جب پادشاہ انگلستان اوسلارض مقدس سے وداع ہوا تو دست دعا بلند کر کے اوسے فضل و رحمت الہی کے

سیر و کیا۔

جب پادشاہ خلیج و فارس کے شمالی کنارے پر پونچا تو
 اوسکا جاز تباہ ہو گیا پس اوسنے حاجیوں کے بھیس میں سفر کیا
 اور اپنا نام ھیوسوداگر مشہور کیا اور شھر ویا نا تا تک بحفاظت پونچا
 لکن اوسکے خواص کی نادانی اوسکی گرفتاری کی باعث ہوئی کہ وہ
 بیوقوف و ستانے پھنکر بازار میں سودا لینے گیا اور دستاںہ اوس
 زمانہ میں دولت و امارت کی علامت تھی پس لیوپلڈ امیر اسٹویا
 نے جسے پادشاہ مذکور نے شھر عقبس میں اپنے ہاتھ سے مارا تھا
 اوسے گرفتار کر لیا اور پہلے تو قلعہ ٹایرن اسٹین میں اوسے
 مقید کیا بعد اوسکے شاہنشاہ ہنری ششم نے اوس شیر پانچم کو
 چھ لاکھ روپیہ کا مول لیکر قلعہ ٹایرنل میں محبوس کیا۔ اوسکے
 چھوٹے کی یہ داستان ہے کہ ایک گویا فرانسس کا بلونڈل نامے
 اوس ملک میں سیر کرتا ہوا اوس مقام پر پونچا جہاں سچا رڈ
 قید تھا اور ایک جالی دار دروازہ کے قریب اوسنے بین بجائی اور
 اوس میں ایک ٹپا خود پادشاہ کا بنایا ہوا گایا پادشاہ نے جو وہ چیز
 سنی تو وہ بھی قید خانے کے اندر سے گانے لگا پس وہ گویا سمجھ گیا
 کہ یہ انگلستان کا پادشاہ کارہا ہے۔ بڑی حجت و تکرار سے پادشاہ
 کا غدیہ دس لاکھ روپیہ مقرر ہوا اور جب اوسکے گرفتار کرنیوالے

مبلغ مذکور رعایاے انگلستان سے لے لیا تو اس سے چھوڑ دیا۔

اب تک بادشاہ فقط چار مہینے انگلستان میں رہا تھا جب
قید سے چھٹ کر آیا تو دو مہینے اور رہا۔ جب اسے قید سے رہائی
پائی تو انگلستان کی سلطنت اور فرانسیس کی ریاست دونوں کو آفت
میں مبتلا پایا۔ اس کے بھائی جان فراتوٹی سلطنت ولیم لونگ چیمپ
کو ملک بدر کر دیا تھا اور خود انگلستان کی تاک میں تھا فلپ بادشاہ
فرانس اور ریاستوں کو دبایا چاہتا تھا جو اس کو ملک میں تھیں بلکہ
کیا محجب ہے کہ شہر عقر میں جو وہ شاہ سر چارڈ کو چھوڑ کر چلا
گیا تھا اس کا منشا یہ بھی ہوا ہو۔ سر چارڈ کے انگلستان میں آنے
کے ساتھ ہی اس کے بھائی (جان) کا جٹھا ٹوٹ گیا اور اس نے
پہمال عجز بادشاہ سے استغفار قصور کیا اور اس کی مان کی شفقت
سے اس کا گناہ بخش دیا گیا۔

یا قیامندہ ایام عہد سر چارڈ فرانسیس کی لڑائیوں میں
گزرے اور ان لڑائیوں میں رعایائے انگلستان کا بہت کچھ صرف ہوا۔
دو برس میں بادشاہ نے رعایا سے ایک کروڑ دس لاکھ روپیہ لیس کر
انہیں لڑائیوں میں صرف کیا۔ ایک فی لیل بات پیر بادشاہ فرانسیس
میں لڑا اور مارا گیا۔ وہ بات یہ تھی کہ اس کی رعایا میں سے ایک

شخص وِڈو مچی نامے کے علاقہ مین ایک خزانہ نکلا اوس مین سے
 بچہ اوسنے پادشاہ کو بھی دیا لکن اوسنے سب طلب کیا جب اوس نے
 انکار کیا تو پادشاہ نے قلعہ چالز مین اوسکا محاصرہ کر لیا اوسکی
 دیوار پر سے ایک تیرا کر بادشاہ کے شانے مین لگا ایک نادان جبرام
 نے پیمان نکالا اور زخم سڑ گیا۔ جب ہ قلعہ فتح ہو گیا تو لوگ
 گوٹس ڈن کھان دار کو گرفتار کر کے پادشاہ کے بستر مرگ کو قریب
 لائے سر چارڈ نے اوسے بخش دیا لکن باوجود اس عفو شاہی کے
 پادشاہ کے سپہ سالار نے اوس کبخت جوان کی کھال کھنچوا ڈالی۔
 اوسی زخم سے پادشاہ نے انتقال کیا اور فونڈیوسل ڈمین پور
 باپ کی پائنتی دفن کیا گیا۔

یہ پادشاہ بڑا جری اور شجاع اور بڑا قوی اور زبردست
 جوان تھا اور اوسکی نیلگون آنکھوں مین عجب آب تاب تھی اور
 اوسکی بال بھورے اور گھونگھروالے تھے اور علم موسیقی اور فن شعر
 مین کامل تھا چنانچہ اکثر مورخین اور افسانہ گوؤن نے اسکے ان
 اوصاف کی بڑی مدح لکھی ہے۔ فی الحقیقت یہ پادشاہ جو اندری
 اور سپاہگری کا نمونہ تھا لکن جو شخص دس برس انگلستان کا پادشاہ
 رہا، مو اور اس عرصہ مین کل چھ مہینے اپنی رعایا مین رہا، مو اور جسکی
 بہترین مستوح اوسکی رعیت کو فقر و فلاکت کا باعث ہو، وہوں پر ایسا شخص

ہرگز خطاب پادشاہی کے لائق نہیں ہو سکتا۔

اسی پادشاہ کے عہد میں ایک شخص نامی سرہین ہڈا نامہ ہوا اور اس نے رعایا پر ایسے بھاری ٹیکس باندھے کہ لندن میں بلوے ہوا اس بلوے کا بانی ایک شخص فائز و سبرگ (دراریش) نامی تھا جس نے پھانسی پاتی۔ تین شیرون کا معرکہ جواب تک پادشاہ انگلستان کی سپر پر بنایا جاتا ہے اسکا موجودہ یہی پادشاہ تھا۔ مسلمانوں سے جہاد کے فائدے اب اہل فرنگستان کو محسوس ہوئے کہ انہیں جہادوں کے سبب سے یہ ہوا کہ چونکہ یہ سب قوانین ایک ہی امر پر جمع ہوئے تھیں لہذا بہ نسبت سابق کے انہیں فی الجملہ محبت و تپاکنیٹا اور ممالک مشرقی سے تجارت کی راہ پیدا ہوئی اور وہاں کا مال بافراط انگلستان میں آنے لگا اور وہ ملک اون شیرون اور بہا شون سے پاک ہو گیا جسکے فتنہ و فساد سے ہمیشہ وہاں کے لوگوں میں ایک تلامع عظیم رہتا تھا لکن ان سب فائدوں پر وہ کہ یہ فائدہ ہوا کہ امرار کی قوت لگھلگی اور انکی جاگیرین دولت مند عوام کے ہاتھ آئیں اس وجہ سے ان اوسط درجہ کے لوگوں کا پایہ بلند ہوا اور انہیں جہادوں کے سبب سے انگلستان کے آئین میں وہ تغیرات ہوئے جنکی باعث سے پارلیمنٹ میں ہووس آف کو مٹنس (محکم عوام) مقرر ہوا فقط

سلاطین محاصرین

اسکاٹ لند
ولیم

فرانس

فلپاکس

اسپانیہ

الفونزو

سنه وفات

شہنشاہان جرمنی

۹۰ سالہ ع

فرڈرک اول

۹۴ سالہ ع

هنري ششم

.....

فلپ

پوپ

۹۱ سالہ ع

کامنٹ سوم

۹۸ سالہ ع

سیلسین سوم

انوسینٹ سوم

باب سوم

عمر شاہ جان ملقب بہ سینٹسٹر و لیک لندن۔ سنہ ولادت
۱۶۹۷ء۔ سنہ جلوس ۱۶۹۹ء۔ سنہ وفات ۱۷۱۶ء

چونکہ شاہ رچا رڈ کا کوئی اور وارث نہ تھا لہذا وہ اپنا وصی
اپنے بھائی جان رئیس مورٹین کو کر گیا۔ بعد وفات پادشاہ
مذکور سو تھمپٹن مین کونسل ہوئی جس نے اسکی راہی کو بحال رکھا
اور ویسٹ منسٹر مین جان کو تاج پہنایا۔ من حیث سلسلہ
نسب کے جان سلطنت کا وارث نہ تھا اس واسطے کہ اسکو پڑے بھائی
جیو فری کا ایک بیٹا موجود تھا جسکا نام آر تھمر رئیس برٹین
تھا اور جسکا سن اس زمانہ میں بارہ برس کا تھا۔ فرانسیس کے
پادشاہ نے اس لڑکے کے دعویٰ سلطنت کی تائید کی لکن قلعہ میلو
واقع پوئیٹو میں اسکے چاچا جان نے اسے گرفتار کیا اور مجلس
سروین میں مقید کیا جہاں پھر اسکا کچھ بتانہ معلوم ہوا بعض کہتے تھے
کہ جان فری نے ہاتھ سے اسکو قتل کیا۔ شاہزادہ اس تھمر کی بہن
الینور بھی مدعی سلطنت تھی لہذا تا دم واپسین قلعہ برسٹل میں
مقید رہی۔

جان نے اپنی پہلی زوجہ جو ناکو طلاق دیکر ازابلا
 تیس زادی انگولیہ سے شادی کر لی حالانکہ وہ تیس
 مارچ سے منسوب تھی۔ اس تیس زادی کو
 ورغلانتے سے اور شاہزادہ آئرلینڈ کے قتل کرنے سے بہت لوگ
 شاہ جان کے دشمن ہو گئے اور صوبجات نو مینڈی اور انجو اور
 مین اوس سے چھین لئے

چونکہ کنٹربری کے اسقف کا عہدہ خالی ہو گیا تھا لہذا
 راہبوں نے جان ڈی کری اسقف ناسرچر کو وہاں کا
 اسقف اعظم مقرر کیا لیکن پوپ انوسینٹ سوم فراسٹیون
 لینگٹن کو اس عہدہ پر مقرر کیا راہبوں نے تو پوپ کی بات
 مان لی لیکن پادشاہ نے پوپ کا حکم نہ مانا اور ان سب راہبوں
 کو اونکی خانقاہوں سے نکال دیا اور اونکا مال ضبط کر لیا اسوقت
 کہ اونھوں نے اوسکے وزیر اور مصاحب خاص ڈی گی گی
 سے بیوفائی کی تھی۔ پادشاہ کی ان حرکات سے پوپ نے
 سب پادریوں کو ممانعت کر دی کہ کسی رسم مذہبی میں دخل نہیں
 پس چلے برس تک انگلستان میں عبادت قطعاً ترک رہی اور گرجے
 بند ہو گئے اور اونکے گھنٹوں میں یوہین پڑے پڑے زنگ لگ گیا
 اور مردے بے نماز دفن کیے گئے اور اولیاء مسیحی کی تصویریں

تین فیصد انگلستان کی اکثریت
 ۱۲۱۲ء تک رہے

پرسیا ہی آگئی سب لوگ اس بلاتے ہوئے دربار سے نالان و پریشان
 تھے مگر بادشاہ کو کچھ اثر نہ ہوا اور وہ اسکاٹ لینڈ اور آئر لینڈ
 اور ویلس میں گیا اور وہاں کے لوگوں سے زبردستی اپنی اطاعت
 قبول کروائی اور خراج لیا۔ آخر الامر پوپ نے شاہ فرانس
 کو حکم دیا کہ اس بادشاہ فاسق کو معزول کر دو۔ اس حکم سے جان
 دب گیا اور چونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ ساٹھ ہزار جوان میری ہمراہ
 ہے مگر انہیں سے کسی پر میں اعتماد نہیں کر سکتا لہذا اس نے
 پوپ کی اطاعت کی قسم کھائی اور یہ اقرار کیا کہ ملک انگلینڈ اور
 آئر لینڈ کا خراج ہزار ہوں کس سالانہ خزانہ روم میں اخل کیا کرے گا۔
 فلپ شاہ فرانس جو اس زمانہ میں شہر بولون میں تھا انگلستان
 کے حملہ پر آمادہ ہوا اور چاہا کہ آب نائے ڈوور سے عبور کر کے
 ملک مذکور کو مغلوب کرے مگر چونکہ جان پوپ کی بیعت کر چکا
 تھا لہذا فرانس نے ریس فلینڈرس میں شاہ فرانس کو حملہ انگلستان
 سے مانع ہوا پس اس نے غیظ میں آکر صوبہ فلینڈرس کو شہر
 گینٹ ٹک تاراج کر دیا مگر اس کے جنگی جہازوں کو ولیم
 لونگ سورڈ رئیس سیلسبری نے جو انگلستان کی فوج
 بحری کا سردار تھا منتشر و پریشان کر دیا۔ اس فتح سے جان
 بہت خوش ہوا اور صوبہ پویٹو کو فتح کرنے گیا مگر اس اثناء
 میں اس کے شرکار یعنی شاہ اوتھو اور فرانس کو شہر

یونس شیکست ہوتی اور اوسو امید فتح منقطع ہو گئی تب اوس نے
شاہ فرانس سے پانچ برس کے مصالحہ کی درخواست کی اور اوسکی
عرض قبول ہوئی۔

چند اشخاص نے جو شاہ جان کے شریک تھے آجھو اور یونیٹو
سو بھاگ کر انگلستان میں پناہ لی۔ یہ لوگ بڑے چالاک اور متفنی
تھے اور اس قابل تھے کہ بادشاہ کو خوش کرین رعیت بیچاری
ایسے متفنیوں سے کیا خوش ہوتی غرض انھوں نے اپنے رنگ نو
خوب دربار شاہی میں جمائے اور قدیم اراکین دولت کو جو بادشاہ
کے بڑے مقرب تھے نکلوا دیا۔ جتنے عہدے اور جاگیریں بادشاہ
کے اختیار میں تھیں سب اوس نے ان نئے مصالحوں کو دیدین
اور اکثر امراء نوسر من کو حیلے کر کر کے موقوف کر دیا اور انکے
عہدے ان نو خیزوں کو دیدتے اور انکی شادیاں امیرون اور
سرداروں کی لڑکیوں سے کر دین جو اوس زمانہ کے قانون کے
بموجب اوسکی تولیت میں تھیں اور انھیں مالدار اور نابالغ
یتیموں کا متولی کر دیا۔ ان مصالحین تازہ نے اخذ زمین ایسی
زیادتیان شروع کیں کہ شرفار سکسن اور امراء نوسر من کو ان سے
نفرت کلی ہو گئی پس اسطرح سے یہ دونوں قومیں جو مدتہائے مدید
سے انگلستان میں رہتی تھیں اب جا کے بسبب ہمدردی کے آپس میں

متفق ہوئیں اور جو لوگ انگلستان راستھے او نہیں ایک تازہ ہمت و حمیت
قومی پیدا ہوئی۔

اس پادشاہ جابر کے ہاتھوں سے امرا انگلستان اور اوگو
خاندان عالیشان نے ایسی ایسی ذلتیں اور نقصان اٹھائے کہ انھوں
نے قسم کھائی کہ اب ہم یہ ظلم نہ اٹھائیں گے۔ جب پادشاہ نے
اونکی معروضات سنی تو باوازل بلند کیا کہ یہ کیا ہے وہ میری سلطنت ہی
نہ مانگین مکن اسے اون لوگوں سے سابقہ پڑا تھا جو بڑے کڑے
اور بات کے دھنی تھے اور اگرچہ اسے بہت حیلہ حوالہ اور لٹیل
کیا لیکن آخر الامر ایک امر ایسا ہوا کہ اسے اونکی عرض چارنا چار
قبول کرنی پڑی وہ امر یہ تھا کہ ایک اتوار کو سب لوگ تو گر جون میں
تھے اون امرا آشفقہ خاطر نے فرصت غنیمت جان کر لنڈن کو
لے لیا اور مقام رتی میڈل میں جو اسٹینس اور ونڈس کے
درمیان میں واقع ہے پادشاہ سے فرمان موسوم بہ میگنا چارٹا
پر دستخط کرا لیے۔ یہ فرمان عام انگریزی عجائب گھر میں اب تک موجود
ہے اور اس میں نہایت ضروری شرط یہ مندرج ہے کہ رعایاے
انگلستان میں سے جو شخص آزاد ہے جب تک اسکو ہم مرتبہ لوگ اس کا
فیصلہ حسب قانون نکرینگے جب تک وہ نہ نظر بند ہوگا نہ قید کیا جائیگا
نہ حفاظت قانونی سے محروم کیا جائیگا نہ اپنی اراضی سے بیدخل

انگریزوں میں میگنا چارٹا

کیا جائے گا۔ علامہ اسکے یہ فرمان اون فرامین کا موٹی و مصدق ہے جو زمانہ قدیم میں اہل لندن و دیگر بلاد کو عطا ہوئے تھے اور اس میں اور ملکوں کے تاجر کو اس امر کی اجازت لکھی ہے کہ انگلستان میں زمین اور جب و مان سے جائین تو اون سے جبراً کچھ نہ لیا جائے پس اب حق تعالیٰ کی فضل و رحمت کو ملاحظہ کیجیے کہ وہ اس طرح بد بات کو بہتر کر دیتا ہے کہ اس پادشاہ کے عہد سے زیادہ کسی پادشاہ کے زمانے کی مذمت تاریخ انگلستان میں نہیں لکھی ہے لیکن اس کے عہد جو زمین اہل انگلستان کی آزادی اور راحت کا سامان ہوا اور یہی سامان نیک اب تک باقی ہے۔

جان قسم شرعی کھا چکا تھا کہ اس فرمان کے خلاف کو گنا
 لکن اوسکے نزدیک قسم کی کچھ حقیقت نہ تھی دنیٰ مہیڈ کے معرکہ میں
 تو وہ ہمہ تن خلق و مروت رہا لیکن جب سب اس پر ہار و ہان
 سے چلے گئے تو وہ مثل دیوانوں کے بکنے لگا کہ کیا منحوس من میں
 کبخت پیدا ہوا تھا۔ پھلی خبر جو اون امیرون نے سنی جیسے یہ ب
 قصہ ہوا تھا یہ تھی کہ اوس ظالم (جان) نے گرایہ کی فوج رکھی ہے
 اور تمام ملک کو برباد کرتا پھرتا ہے۔ آسمان شعلہ مارے قصابات
 و زراعات آتش زدہ سے (مثل تنور) روشن تھا اور کوہ و صحرا
 مردم بھلا سیدہ و خانمان خراب سے پُر۔ آخر امرار فرجیاسان

ہو کر ٹوٹی شاہ فرانس کو جسے جان کی بھیت بھی منسوب تھی لکھا کہ
آپ ہمارے ملک کی سلطنت قبول فرمائیں پس اب انگلستان بڑی
بلا میں گھر گیا اس واسطے کہ ایک طرف یہ خوف تھا کہ جب پادشاہان
فرانس اس ملک پر قابض و متصرف ہونگے تو خدا جانے کیا کیا
ظلم و بدعت کریں گے ایک طرف اوس ظالم اعظم (یعنی جان) کا ڈر تھا کہ اگر
اسی عالم غیظ و غضب میں اوسنے فتح پائی تو پھر وہ کوئی دقیقہ
انتقام لینے میں اٹھانہ رکھے گا۔ لکن حق تعالیٰ نے اپنے دست
قدرت سے اس شر کو دفع کیا۔ شاہ ٹوٹی ہندر گاہ سیدنڈچ
میں وارد ہو چکا تھا اور جان اوسکے مقابلے کو جاتا تھا کہ اتنے
میں ایک ایسا شیرید طوفان آیا کہ پادشاہ انگلستان کا سب روپیہ
اور جواہرات اور کاغذات ملکی بھگتے۔ یہ حادثہ جانکاہ جو اوس
ساحل خلیج و اشس سے دیکھا تو اوسے ایسا صدمہ ہوا کہ بخار آگیا۔
بعض مؤرخین کا یہ قول ہے کہ اوسے زہر سے مار ڈالا بعض
کہتے ہیں کہ اوسنے شراب و شفا کو کی اس قدر زیادتی کی کہ
بیمار ہو گیا اور جان ہرنوا۔ غرض پادشاہ نے ناسرچہ میں انتقال
کیا اور ورسٹر میں دفن کیا گیا۔

وفات شاہ جان ۱۹ اکتوبر ۱۵۴۷ء

کوئی اچھی بات شاہ جان کی درج تاسخ نہیں۔ وہ
بڑا نامور اور خبیث اور بیگیا اور کاذب تھا اور اوس زمانہ

کے بدکاروں میں سب سے بدتر اور اپنی بے ایمان قوم
میں سب سے زیادہ بے ایمان تھا۔ اوسکا قد لمبا تھا اور
بڑے تن و توش کا آدمی تھا اور خباثتِ طینت و نانت
نفس اوسکے چہرہ سے عیاں تھی۔

دوسری بی بی ازابلا سے اوسے تین بیٹے تھے
ہنری رچارڈ اڈمنڈ اور تین بیٹیاں تھیں
جُون الپنور انرا بولا

اس بادشاہ کے عہد میں لنڈن کا پل بالکل بنگیا اور
نیکنامی کی چھلیوں کا رواج ہوا اور یہ رسم جاری ہوا کہ لنڈن
میں ہر سال ایک کو تو ال اور دو فوجدار مقرر ہونے لگے چنانچہ
ہنری فنز لون پھلا کو تو ال تھا اور مچھلیوں کی خوب
تجارت ہوئی اور دو قسم کی مچھلیوں کی بڑی قدر تھی سامن
اور ہونگس سامن تو دریا رڈی میں خوب ہوتی تھی اور
ہونگس سینڈ چ کے کنارے کی فقط

سلاطین معاصرین

سنه وفات

اسکاٹ لنڈ

۱۲۱۴

ولیم

الگزندروم

اسپانیہ

ہنری

فرانس

فلپاگسٹس

شہنشاہان جرمنی

۱۲۰۸

فلپ

اوتھوچارم

سنه وفات

پوپ

۱۲۱۶

انوسینٹ سوم

اؤنوریس سوم

باب چہام

عہد شاہ ظہری سوم مولد ونچسٹر سنہ ولادت
 سنہ ۱۷۷۷ء سنہ جلوس سنہ ۱۷۸۷ء سنہ وفات سنہ ۱۷۹۷ء
 جان کی وفات کے بعد ٹونی شاہ فرانس لندن اور اضلاع
 مغربی انگلستان پر قابض رہا لیکن وہ امرام جسے شاہ جان سے
 فساد ہوا تھا اب اس کے مرنے کے بعد اوسکا رنج و ملال جاتا رہا
 اور وہ اوسکو صغیر السن بیٹو ظہری کے پاس جمع ہو کر گلو سٹار
 میں اوسکے سر پر بعوض تاج کے ایک سادی سنھری منیل
 رکھ دی اس واسطے کہ تاج تو واش کی امواج کی نذر ہو گیا تھا۔
 تمام اہل انگلستان خیر خواہان سلطان کو حکم ہوا کہ پادشاہ کے جلوس
 کی خوشی میں مہینہ بھر تک ایک پارچہ سفید اپنے سر پر باندھے
 رہیں۔ چونکہ بوقت جلوس پادشاہ کا سن فقط دس برس کا
 تھا لہذا رئیس پیپروک مدار المہام سلطنت مقرر ہوا۔ اس
 عہد تازہ میں پھلا امر یہ ہوا کہ وہ فرمان عام (جو جان فر لکھا
 تھا) جاری رکھا گیا لیکن اوسکی اکثریتھ فصلوں کا خلاصہ کر کے
 بیالیس فصلیں کر دیں۔

لوی پادشاہ فرانس نے انگلستان کو جب تک نہ چھوڑا
جب تک کہ اوس ملک کی سطر خوب کوشش نہ کر لی کہ اب تک وہ ملک گویا وہی
کے قبضہ میں تھا لکن لینکن مین اوس نے ایسی شکست کھائی کہ مجبور
ہو کر اس غم سے باز آیا۔ اودھر تو اوس نے لینکن مین شکست کھائی
اودھر اوس کے جنگی جہاز بندر گاہ کیلی مین ہیو برٹ ڈیوڈنگ
نے تباہ کر دئے اس طرح سے کہ چوٹ کی بریان پسوا کر ہوا مین اڑا دین
جب وہ چونافرانیسی ہل جہاز کی آنکھوں مین لگا تو وہ بہت پریشان
ہوئے پس اس انتشار مین اوس نے اوس کے جہازوں کی رستیاں اور بادبان
کاٹ دیئے اور وہ سب ڈوب گئے

دو برس تک پیمبر وک مارالمہام سلطنت انگلستان
رہا جب تیسرے برس اوس نے انتقال کیا تو اوس کا عہدہ ہیوڈی
جوگٹ اور پیٹرڈی رُوچن اسقف و نیچسٹر کو ملا لکن ان
دونوں وزیرون مین اتفاق نہوا اور پینڈلکٹ وکیل پوپ
نے بڑی مشکل سے اونھیں لڑائی سے باز رکھا تاہم جب پادشاہ
ھنری جوان ہوا اور اوس کا سن سترہ برس کا ہوا تو ڈی جوگ
اوس کا بڑا مقرب ہو گیا اور ڈی رُوچن نے اپنے تئیں کم زور
پاکر وزارت کو استغفار دیا اور بیت المقدس کو بقصد حج
روانہ ہوا

بعد اوسکے ایک بڑی کونسل ہوئی اور اوس میں
یہ امر قرار پایا کہ فرانسین پر حملہ کیا جائے اور اس مهم کی سرکردگی کو تمام
رعایا نے اپنی جان واد منقولہ کا ہندوستان حصہ دینا اس شرط سے قبول
کیا کہ بادشاہ (ہنری) تیسری مرتبہ فرمان عام کی تصدیق و توثیق
کردی چنانچہ سترل ڈوسرڈ کوک لکھتے ہیں کہ فرمان مذکور ان تین مرتبہ
تصدیق کیا گیا ہے۔ اس اثنا میں شاہ لوی نے صوبہ پوینٹ
اور گین لے لیا تھا اور ہنری نے جو ان صوبوں کے فتح کرنے
کو فوج بھیجی تھی وہ کامیاب نہ ہوئی تھی پس بادشاہ کو لوگوں نے یہ الزام
دیا کہ اوس نے اپنی اوقات اور رعایا کا روپیہ جو بحملہ جنگ لیا تھا
عیش و عشرت میں ضائع و برباد کر دیا۔ یہ الزام ہنری نے اپنے
وزیر ڈی بگک کے سر تھوپا اور اوسے ذلیل کیا اور جتنا روپیہ
کہ وزیر مذکور کے عہد وزارت میں وصول ہوا تھا اوس سب کا حساب
پادشاہ نے اوس سے طلب کیا لکن وہ محاسبہ نہ سکے اور
ٹوئیسرٹس کے گرجے میں بھاگ گیا پادشاہ کے لوگ اوسے
ایک گھوڑے پر کس کر جسم برہنہ وہاں سے لندن کو لے گئے لکن پھر
پادشاہ ڈراکہ مبادا گرجے کی بو ادبی کرنے سے پادری لوگ مجھ سے
ناراض ہو جائیں اس خوف سے اوسنے ڈی بگک کو اوسے گرجے میں
پھر بھیجا لکن کو تو ال کو حکم کیا کہ اوس مکان کا محاصرہ کر لے اور اوس
اوس گرجے کے گرد ایک خندق کھدوا دی اور ایک حصار بنا دیا

الغرض چالیس دن میں ہیوبورٹ بھوک سے لاچار ہو کر نکل آیا اور
اوسے قید کر کے ایک جہان خانے سے دوسرے جہان خانے میں بھیج دیا
آخر الامر وہ ویلس کو بھاگ گیا اور تھوڑے دنوں کے بعد پادشاہ
سے صفائی کر لی

علاوہ مہم مذکورہ بالا کے ہنری شاہ فرانس (لوی)
سے ایک اور لڑائی لڑا۔ یہ جنگ اوس نے اپنی ان کے اصرار سے کی
تھی جس نے اپنے پرانے یار رئیس مارچ سے شادی کر لی تھی۔ غرض
ٹیلبرٹ اور سینٹس میں دو لڑائیاں ہوئیں اور اگرچہ ان دونوں
لڑائیوں میں کیسی فتح و شکست نہیں ہوتی لیکن غلبہ شاہ فرانس کا
رہا پس اتنا زمین کتنی مرتبہ صلح ہوتی لیکن شکست ہو گئی آخر الامر صلح
کامل ہو گئی جس کے بموجب صوبجات مرقومہ ذیل شاہ ہنری کو ملے
ملوٹن پریگورڈ کی شہر اور ان کے عوض میں ہنری
نے شاہ فرانس (لوی) کو صوبجات مرقومہ ذیل دیے جو اوس
زمانہ میں اوس کے قبضہ میں تھے۔ نوٹ مندی میں الجھو
پویتی۔

جنگ ٹیلبرٹ و سینٹس ۱۴۲۰ء

اس پادشاہ کی سلطنت بہت دنوں تک رہی لیکن اس
عرصہ میں شاہ اسکاٹ لینڈ سے کبھی لڑائی نہیں ہوئی اگرچہ

انگلنڈ کے تین شمالی ضلعوں کی نسبت کچھ نزاع رہی —
 انگلنڈ کے خاندان شاہی اور اسکات لینڈ کے پادشاہ
 کے خاندان میں دو نسبتیں ایسی ہوئیں کہ ان کے سبب سے ان
 دونوں سلطنتوں میں موافقت ہو گئی — ہنری نے اپنی بیٹی
 بیٹی جون کی شادی الگن لینڈ کے دوم شاہ اسکات لینڈ سے
 کر دی اور بعد تھوڑے عرصہ کے دوسری بیٹی ماریا کے عقد
 بھی الگن لینڈ کے سوم پادشاہ اسکات لینڈ سے کر دیا — شاہ
 انگلنڈ کی فوج اکثر ویلیس میں گئی لیکن فتح نہ پائی اور اس ملک
 کے چھوٹے چھوٹے پادشاہ اپنے ذرا ذرا سے کوہی ملکوں پر بدستور
 قابض رہے —

ازیرک شاہ ہنری فریقہ پوکٹونس کو بہت دوست
 رکھتا تھا لہذا اس نے وزیر سابق ڈی ماسون کو اس کے عہدہ پر
 بحال کر دیا اور اس کی وجہ سے اس فریقہ والوں کے بڑے مجمع ہوئے
 اور جب شاہزادی الینور ملکہ انگلستان ہوئی تو فریقہ پوکٹونس کیل
 کی بھی وہاں کثرت ہوئی کہ وہ ملکہ کے ہم وطن تھے یہ امر رعایا کو بہت ناگوار
 ہوا اور امرائے بلوی کیا اور ان کا سربراہ کارسمن ڈی مونٹفرٹ
 رئیس لیسٹون ہوا کہ وہ پادشاہ کی بہن الینور کا شوہر تھا
 ادھر تو رئیس موصوف اپنے بھنوئی (یعنی پادشاہ)

سے منحرف ہو گیا اور اودھر بادشاہ کا چھوٹا بھائی سر چارڈ جس نے
چوتھے ہما دین کئی دفعہ فتح پائی تھی اور بعد اوسکے میون ہا د شاہ
مقرر کیا گیا تھا ملک جڑا ہنی کو چلا گیا آئے اوسکی سلطنت میں
تزلزل پڑ گیا اور جو لوگ اوسکی بربادی کے خواہاں تھے انکو حوصلے
بڑھے۔ آخر الامر ویسٹ منسٹر میں کونسل ہوئی اور امرار مسلح
و مکمل جمع ہوئے پھر اکسفرڈ میں ایک اور کونسل ہوئی جو بنام
پارلیمنٹ مجنون مشہور ہے اور امرار نے اصلاح امور سلطنت کے
واسطے ایک کمیٹی جو بیس آدمیوں کی مقرر کی۔ اس کمیٹی نے قواعد
ذیل مقرر کیے۔ اول ہر ضلع کے آزاد لوگوں کی طرف سے چار
سردار بطور وکیلوں کے پارلیمنٹ جدید میں شریک ہوں۔ دوم
ہر سال شرف یعنی وہ افسر جسے انتظام ضلع اور انفاذ و اجراء
قوانین متعلق ہوتا ہے غلبہ اسے سے مقرر کیے جائیں سووم ہر سال
سرکاری روپیہ کا حساب دیا جائے۔ چہارم ہر سال تین مرتبہ مجلس
پارلیمنٹ منعقد ہو یعنی ماہ فروری اور جون اور اکتوبر میں لیکن امرار
کی آپس کی نا اتفاقی سے سلطنت کی اصلاح میں تاخیر ہو گئی اور بادشاہ
فرانس محاکم (یعنی سرینچ) مقرر ہوا اور اسنے ہنری کے موافق
فیصلہ کیا۔ اس فیصلہ نے آتش جنگ خانی انگلستان میں بجھ افراتفری
کی۔ رئیس لیپسٹن نے لندن پر قبضہ کر لیا اور جب سینٹ پال
کے گرجے میں گھنٹہ بجا تو تمام اہل شہر اوسکے جھنڈے پر گھر و شور و غوغا

تقریر پارلیمنٹ مجنون ۱۹۴۳ء

کرتے ہوئے جمع ہوئے اور غیر ملکوں کے سوداگر جو وہاں مقیم تھے
 اونٹین لوٹ لیا اور یہودیوں، بیچاروں کو ناحق قتل کیا۔ شاہ
 ھنری نے شہر لیوس واقع ضلع سسکس میں شکست کھائی
 اور گرفتار کر لیا گیا دوسرے دن اس کے بیٹے شاہزادہ اڈورڈ
 بھی اپنے تین باغیوں کے حوالے کر دیا۔ آخر الامر بادشاہ اور
 باغیوں میں مصالحو ہوا اور انھوں نے اسکو رہا کر دینے کا اقرار کیا
 لیکن اس عہد کو وفات نہ کیا۔ اس مصالحو کو مصالحو لیوس کہتے ہیں
 ھنری اور اس کے دو فوجی قید شدیدی میں رہے۔ شروع سال
 آئندہ میں رئیس لیسٹر نے ہر ضلع کے پادریوں اور امیرون اور
 سرداروں کو طلب کیا اور ہر دیہ و شہر کے وکلاء طلب کیے اور ان
 سب کی ایک پارلیمنٹ مقرر کی۔ یہ پارلیمنٹ اس زمانہ کی پارلیمنٹ
 کا نمونہ تھا یعنی پادری اور امرام بنزلہ ھوس آف لارڈس
 (محکمہ امراء) کے تھے اور وکلاء اہل شہر و قصبات بنزلہ ھوس
 آف کومنس (محکمہ معلوم) کرتھے۔

شکست و گرفتاری شاہ ھنری

۱۱۳-۱۱۴

تغیر پارلیمنٹ کا ضابطہ

۱۱۴-۱۱۵

شاہزادہ اڈورڈ پھر سے بھاگ گیا اور مقام ایوشیم
 میں جو ضلع وٹرسٹر میں واقع ہے اسے اور رئیس لیسٹر سے
 مقابلہ ہوا اور بڑی دیر تک گھمان لڑائی ہوئی۔ رئیس لیسٹر
 بادشاہ (یعنی ھنری) کو زبردستی میدان جنگ میں لے آیا اور

وہ کچھ زخمی ہو کر گر اور اگر وہ یہ چلا کر نہ کہتا کہ میں ہنری نواب و نچسٹڈ
تمہارا پادشاہ ہوں تو مارا جاتا۔ اڈورسڈ اپنے باپ کی وارسیچان
کیا اور اسے بچانیکو دوڑا۔ رئیس لیسٹرا اپنے پسر مقتول کی لاش
پر لڑا اور مارا گیا اور اسکی لاش دشمنوں نے پاپال کر ڈالی۔

اب تو پادشاہ کی سلطنت خوب مضبوط و مستحکم ہو گئی خانگی
لڑائی موقوف ہو گئی اور شاہزادہ مظفر نے اڈورسڈ مجاہدین سینٹ
لوی کا شریک ہو کر اہل اسلام سے عازم جہاد ہوا۔ ہنری نے
اپنے بیٹے کی غیبت میں انتقال کیا۔ سوار جارج سوم کے اوکسی
پادشاہ نے اتنی مدت تک سلطنت نہیں کی جتنی مدت تک ہنری نے
کی اور اس عرصہ دراز میں اسنے بہت مصائب آلام اٹھائے جو آخر کو
اسکی موت کے باعث ہوئے۔

یہ پادشاہ سفید اور سادہ لوح اور بزر دل اور کاہل تھا لکن
اسکی قسمت میں اون ایام نافر جام میں پادشاہ ہونا تھا جبکہ سلطنت
گرداب بلا و مصیبت میں گرفتار تھا اور اسکے روکنے کو دست قوی
درکار تھا۔ اپنے اعزاء و اقارب سے یہ پادشاہ محبت و ملامت
پیش آتا تھا اور اسکا قدمیانہ تھا اور بائیں آنکھ کا ڈھیلہ کچھ جھکا ہوا
تھا اسنے اسکے چہرہ کی کچھ عجیب قطع ہو گئی تھی۔

منجملہ اون امور کے جنکی ترقی اس پادشاہ کے زمانہ میں
 ہوئی ایک امر یہ تھا کہ مہین کپڑا مثل مثل وغیرہ کے انگلستان میں بلجیم
 کے لوگوں نے بنا اور پانی کے نل سیدھ کے بنائے گئے اور کاٹ کی
 مشعلوں کے بدلے شمعوں کا رواج ہوا۔ پہلے اسی پادشاہ نے
 نیوکیسل کے لوگوں کو بذریعہ پروانے کے اجازت دی کہ پتھر کے
 کوئے کافون میں سے کھود کر بیجا کون۔ پتھر کا کولا انگلستان میں اس
 افراط سے ہوتا ہے کہ اسکی سوداگری سے وہاں کے لوگوں نے
 بہت روپیہ پیدا کیا ہو۔ اس پادشاہ کے عہد میں انگلستان میں سکے طلائی
 کا رواج ہوا اور سُوجر بیکن کی تحقیق و تفتیش سے علوم و
 فنون کو بڑا فائدہ ہوا۔ یہ حکیم پیشتر راہب تھا اور اسی نے وہ شیشی
 ایجاد کیے جنہیں چھوٹی چیزیں بڑی معلوم ہوتی ہیں اور کئی قسم کی
 لالٹینیں ایجاد کیں کہ اون میں عجب عجب تماشے دیکھائی دیتے
 ہیں یہاں تک کہ لوگ اسے جادوگر کہنے لگے۔ اسی زمانہ میں براعظم
 یورپ میں ایک شخص پالسن نامی باشندہ شہر وینس
 نے سمندر کے پانی کی پیائش کا ایک آلہ ایجاد کیا اور اسکی سُوی
 دو بہتو تنکوں کے بیچ میں رکھی فقط

سلاطین معاصرین

| | |
|--------------|---------------|
| اسکاٹ لند | سنة وفات |
| الکن ندر دوم | ۱۲۴۹ هـ |
| الکن ندر سوم | |

فرانس

| | |
|-----------|---------------|
| فلپ اکسس | ۱۲۲۳ هـ |
| لوئی هشتم | ۱۲۶۹ هـ |
| لوئی نهم | ۱۲۷۰ هـ |
| فلپ سوم | |

اسپانیہ

| | |
|--------------|---------------|
| هنری اول | ۱۲۱۴ هـ |
| فرڈرک سوم | ۱۲۵۲ هـ |
| الفونس و مہم | |

شہنشاہان جرمنی

| | |
|------------|---------------|
| اوتھو چارم | ۱۲۱۸ هـ |
|------------|---------------|

سنة و ق

فهرست دوم سنة ۱۲۰۰ ع

طوائف الملوك سنة ۱۲۰۰ ع

پو پ

اوتوريس سوم سنة ۱۲۰۰ ع

سليسن چارم سنة ۱۲۰۰ ع

گر گريانم سنة ۱۲۰۰ ع

انوسينٹ چارم سنة ۱۲۵۰ ع

الگوندرا چارم سنة ۱۳۰۰ ع

امربن چارم سنة ۱۲۶۰ ع

کلمنٹ سنة ۱۲۶۸ ع

گر گري دهم سنة ۱۲۶۸ ع

باب پنجم

عہد شاہ اڈورڈ اول ملقب بہ طول الساقین سنہ ولادت ۱۲۷۲ء۔ سنہ جلوس ۱۲۷۲ء۔ سنہ وفات ۱۳۱۲ء

جبکہ اڈورڈ بیت المقدس میں مشغول جہاد تھا ایک کافر نے زہر لود کٹار او سے ماری۔ منقول ہے کہ او سکی زوجہ الینور نے فرط محبت سے او کے زخم سے زہر چوس لیا اور وہ اچھا ہو گیا۔ اس جہاد میں او سے چند چھوٹے چھوٹے کار نمایاں ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے بعد وہ فلسطین (یعنی بیت المقدس) سے چلا آیا اور جزیرہ سسلی میں پونچر اپنے باپ کے مرنے کی خبر سنی لیکن شہر گین میں او تھے اور ایک شخص سے فساد ہو گیا اسوجہ سے او سکے گھر جانے میں تاخیر ہو گئی۔ وہ فساد یہ تھا کہ شاہزادہ اڈورڈ اور رئیس جیلنس میں بھلے تو شغل نیزہ بازی ہوا آخر کو خوب لڑائی ہوئی جس میں انگریزی سردار غالب آئے۔ قبل انگلستان میں پونچھنے کو اڈورڈ نے رئیس زادی فلنڈر اس سے ایک قصہ طے کیا کہ او سکے سبب سے اُن کی تجارت میں بڑا خلل پڑ گیا تھا۔ اس مال (یعنی اُون) کی قدر انگلستان میں بلجیم کے بزاز بہت کرتے تھے۔

دو برس بعد دھنرانی کی وفات کے شاہ اڈورڈ اور اوسکی بی بی نے ویسٹ منسٹر میں تلج پھنا۔ اوس زمانہ میں الکنزڈ شاہ اسکاٹ لینڈ بھی وہیں تھا اور اوسکی مسافرت کا خرچ چاس روپیہ روز سرکار شاہی سے مقرر تھا۔ شاہ اڈورڈ کو بڑی آرزو تھی کہ ویلس اور اسکاٹ لینڈ کو فتح کرے تاکہ تمام جزیرہ برطن اعظم اوسکی سلطنت میں شامل ہو جائے۔

انگلستان کے پادشاہوں میں سے بہتوں نے چاہا تھا کہ ملک ویلس کو مغلوب کر لیں لکن کچھ نہ ہو سکا تھا۔ وہاں کے لوگ اکثر کوہ سنوڈن اور پلنلیمن کے جنگلوں اور کھوون میں رہتے تھے لہذا نور من کے سواروں کا کچھ بس اونسو نہ چل سکتا تھا اور انھیں پانہ سکتے تھے۔ مگرن رمال نے خبر دی تھی کہ جب ویلس بنایا جائے گا تو ایک شاہزادہ ویلس کا لنڈن میں پادشاہ کیا جائیگا وہ زمانہ اب آیا کہ ایک بہادر شاہزادہ اس تھمر کے تخت پر قابض ہوا اور اہل ویلس کے حوصلے بڑھے۔ جب شاہ اڈورڈ نے اہل ویلس سے بیعت طلب کی تو انکو تیس لوہن ذباستھار و استھان بیوت سے انکار کیا آخر یہ مثل کہ غرور کا انجام خرابی ہے صادق آئی۔ پانچ برس تک شاہ انگلستان ملک ویلس میں پھرا کیا اور اسکے ہمراہ جو فوج تھی وہ کوہستان کی لڑائی میں کار آزمودہ و مشاق تھی۔ الغرض اوس ملک کو

رئیس لولن نے پادشاہ کا مقابلہ بڑی بھادری سے کیا اور وہائی کے راستہ میں فوج شاہی کا معارض و سدراہ ہوا اور وہیں پر پار گیا۔ اس اوسکے مارے جانے سے ملک ویلس کی خود سری جاتی رہی۔

رئیس ویلس کو حوصلہ ملک گیری و آرزوئے خود سری پر مضحکہ کرنیکے واسطے پادشاہ انگلستان نے اوسکا سر کاٹ کر لندن میں بھیج دیا اور ازراہ تمسخر و سپر عشق پچان کا تاج رکھ کر مجلس ناوس کے دروازہ پر لٹکا دیا۔ بعد لیولن کے مار پچانے کے اوسکے بھائی ڈیوڈ نے کچھ عرصہ تک پادشاہ کا مقابلہ کیا لیکن خود اوسیکو اہل وطن نے اوسے دشمن کے حوالے کر دیا اور پادشاہ کے حکم سے اوسنے پھانسی پاتی۔

شاہ اڈورڈ پر لوگوں نے یہ تہمت لگائی ہے کہ مقام کوئی شاہی پر اوسنے سب ویلس کے بھائوں کو قتل کر ڈالا کہ مبادا اونکو اشعار پر تاثیر و شجاعت انگیز سنکر اونکے اہل وطن کو غیرت و حمیت آجائے اور وہ لڑائی سے نہ باز آئیں۔ نہیں معلوم یہ حکایت صحیح ہے یا غلط لیکن گوی شاعر نے اسی قصہ پر ایک غزل تصنیف کی ہے اور مشہور ہے۔

پیشتر شاہ اڈورڈ اول ہی نے اپنے بڑے بیٹراڈورڈ دوم کو اوسکی صغریٰ بین خطاب پر انس آف ویلس (شاہزادہ ویلس) دیا تھا اس واسطے کہ وہ اوس ملک کو ایک ضلع مستملی بہ کیوں ناسروں میں پیدا ہوا تھا بس اوس زمانہ سے یہ دستور ہو گیا کہ پادشاہ انگلستان کی اکبر اولاد کو یہی خطاب ملتا ہے۔

مارک گورٹ شاہزادی کو مرزا سردار شان سلطنت اسکات لینڈ میں جھگڑا
پڑا اور تیرہ شخصوں کو دعویٰ راشت کیا لکن این میں سوجان بیلکیال ویرا بٹ برو
کو دعویٰ کو ترجیح تھی۔ یہ دونوں شاہزادی شاہ ڈیوڈ کی نسل سے تھے
جو شاہ ولیعزیز کا چھوٹا بھائی تھا بیلکیال تو پادشاہ ندکور (نیری ڈیوڈ)
کی بڑی بیٹی کا پوتا تھا اور برٹوس اسکی چھوٹی بیٹی کا بیٹا تھا۔ اڈورڈ
شاہ انگلستان نے اپنے تئیں اس نزاع میں دست اندازی کرنے کا
مستحق ٹھرایا اس دلیل سے کہ جب شاہ ولیعزیز کو ہنری دوم شاہ
انگلنڈ نے قید کیا تھا تو اسنے اقرار کیا تھا کہ میں پادشاہ انگلستان
کی رعیت ہوں پس سراچا سرڈ اول کو اسکا استحقاق نہ تھا کہ ولیعزیز
نے جو اپنی رعیت ہونیکلی سند لکھ دی تھی اسے وہ بیچڈالے اسواسطے
کہ وہ دستاویز اس ایک کا مال نہ تھا بلکہ تمام پادشاہان انگلنڈ
کا مال تھا۔ پس اس حیلہ سے اڈورڈ نے چاہا کہ اسکات لینڈ کے
مقتضات میں دخل دے اور بیلکیال کو اس ملک کا پادشاہ مقرر کیا۔

ان واقعات کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد پادشاہ انگلستان
اور شاہ فرانس میں جنگ بحری شروع ہوئی۔ اس لڑائی کا منشا یہ ہوا
کہ انگریز جہاز رانوں میں سے ایک شخص نے ایک نورمن کو مار ڈالا
پس نورمن لوگوں نے ایک انگریزی جہاز چھین لیا اور انہی ہم قوم کو
اس شاہزادی کا خطاب نوروی کی بیگم مشہور ہے ۱۲۔

بدلے اوس مین سے ایک انگریز مسافر کو نکال کر جہاز کے مستول پر اوسے
 بھانسی دیدی۔ یہ ماجرا سنکر سب ملاح سینک کی بندرگاہ کے
 جمع ہوئے اور بہت سے جنگی جہاز آب نامی ڈووسرا اور خلیج
 بسکی مین اکٹھا ہوئے اور بہت سی لڑائیاں ہوئیں جنہیں اکثر
 انگریزوں کی فتح ہوئی۔ شاہ اڈورڈ کو پادشاہ فرانس نے طلب
 کیا لکن اوسنے وہاں جانے سے انکار کیا اور لڑائی پر آمادہ ہوا۔
 لڑائی مین صرف کرنے کو اوسنے کچھ روپیہ تو یہودیوں کو لوٹ کر جمع کیا
 اور کچھ رعایا سے بطور ٹیکس کے لیا چنانچہ اوسنے اُون پر نصف
 حرک کے بدلے پانچ حرکس نے بوجھ ٹیکس مقرر کیا اور لنڈن
 کے سوداگروں کی کوٹھیوں مین جتنا اُون اور چمڑا تھا اوسنے دو مرتبہ
 ضبط کر کے بیچ ڈالا۔ اڈورڈ کے جنگی جہاز بندرگاہ پورسٹس متہ
 مین فرانس کی لڑائی پر تیار تھے اور پادشاہ کو سچ کیا ہی چاہتا تھا کہ
 اوسنے سنا کہ ملک ویلس مین بڑا بلوی ہوا پس وہ لنڈن کو پھر آیا اور
 ویلس سے فساد دفع ہوا تو اسکات لنڈن مین بلوی ہوا اس
 سبب سے اوسے ٹھہرنا پڑا۔

اڈورڈ نے کئی مرتبہ بیلیم شاہ اسکات لنڈن
 کو لنڈن مین طلب کیا کہ اپنی حرکات ناشائستہ کی جوابدہی کرے اوس
 اپنی محکومیت بہت شاق معلوم ہوئی اور پادشاہ سے منحرف ہو گیا

لیکن اوستے مقابلہ نہوسکا اور تھوڑے ہی عرصہ میں مغلوب ہو گیا اور
 تخت سلطنت پر سے اٹھا دیا گیا اور تھوڑے دنوں کے بعد پادشاہ
 کی اجازت سے نوس منڈی کو چلا گیا۔ اڈوس ڈنے تمام
 اسکاتلنڈ میں شہر الجن تک دور کیا اور وہاں کے لوگوں
 سے جبراً اپنی اطاعت قبول کروائی اور جب وہاں سے مراجعت کی
 تو رئیس سٹری کو اوس ملک کا امین و محافظ مقرر کیا۔ بعد اڈوس
 کی مراجعت کے اسکاتلنڈ میں پھر لڑائی شروع ہوئی لیکن اس
 لڑائی کی حکایت صرف اسکاتلنڈ کی تواریخ میں مرقوم ہے۔ وہ قصہ
 یہ ہے کہ اس لڑائی میں والیس اور جروس نے جو بیل لیل کے
 ہمسر (یعنی راجوٹ جروس) کا پوتا تھا بڑی جرات و جوانمردی ظاہر
 کی اور اسکا انجام یہ ہوا کہ اسکاتلنڈ خود سر و خود مختار ہو گیا۔
 تین برس قبل اس واقعہ کے اڈوس ڈنے پادشاہ فرانس سے مصافحہ
 کر کے صوبہ گین پھر لے لیا تھا کہ یہ صوبہ پادشاہ مذکور نے اوس سے
 بفریب لے لیا تھا۔ جب اوس پرانے سپاہی نے (یعنی شاہ اڈوس)
 یہ خبر سنی کہ جروس مقام اسکون میں تخت سلطنت اسکاتلنڈ
 پر بیٹھا تو وہ بہت آشفتہ خاطر ہوا اور اوسنے چاہا کہ کسی طرح
 اسکاتلنڈ میں پونہج جاؤں اور یہ اوسکا آخری مهم تھا۔ الغرض
 اڈوس ڈ بڑی مدت تک شہر کارلائیل میں بستر بیماری پر پڑا رہا
 اور مقام براؤن سینڈس میں انتقال کیا۔ مرتے وقت اوسنے

یہ وصیت کی تھی کہ میری نعش لشکر کے آگے آگے اسکاتلنڈ کی لڑائی پر لے جانا۔

پہلی بی بی الینور سے جو نسلیع میں مر گئی تھی اسے چار بیٹے تھے جن میں سب سے بڑا ڈورڈ تھا جو بہ لقب اڈورڈ دوم انگلستان کا پادشاہ ہوا اور دوسری زوجہ مارگریٹ شاہزادی فرانس سے اسے ایک بیٹی اور دو بیٹو تھے اڈمنڈ اور ٹامس

شاہ اڈورڈ مین بہت سی اچھی صفتیں تھیں۔ وہ بڑا بہادر سپاہی تھا اور امور ملکی کے انتظام و انصرام میں بہت ذہین و ہوشیار و خوش تقدیر تھا لکن ظلم کرنا اور انتقام لینا اور زیادہ طمع کرنا یہ صفتیں تو پادشاہان پلین ٹیجنٹ کی گویا جزا لائنق تھیں۔ پادشاہ موصوف بلند بالا اور عالی شان تھا۔

اس پادشاہ کے عہد میں دو تغیر عظیم آئین سلطنت میں ہوئے اول یہ کہ پادشاہ کو اسکا اختیار نہ رہا کہ بدون اجازت پادلیمنٹ کسی پریٹیکس مقرر کرے یا کسی سے روپیہ کی مدد طلب کرے دوم یہ کہ جب ارباب محکمہ عوام پادشاہ کو روپیہ دیتے تھے تو اس کے ساتھ اپنی شایان

کی رفع ہونے کے واسطے عرضیاں دیتے تھے اس سے رقتہ رقتہ اوہیں
نئے قوانین تجویز کرنے کا اختیار ہو گیا۔

جب یہود جام تلخ کام ظلم و جفا تا در پیچکی تو سنہ ۱۸۵۹ء میں
ملکت انگلستان سے نکال دیے گئے اور اکثر سٹارون نے ملک لمبرڈی
سے آکر لندن میں محلہ لمبرڈ اسٹریٹ میں بود و باش اختیار کی
اور وہاں یہودیوں کے بدلے مہاجن اور کوٹھی والے ہو گئے اس سبب
اوس محلہ کا نام لمبرڈ اسٹریٹ ہو گیا اور جسروہاں مہاجن اکثر آیا کرتے
ہیں۔ اس نوجوانہ میں پنچکیان اور عینکین اور شرقی ملکوں کا کاغذ اور شہر
ونس کے آئینے انگلستان میں مروج ہوئے مکن کو لون کو استعمال کی جاتا
ہو گئی اس واسطے کہ اونکے دھوپن سے لوگون کو تکلیف ہوتی تھی اسکاٹ
لنڈ کے منگھامی سلطانی اور وہ کرسی جسروہاں کے پادشاہوں کو تاج
پھنایا جاتا تھا شاہ اڈورڈ انگلستان میں لے آیا اور اوس ملک
کے تمام کاغذات جلوا دیئے کہ اونکے دیکھنے سے وہاں کو لوگون کو لڑائی کا
حوصلہ نہ باقی رہے۔ شاہ اڈورڈ اول نے سنہ ۱۸۰۱ء میں خانقاہ
ولیسٹ منسٹر کو عمارت کی تکمیل کی اور وہاں وہ کرسی جسپر پادشاہ تاج
پہنتے تھے اور وہ پتھر جس پر بنا بر بعض آیات کو حضرت یعقوب بیت
اہل میں اپنا سر رکھ کر سو رہے تھے رکھوا دیا فقط

الاطین معاصرین

| | | |
|----------------|-------|-----------|
| اسکاٹ لینڈ | | سنہ ۱۸۱۷ء |
| الگوینڈر سوم | | سنہ ۱۸۱۷ء |
| ملکہ ماری گرت | | سنہ ۱۸۱۷ء |
| بیلیال | | سنہ ۱۸۱۷ء |
| عوا آف الملوکی | | سنہ ۱۸۱۷ء |
| رابوٹ اول | | |

فرانس

| | | |
|----------|-------|-----------|
| فلپ سوم | | سنہ ۱۸۱۷ء |
| فلپ چارم | | |

اسپانیہ

| | | |
|--------------|-------|-----------|
| الفونزو دہم | | سنہ ۱۸۱۷ء |
| سینچو چارم | | سنہ ۱۸۱۷ء |
| فرڈیننڈ چارم | | |

شاہنشاہان جرمنی

| | | |
|--------|-------|-----------|
| سندوفا | | |
| مروڈلف | | سنہ ۱۸۱۷ء |
| آڈلفس | | سنہ ۱۸۱۷ء |

پروٹ

005

۱۲۵۹

تاریخ

21764

میں نے

۱۷۵۹

100

1766

一、

٤١٨

کتابتِ بیاض

2170

اَوْنُوْرِسْ تَمَام

FLAS

100

1595

1990

159

١٥٠٣

10

...

بسم الله الرحمن الرحيم

ع

باب ہشتم

عہد شاہ ادور دوم۔ مولد کیرنارون۔
سنہ ولادت ۱۷۸۴ء سنہ جلوس ۱۷۹۳ء۔ سنہ وفات ۱۸۳۷ء

شاہ ادور دوم کی ہڈیاں قبرستان ویسٹ منسٹین
دفن کی گئیں۔ شاہ اسکات لینڈ سے لڑائی موقوف رہی۔
یہ امور تو پادشاہ متوفی کی وصیت کے موافق ہوئے۔ شاہ ادور دوم
دوم نے اپنے لڑکپن کے دوست پیرس گیوسٹن کو کہ فاق
وفا جرتھا اور ملک بدر کر دیا گیا تھا پھر بلالیا اور تولیت و نظام مہام
سلطنت او سے سپرد کر کے خود شاہزادی ازابلا دختر حسینہ
جمیلہ فلیپ شاہ فرانس سے شادی کرنے کو شہر بولون کو
روانہ ہوا۔ گیوسٹن کی حشمت و شوکت پر اراکین دولت خا
کھاتے تھے اب او سنے بیہودہ لقب اونکے رکھے اسے وہ غضبناک
ہوئے۔ پادشاہ سادہ لوح نے دو مرتبہ وزیر شریکو ملک بدر کیا
لیکن دونوں مرتبہ او سے پھر بلا کر خلعت وزارت عنایت کیا آخر الام
امراء نے ایکہ کر کے بے درسی نواب لنکسٹر او سے قلعہ اسکاد برا
مین گرفتار کر لیا اور ضلع واسکین کوہ بلیک لوپا و سکا سر
کٹوا ڈالا۔ قبل قتل ہونے وزیر موصوف کے ارباب پارلیمنٹ

قتل گیوسٹن ہارلمام سلطنت ۱۸۳۷ء

دست بر قبضہ شمشیر جمع ہوئے اور اکیس ۱۲ امیرون کی کونسل مقرر کی کہ پادشاہ کے گھر کا انتظام کریں اور سلطنت کی اصلاح و نظام کریں۔ ان امر کا نام منتظمین مملکت ہو گیا۔

اس اثنا میں جرّوس شاہ اسکاتلنڈ زبیر لنتہ کو اور سر وکسبر اور اڈنبرا اور پرتھ ویلیے تھے اور سر اسٹورلنگ کا محاصرہ کر لیا تھا اسکے بچا نیکو شاہ اڈورڈ شمال کی جانب روانہ ہوا۔ جرّوس نے تیس ہزار چیدہ سپاہیوں سے فوج انگلستان کا مقابلہ میدان بینک بون میں کیا اور دشمن کو شکست دی۔ پانچ برس بعد اس لڑائی کے شاہ اڈورڈ دوم نے جرّوس کا محاصرہ کیا کہ یہ شہر اسکاتلنڈ کی کنجی کھلاتا تھا لیکن اس نے پھر شکست کھائی اور مصاحمہ کر لیا۔ قریب اسی زمانہ کے اڈورڈ جرّوس برادر پادشاہ اسکاتلنڈ ایرلنڈ میں آیا اور شہر کٹو کفر گس میں تاج شاہی چھنا اور دو برس تک صوّت السٹورپ قابض رہا آخر جنگ فاگس میں مارا گیا اور اسکے مار جانے سے شاہ انگلنڈ کی سلطنت ایرلنڈ میں پھر قائم ہو گئی

جنگ بینک بون و شکست شاہ انگلنڈ

تسلط اڈورڈ جرّوس بر ایرلنڈ ۱۲۸۴ء

۱۲۸۴ء اور ۱۲۸۵ء میں اہل انگلستان مصائب آلام قحط میں مبتلا رہے۔ اور ون کا تو کیا ذکر پادشاہ کے دسترخوان پر بھی کچھ

تھوڑی سی روٹی ہوتی تھی۔ غراب اور خٹون کی جڑ اور گھوڑے اور کتے
کا گوشت کھاتے تھے اور شراب بنا موقوف ہو گیا تھا کہ انہیں خلیج
نہو۔ جب تھک گیا تو وہ بار آتی۔ اُمرانے اپنے نوکر چاکر و بھڑکے دیو
یہ چارے سو اچھوری اور ڈاکہ زنی کے اور کیا کرتے انہیں تڑنگری
اور تاراجی اور خون ریزی تمام ملک میں بشت ہوتی۔

اب اور دشمن نے اسپینسر اور اسکا بیٹا شاہ اڈورڈ
کے مصاحب خاص بنے اور چونکہ ان دونوں نے بھی ویسی حرکتیں
کیں جیسے گیوسٹن نے کی تھیں لہذا اسکا حال بھی ویسا ہی ہوا
ان مصاحبین تازہ کے قصہ میں طول دینا بیکار ہے خلاصہ یہ کہ ان
دونوں نے بھانسی پانی باپ نے ہوسٹل میں بیٹو فوہیر فریڈر

پادشاہ نے نواب لنکسٹر کو مقام پونیڈل کسٹین
مروا ڈالا اسے معلوم ہوا کہ گیوسٹن کا مارا جانا ایک دل
میں کہ کتنا تھا لیکن نواب موصوف کے شرکار موجود تھے اور یہ
ایسے سانحے ہوئے کہ انکی قوت اور زیادہ ہو گئی۔ اڈورڈ
اور اسکی بی بی بین علانیہ لڑائی ہوتی اور ملکہ فرانسیس میں بھاگ
گئی اور اس کے بعد اسکا بیٹا بھی وہیں چلا گیا ان کے بعد نواب
مورے بھی گئے کہ نواب لنکسٹر کے متوشلین میں سے تھا اور

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

یہاں خورشید چھوڑا۔ یہی تو زمین کے نور ہے۔ فوج فرخسہ کی قہرزہ بیکہ
 غلام اسفند کے ہونے پر بھی۔ پادشاہ ویلس میں جھاگ گیا اور ملک
 کی طاقت قبول کر لی۔ پھر پارلیمنٹ نے اسے سلطنت سے مغرور
 کر دیا اور اس کے بیٹے کو پادشاہ کر دیا۔ پادشاہ مغرور کو قلعہ بیکہ
 پھیرا تا ایک مجلس ہو گئی۔ وہ بیکہ وستم ہار گیا۔ اس کے قتل
 حال فقط اتنا معلوم ہے کہ اس شب تیرہ و تار میں مجلس ہو گئی۔
 قتل کی آواز کی دوسری دن صبح کو جو پہلے کے لوگ اٹھو تو پادشاہ
 کو مردہ پایا اور اس کی لاش کو خفیہ گلی سائو میں دفن کر دیا۔
 شاہ اڈورڈ دہم کے کئی اولاد تھی۔ آڈورڈ سوم اس کا
 جانشین ہوا۔ جہاں چھٹین میں مر گیا شاہزادی جین فرڈیوڈ
 دوم شاہ اسکات لینڈ سے شادی کر لی اب شاہزادی الینور
 باقی رہی۔

اڈورڈ دوم متلون المزاج اور کابل الوجود تھا۔
 دن بھر سیر و شکار میں مصروف رہتا تھا رات بھر ناز رنگ میں
 مشغول رہتا تھا اور انتظام سلطنت مصاحبین مخصوصین پر چھوڑ
 دیتا تھا۔ اس کی صورت اپنے پدر جنگ جو کو مشابہ تھی

اسی پادشاہ کے عہد میں انگلستان میں ظروف گلی استعمال

شروع ہوا اور سودہ لے سیکڑا ہو گیا اور ہنڈی کا رواج ہوا اور اہل
انگلستان اور اہل وِنس مین در باب تجارت عہد و پیمان ہوا —
علاوہ برلین ایک سانچہ یہ ہوا کہ فرقہ ٹیمپلرس مغلوب و مخذول ہوا
اور مدرسہ عالیہ ڈبلن قائم کیا گیا اور سنہ ۱۸۳۱ء میں ٹیبل نے ملک
سوٹن سرلنڈ کو خود سر و خود مختار کر لیا۔

سلاطین مجاہدین سنہ وفات

اسکاٹ لند

سربوٹ اول

فرانس

فلپ چہارم سنہ ۱۳۱۴ء

لوی دہم سنہ ۱۳۱۶ء

فلپ پنجم سنہ ۱۳۲۲ء

چارلس چہارم

اسپانیہ

فرڈرک چہارم سنہ ۱۳۱۲ء

الفونزو یازدہم

شہنشاہان جرمنی

البرٹ سنہ ۱۸۷۱ء
 ہنری ہفتم سنہ ۱۸۷۲ء
 لوی چہارم

پوپ

کلمنٹ پنجم سنہ ۱۸۷۴ء
 جان بست دوم

پاک ہفتم

عہد شاہ ادورس دوم - مولد وندس سنہ ولادت
 ۱۸۵۲ء - سنہ جلوس ۱۸۵۸ء - وفات ۱۸۷۲ء

ادورس دوم کمسنی میں بادشاہ ہوا - وہ اور اسکے وزیر ایک
 ازابلا اور نواب موسٹیس کے بس میں تھے اور انھیں اختیار ملی
 اسکاٹ لینڈ کی فوج نے انگلنڈ کے اضلاع شمالی
 پر حملہ کیا اور چونکہ اوس فوج میں سب سوار تھے اور ہر سوار کی خرید میں
 سوا ایک بجو کی تھیلی کے اور کچھ سامان نہ تھا لہذا وہ ایسے تیز جا رہے تھے

کہ اوکھا تعاقب شوار تھا۔ شاہ اڈورس ڈ نے حکم دیا کہ جو شخص بٹلا دے کہ دشمن کی فوج کس راہ سے آتی ہے اسے درجہ بدری اور ہزار روپیہ سالانہ مادام الحیوۃ دوں گا۔ ٹامسن روکی نے یہ انعام لیا اور پادشاہ کی فوج کو دربار وئیور پر لگیا جسکے دوسرے کنارے پر لشکر مخالف مقیم تھا۔ مگر لڑائی نہ ہوئی اور پانچویں دن شب کو جبکہ دونوں لشکروں میں سناٹا تھا اسکاٹ لنڈ کی فوج اپنے ملک کو راہی ہوئی اور تھوڑے عرصہ کے بعد متناہصین مصلح ہو گیا اور اڈورس ڈ نے موس ٹیم کی صلاح سے یہ امر قبول کر لیا کہ اسکاٹ لنڈ کی سلطنت انگلنڈ سے علیحدہ اور خود سر ہے۔ اس مصلح کی تقویت اور استحکام اس سبب سے ہوا کہ شاہ اڈورس ڈ نے اپنی بہن جین کی شادی ڈیوڈ شاہزادہ اسکاٹ لنڈ سے کر دی۔

اس مصلح سے ملکہ ازابلا اور نواب موس ٹیم کی بی بی بدنامی ہوئی اور او دھراو خون نے پادشاہ کے بچا نواب کینٹ کو مروا ڈالا اور شاہ اڈورس ڈ خود جوان ہوا اور اب اسکا سن اٹھارہ برس کا ہوا غرض ان وجوہ سے ملکہ اور اس کے شیر خاص کی قوت اور حکومت بالکل تشریف لیگی نواب موس ٹیم کو قلعہ نوٹنگھم میں گرفتار کر کے ایک درخت پر پھانسی دیدیا ملکہ ازابلا

مجلسرے داینزنگ مین ستائیس برس لڑیاں رگڑا کی ویرال مین
ایک دفعہ پادشاہ بٹکفاو سے دیکھنے کو جاتا تھا۔

اس اثنا مین رابوٹ بروس شاہ اسکاٹ لنڈ
مر گیا اور اوسکا بیٹا دیوڈ صغیر سن تھا۔ اڈورٹ بیللیال
نے جسکا کم ہمت باپ شاہ انگلنڈ کی طرف سے اسکاٹ لنڈ
کا حاکم رہا تھا بڑی سرگرمی سے کوشش کی کہ اوس ملک کو یلے اور شہر
بروٹک کا محاصرہ کر لیا۔ چونکہ وہاں کا قلعہ بہت ضروری اور کثیر المنفعہ
تھا لہذا خود متولی سلطنت اسکاٹ لنڈ اوسکی حفاظت وصہایت
کے واسطے گیا اور کوہ ہالیدون پر شاہ انگلنڈ سے مقابلہ
ہوا کہ وہ بیللیال کا طرفدار تھا الغرض اہل اسکاٹ لنڈ نے بڑی
شکست فاش کھائی اور اوس ملک کی سلطنت بیللیال کے ہاتھ
آئی اور اضلاع جنوبی دریائے فوسر تہ چند مدت تک شاہ اڈورٹ
کے تحت حکومت رہے

شاہ اڈورٹ نے بڑی جد و کد کی کہ فرانسیس اور
انگلنڈ ان دونوں ملکوں کی سلطنت میری ذات خاص مین جمع
ہو جائے۔ فلپ چہارم شاہ فرانس کے تینون بیٹے لاوارث مرے
تھے لہذا اڈورٹ شاہ انگلنڈ اور فلپ نواب ویلوی

جنگ ہالیدون ۱۹ جولائی ۱۳۱۴ء

پوری سلطنت ہوئے اور ان دونوں کا دعویٰ اسپر مبنی تھا کہ
 اڈورڈ فلپ چارم کا نواسہ تھا اور فلپ تیس ویلوی وک
 بختیجا تھا لیکن چونکہ فرانس کے قانون کے بموجب عورت سلطنت
 محروم ہے لہذا اڈورڈ بسبب قرابت مادری کے محبوب الارث
 رہا اور فلپ پادشاہ ہو گیا۔ پادشاہ انگلنڈ فرانس میں ملک کا اُون
 اور ٹین ضبط کر لیا اور اپنے جواہرات گرورکھے اور اپنی سپر پر
 پادشاہ فرانس کا معرکہ بنوایا اور فرانس میں کوروانہ ہوا باین نیت کہ اب
 اپنا حق میدان جنگ میں بزور شمشیر ثابت کروں گا۔ دولڑائیوں
 میں تو کسی طرف کی فتح نہوئی آخر فوج انگریزی نے ساحل بلجیو
 جنگ بحری فتح کی لیکن شہر ٹورنی کے قریب سپاہ فرانس میں فوادی
 مار کر نکال دیا پھر برسوں تک لڑائی موقوف رہی برسوں کے
 بعد پھر لڑائی شروع ہوئی مگر کسی کی فتح و شکست نہوئی آخر ساتویں
 برس فوج انگریزی شہر گین میں داخل ہوئی اور شاہ اڈورڈ
 اور فوج ایک شہر کیلی کے سمت روانہ ہوا اور سپاہ فرانس میں
 روبرو دریائے سین اور سوم سے عبور کر گیا اور کرسی میں
 فتح پاتی جتنے کیلی کا راستہ کھل گیا۔ لڑائی کی صبح کو خونریزی او
 ہلاکت کے آثار ہولناک عیان ہوئے کہ قیامت کا طوفان آیا اور بجلی
 چمکی اور بادل گر جا۔ سہ پہر کو پانچ بجے کے بعد فوج فرانس میں کے سوار
 سرداری امیر النکن اور ایک گروہ جینوا کے تیر اندازوں کا انگریزی

فرانس میں اڈورڈ سوم فرانس میں

فرانس میں اڈورڈ سوم فرانس میں

جنگ کے

لشکر پر حملہ کر نیکو بڑھا۔ فوج انگریزی نے تیرون کا رستہ برساتا یا اور لشکر
فرانسیسی نے جھڑپ کھائی مگر اوسپر تیرون کا منہ پڑا کیا اور گھوڑے پر
گھوڑا اور آدمی پر آدمی زمین پر لوٹنے کا آخر سوار پریشان ہو کر بھاگے۔
اب پیدل یونین لڑائی شروع ہوئی اور پیچھے کی صفیں آگے بڑھیں اور
انگلستان اور فرانسیس کی فوجیں گتھ گتھ گتھ۔ شاہ اوسر ایک
پون چکے پر کھڑا ہوا لڑائی کا تماشا دیکھ رہا تھا اور اپنی فتح کا اوسر ایسا
یقین کلی ہو گیا کہ جب ولیعہد پر فوج مخالف کا زیادہ و باق پڑا تو اوسنے
مدد مانگی بادشاہ نے مدد دی اور کہا کہ اس لڑکو کو آپ ہی لڑنے دو کج کا
معرکہ ایسی کے ہاتھ رہے۔ شاہ فرانس نے ہزار چاہا کہ انگریزی کی مدد
کی صفیں چیر کر اپنی فوج مفور سے جا ملے مگر کچھ نہ ہو سکا اور بڑے بڑے
بہادر سردار اوسکی فوج کے مرکز کرنے لگے اور اوسکا گھوڑا بھی مار گیا
اب اوسکو سوا بھاگ جانیکے اور کیا چارہ تھا۔ دوسرے دن اسی بھی
شدید و غلیظ لڑائی ہوئی چنانچہ منقول ہے کہ گیارہ شاہزادے اور بارہ
سردار اور تیس ہزار سپاہی اس روز کام آئے۔ جان شاہ بھی میا
بھی اس لڑائی میں مارا گیا۔ یہ بادشاہ اندھا تھا اور اسے چار سردار لڑائی
میں لیگتے تھے اس طرح سے کہ اپنے گھوڑوں کی لگامیں اوسکو گھوڑی
کی لگام میں باندھ دی تھیں اور اس بادشاہ کا خود جس میں چار پتر مرغ
کے لگے ہیں اور اسکا تمغہ جسمیں یہ کندہ ہے۔ میں خدمت کرتا ہوں۔
یہ دونوں چیزیں اب تک ولیعہد بادشاہ انگلستان پھنتا ہے۔ لکھا ہے کہ چل تو پکا

استعمال اسی جنگ کو سی مین ہوا

جنگ نوٹس کی دس ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۴ء

جس سال یہ لڑائی ہوتی اوسی سال دو مہینے کے بعد ایک اور لڑائی ہوتی جسے نوٹس کہو س کہتے ہیں۔ اس لڑائی کی اصل یہ ہے کہ جب ڈیوڈ شاہ اسکات لینڈ نے اپنا ملک چھو پایا تو شاہ فرانس کا طرفدار بنکے انگلینڈ پر حملہ کیا فلپا شاہزادے ہینالٹ فرانس سے شکست دی اور گرفتار کر لیا فی الحقیقت شاہزادی بھی ایسی جوانمرد اور شجاع تھو جیسے اسکا شوہر تھا

اب فاتح جنگ کی سی نے شہر کیلی کا محاصرہ کر لیا لیکن نہ اوسنے دھس بنوا سنے نہ محصورین شہر پر کلین چلائین بلکہ بارہ مہینے تک اونپر آٹ و انہ بند رکھا آخر جب وہ فاقہ کشی سے ہلاک ہونے لگے تو بھجوری شہر کی دروازے کھول دی۔ اس شہر میں پادشاہ انگلستان فری اپنی رعایا کو بسا یا چنانچہ دو سے برس سے زیادہ تک یہ شہر بہت آباد رہا اور انگلستان سے اسباب تجارت یہاں آکے فروخت ہوتا تھا۔ اب ملک الموت نے ایسی پھونک ماری کہ سب لڑنیوالوں کا دم بند ہو گیا۔ ایک مرض خوفناک جسے کالی بلا کہتے ہیں ممالک ایشیا اور بلا وجوہی یورپ کو صاف کرتا ہوا فرانس میں اور انگلستان پر نازل ہوا۔ لندن کے قبرستان بھر گئے اور سارے

ملک میں مردہ جانور سڑا کیے اور اونکی عفتوت سی ہوا کی سمیت اور زیادہ
 ہوئی محنت اور تجارت بند ہو گئی صد ہا غراب ایک ایک دن میں ہلاک
 ہوئے امرا اپنے قلعوں کے دروازے بند کر کے بیٹھے ہو غرض شہر
 میں مصیبت و بربادی نظر آتی تھی۔ و بار کے بعد بہت سی خرابیاں
 ہوئیں۔ تمام اہل حرفہ اور کاریگر ہلاک ہو چکے تھے کہ غراب کی جان پر
 و بار ہمیشہ بھاری ہوتی ہے اور جو بیمار سی بچے اونہوں نے ملک
 چھوڑ دیا۔ اناج کو کھریان کے کھریان گھن سے غارت ہو گئے کیونکہ
 اتنا روپیہ کسکے پاس تھا کہ وہ اتنی مزدوری دے کر اناج کو ٹاٹا کھا
 کی لاگت چوگنی ہو گئی۔ عوام الناس کے زعم میں نزل بلاء کا یہ سبب
 تھا کہ اوس زمانہ کے مرد و ہاریون کو بل دے دیکر چڑھا رہے تھے اور عورتیں
 مردوں کا لباس پہنتی تھیں لہذا سرکار نے قانون جاری کیا کہ لباس
 میں اسراف نہونے پائے۔ ایک گروہ شدید التعصب لوگوں کا
 ہنگری سے آیا اسکا نام کوڑی باز مشہور ہے کیونکہ یہ لوگ اپنی
 اوپر کوڑی مارتے ہوئے سارے ملک میں گھومتے پھرتے تھے کہ یہ بلاء عظیم
 دفع ہو جائے۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ اوس زمانہ میں جو انگلستان
 میں امراض بائیہ ایسوشید و مملکت مزمین ہوتے تھے تو اسکا سبب یہ
 تھا کہ مکانات اور شرمین صاف نہ ہتی تھیں اور لوگ کثیف رہتے تھے۔
 چونکہ اب اس ملک میں مکان ہوا دار ہوتے ہیں اور نالے میران صاف
 رہتی ہیں اور غذا صالح و لطیف ہوتی ہے اور پانی بہت صرف ہوتا ہے

دہلی اب ایسی دہار شدہ انگلستان میں نہیں آتی جیسے مشرق کو بعض
جنگ اور کشیدہ شہروں میں ہوتی ہے اور اس حقیقت کو مدافعتی کے
سبب سے اونٹن مارنے والے و بانیہ میں بھی خفت ہو گئی ہے جو یہ شہریتا پر دوی
ابتک اس قوم (انگریز) پر مسلط ہوتی ہیں۔

اس تنازع میں فلپ شاہ فرانس مر گیا تھا اور اس کا بیٹا جان
پادشاہ ہوا تھا۔ ۱۷۵۷ء میں انگلستان اور فرانس میں پھر لڑائی شروع
ہوئی۔ اس لڑائی کا اہتمام خاصۃً ولیم کے سپرد ہوا جس کا لقب بسبب
اوپر سیاہ زرہ کے شاہزادہ سیاہ پوش ہو گیا۔ پہلی لڑائی میں فوج
انگریزیوں و صوبوں کے تاخت و تاراج کرنے میں مشغول رہی اور
کے گرد و نواح میں واقع ہیں۔ دوسری لڑائی پوکٹیس میں ہوئی ولیم
پادشاہ انگلستان فرانس کے بیچ بیچ میں پہنچ گیا تھا جب اس نے مر جت
کی تو اپنی فوج کی سنگینی فوج اپنی اور بوسڈو کے درمیان حائل پانی
پس سوا جنگ لیرانہ کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ شاہزادہ کی خوش قسمتی
سے لڑائی ایسے مقام پر ہوئی کہ بسبب کثرت درختوں انگریزوں کے فرانس
فوج کے سوار آگے نہ بڑھ سکے اور جنگ کو سی کی طرح اس لڑائی میں
بھی انگریزی تیراندازوں نے معرکہ مارا۔ ان تیراندازوں نے جھاڑوں
کی لڑ میں لشکر مخالف پر ایسے تیر مارے کہ زہن کو توڑ کر نکل گئے اور پھلا
اور دوسرا گروہ فرانس کے فوج کا پس پا ہوا آخر پادشاہ فرانس سپاہ
تیسرے فرقہ سپاہ کو لڑانے لایا مگر شکست فاش کھائی اور خود پادشاہ اور

جنگ پوکٹیس ۱۷۵۷ء

اوسکا کم سن بیٹا گرفتار ہو گیا۔ ان دونوں اسیران کو شاہ اڈوڈ
بفتح و فیروزی انگلستان میں لے گیا۔

پس اب انگلستان میں دو پادشاہ مقید تھے ڈیوڈ شاہ
اسکاٹ لینڈ جسے گیارہ برس کی قید کے بعد ۱۳۶۷ء میں فدیہ
دیکر اپنی بندی خلاص کی اور جان شاہ فرانس جو مصالحوں بویٹنی میں
ہار کر گیا۔ اس مصالحوں کو اہل تاریخ مصالحوں عظیمہ کہتے ہیں اور اسکی
بموجب شاہ اڈوڈ و سر ڈوڈی سلطنت فرانس سے بالکل دست بردار
ہو گیا اور بعض ممالک قبضہ آسانی کے پوٹینڈو گین اور شہر کیلی
اوسکے قبضہ میں رہ گئے۔ شاہ جان کاغذیہ تین لاکھ اشرفی قرار پایا تھا
جب یہ مبلغ خطی نہ ادا کر سکا تو پھر مقید ہوا اور مقام سیووی میں
انتقال کیا۔ سیووی ایک محکمہ مقام اسٹرانڈ میں تھی اور یہ
مقام مضافات شہر لندن میں بہت آراستہ و پیراستہ تھا۔

شاہزادہ سیاہ پوش صوبہ گین میں حکمران رہا اور اسپانیہ
کے پادشاہ پیڈرو و ظالم کی کمک کے واسطے فوج کشی کی۔ یہ مہم
باعث قرضداری اور محض صحت شاہزادہ موصوف ہوا پس مجبوری و
انگلستان میں پھر آیا اور وہاں گھل گھل کر مر گیا۔ اس شاہزادہ نے
اپنی چچا زاد بھین جون سے شادی کی تھی اور اسکی سے ایک بیٹا چارڈ
تھا۔ جبکہ شاہزادہ موصوف فرانسس سے چلا آیا تھا جسے وہاں حکومت

انگریزی میں ضعف آگیا تھا اور جو صوبے کہ جنگ کو سہی اور پوکٹیوں
میں ہاتھ آتے تھے وہ اڈورسڈ کی حکومت ضعیف سے یکے بعد دیگرے
نخل گئے یہاں تک کہ ممالک عظیمہ فرانسیسی میں سے اب فقط کیلی بورڈو
اور بیون اوسکواس رہ گئی۔ بڑھاپے میں اڈورسڈ نے بڑے
رنج سے ایک شیخ تو اسے یہ تھا کہ پارلیمنٹ اس کے کہنے میں نہ رہی
تھی اور یہ جانشینین کرتی تھی دوسرا صدمہ یہ ہوا کہ بیٹا مر گیا اسپرٹہ
یہ ہوا کہ وہ ایک حسین و فہمین و بد وضع عورت آلین پورس نامی پر
عاشق ہوا اور اپنی پادشاہ کو ایسا محکوم و مطیع اپنا بنالیا کہ وہ غور و خجوت شاہی پر تشریف
لے گیا غرض اب فقط درخت ہی درخت رہ گیا پھول اور پتے سب جھڑ گئے آخر
صرصر مرگ نے شجر حیات کو فنا کر دیا اور پادشاہ نے برس روز بعد شاہزاد
کے مقام شہین میں قریب سرچمنڈ کے انتقال کیا اور ولیم
منتسٹر میں دفن ہوا۔ اس پادشاہ کی اولاد بہت تھی مگر فقط چارڑکے
زندہ رہے۔ شاہزادہ سیاہ پوش لیونل نواب کلیرنس تھان
نواب لنکسٹر جو گھنٹ میں پیدا ہوا تھا اور اڈورسڈ نواب
یورک یہ شاہ اڈورسڈ کے بڑے نامی و گرامی بیٹے تھے۔

شاہ اڈورسڈ کا چال چلن اچھا تھا۔ وہ بہادر اور عقلمند اور
رحم دل تھا اور اگرچہ سلطنت فرانس کی طمع میں اس نے جاوہ اعتدال سے
قدم بڑھایا مگر یہ خطا اس کی عفو پذیر ہے۔ اس کی سلطنت سے ایک فائدہ یہ ہوا

کہ سکسن اور نوٹس من اور برٹن ان تینوں قوموں میں جو عداوت
قومی مدت مدید سے تفرقہ انداز تھی وہ جاتی رہی اور انکی موافقت
و مخالفت سو قوم انگریز پیدا ہوئی۔ سرداران نوٹس من و کمانداران
سکسن و تیر اندازان ویلس جنگ کوسی و پوکٹیرس میں
پہلو بہ پہلو لڑے تھے اور یہ سب ایک ہی بلا میں مبتلا تھے اور سب اپنی
ناموری چاہتے تھے لہذا سب متفق اور یکدل ہو گئے اور اب یہ ہوا کہ نوٹس
فرہنگ زبان جو کچر لویں اور مدرسون اور پارلیمنٹ میں متعل تھی متروک
ہونے لگی اور سیدھی سا دھی مردانہ انگریزی زبان جاری ہوئی۔

اسی پادشاہ کے عہد میں محکمہ امرا اور محکمہ عوام پارلیمنٹ
میں فرق بین ہو گیا اور دونوں محکموں کے ممبر علیحدہ علیحدہ کمروں میں
اجلاس کرنے لگے۔ محکمہ عوام کا اجلاس سینٹ اسٹیونز کورجے
میں ہونے لگا اور اس محکمہ کا صدر نشین ایک اسپیکر (متکلم)
مقرر ہوا اور اسے روپیہ دینے کا اختیار حاصل ہوا اور روپیہ کے عوض
میں ارباب محکمہ مذکورہ نو بہت سے مفید قانون پادشاہ سے منظور کروا لیے
اب تک یہ دستور تھا کہ جب پادشاہ سفر کرتا تھا تو غلہ اور مویشی اور چارہ گھات
اور گھوڑے اور گاڑیاں اور اور ضروریات سفر اٹکاتا اور اسکو ہسپون کے
واسطے ضبط کر لیے جاتے تھے اب یہ ظلم موقوف ہو گیا۔ اڈورڈ
سوم نے یہ آئین ظلم آگین یہاں تک پایا تھا کہ بیچارے غریبوں کو پکڑ کر

سپاہی اور ملاح بنادالٹا تھا اور سوداگری کے بہا زون کو بیگار پکڑ کر لڑائی پر لیجاتا تھا۔

اس بادشاہ کے عہد میں پوپ نے جو پادریوں پر ٹیکس مقرر کیا تھا وہ موقوف ہو گیا اس ٹیکس کا نام پچلا پچل ہے کیونکہ جن پادریوں کو نئے عہد دیتے تھے ان کی پہلے سال کی تنخواہ پوپ لے لیتا تھا۔ اسی زمانہ میں وہ درجہ امارت مقرر ہوا جسے آرڈر آف دی گاسٹر کہتے ہیں اور ڈیولک کا خطاب جاری ہوا اور شہزادہ سیاہ پوش کو ڈیولک آف کورنوال کا خطاب عنایت ہوا اور اسی عہد میں گوٹلوف کے ایک راہب سوار ٹون نے بارود ایجاد کی اور توپ و بندوق وغیرہ کا استعمال شروع ہوا اس سبب سو فٹ جنگ میں تغیر عظیم واقع ہوا۔

سلاطین معاصرین

| | |
|------------|----------|
| اسکاٹ لینڈ | سنہ وفات |
| رابرٹ اول | ۱۳۲۹ء |
| ڈیوڈ دوم | ۱۳۷۱ء |
| رابرٹ دوم | ۱۳۹۰ء |

فرانس

۱۳۲۹ء

چارلس چہارم

فلپ ششم سنه ۱۳۵۰ ع
 جان سنه ۱۳۴۳ ع
 چارلس پنجم

اسپانیہ

الفونزو یازدهم سنه ۱۳۵۰ ع
 پیڈرو سنه ۱۳۴۸ ع
 هانری دوم

شہنشاہان جرمنی سنہ وقت

لوی چہارم سنه ۱۳۴۶ ع
 چارلس چہارم

پوپ

جان بست دوم سنه ۱۳۲۴ ع
 بنیڈکٹ دوازدهم سنه ۱۳۲۲ ع
 کلمنت ششم سنه ۱۳۵۲ ع
 اٹوسینٹ ششم سنه ۱۳۴۲ ع
 اربن پنجم سنه ۱۳۴۰ ع
 گرگوری پنجم

باب ہشتم

عہد شاہ چارڈ دوم۔ مولد بورڈ و سنہ ولادت
۱۷۶۱ء سنہ جلوس ۱۷۶۱ء سنہ معزولی ۱۷۹۹ء

س چارڈ شاہزادہ سیاہ پوش کابیٹا گیرہ برس کے سن میں
پادشاہ ہوا۔ اوسکی تخت نشینی کی بڑی خوشیاں لندن میں ہونیں چھٹا
کمرے ہوئے اور محرابین بنیں اور چیمپ سائیڈ کے سودا گروں
نے بازار میں حوض بنایا کہ اوس میں سے شراب کا فوارہ چھوٹتا تھا۔
جب تک پادشاہ نابالغ رہا انتظام سلطنت بارہ شخصوں کے سپرد رہا لیکن
پادشاہ کے چچا کونسل سے خارج رہے۔

اس پادشاہ کے عہد میں پھلایا دکار واقعہ یہ ہوا کہ بلوئی ہوا
اس باعث سے کہ ہر شخص پر جب کا سن پندرہ برس سے زیادہ تھا ایک
شلنگ ٹیکس مقرر کیا گیا۔ یہ فساد ضلع اسٹیکس اور کینٹ میں
شروع ہوا اور شمال میں وینچسٹر تک جنوب میں اسکیربرا
تک پھیل گیا۔ بانی فساد واٹ ٹائلر اور جیک اسٹراپاوری
تھا۔ اس فساد میں قوم سکسن اور نورمن کی عداوت قدیم
ظاہر ہو گئی اور اگرچہ سکسن لوگ صاف صاف باواز بلند یہ کلمہ

نہ کہتے تھے کہ مار لو نوں منس کو جیسا کہ سابق میں اونکا معمول
 تھا مگر اون میں عداوت باطنی تھی جو بصورت فساد درمیان امر او غریبا کو
 ظاہر ہوئی۔ سکسن دھقانون کی زبان پر یہ شعر جاری رہتا تھا۔
 جب آدم مٹی کھودتے تھے اور حوا چرخا کا تتی تھیں تب کن شخص شریف
 تھا۔ آخر الامران دھقانون کے گروہ کے گروہ لندن میں گھس
 آئے اور مکانات کو جلا دیا اور بہت سے بیچارے بلجیہ کو بڑا زون
 کو قتل کر ڈالا۔ شاہ رچارڈ نے ان مفسدون سے مقام ہایل
 اینڈ پر ملاقات کی اور یہ درخواستیں اونکی منظور کیں۔ اول برودہ فرشی
 موقوف ہو جائے۔ دوم زمین پر لگان فی ایکڑ چارپنسن رہے۔ سوم
 سب لوگوں کو اجازت دی جائے کہ میلون میں اور بازاروں میں خرید
 و فروخت کریں۔ چہارم کل جرائم سابقہ معاف کر دیے جائیں۔ جوین
 اس فرمان پر پادشاہ کے دستخط ہوئے پھر بلوی ہوا اور کئی شخصوں کو
 مار ڈالا آخر دوسرے روز خود پادشاہ نے ٹائلر سربراہ کا مفسدین سے
 مقام اسمتہ فیلڈ میں گفتگو کی اور اسکے ساتھ بیس ہزار آدمی
 آئے۔ اتفاقاً اس بانی فساد کا ہاتھ کٹا پر پڑ گیا بس پیچھے سو لو ساتھ
 کو توال نے اسکے گلے پر پیش قبض ماری اور جب وہ زمین پر گر اتو
 پادشاہ کے خواصی والوں میں سے ایک نے اسے مار ڈالا۔ رچارڈ
 نے باغیوں کے چین بچبین ہونیکا اور کمانوں کے چلے چڑھانے کا کچھ
 نہ خیال کیا اور گھوڑا دوڑا کر اونکے قریب آیا اور باوازلت کما کہ

کرنال کو ایک غماز آدمی تھا اب میں خود تمہارا سردار ہوں۔ پادشاہ
کی اس جرات نے باخون پر بڑی تاثیر کی اور وہ سب متفرق ہو گئے
اور بلوچ موتیوں ہو گیا۔ لیکن پادشاہ نے وعدہ عفو کی وفانہ کی
اور پھر پھر وہ سو آدمیوں کو پھانسی دلوادی۔

پادشاہ فرانس اور شاہ اسکات لینڈ نے باہمی شراکت
انگلینڈ پر حملہ کیا لیکن کچھ نہ ہو سکا۔ اس زیادتی کا بدلہ سراچا سرد
نے شاہ اسکات لینڈ سے لیا کہ اس کے ملک میں گھس گیا اور
پورٹ میں تک پہنچ گیا اور شہراڈ نبرا اور ڈلفرم لین اور پرتھ
اور ڈنڈ کی کو جلا کر خاک کر دیا۔ لیکن ۱۷۸۱ء میں قبیلہ گلاس
اور قبیلہ کرسی میں ہجوم اٹھوے پر لڑائی ہوئی اور سمین انگریزوں
نے شکست کھائی۔ اس لڑائی کا نام چوی چلیس مشہور ہے
اور اس کا ذکر اکثر پرانے گیتوں میں ہے

شاہ سراچا سرد بسبب کسنی اور ناتجربہ کاری کے وزیروں
پر بہت اعتماد کرتا تھا اسپر اس کے چاچا خا رکھاتے تھے اور امور
سلطنت میں دخیل ہونا چاہتے تھے آخر ایک چچا اس کا یعنی نواب
گلو سٹر کونسل کا سردار مقرر ہوا۔ پارلیمنٹ نے کہ حیرت افزائی اور
بیرحمی دونوں صفتوں سے متصف تھی پادشاہ کے دو مقرر صاحبو کو

پادشاہ کے چچا خا کے

مردانہ

خود شاہ شاہ جہاں
دوم ۱۶۲۷ء

مرواڈالا اور باقی مقربان دربار شاہی کا مال واسباب ضبط کر لیا۔
شاہ رچارڈ موقع تاک رہا تھا آخر جب باتیں برس کا ہوا تو قید تولیت
سے اپنی تین رہا کیا اور چند سال بہ رحم و انصاف حکومت کی مگر اس کے
مزاج میں ایسا ثبات و استقلال نہ تھا کہ جن معسین و شرار میں وہ گھرا
ہوا تھا اسے سہرہ ہوتا

جب ۱۶۲۹ء میں این ملکہ جھجھکیا مگر شاہ نے دوسری
شادی از ابلا شاہزادی فرانسیس سے کی حالانکہ اس کا سن کل آٹھ
برس کا تھا۔ مگر اس سے غیظ تمیز یہاں ہوا کہ نہ رقم لولس ڈس
حادث ہوا۔ اس رقم جدید کا پیشوا جان و کلف تھا جس نے شاہ
اڈورڈ سوم کے آخر عہد میں پیشواؤ کلیساؤں کو یعنی یوپ اور اس کے
اتباع و اشباع کی رد و قلع شروع کی تھی۔ اس شخص نے صحیفہ مقدسہ
سماویہ کا ترجمہ انگریزی میں کیا اور ایسی کتابیں تصنیف کیں جسے مذہب
پرواٹسڈنٹ کا تحم انگلستان کی زمین میں جم گیا۔ یہ صلح دین مسیحی جان
نواب گھینٹ کے دامن عافیت و ظل عافیت میں رہا اور بارام ورا
اس دنیا سے فانی سے رحلت کی۔ لولڈس کے معنی گائیو الہین اور
ان لوگوں کو لولڈس اس واسطے کہنے لگے کہ خدا کی حمد و ثنا کا تو تم

سال آخری میں اپنی حیات کے شاہ رچارڈ بالکل خود سر

اور مطلق العنان ہو گیا اسکے تین سبب ہوئے اول یہ کہ نواب گلوسٹر
 واللہ اعلم کس طرح سے مجلس کیلی میں مار ڈالا گیا دوم یہ کہ جتنے قانون
 پارلیمنٹ عجیب و غریب جاری کیے تھے وہ سب بادشاہ نے منسوخ کر دیے
 سوم یہ کہ اُون کا محصول مادام الحیوة اوسے بخش دیا گیا۔ نواب نور فلک
 اور نواب ہیر فرڈ پسر جان نواب گھینٹ میں لڑائی ہوئی بادشاہ
 نے دونوں ابون کو ملک پر کر دیا۔ نواب نور فلک کو تو مدت اہم ملک
 سے نکال دیا اور نواب ہیر فرڈ کو دس برس تک خارج رہنے کا حکم دیا۔
 نواب نور فلک کو انگلستان میں پھر آنا نہ نصیب ہوا مگر نواب ہیر فرڈ پھر آیا
 اور اپنے باپ کی جاگیر کا مطالبہ کیا کہ بادشاہ نے وہ جاگیر ضبط کر لی تھی
 نواب موصوف فقط بیس آدمیوں کے ہمراہ مقام دیونسپر واقع ضلع
 یورک میں وارد ہوا مگر جب وہ لنڈن میں پہنچا تو ساٹھ ہزار آدمی
 اوسکی حمایت کو جمع ہو گئے تھے۔ سر چارڈ بسبب باد مخالف کے تین
 ہفتہ تک ایر لنڈن میں رُک رہا اور جب مقام ملبرڈ ہیون
 پر پہنچا تو دیکھا کہ سلطنت میرے قبضہ سے نکل گئے۔ الغرض مقام
 فلنٹ پر نواب ہیر فرڈ نے بادشاہ کو قید کر کے بحال ذلت و خوار
 لنڈن میں بھجوا دیا۔ پارلیمنٹ کو دونوں محکوم کے ممبر قصہ اللہ الہ
 ویسٹ منسٹر میں جمع ہوئے جہاں تخت شاہی خالی پڑا ہوا تھا
 اور اوس پر زربفت کی پوشش پڑی ہوئی تھی اور شاہ
 سر چارڈ کو معزول کیا اور نواب ہیر فرڈ کو خطاب شاہ

معزول شاہ سر چارڈ دوم۔ مئی ۱۸۴۹ء

ھنری چہارم پادشاہ کیا اور سچا رڈ کی معزولی کی خوشی کی ورنہ بھیر فرڈ کو پادشاہیت کی مبارکباد دی دی۔ تین سالہ عرصے کے پہلے عیسائی مین پادشاہ معزول نے مجلس پونٹیفراکٹ مین انتقال کیا اور سکی موت کا سبب منع طعام یا تبرقائل پر انجام ہوا۔ بعض مورخین اسکاٹ لینڈ زیر رویت لکھی ہے کہ شاہ سچا رڈ اسکاٹ لینڈ مین بھاگ گیا اور وہاں کے پادشاہ نے مدت تک اسکی پرورش کی آخر شہر اسٹرلنگ مین راہی ملک بقاء ہوا۔ شاہ سچا رڈ کو کوئی اولاد نہ تھی

سچا رڈ دوم اور اڈ ورسڈ دوم کی چال ڈھال ایک سی تھی اور انتظام مملکت و عنوان سیاست کی بھی ایک ہی سی کیفیت تھی اور انجام بھی دونوں کا ایک ہوا۔ سچا رڈ کو آرایش و نمایش کا ارتد شوق تھا اور اسکی کپڑے سونے اور جواہرات سے لدی رہتے تھے اور دس ہزار آدمی اسکی خواصی مین رہتے تھے۔ دو سالہ اسے آخری مین اوتے ایسے امور سرزد ہوئے کہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑا کینہ جو تھا اور خود سری پر مڑا تھا اور اسی کے پیچھے اسنے جان دی۔ یہ پادشاہ خوبصورت تھا مگر اس مین زمانہ پن تھا اور جلد باز تھا اور بات رگ رگ کے کرتا تھا

اسی پادشاہ سے عہد مین ہنڈی کارولج انگلستان مین ہوا

اور وہ درجہ امارت مقرر ہوا جسے اس ڈسراف دی باتہ
 کہتے ہیں اور قلعہ ونڈ سر کی عمارت ختم ہوئی لیکن پادشاہ کے ظلم سے
 بیچارے کاریگروں کو مفت کام کرنا پڑا اور درجہ امارت بذریعہ فرامین
 شاہی کے عنایت ہوا اور یہ رسم نکلا کہ بوقت ادائے رسوم تاجداری ایک
 سردار دستانہ ہاتھ سے اوتار کر زمین پر پھینک دیتا تھا اور کہتا تھا کہ جسو
 پادشاہ کی سلطنت میں کچھ کلام ہو بسم اللہ آئے ہیں گو وہ میں میدان
 اوس زمانہ میں تو اس رسم کا بڑا وقار تھا لیکن اب بھی کچھ
 باقی ہے اور بوقت جلوس پادشاہ برابر ادا کیا جاتا ہے۔

سلاطین معاصرین

سنہ وفات

اسکاٹ لینڈ

۱۸۹۰ء

رابرٹ

۱۸۹۰ء

رابرٹ سوم

فرانس

۱۸۹۰ء

چارلس نچم

۱۸۹۰ء

چارلس ششم

اسپانیہ

۱۸۹۹ء

ہنری دوم

۱۸۹۰ء

جان اول

هنري

شهنشاهان جرمني

چارلس چهارم ۱۳۶۱
وینسلاس

یوچ

گرگري يازدهم ۱۳۶۱
اربن ششم ۱۳۸۹
بونيفیس

باب نهم

حالات اسکاتلند و ایرلند و عیدیه

پادشاهان پلین یکنجٹ از سنه ۱۱۵۱ تا سنه ۱۶۰۱

هنگی ۱۶۲۱ سال - شاهان اسکاتلند

پادشاهان اسکاتلند سنه جلوس

میلکو چهارم (نبیره شاه دیوڈ اول) ۱۵۳۳

ولیم اول (برادر) ۱۵۶۵

الکزنڈر دوم (پسر) ۱۶۱۳

الکزنڈر سوم (پسر) ۱۶۲۵

ملکہ مارگیت (دوسرے سپر) ۱۲۹۶ء
 جان بیلک (از نسل ٹیوڈ اول) ۱۲۹۲ء
 سیر ولیم والیس (موتی سلطنت)
 ڈیوڈ بروکس (از نسل ٹیوڈ اول) ۱۳۰۶ء
 ٹیوڈ دوم (سپر) ۱۳۰۶ء

میلکہ چارم ٹیوڈ اول کا پوتا سر آرٹھر سلطنت اسکات لینڈ ہوا۔ اس
 بادشاہ کا بیٹا شاہزادہ تھیوڈور تھا جسکے فوراً ہی آلن ہونڈر و شواری بھی لگا
 تھا۔ شاہ میلکہ کو لوگ گواہی لڑکی کہتے تھے خواہ اس سبب ہو کہ اسکی صورت
 اچھی نہ تھی خواہ اس سبب کہ وہ شل لڑکیوں کے ڈر لیکن تھما شاہ دھیری
 دوم کو دباؤ سواستون فور تھمبر لینڈ اور کھمبر لینڈ کا علاقہ اوسو وید پیتھا۔
 میلکہ چارم نے مقام چڈ ہوا میں شہنشاہ بن ائمہ مال کیا

بادشاہ موصوف کے بعد اوسکا بھائی ولیم اول تخت نشین ہوا
 اس بادشاہ نے ضیغم کا خطاب حاصل کیا شاید اسوجہ سے کہ پہلے
 اسنے شیر کا معرکہ اپنی سپر پر بنوایا تھا۔ ولیم نے اسبات کی کوشش
 کی کہ نور تھمبر لینڈ اور کھمبر لینڈ کا علاقہ کہ اسکے قبضہ سے
 نکل گیا تھا پھر لے لے اور اس کوشش میں اسے انگریزی فوج نے مقام
 انول پر گرفتار کر لیا اور رہائی پانے کے واسطے اوسنو دھانی دوم

شاہ انگلنڈ کی اطاعت و فرمانبرداری کی قسم کھائی اور یہ ثابت ہو گیا کہ شاہ انگلنڈ کی طرف سے مشنل تشدد کے اسکاٹ لینڈ کو رکھوں گا۔ شاہ سرچارڈ شمیرول نے اپنا حق اعلیٰ نسبت مملکت اسکاٹ لینڈ کے دس ہزار روپے پر بیچ دیا تھا۔ انچاس برس سلطنت کر کے ولیم اول نے ۱۲۷۲ء میں وفات کی۔ اس پادشاہ نے سب پادشاہان اسکاٹ لینڈ سے زیادہ عرصہ تک سلطنت کی

ولیم اول کے بعد اوسکاٹ لینڈ میں دو پادشاہ ہوئے۔ یہ پادشاہ اکثر اس میں مشغول رہا کہ ضلع کیتھنس کے باشندگان ڈینس اور سیلٹس سکھنے کو بہستان اور اسکاٹس وحشیان کی دیوی کے غم و فساد کو دفع کرتا رہا۔

الگنڈ سوم اپنے باپ کا جانشین ہوا۔ بوقت جلوس اوسکاٹس کل آٹھ برس کا تھا اور اسی عالم طفولیت میں اوسکی شادی مارگیٹ دختر ہنری سوم شاہ انگلنڈ سے ہوئی۔ اس پادشاہ کے عہد میں بڑا واقعہ یہ ہوا کہ اوسنے اہل نوروی کی حملہ کو روکا اور ظفریاب ہوا۔ حملہ آور اہل نوروی نے ہمداری پادشاہ ہیکو کے جزائر بیوٹ و آرن فتح کیے اور ساحل لارگس پر وارو ہوئے مگر طوفان عظیم نے اوسکے جہازوں کو پارہ پارہ کر دیا اور

اہل اسکاتلنڈ نے انہیں سمندر میں نکال دیا۔ ہیکو جزائر
 آرکنی میں پونہچا اور شکست کے غم میں مر گیا۔ اس فتح کے سبب سے
 جزائر مغربی سلطنت اسکاتلنڈ سے متعلق ہو گئے۔ بعد چند
 مدت کے ماسرگوٹ دختر الگزنڈر سوم کی شادی ازلک شاہ
 نوروی سے ہوئی۔ الگزنڈر سوم فہم و فراست میں دوسرا
 الفرڈ تھا۔ اوسنے امرا کی قوت اسطرح توڑ دی کہ اوسکے متعلقین ملازمین
 کم کر دئے اور عدل و انصاف خالص جاری کر نیکے واسطے اوسنے تمام
 ملک کو چار ضلعوں میں منقسم کیا اور ان میں ہر سال خود دورہ کرتا
 تھا۔ عنفوان شباب میں وہ ایک شب تیرہ و تار میں ساحل دریا پر ہوا
 جاتا تھا کہ مقام کنگھورن کے قریب ایک پتھر سے ٹکرا کر دریا میں
 گر پڑا اور اوسمیں سے مردہ نکلا۔ یہ سانحہ ۱۲۸۶ء میں ہوا

بعد الگزنڈر سوم کے ملکہ ماسرگوٹ وارث تخت و
 تاج ہوئی۔ اس شاہزادی کا باپ ازلک شاہ نوروی تھا
 اور مان مارگوٹ اسکاتلنڈ کی شاہزادی تھی۔ اڈورڈ
 اول نے اپنے جد ہنری دوم کے دعوے ملک اسکاتلنڈ
 کی تجدید کی اور چاہا کہ اپنے بیٹے اڈورڈ دوم کی شادی اسکاتلنڈ
 کی کم سن شاہزادی مارگوٹ سے کرے جو بہ لقب شاہزادی
 ناکتھارے نوروی مشہور تھی مگر ۱۲۹۹ء میں یہ شاہزادی

اسکاٹ لینڈ کو آتی تھی کہ جزائر ارکنی مین بہن بہشت سالگی
انتقال کیا۔

اب وہ نزاع و فساد شروع ہوا جسکے سبب سراسکاٹ لینڈ
کئی برس تک پادشاہ انگلینڈ کے حلقہ اطاعت میں رہا۔ دباوٹ
بروس اور جان بیللیال حریف و رقیب تھے اور دونوں
اپنا سلسلہ نسب شاہ ولیم ضیغم کی طرف منتهی کرتے تھے۔ بروس
شاہزادی ازابلا کا بیٹا تھا اور ازابلا ڈیوڈ نواب ہنٹنگڈن
کی منجھلی بیٹی تھی اور نواب ہنٹنگڈن ولیم ضیغم کا بھائی تھا۔
بیللیال شاہزادی مارگریٹ کا پوتا تھا اور مارگریٹ ولیم
ضیغم کی بڑی بیٹی تھی۔ شاہ اڈورڈ اول نے بیللیال کو موافق
فیصلہ کیا اور اسے مثل اپنے تعلقہ دار کے تحت سلطنت اسکاٹ لینڈ
پر متمکن کیا۔ مگر اس نے اپنے آقا اور خداوند نعمت کے ہاتھ سے ایسی
ذلتیں اٹھائیں کہ آخر وہ بیچارہ بزدل آدمی تنگ ہو کر بگڑ کھڑا ہوا۔
اڈورڈ کی بھی بس یہی مراد تھی حیلہ بجاوت کو غنیمت سمجھ کر اس نے
بیللیال کو معزول کیا اور اسکاٹ لینڈ کو جنوب سے شمال تک
تاخت و تاراج کیا اور نواب سسائی کو اس ولایت بے والی
کامٹولی اور ہیوڈی کرسنگھم کو خزانچی اور ولیم اور مسی
کو منصف اعلیٰ مقرر کیا۔

لیکن اسکات لینڈ کا بچا نیوالا موجود تھا۔ وہ سٹرویلیم
 والیس تھا۔ اس جو انہر وطن دوست نے آٹھ برس تک (یعنی
 ۱۶۹۷ء سے ۱۷۰۵ء تک) اینو ملک کی حمایت و حراست کی۔ وہ
 سر میلکم والیس باشندہ الرّسلی کا منجھلا بیٹا تھا۔
 الرّسلی ایک قریہ حوالی شریڈیل میں ہے۔ سٹرویلکم والیس
 نے کہ قدر و قامت اور جرأت و شجاعت میں دیوتا ایک انگریز کو جس نے
 شہر ڈنڈی میں اوسکی کچھ ہانت کی تھی مار ڈالا تھا اور جنگل میں
 عاقبت گزین ہوا تھا وہاں اوسکے اہل وطن اوسکی کمک کو جمع ہوئے
 اور اوسنے اون قلعوں کو جنہیں حراس و حفاظ انگریزی متخصّن تھے
 مغلوب کرنا شروع کیا۔ نواب سٹری اور نواب کرسنگھم ایک
 فوج عظیم لیکر چلے کہ اوس زبردست کو زیر کریں۔ والیس نے قریب
 شہر اسٹرویلنگ کے جہاں دریا فورس تہ پر پل جو بین بناتھا موچہ
 لیا اور اوسکی فوج دریائے مذکور کے ساحل شمالی پر صف آرا ہوئی
 لیکن بسبب تو دہاے ریگ کے اوسکی تعداد دشمن کو نہ معلوم ہوئی
 جب نواب سٹری نے پل کو دیکھا تو وہ ٹھہر گیا مگر والیس کو سنجیدہ
 واستہزا اور نواب کرسنگھم کی ملامت و شجاعت سے غیرت میں
 اگر فوج کو عبور دریا کا حکم دیا۔ جب نصف فوج انگریزی دریائے
 عبور کر گئی تو والیس نے اوسکی صفوں شکستہ پر حملہ کیا اور اوسکی
 جرأت و ہنرمندی کا انعام منعم حقیقی نے فتح مبین اور ظفر کامل دیا

نزع انگریزان از اسکات لینڈ ۱۲۹۶ء

غرض چند ہی جہینے میں ایک قلعہ بھی اسکات لینڈ کا فوج انگریزی کے قبضہ و تصرف میں نہ رہا۔

شاہ اڈورڈ سیرت تمام فلیمنڈ ریس سے آیا اور لاکھ آدمیوں کی فوج جمع کر کے بحرِ نمِ پیکار جانب اسکات لینڈ روانہ ہوا۔ پادشاہ نے اضلاع جنوبی ملک مذکور کو برباد پایا اور چاہتا تھا کہ اپنی فاقہ کش فوج کو پھیر لائے کہ دو اسکات لینڈ کے امیرون نے بکرو فریب اوٹے کھدیا کہ والیس فالگسٹ کے جنگل میں ہر اسی جنگل میں دونوں فوجوں میں مقابلہ ہوا اور انگریزی کمانداروں کے ہاتھ میدان رہا۔ والیس چند برس اور اپنے ملک کو بہاڑوں میں دشمن سے لڑا کیا مگر شہداء میں اس کے ایک چھوٹے دوست سوچا مونٹیلٹ نے اسے دعا سے دشمن کے حوالے کر دیا اور اسے پانچ بھیر کر کے لینڈ میں لائے اور پچانسی دیکراوسکا سرکاٹ ڈالا اور تشہیر کیا۔

اب دوسرا ستارہ اُنق اسکات لینڈ سے طلوع ہوا یعنی رابرٹ بروس نواب کیتوک نے سلطنت کا دعویٰ کیا۔ یہ شاہزادہ اوس بروس کا پوتا تھا جو بیلجیال سے لڑا تھا۔ رابرٹ بروس کا رقیب ریڈ کو من باشندہ بیڈ نوک تھا۔ دونوں حریفوں منورایٹ فرایس کے گرجے میں قریب ڈمفریز کے مقابلہ ہوا

غلبہ انگریزان و بریت والیس شہداء ۱۲۹۶ء

اور بروس نے کوہن کو کٹار سے مار ڈالا۔ یہ گناہ بروس کو مضر ہوا مگر بعد چند مدت کے اوسنے مقام اسکون پرتاج پھنا (سنہ ۱۳۱۰ء)

اڈورڈ اوّل کے مرنے سے اسکاٹ لینڈ حکومت غیرے
بچ گیا اور اگرچہ سات برس تک لڑائی کم و بیش ہو اکی مگر بروس ہی پادشاہ رہا۔

اب اڈورڈ دوم نے قصد مصمم کیا کہ سلطنت اسکاٹ لینڈ
کو ایک ہی ضرب میں فنا کر دے۔ غرض لاکھ آدمی کی فوج لیکر وہ حدود
جنوبی اسکاٹ لینڈ کو طے کر گیا بروس سے فقط تیس ہزار کا لشکر
فراہم ہو سکا۔ دونوں فوجوں میں مقام بیک برن پر قریشہ
اسٹورلنگ کے مقابلہ ہوا۔ لڑائی کے ایک روز پیشتر بروس ایک چھوٹے
سے ٹانگن پر سوار فقط تبر باندھے ہوئے شام کو نکلا اور ایک انگریزی سوار
کو قتل کیا جسکا نام ہانری ڈی بوہن تھا اور اوسنے صفوف لشکر
کے سامنے بروس پر حملہ کیا تھا۔ قبل آغاز جنگ کو اہل اسکاٹ لینڈ
مصروف دعاے ظفر بدرگاہ خالق اکبر ہوئے۔ انگریزی سوار کہ اپنی
فتح سے مطمئن تھے ایک بارگی ٹوٹ پڑے مگر خائب و خاسر ہو کر رجعت
قہقری کی اسواسطیکہ تمام میدان جنگ میں گرہے کھدے ہوئے تھے
اور اونپر تیز نیکی لکڑیوں کی بارہ لگی ہوئی تھی اور اوپر گرگھانس بچھی تھی۔
اب پچاس ہزار تیر خوشخوار تگرگ وار انگریزی کمانوں سے برس پڑے۔

جنگ بیند برن ۱۲ جون ۱۳۱۴ء

بروس نے دیکھا کہ میری فوج کٹی جاتی ہے اب توقف کا محل نہیں ہے
غرض اوسنے سواروں کو لیکر حملہ کیا اور انگریزی کمانڈروں کو پس پا
کیا پھر اگلی اور جزائر شمالی کے لوگوں کو ساتھ لیکر اس نے ورشور سے
حملہ کیا کہ انگریزی فوج کی صفوں کو تہ و بالا کر دیا کہ اتنے میں بیس ہزار
آدمی مثل سیل قریب کے پہاڑ سے اتر آئے اور انگریز خوفزدہ
کی نظروں میں تو یہ ایک تازہ فوج اسکاٹ لینڈ والوں کی کمک کو
آتی حالانکہ فی الحقیقت یہ سب فوج کے کڈ رہے تھے اور لوٹ کی طمع سے
آئے تھے غرض انگریز سرپٹ بھاگے اور بروس کی پکٹی فتح ہوئی۔
اوس روز سے بینک ہون اسکاٹ لینڈ کے شعرون میں نہایت
مشہور و معروف ہو گیا

اس لڑائی کے بعد اڈ وراڈ دوم نے دو مرتبہ پھر خفیف سی
کوشش کی کہ اسکاٹ لینڈ میں اپنی حکومت قائم کرے اور وہی
مرتبہ اسکاٹ لینڈ والوں نے انگلنڈ پر حملہ کیا بس پھر تو اسکاٹ لینڈ
کی خود سری اور اوس ملک کے پادشاہ کے حقوق خود پارلیمنٹ انگریزی
نے ۱۳۲۸ء میں بمقام یورک ایک خاص جلسہ کر کے قبول کر لیے۔
اس ماجرے کے ایک سال کے بعد رابرٹ بروس مر گیا اور امیر
ڈگلاس کو وصیت کر گیا کہ میرا دل چیر کر بیت المقدس میں لیجا کر دفن
کرنا۔ امیر موصوف نے اپنے وعدہ کو وفا کیا اور وہ امانت لیکر عازم

ارض مقدس کنگان ہوا مگر اسپانیہ یعنی اندلس کے وادی پر خط
میں اہل اسلام سے لڑائی ہوتی اور مارا گیا۔ جب ڈگلاس کو اپنی
موت کا یقین ہو گیا تو اوسنے وہ چاندی کی ڈبیا جس میں بروس کا
دل رکھا تھا صفوف لشکر اسلام کی طرف پھینک دی اور چلا کر کہا کہ
امی دل جبری تو آگے جا ڈگلاس بھی تیرے پیچھے آئیگا
نہیں تو مر جائیگا۔ الغرض بروس کے دل کو اسکات لنڈ
مین لیجا کر خانقاہ میلروز میں دفن کیا۔

شاہ ڈیوڈ دوم کا سن کل چھ برس کا تھا جبکہ اوسکے باپ
نے انتقال کیا۔ سن طفولیت میں وہ اکثر فرانس میں ہا تھا۔ رینڈلف
اور ہسٹن یکر بعد دیگرے شاہزادہ نابالغ کی طرف سے متولی سلطنت
رہے۔ انکے ایام تولیت میں بڑا واقعہ یہ ہوا کہ پادشاہ انگلنڈ نے
کوشش کی کہ اڈورڈ بیلیم کو تخت سلطنت اسکات لنڈ
پر متمکن کرے۔ یہ امر ڈیوڈ کے دل میں مدتوں کھٹکا کیا آخر جب
اڈورڈ ۱۳۲۶ء میں فرانس میں گیا تو ڈیوڈ نے انگلنڈ پر
فوج کشی کی مگر جنگ فوس کروس میں قریب شہر ڈسہم کے
وہ منہزم ہوا اور قید کر لیا گیا۔ آخر سات برس کی قید کے بعد اوسنے
رہائی پائی مگر اہل اسکات لنڈ کو اوسکی رہائی پر خوشی کرنیکی کوئی
وجہ نہ تھی کہ وہ ایک عظیم الشان پادشاہ کا نالائق بیٹا تھا اور اوسکی عادت

زشت اور مجاہد کہ اراکین دولت نے اس کے عہدِ بزمِ فیض کا خاتمہ کر دیا

حالاتِ ایولنڈ

غارِ تکرانِ ڈینمارک کے حملوں کے آثار و علامات اس ملک میں کئی سے برس تک باقی رہے۔ یہ ملک کہ خوبصورتی اور سرسبزی و شادابی میں ضربِ المثل ہے اور اسی جزیرہٴ زمردین کہتے ہیں بالکل خراب و برباد ہو گیا تھا اور اس کا حال بھی ویسا ہو گیا تھا جیسا انگلنڈ ہفت ریاستہائے سکسن کے زمانہ میں تھا۔ اہل ڈینمارک کی نسل سے جو لوگ اس جزیرہ کے کنارے پر رہتے تھے اون کا نام اہل مشرق ہو گیا تھا۔ یہ لوگ رفتہ رفتہ اصل باشندوں سے مختلط ہو گئے۔ یوں تو اس ملک میں بہت سے چھوٹے چھوٹے رئیس تھے مگر چھٹہ پادشاہ نامی تھے اور ان کی عملداری الیسٹر۔ لینسٹر۔ کوناٹ۔ نور تھ منسٹر۔ سو تھ منسٹر۔ صیدہ۔ ان صوبوں میں تھی۔ کبھی کبھی ان پادشاہوں میں تھوڑا اتفاق بھی ہو جاتا تھا لیکن اکثر لڑائی رہتی تھی۔ پس ۱۱۰۱ء میں ایولنڈ کی یہ کیفیت تھی جبکہ اس کی فتح شروع ہوئی

سلاطین پلین یٹجنٹ کی حکومت میں ایولنڈ نو بڑے شدید ظلم اور بدعتیں سمیں اور غدر و فساد بھی اکثر ہوا۔ اس جزیرہ کا

جنوب و مشرق کا حصہ جہاں انگریز بستے تھے سرحد انگریزی کھلاتا تھا۔
اس سرحد کے اندر جو امیر رہتے تھے اونھوں نے پہلی مرتبہ ۱۲۹۵ ع
میں مجلس پارلیمنٹ منعقد کی

ایرلینڈ کے حالات میں ایک ماجرا عجیب و غریب یہ ہے
کہ اڈورڈ بروس نے چاہا کہ اس جزیرہ کا بھی پادشاہ ہو جاؤں
انگریز پادشاہ موصوف اپنی بھائی رابرٹ سے مدد لیکر ہمراہی چھ
ہزار آدمی کے بعد عبور دریا صوبہ السٹون میں پونچھا اور مقام کیرک فوکس
میں تاج شاہی سرشوریدہ پر رکھا اور صوبہ جنوبی پر دو برس تک قابض
رہا۔ ۱۳۰۱ ع میں بروس فوج انگریزی سے لڑائی میں مقام فاگس پر
قریب ڈنڈ کے مارا گیا

قریب زمانہ شاہ اڈورڈ سوم کے جو انگریز ایرلینڈ میں
تھے اونکو متضاد فرقے ہو گئے حملہ آور ان قدیم کی اولاد احفاد سکنتہ
جدید کو بچشم حقارت دیکھتی تھی مگر فرقہ اول کے اکثر لوگ باشندگان
اصلی یعنی سلٹ سے مختلط ہو گئے تھے اور اونکا لباس اور زبان
اور قوانین اختیار کر لیے تھے۔ اہل انگلینڈ ان ایرلینڈ کو انگریزوں
سے ایسے برگشتہ و مخالف تھے کہ جو شخص ایرلینڈ کا لباس پہنتا تھا
یا وہاں کی زبان سیکھتا تھا وہ حسب قانون مستوجب قید غلیظ و حرمانہ

شدید ہوتا تھا اور قوانین ایرلینڈ کو قبول کرنا جرم بدخواہی و بغاوت
مین داخل تھا۔

باب دہم

طرز معاشرت اہل انگلستان و عہد پادشاہان

پہلین ٹیچنٹ

سلطان شیردل کے زمانہ میں قانون فیوڈل سسٹم کمال اوج
پر تھا۔ اس قانون کا زوال اوسدن سے شروع ہوا جس دن عوام غیر
وکلاء و رعایا شریک پارلیمنٹ ہوئے اور جو کچھ بنیاد شکستہ اسکی باقی رہ گئی تھی
وہ محاربہ و مزین بالکل منہدم و منعدم ہو گئی۔

رفتہ رفتہ اہل و شرفار میں نفاست اور شائستگی آگئی۔ گرم مصالح
کے استعمال سے کھانے کا مزہ بدل گیا اور شیشہ کے دروازوں اور بیٹی کے
برتنوں اور کولر کی آگ اور شمع کی روشنی سے گھر کی رونق اور آسائش
زیادہ ہو گئی۔ چھپرون کے بدلے کھپر پلین پڑنے لگیں۔ اس زمانہ کے
طرز عمارت کو گلزار کہتے ہیں اور اسکی خاص صفتیں یہ ہیں کہ محرابین
کنگرہ دار ہوتی ہیں اور نقش و نگار اور گلکاری بہت ہوتی ہے۔ سڑک اسباب
خانہ اب تک قلیل تھا چنانچہ بہت معقول میندار کے گھر میں بڑی کراہت یہ تھی

کہ دو ایک پلنگ رکھے ہیں تین چار مونڈھے تپتیاں پڑی ہیں چھتے
سات دسپنے پھکنیاں رکھی ہیں ایک پتیل کی پتیلی رکھی ہے اوپر ایک
پتیل کی رکابی اور ایک کٹورہ رکھا ہے۔

بڑے بڑے سوداگر اُون کا بیپار کرتے تھے۔ بلکہ پادشاہوں کو
بھی ہشیمینہ کی سوداگری سے عار نہ تھی چنانچہ جس پادشاہ نے کسی کا
معرکہ سر کیا تھا وہ اشجع و احسن بلوگ انگلستان تھا مگر اسکا ہمشہر فرانس
اوسے ازراہ مضحکہ پادشاہ ہشیمینہ فروش کہتا تھا۔ فوج کے چار فرقتے
تھے اول سردار اور سواران جلو شاہی اور انکے اتباع و حواشی دوم
سواران سبک سیر جو چھوٹے چھوٹے گھوڑوں پر سوار اکثر اسکاٹلنڈ
کی لڑائیوں میں بھیجے جاتے تھے سوم تیر انداز جنگی تیز دستی سے
بڑے بڑے معرکے سر ہوئے۔ انکی کمانیں دو قسموں کی تھیں نیم کش
کمانیں جنسے پر دار نیز لگاتے تھے اور خمیدہ کمانیں جنسے سادہ تیر
مارتے تھے۔ چہارم پیادے انکے ہاتھوں میں برچھیاں سر پر جھلم گلے میں
دوہری کرتیاں اور ہاتھوں میں آہنی پستال۔ اوس زمانہ میں روپیہ کی
کیا قدر تھی یہ کچھ مزدوری کی مقدار سے معلوم ہو سکتا ہے۔ گھسیار آٹھ
پائی اور مزدور ایک آنہ اور بڑھتی ایک آنہ چار پائی اور تھوٹی دو آنہ روز
پاتا تھا۔ کیسویہ اجازت نہ تھی کہ اپنے قرب و جوار سے دور جا کر مزدوری
کے مگر ضلع ڈسربی اور اسٹافورڈ اور لنکشر

کے لوگ اس حکم سے مستثنیٰ تھے اور وہ لوگ جو حدود اسکاتلنڈ اور ویلس سے آتے تھے وہ بھی اس قید سے آزاد تھے اور وہ انگریزی کسانوں کو خریف کاٹنے میں مدد دیتے تھے۔ زراعت کا شغل علماء و قسّیسین کو بھی مرغوب و مطبوع تھا چنانچہ بیک اسقف اعظم اور اسکے اتباع راہب لکھاس کاٹا کرتے تھے اور کھیتوں میں کٹے ہوئے درختوں کے گٹھے باندھا کرتے تھے۔ انہیں راہبوں کے سبب سے اوس زمانہ کے باغون میں ترقیان ہونیں۔

شاہ اڈورڈ سوم کے اہل دربار کے لباس سے اوس زمانہ کی وضع معلوم ہو جاتے گی۔ وضع داروں کی پوشاک یہ تھی چوڑی چوڑی آستینوں کے کرتے آدھے سفید اور آدھے نیلے۔ پاجامے گھٹنوں سے بھی اونچے۔ جرابین رنگ برنگی۔ جوتوں کی نوکین اتنی لمبی سنہری زنجیروں سے کمر بند میں باندھی جاتی تھیں۔ دائرہ میان لمبی لمبی بلدار۔ بالوں کے جوڑے پیچھے دم سے لٹکتے ہوئے۔ چھوٹی چھوٹی ریشمی ٹوپیاں اوپر عجیب و غریب جانوروں کی صورتیں کڑھی ہوئیں اور ٹھڈی کے نیچے بوتاموں سے بندھی ہوئیں۔ ہیکمات کی پوشاک میں ایک چیز نہایت عجیب تھی کہ ٹوپیاں ججے دار ہوتی تھیں اور بعضی ٹوپیاں دو فٹ اونچی ہوتی تھیں اور ان کے اوپر سے رنگ برنگی آبدار فیتون کی قطار کی قطار مثل قوس قزح کے لہراتی تھی۔ ساتھ بڑے لمبے چوڑے

پہنتی تھیں اور کمر چینیں رنگ برنگی اور اونکی سنہری ڈابون میں شیشہ
کی جوڑی لگی ہوتی تھی اور وہ خوبصورت خوبصورت چالاک گھوڑوں پر سوار
ہو کر سیر و شکار کو جاتی تھیں۔ شاہ رچارڈ دوم کی بی بی این شاہزادی
بھیمیا نے عورتوں کی سواری کیواسطے یکرخہ زین ایجاد کیا۔

اس زمانہ تک نیزہ بازی سب لمو و لعب سے اقدم و اولی
تھی لیکن اب ایک اور کھیل ایجاد ہوا وہ یہ ہے کہ ایک حلقہ آہنی کسی
چیز میں لٹکا دیتے تھے اور سردار گھوڑے اوڑھتے ہوئے اس حلقہ
کو نوک نیزہ پر اوٹھا لیتے تھے اور اسی طرح سے ایک لکڑی کی تصویر
پر نشانہ لگاتے تھے کہ وہ ایک قلابے میں لٹکی ہوتی تھی اور اس کے
ہاتھ میں کاٹ کی تلوار ہوتی تھی پس جس شخص کی برجھی اس تصویر پر
کے پونچ میں پڑتی تھی وہ تو نلوہ نکل جاتا تھا لیکن اگر وہ چوکا اور اسکی
برجھی ذرا ہٹ کر لگی تو وہ تصویر چکر کھا جاتی تھی اور جیسے ہی وہ اناری
اس کے قریب سے گذرتا تھا وہ کاٹ کی تلوار اوپر اس زور سے پڑتی
تھی کہ محاذ ابند۔ گھڑوڑ اور سانڈوں کی لڑائی یہ دو کھیل ایسے تھے
کہ ادنیٰ و اعلیٰ سب کو مرغوب تھی۔ مگر غبار کو تیر اندازی کا بڑا شوق تھا
اور انھیں بادشاہ کا حکم تھا کہ ہر اقوار کو اور روز عید بعد نماز کے تیر اندازی
میں مشق کیا کریں اور ان اوقات مخصوصہ میں اور قسم کے لمو و لعب
کی ممانعت تھی جیسے مرغ لڑانا چکر پھینکنا گیند کھینا۔ جس زمانہ کا

حال اس مثل کا مصداق ہو کہ جسکی لاشھی اوسکی
 بھینس اور شہ زوری اور سپاہ گری کی ایسی قدر
 و منزلت پس کچھ تعجب نہیں کہ جو تسلیم کہ فی زمانہ
 معتبر ہے اوس زمانہ کے لوگ اوس کا کچھ خیال نہ کرتے
 تھے۔ بڑے آدمیوں کو فقط سپاہ گری اور تجارتی
 کا شوق تھا اور وہ لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے
 اور اگر کچھ پڑھنا جانتے تھے تو بقول ایک طنزین
 کے چھوٹے چھوٹے الفاظ کے تو بے لگاتو تھے
 بڑے بڑے الفاظ بالکل اڑا جاتے تھے۔
 فقط پادری ذی علم ہوتے تھے مگر ان کا علم بھی محدود
 و محصور تھا فن الہیات سے انھیں بہت شوق تھا
 لیکن بعد اوسکے اور علوم و فنون کا بھی کچھ شوق
 ہوا۔ جو پیشے عمدہ تھے وہ پادری کرتے تھے چنانچہ
 وکالت طبابت معلمی یہ پیشے پادریوں سے متعلق
 تھے۔ ہر خانقاہ میں ایک لکھنے کا کمرہ علیحدہ ہوتا
 تھا اور اوس میں راہب بکمال سہولت و اطمینان
 کتابوں کی نقلیں لکھا کرتے تھے اور ہر صفحہ کے
 حاشیہ پر جدول طلافی اور انواع و اقسام کے
 عمدہ رنگوں کی جدول بناتے تھے لہذا قلبی

کت بین بڑی قیمتی ہوتی تھیں یہاں تک کہ مجموعہ صحیف
سماویہ تسلی کی قیمت چار سے روپیہ تھی۔

فتح نور من سے جو تغیرات ہوئے وہ زبان
انگلو سکسن پر بھی موثر ہوئے اور اب یہ زبان بھی
سکسن یعنی سکسن مخلوط یا غیبہ خالص ہو گئی اور بھی
ہیئت اس زبان کی تازمان ہلزی سوم باقی رہی۔
یہ قاعدہ کلید ہے کہ جب زبان قدیم میں تغیر ہو کر اوسے
جدید زبان پیدا ہوتی ہے تو جون جون اس زبان میں
ترقی ہوتی جاتی ہے علامات تصریف کلمات سے حذف
ہو جاتے ہیں اور اونکے مقام پر الفاظ معاون آجاتے
ہیں اور یہ بھی قاعدہ ہے کہ جس قدر اہل زبان کی
ترقی ہوتی ہے اوس قدر زبان کی بھی ترقی و توسیع
ہوتی ہے اور جس طرح تغیرات قومی تدریجی ہوتے
ہیں اوس طرح تغیرات لسانی بھی بہ تدریج ہوتے ہیں۔
العرض زبان اور اہل زبان میں ملازمت ہے۔
اڈورڈ سوم کے زمانہ تک تو اہل انگلستان
فاتحین نور من کے قہر و غلبہ سے متحیر و متردد رہے
جب اس پادشاہ کا زمانہ ہوا تو وہ خواب غفلت سے

بیدار ہوئے اور دام اسیری سے خلاصی پائی اور
انگریزی علم ادب اختراع ہوا اور نظم و نشر و نوون ایجاد
ہوئے۔ شعراء اطالیہ کی نغمہ سنجی و شیرین سخنیں نے
جیو فری جاسر کے قلب پر ایسی تاثیر کی کہ او نے
کتاب مشہور بہ حکایات کنٹروی نظم کی اور قریب
اسی زمانہ کے جان و کلف کے مصنفات شائع ہوئے۔
جس طرح چاسر ابوالشعر اور انگریزی مشہور ہو اسی طرح
و کلف کو ابوالنثار کہنا بجا ہے۔ یہ مصنف طبقہ اوسط
زبان انگریزی کے باقی ہیں اور یہ طبقہ لسان ملکہ الزبنتہ
کے عہد تک جاری رہا۔

شاہیر اہل تصنیف نامہ سلاطین پلہین ٹیجنت

(از ۱۱۵۹ء تا ۱۳۹۹ء)

وزبان سہمی سکسن

لیہون ضلع وٹرسٹون مقام اریل

رجس کا قسٹیس تھا۔ اسنو

قریب ۲۵۰ کو تاریخ انگلستان

نظم کی

وزبان انگریزی و تدریم

رابوٹ باشندہ گلو سٹر ۲۳ء سے ۲۵ء تک رہا۔

اسنے تاریخ انگلستان نظم کی

رابوٹ میسنگ برون کار ہنے والا تھا۔ یہ بھی

مورخ تھا

بیسٹن راہب اور شاعر تھا۔ اسے شاہ

اڈورڈ دوم اسکاتلند

میں اس غرض سے لکھا تھا کہ اسکو قوم

کا حال نظم کر کے سنائے مگر اسے

اسکاٹ لینڈ کے لوگوں نے گرفتار کر کے جج بینک
ہون کا حال نظم کروایا

در انگریزی طبقات وسط

جان گھائی سنہ ۱۳۲۱ء سے ۱۳۲۲ء تک رہا۔

اسے شہزادہ جیت سنگھ
تصنیف کی تھی

جیوفری چاسر سنہ ۱۳۲۱ء سے ۱۳۲۲ء تک رہا۔

یہ سب سے اول اور بڑا شاعر
انگریزی ہے اور یہ شاہ ادورٹ

سوم اور من چارڈ دوم کے
اہل دربار میں سے تھا۔ اسکی

مشہور کتاب حکایات
کنائزوری ہے

جان مینڈول سنہ ۱۳۲۱ء سے ۱۳۲۲ء تک رہا۔

اسنے ایک کتاب سیاحت ممالک
مشرقیہ انگریزی اور فرانسیسی اور

لاطینی زبانوں میں تصنیف کی

جان وکلف - - - - - شہ ۱۳۰۴ء میں وفات کی —

ضلع یو مزلے کا رہنے والا تھا۔
بیلیال کالج واقع آکسفورڈ
میں علم الہیات کا مدرس اعلیٰ
تھا۔ اور مصحف سماویہ کا مترجم
اور مہذب ملتہ مسیحی ہے

جان باری آبرو دین کا اسقف تھا —
اسنے قریب ۱۳۰۴ء کو رابوٹ
بروس کے حال میں ایک کتاب
نظم کی

تاریخات سوانح عظیمہ عہد سلاطین پلینٹجینٹ

(از ۱۵۴۷ء تا ۱۶۰۹ء)

سوانح عامہ عہد وقوع سنہ وقوع
قتل بکٹ اسقف اعظم ... ہنری دوم ۱۵۴۷ء
ممانعت عبادت از جانب پوپ .. جان از ۱۵۴۷ء تا ۱۵۵۱ء
تقریر بیلیال بہ سلطنت اسکاتلنڈ ... اڈورٹ اول ۱۵۶۹ء

ساخته عهد وقوع سنه وقوع
تاجداری دابوٹ روس اڈورڈ اول سنه ۱۸۷۴

تغیرات در آئین ملکی

انعتقاد کونسل کلیرنڈن هنری دوم سنه ۱۱۶۳
نفاذ فرمان میگنا چارٹا جان سنه ۱۲۱۵
تقریر پارلیمنٹ مجنون هنری سوم سنه ۱۲۵۸
تعیین محکمہ عوام پارلیمنٹ ایضا سنه ۱۲۶۵
تقریر کونسل اسرڈینزس اڈورڈ دوم سنه ۱۳۱۰
تعیین پارلیمنٹ عجیب رچارد دوم سنه ۱۳۹۱

محاربات و مصالحتات

جہاد سوم با اہل اسلام رچارد اول سنه ۱۱۹۲
جنگ بوونس جان سنه ۱۲۱۴
جنگ لنکن هنری سوم سنه ۱۲۱۶
جنگ لوس ایضا سنه ۱۲۶۳

| سنہ وقوع | عہد و فوج | سامعہ |
|----------|-----------|---------------------|
| ۱۲۴۵ھ | ہنری سوم | جنگ ایوشیم |
| ۱۲۴۶ھ | ادورڈ دوم | جنگ بینک برن |
| ۱۲۳۳ھ | ادورڈ سوم | جنگ کوہ ہیلیدن |
| ۱۲۳۸ھ | ایضاً | آغاز محاربہ فرانسیس |
| ۱۲۴۴ھ | ایضاً | جنگ کرسی |
| ایضاً | ایضاً | جنگ فوولس کروس |
| ۱۲۵۴ھ | ایضاً | جنگ پوکٹیرس |
| ۱۲۶۰ھ | ایضاً | صاحب بریٹنی |
| ۱۲۸۱ھ | رچارڈ دوم | بغاوت ٹایلو |
| ۱۲۸۸ھ | ایضاً | جنگ آئوٹرٹون |

تغییرات سلطنت

| | | |
|-------|-----------|------------|
| ۱۲۶۲ھ | ہنری پنجم | فتح ایرلند |
| ۱۲۸۲ھ | ادورڈ اول | فتح ویلس |
| ۱۲۷۶ھ | ادورڈ سوم | فتح کیلے |

استعمال صوبہ گین و پونٹیو..... ایضاً..... ۱۲۶۶ھ

نزع ہر دو صورتہ مذکورہ از حکومت انگریزی ایضاً ۱۵۹۱ء

سلطنت خاندان لنکسٹر

سنہ جلوس

ہنری چہارم (پیر جان نوب گھنٹ) ۱۳۹۹ء

ہنری پنجم (پسر) ۱۴۱۳ء

ہنری ششم (پسر) ۱۴۲۲-۱۵۴۱ء

باب اول

عہد شاہ ہنری چہارم - ہولڈ بولنگبروک -

سنہ ولادت ۱۳۶۷ء - سنہ جلوس ۱۳۹۹ء

سنہ وفات ۱۴۱۳ء

اب وارث خاندان لنکسٹر سریر آرائے سلطنت انگلستان ہوا۔

چونکہ اڈمنڈ نواب ماریچ شعبہ اُولے خاندان پلین یٹچنٹ

سے تھا لہذا حسب قانون وراثت انگریزی مستحق سلطنت ہی شاہزادہ

تھا اس خون سے پادشاہ نے اسے مقید بقید شدید کیا۔ ایک مدت

کے بعد یہ قاعدہ اصول اولیہ قانون سلطنت انگلیشیہ میں داخل ہوا کہ

اکبر اولاد مالک تخت و تاج ہوتا ہے

اس پادشاہ نے پہلے مہم اسکاٹ لینڈ سر کیا۔ نواب ڈگلاس و نواب پرسی مین کہ رتوسار حدود جنوبی اسکاٹ لینڈ سے تھے ناترہ بغض و عداوت قدیمہ پھر متعل ہوا۔ الغرض مقام نسبٹ مور اور کوہ ہوملڈن پر اسکاٹ لینڈ والوں نے شدید شکست کھائی۔

کئی مرتبہ غدر و فساد ہنری کی سلطنت میں مغل و خارج ہوا۔ ایک مرتبہ یہ خبر مشہور ہوئی کہ رچا رڈ زندہ ہے اور اسکاٹ لینڈ میں ہے اور نواب ماکچ بھی جیتا تھا لہذا پادشاہ کا حق سلطنت ناقص تھا۔ ایسی ایسی وجوہ و دلائل سے لوگوں نے نزع سلطنت کی تدبیریں کیں لیکن کچھ پیش رفت نہ گئی۔

ہنری چہارم کے تمام عہد سلطنت میں ایک شخص آؤٹ گلنڈ و وڈ کہ ویلس کا باشندہ تھا خود سر رہا اور پادشاہ کا مطیع نہ ہوا۔ یہ شخص لنڈن کے قانونی مدرسوں کا تعلیم یافتہ تھا اور شاہ رچا رڈ دوم کا جلودار و سلاح بردار رہا تھا۔ جب وہ اپنے ملک ویلس میں پھر آیا تو بسبب کمال تجربہ و علمیت کو ساحر مشہور ہو گیا اور اسے معلوم ہوا کہ میری جاگیر کا ایک حصہ پادشاہ کے دوست خاں نواب گری نے دبا لیا ہے پس آؤٹ پادشاہ سے منحرف و باغی ہو گیا۔

مگر شاہ ہنری کے بڑے دشمن دوامیر تھے اور وہ دونوں باپ بیٹے تھے اور اونکا نام پرسی تھا۔ باپ بختاب نواب نور تھمبر لنڈ مشہور تھا بیٹا سبب تیزی اور آتش مزاجی کے بلا رہے در مان مشہور تھا۔ یہ امر تحقیق نہیں کہ جس پادشاہ کو ان دونوں امیرون نے خود تخت پر بیٹھایا تھا اوپر انھوں نے کیوں تلوار کھینچی۔ شاید اسکا سبب یہ ہو کہ ہنری نے *میرل ڈمنڈ* موسٹیمو باشندہ ویلس کا خون بہانہ قبول کیا اور چونکہ وہ بلا رہے در مان کا عزیز تھا اس سبب سو وہ پادشاہ سے خوف ہو گیا۔ *انفرل آون گلنڈ ووڈ* اور اہل اسکاٹ لنڈ امر پرسی کے شریک ہوئے اور مقام شہر وزبوی پر پادشاہ سے مقابلہ کیا اور بڑی طویل اور خونریز جنگ ہوئی مگر بلا رہے در مان کے مارے جانے سے ہنری کی فستح ہوئی۔ نواب نور تھمبر لنڈ کہ سبب بیماری کے شرکت جنگ سے معذور رہا تھا بلا عذر پادشاہ کا مطیع ہو گیا اور اسکا قصور معاف کر دیا گیا مگر پھر وہ باغی ہو گیا اور اسکاٹ لنڈ اور ویلس میں آوارہ و سرگردان رہا آخر الامر ٹیڈ کسٹرو واقع ضلع یورک میں مارڈ الا گیا۔

جنگ شہر وزبوی کی شکست

اذا بلا شاہزادی بیوہ کے جواہرات اور جہیز کے بارہ مہین پادشاہ فرانس سے بھی نکاح ہوئی اس واسطی کہ حسب اقرار طرفین بلکہ موصوفہ

اسباب بعد اوسکے شوہر کے مر نیکی مسترد کر دینا چاہتے تھے مگر پادشاہ انگلستان نے اس دعوے کے جواب میں شاہ جان کا فدیہ طلب کیا کہ اوسے جنگ پوٹیکٹیرس میں انگریزوں نے اسیر کیا تھا۔ تھوڑے عرصہ تک تو طرفین نے علانیہ لڑائی کا اظہار نہیں کیا مگر امرار فرانسیشی ہنری کی ذلت و اہانت کرتے تھے یہاں تک کہ اب اوخون نے اوسکو ملک کو لوٹنا شروع کیا۔ لیکن دو حادثے ایسے ہوئے کہ انکو سبب اسکات لینڈ اور فرانس میں ہنری کو غلبہ ہو گیا۔ ایک حادثہ یہ ہوا کہ شاہزادہ جیمس کہ شاہ اسکات لینڈ کا اکبر اولاد تھا فرانسیر کے مدرسہ میں تحصیل علم کے واسطے جاتا تھا کہ راستہ میں طوفان آیا اور اوسکا جہاز ساحل انگلنڈ پر بہ آیا اور وہ مقام پیونسی پر گرفتار ہو گیا۔ دوسرا حادثہ یہ ہوا کہ نواب اوسر لینس کے قتل ہونے سے فرانسیس میں آتش جنگ خانگی درمیان خاندان اوسر لینس اور خاندان برگنڈی کے افروختہ ہوئی۔ ہنری کبھی ایک خاندان کا شریک ہوا کبھی دوسرے خاندان کی طرف ہو گیا یہاں تک کہ صوبجات اگوٹین اور پونٹوا اور انگولیم پھراوسکے قبضہ میں آ گئے۔

آخر زمانہ میں بڑے بیٹے کی بدکاری و شقاوت سے ہنری کی زندگی تلخ ہو گئی مگر پھر بھی اس شاہزادے سے کبھی نیک باتیں ظہور میں آ جاتی تھیں چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ولیعہد کے ایک بد معاش

مصاحب کو گیسکو بن منصف اعلیٰ نے قید کا حکم دیا تو شاہزادہ نے منصف مذکور پر تنویر کھینچی مگر اوس جج نے بھی کچھ خوف نہ کیا اور شاہزادہ کو پکڑ کر خاص پادشاہی کونسل میں بھیج دیا تاکہ معلوم ہو کہ خاندان شاہی بھی پابندی قانون سے آزاد نہیں۔ شاہزادے نے بخوشی جج کا حکم مانا اور پھر کچھ اوستے بغض و عداوت نہ رکھی بلکہ بلطف و محبت پیش آیا۔ پھر ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ کچھ کلمات سہواً شاہزادہ کے منہ سے نکل گئے اور اوسے معلوم ہوا کہ پادشاہ کو یہ گمان ہے کہ سلطنت لیا جاہتا ہے پس شاہزادہ باپ کے حجرہ میں چلا گیا اور پادشاہ کے قدموں پر گر پڑا اور عرض کیا کہ حضرت فدوی کو بار ڈالین مگر ذلیل و فرمایین

شاہ ہنری کا سن تو کچھ ایسا نہ تھا مگر صرح کے دوروں نے اوسے ضعیف و مضحل کر دیا۔ آخری دورہ پادشاہ کو ویسٹ منسٹر میں آیا اور وہ کنٹوبوی میں دفن کیا گیا۔ اوسنے دو شادیاں کی تھیں اوسکی پہلی بی بی میری بوہن دختر نواب ہیرا فردہ تھی اور دوسری زوجہ جین شاہزادی نواد تھی۔ جین کو کوئی اولاد نہ تھی میری کی اولاد ہنری پنجم ٹامس نواب کلیرنس جٹان نواب بڈ فرڈ ہنری نواب گلو سٹر بلاچے اور فلیٹا تھی۔

ہنری چہارم جبری اور بیدار مغز اور چالاک تھا اور عیا

اور پارلیمنٹ کا مزاج خوب جانتا تھا۔ اوسکا عالم خوف و اضطراب میں ہونا اس امر سے خوب ثابت ہوتا ہے کہ جب اوسکے عہد میں پہلی مرتبہ پارلیمنٹ نے اجلاس کیا تو چالیس شخصوں نے اوسے ذلیل و حقیر کرینکے واسطے اپنے دستانے زمین پر پھینک دیے اور ہنگام تقریر پادشاہ کو کاذب و مکار کہنا تو کچھ بات ہی نہ تھی۔ پادشاہ موصوف میانہ قدر تھا اور آخر زمانہ میں ایک آنہ اوسکے منہ پر نکل آیا تھا اس سبب ہوا کا چہرہ بگڑ گیا تھا تو اوس زمانہ کے دھمی لوگ کہتے تھے کہ یہ مزا پادشاہ کو خدا نے اس گناہ کی دی ہے کہ اسنے اسکس وپ اسقف اعظم کنڈوبوی کو کہ باغیان پوسی کا متوسل تھا قتل کروا ڈالا۔

اس پادشاہ کے عہد میں محکمہ عوام پارلیمنٹ نوڈیرگیا اپنی قوت بڑھائی چنانچہ اوس قانون کو اوٹھون نے بحال رکھا جسکو بموجب وہ اور اوسکے نوکر نظر بندی اور جس سے بری تھے اور اوٹھون یہ اختیار حاصل کیا کہ بعوض عرائض تحریری کے تقریر اپنے مطالب عرض کرتے تھے اور اب صدر محکمہ یا مقرر جلسہ کی تقریر میں بیباکی و آزادی زیادہ ہو گئی اور ارباب محکمہ عوام نے یہ حق اپنا مستقر و ثابت کر دیا کہ ہماری رائے سے روپیہ دیا جائے اور جس بات میں ہم کمین اوسمیں ہمارا دیا ہوا روپیہ صرف ہوا اور اوسکا حساب

ہمین سمجھا دیا جائے۔

اس پادشاہ کے عہد میں پہلی مرتبہ مخالف مذہبی کوسبب لوگوں پر ظلم و تعدی ہوئی اور ولیم سائٹو قیس کلیسا سینٹ اوسو تھ واقع لنڈن مقول ہوا۔ قیس موصوف اپنے مقتدرے و کلف کے اصول و عقائد میں ثابت قدم رہا اور مقتہم بکفر و زندقہ ہو کر ان مذاہب میں زندہ جلا دیا گیا۔

پیشتر انگلستان میں توپ کار و اج اسی پادشاہ کے وقت میں ہوا چنانچہ لکھا ہے کہ جب شہنشاہ میں ہنری نے شہر برٹک کا محاصرہ کیا تو ایک بڑی توپ کا گولہ قلعہ کے ایک برج پر اس زور سے پڑا کہ اوسکے پرچے اڑ گئے اور اہل قلعہ نے مارے خوف کے دروازے کھول دیے۔

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ
 رابرٹ دوم
 جیمس اوّل
 سنہ وفات
 ۱۸۰۵ء

فرانس

چارلس ششم

اسپانیہ

هنری سوم

ششاهان جرمني

ونسلاس

رابوٹ

سیچمنڈ

پوپ

بونیفیس ششم

انوسینٹ ہفتم

گوگري دوازدهم

الکزانڈر سہم

جان بہت سوم

باب دوم

عہد شاہ ہنری پنجم۔ مولد مومنتہ۔ سنہ ولادت
۱۵۰۸ء۔ سنہ جلوس ۱۵۱۳ء۔ سنہ وفات ۱۵۴۷ء

پہلے تو شاہزادہ ہال بڑا بد معاش اور شورہ پشت مشہور تھا مگر اب
پادشاہ شجاع و جری ہنری پنجم ہو گیا۔ پہلے اس پادشاہ نے یہ امر
کیا کہ پرانے مصاحبوں کو ہر طرف کر دیا اور چھانٹ چھانٹ کو عقیدوں
کو اپنا ندیم کیا جنہیں سر ولیام گیسکوئن سب سے زیادہ مشہور ممتاز
تھا۔ پادشاہ نے نواب مادچہ کو رہا کر دیا اور امرائے پوسی کی
جاگیر بلائے بے دربان کے بیٹے کو واگزار کر دی۔

ہنری کے ابتدا عہد میں فرقہ لوئردس میں تہذیب ملت
مسیحی میں کوشش کرینے سبب سے مورد عتاب سلطانی ہوا۔ اس فرقہ
کا رئیس سر جان اولڈ کیسل تھا جو بظاہر نواب کو بھروسہ
مشہور تھا۔ رئیس موصوف پیشتر پادشاہ کا ہمد و مہراز تھا اور بعضوں
نے لکھا ہے کہ شیکسپیر شاعر کی نقل ستمی بہ فالسٹاف کا موضوع
یہی شخص ہے۔ بعد اوسکے رئیس مذکور اپنی حماقت کی باتوں سے
تائب ہوا اور اپنے قلعہ کو لنگ کو فرقہ لوئردس کا ماسٹر بن کر

کیا۔ اسی قلعہ سے پادشاہی سپاہی تیس سو کو پکڑ کر مجلس ٹاؤن میں لے گئے اور پادشاہ نے پادریوں کے خوش کرنے کے واسطے اوسکو عقیدہ کو بدعت عظیمہ و معصیت کبیرہ شتر کیا۔ الغرض نواب کو بھیجو جس سے نکل گیا اور اپنے تابعین کو کلیسا سے سینٹ گائٹل میں جمع کر کے آمادہ فساد ہوا مگر پادشاہ بھی بڑا ہوشیار تھا کہ نصیب شب کو باغیوں پر ٹوٹ پڑا اور اونھیں منتشر و پریشان کر دیا۔ اوکاپیشوا تو بھاگ گیا مگر اونھیں سے اکثر گرفتار ہو کر قتل کئے گئے اور تین برس کے بعد نواب اولڈ کیسل رئیس فرقہ باغیہ حملہ آور ان اسکاٹ لینڈ کا شریک ہوا اور بجرم بغاوت و الحاد زندہ جلا دیا گیا۔

اب تک تو پادشاہان انگلستان فقط مدعی خطاب پادشاہ فرانس رہے مگر یہی پادشاہ ہنری پنجم اس خطاب کا سزاوار ہوا کہ اسنے فرانسیس کی جنگ خانگی کو غنیمت جانکر اڈورڈ سوم کے دعویٰ سلطنت فرانس کی تجدید کی اور شروط مصاحبہ بریٹنی کی تکمیل ایفا چاہا۔ اس درخواست کے جواب میں پادشاہ فرانس نے کچھ گیند بھیجے تے اتے یہ کہنا یہ تھا کہ پادشاہ انگلستان گیند کھیلنا جانتا ہے لڑنا کیا جانے۔ یہ ہنری پر بڑا خار گذرا اور اوستے لڑائی کا سامان کیا اور نواب بلڈفسڈ کو مستولی سلطنت مقرر کیا اپنے جواہرات گرو رکھے زبردستی روپیہ قرض لیا امرا و اراکین دولت کو بغرم جنگ فرانس

جمع کیا۔ مگر جنگ میں اس سبب سے تاخیر ہو گئی کہ لوگوں نے سازش کر کے چاہا کہ نواب صا درچ کو پادشاہ کر دین یہ سازش پادشاہ کو معلوم ہو گئی اور لارڈ اسکروپ کہ پادشاہ کا ہدم و ہماز بلکہ ہمنجواب تھا اور سرچارڈ نواب کی ماہرچ پادشاہ کا ابن عم مجرم بدخواہی معاقب بسزا سے موت ہوئے۔

اب پادشاہ ایک ہیڑا جازون کا تیار کر کے اوتیس ہزار آدمی ساتھ لیکر بندرگاہ سنو تھمٹن میں سوار ہوا اور دریائے سین تک پہنچ گیا اور پانچ ہفتہ کے زمانہ میں قلعہ ہر فلور کہ دیکھا مذکور کے ساحل راست پر واقع تھا اور نہایت مضبوط و مستحکم تھا لویا بعد اسکے وہی فوج جو بسبب شہت بیماری و کثرت زخم ہائے کاری کو نصف رہ گئی تھی ہمراہ لیکر یہ قصد عظیم کیا کہ کیلی کو اوسی راہ سے جاکر جس راہ سے کہ اڈوسوم کا لشکر غلہ پکڑ گیا تھا۔ الغرض جب پادشاہ منزل مقصود پر پہنچا تو دریائے سنوم کے پل ٹوٹے پائے اور قلعوں پر دیکھا کہ تیز کیلی لکڑیوں کی بارہ لگی ہے مگر چند روز کے بعد ایک مقام غیر محفوظ دیکھا اور سرعت تمام اوس مقام سے عبور کرکے سیدھا سمت کیلی پہنچا اور دوسرے سال فرانسیسی قریب یہ اگنکوڈٹ کے قدم مخالف کا منتظر تھا اور اوس شب تیرہ و تار و شدت امطار میں سپاہ جہار انگریزی نے شاہدہ کیا کہ فرانسیسی لشکر میں جا بجا آگ روشن ہے۔ فوج فرانسیسی میں لکھ

آدمی تھے اور سپاہ انگریزی کی ہفت چند تھی مگر شہر کی سی وہاں سے دور نہ تھا اور وہاں کی فتح جو یاد آئی تو ہر انگریز کا دل شیر ہو گیا۔ دوسرے دن صلی الصباح انگریزی کماندار کہ سوا فتح کے شکست کا نام نہ جانتے تھے آگے بڑھے اور للکارنے ہوئے بڑھے چلے گئے۔ آلات معمولی کے سوا اونکو ہاتھوں میں تیز نکیل لکڑیاں بھی تھیں اُن لکڑیوں کی اونھوں نے ایک ترجمہ قطار اپنے سامنے باندھ لی اور اس دیوار چوبین نے فرانسیسی فوج کے حملہ کو خوب روکا اور اوسکی آڑ میں انگریزی تیراندازوں نے تیروں کا منہ برسا دیا بعد اوسکے کمانوں کو پھینک کر سواروں کے ساتھ صفوں شکستہ فوج مخالف پر صاعقہ دار ٹوٹ پڑی اور فوج فرانسیسی کا پھلا اور دوسرا اور تیسرا حصہ یکے بعد دیگرے منہزم ہوا۔ خود پادشاہ ہنری عین شدت جدال قتال میں مشغول کارزار تھا اور اگرچہ کئی مرتبہ گرز گران اور شمشیر بڑاں اوسکی حلق پر رکھ دی مگر اوسے گزند نہ پہنچا۔ پادشاہ انگلستان کی حکمت اور قواعد دانی سے سپاہ فرانسیسی ہراسیمہ اور پریشان ہو گئی کہ اوسنے کچھ سوار پوشیدہ دیہ اگنکورٹ میں کہ عقب فوج فرانسیسی واقع تھا بھیجے اور اونھوں نے مکانات میں آگ لگا دی۔ الغرض فوج فرانسیسی منہزم و مفروز ہوئی اور خود سپاہ سالار فرانسیسی اور بڑے بڑے نامور امیر اور آٹھ ہزار سردار اور سواران جہازار اوس روز کام آئے مگر سپاہ ظفر پناہ انگریزی میں فقط سولہ سے آدمی مارے گئے۔ بعد اس فتح عظیم کے ہنری نے فوج فرانسیسی کا

تعاقب کیا اور ڈھوس کو چلا گیا۔ جب پادشاہ ڈھوس زمین بفتح
و فیروز می پونچا تو رعایا کی خوشی کی حد و پیمان نہ تھی یہاں تک کہ لوگ اوکو
جہاز کے استقبال کے واسطے سمندر میں کود پڑے اور ہزاروں آدمی اُحسنت
احسنت کہتے ہوئے زیر پرچم نشانہاے ظفر لندن تک پادشاہ کے تھے
گئے اور پارلیمنٹ نے بلا در خواست پادشاہ کے بہت سا روپیہ اوسے
دیا اور مادام اُحسویۃ اوسے اُون اور چمڑے کا معمولی محاف کر دیا۔

۱۷۹۱ء میں محاربہ فرانس پھر شروع ہوا۔ پادشاہ انگلستان
نے آہستہ آہستہ فرانسیس کے شہر فتح کیے یہاں تک کہ چھ مہینے کے محاصرہ
کے بعد شہر دُون کو فتح کر لیا اس سبب سے صوبہ نورمنڈی اوکو
قبضہ میں آگیا۔ اب کیا ایسا حادثہ ناگمانی ہوا کہ فرانسیس کی سلطنت لے
لینکی بہت سہل اہ نکل آئی۔ وہ حادثہ یہ تھا کہ نواب برگنڈی کو ہوا خواہا
شاہ فرانس نے بکرو دقمار ڈالا لہذا نواب موصوف کے طرفدار پادشاہ
فرانس کے خون کے پیاسے ہو گئے اور شاہ ہنری کے شریک ہو گئے
اس سبب سے ہنری کو اتنی قوت ہو گئی کہ اوسنے حاکمانہ شروط مصاحبہ پادشاہ
فرانس کو لکھے بھیجے اور مصاحبہ ٹروٹو منعقد ہوا جسکی شروط ضروریہ یہ
ہیں۔ اوّل یہ کہ شاہ ہنری فرانسیس کی شاہزادی کیلکھن این کو اپنے
جہانہ عقد میں لائے۔ دوئم یہ کہ تاحیات پادشاہ ضعیف لداغ چارلس
ہنری سلطنت فرانسیس کا متولی رہے۔ سوئم یہ کہ بعد وفات شاہ

فتح نورمنڈی ۱۷۹۱ء

مصاحبہ ٹروٹو ۱۷۹۱ء

چارلس ہنری فرانسس کا پادشاہ ہو

شاہ ہنری اپنی دولہن کو ساتھ لیکر تھوڑے دنوں کے لیے انگلستان میں آیا تھا کہ ایک ایسی خبر وحشت اثر سنی کہ اولٹا فرانسس کو پھر گیا۔ پادشاہ فرانس کے ولیعہد نے فوج اسکاٹ لینڈ کی مدد سے سپاہ انگریزی کو مقام بوجی پر شکست دی اور شاہ ہنری کے بھائی نواب کلیرنس کو قتل کر ڈالا۔ ہنری کو یہ امید تھی کہ اسکاٹ لینڈ والے اپنے پادشاہ سے نہ لڑینگے اس خیال سے وہ ان کے پادشاہ جیسے کہ قید تھا لڑائی میں لیگیا۔ یہ امید پادشاہ کی نہ برآئی مگر چونکہ وہ ہمیشہ فتح نصیب ہالندا اس فوج بھی اوسے دشمن کو شکا لکر قبضہ ہو کر جن میں کر دیا اور قلعہ موکو کہ قریب پیرس پائخت فرانس کے واقع تھا اور نہایت مستحکم تھا مغلوب کر لیا اس سبب سے اہل فرانس کی حیرانہ تدبیریں باطل ہو گئیں۔

اب شاہ ہنری کی طمع ملک گیری اقصیٰ درج کا میا بی کو پونہچ گئی تھی۔ تمام ملک شمالی فرانس تا ساحل دریاے لوآر اوسکے قبضہ میں تھا اور تاج فتح و فیروزی جو اوسے جنگ اگنکورٹ اور روفون میں پایا تھا اوس میں سے ایک تار بھی نہ گرنے پایا تھا۔ اودھر تو پیرس میں عید شہج کی خوشیاں ہو رہی تھیں اودھر لوہر میں

شاہ ہنری کا دربار گرم تھا جسکے تزک و احتشام کے سامنے خود پادشاہ فرانس کا دربار گرد تھا۔ شاہ ہنری نے سین ارج و سطوت میں اس دار فانی سے رحلت کی۔ اس کے مرض میں مورخین نے اختلاف کیا ہے لیکن اتنا امر یقینی ہے کہ جوانی کی عیاشی و بخیاری اسکی جوان مرگی کا باعث ہوئی۔ اسکا جنازہ نہایت تزک و احتشام سے انگلستان میں لیگے اور قبرستان ویسٹ منسٹر میں دفن کیا۔ اسے فقط ایک بیٹا ہنری ششم تھا۔ اس کے بعد اسکی زوجہ اگتھتھارن نے اوں ٹیوڈرس سے کہ شرفار ویلس میں سے تھا عقد کر لیا پس اس طرح خاندان شاہی ٹیوڈرس کی بنیاد پڑی۔

ہنری پنجم شجاع اور مدبر و سیاست دان تھا۔ اس کے غور و خفوت سے لوگ کشیدہ خاطر رہتے تھے مگر اسکا عدل ستیقم عایا کے نزدیک اس کے عیوب جرائم کا کفارہ تھا۔ وہ فوج کا بڑا پیارا تھا کہ اسکی رکاب ظفر انتساب میں ہمیشہ اسے فتح و فیروزی نصیب ہوتی۔ یہ پادشاہ کشیدہ قامت اور لاغر تھا۔

اس پادشاہ کے عہد میں محکمہ عوام پارلیمنٹ نے ایک اختیار عظیم حاصل کیا وہ یہ تھا کہ کوئی قانون بے اس محکمہ کی منظوری کے نافذ نہ ہوگا۔ جتنا روپیہ رعایا نے اس پادشاہ کو دیا اوتنا کیس کو نہ دیا تھا

اس واسطے کہ اوسکی فتوح نے اونکی نظرون کو ایسا خیرہ کر دیا تھا کہ جس بات کی اوسنے درخواست کی رعایا نے فوراً منظور کر لیا اور اکثر چیزوں کے محصول مادام الحیوة اوسے سے معاف کر دئے اور ان محصولوں کی ضمانت پر اوسنے بہت سارے روپیہ قرض لیا۔ آمدنی ملک قریب پانچ لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ کے تھی مگر اکثر خراج مدخل سے بڑھ جاتا تھا چنانچہ لکھا ہے کہ قریب دو لاکھ روپیہ سالانہ کے فقط شہر کیلی میں صرف ہو جاتا تھا۔

انگریزی فوج بحری کی بنا بھی اسی پادشاہ کے وقت میں ہوئی کہ اسنے ایک بڑا وسیع جہاز اپنے واسطے شہر بیون میں بنوایا۔ ان بیرون میں جنہیں شاہ ہنری نے بنوایا تھا یا سوداگریکے جہاز ہوتے تھے یا اور ملکوں کے جہاز بکرا یہ لیے جاتے تھے۔ شاہ ہنری نے رچا رڈ وٹنگٹن تاجر لنڈن کو تین مرتبہ عمدہ کوتوالی سے سرفراز کیا اور اس سوداگر نے ایک جہاز مستعمل بہ کیمٹ میں کئی مرتبہ بقصد تجارت سفر دیا کیا اور بہت دولت حاصل کی چنانچہ اسی جہاز کے نام سے بچوں کے بھلانے کی کہانی نکلی ہو اور وہ بہت مشہور ہے۔

سلاطین معاصرین

سنہ وفات

اسکاٹ لنڈ

جیمس اول

فرانس

چارلس ششم

اسپانیہ

هنري سوم سنه ۱۴۰۶ ع

جان دوم

شهنشاه جرمنی

سیجسمند

پوپ

جان بست و سوم سنه ۱۴۱۵ ع

مارٹن پنجم

باب سوم

عمر شاه هنري ششم - مولد و نڈس - سنه ۱۴۱۵ ع

سنه ۱۴۲۱ ع - سنه جلوس ۱۴۲۲ ع - سنه وفات ۱۴۲۴ ع

چونکہ بوقت جلوس اس پادشاه کا سن کل چھٹے عینے کا تھا لہذا بیس آدھینوں کی

کو خنسل انتظام امور سلطنت کے واسطے مقرر کی گئی اور نواب بٹ فورڈ
 حمید بادشاہ شیر خوار متولی ولایت فرانس مقرر ہوا اور دوسرا چچا
 ہمفری نواب گلو سٹر مخاطب بختاب حافظ مملکت انگلستان ہوا۔

ہنری پنجم کی وفات کے تھوڑے عرصہ کے بعد بادشاہ فرانس
 نے انتقال کیا اور اوسکا ولیعہد بختاب چارلس ہفتم بادشاہ ہوا۔
 دریائے لوارد عملداری انگریزی اور عملداری فرانسیسی میں حد فاصل
 تھی۔ جنگ کرس وٹ (۱۷۹۳ء) اور جنگ ورنول (۱۷۹۲ء) میں نواب بٹ فورڈ
 نے فرانسیس میں انگلستان کا نام رکھ لیا۔ نواب گلو سٹر نے جیکو لائن
 شاہزادی بوری یا سوشادی کی اور برنبائے وراثت شاہزادی موصوفہ اکثر بلاد
 ممالک ہند لندن میں کامدعی ہوا۔ نواب بریڈٹ بھی اسی شاہزادی کی زوجیت کا
 مدعی ہوا اور نواب گلو سٹر کو دعوے کا مانع وقاضی ہوا اور نواب بریڈٹ کی اعانت
 و تائید اوسکے ابن عم رئیس اعظم بریڈٹ نے کی پس اسطرح سے رئیس
 موصوفہ بادشاہ انگلستان کی شرکت سے خارج ہوا۔ نواب گلو سٹر
 نے اپنے وطن میں بھی بوفٹ اسقف و پنچسٹر سے کہ نہایت
 متکبر اور صاحب کنت تھا مناقشہ کیا پس ان وجوہ سے نواب بٹ فورڈ
 کی حکومت فرانسیس میں ضعیف ہو گئی

آخر الامر ۱۷۹۸ء میں ارباب کونسل نے یہ تجویز کیا کہ سپاہ

انگریزی دریا سے لوہار سے عبور کر کے جو صوبے کے شاہ چارلس کے تحت حکومت ہیں انہیں تاخت و تاراج کرے مگر بنا بر قول بعض مؤرخین کے متولی ولایت فرانس یعنی نواب پل فرڈ اس امر سے مانع ہوا۔ الغرض پہلے فوج انگریزی نے شہر اوٹر لینس کا محاصرہ کیا اور بیرون شہر خفیف سی لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی کا نام عجیب و غریب ہو گیا یعنی **مچھلیوں کی لڑائی**۔ اسکی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ ایک انگریزی سردار کچھ رسد کی گاڑیاں لشکر گاہ انگریزی کی طرف لیے جاتا تھا کہ مقام دُور پر فرانسیسی سواروں نے اوپر حملہ کیا اور اسنے انھیں بگا دیا چونکہ رسد کی گاڑیوں میں نمکین مچھلیاں بکثرت تھیں اس سبب سو اس لڑائی کا نام یہ ہو گیا۔ اس لڑائی کی فتح ہونے سے اور محاصرین انگریزی کی جرأت و استقلال سے اہل فرانس ہمت ہار گئے اور شہر اوٹر لینس سے مایوس ہو گئے

مگر دفعۂ زمانہ کا رنگ بدل گیا۔ ایک عورت جون نامی نے کہ ایک یہاں سے میرا خادمہ تھی پادشاہ فرانس سے ملازمت چاہی اور عند الملاقات عرض کیا کہ مجھے خدا نے اس واسطے بھیجا ہے کہ انگریزوں کو اوٹر لینس سے نکال دوں اور حضور کو (یعنی چارلس کو) ہمیسر میں لیجاؤں۔ پادشاہ فرانس نے اس مدعیۂ رسالت کا نہایت اغراز و احترام کیا خواہ اس وجہ سے کہ اس کے افسانہ کا اس سے یقین آگیا

خواہ اس سبب سے کہ پادشاہ کو اپنی ضعیف الاعتقاد فوج کا چھسلا نا منظور تھا۔ قصہ یہ عورت ذرہ پھنکا اور شرعہ گھوڑے پر سوار ہو کر اوس لینس کے بچانیکو چلی اور داخل شہر ہوئی اور قلعہ کو مغلوب کیا اور فوج انگریزی کو نکال دیا اس سبب سے اوس کا لقب مجاہدہ اور لینس ہو گیا۔ دو مہینے کے عرصہ میں شاہ چارلس نے شہر شہیس میں تاج پھنا اور اوس مدعیہ رسالت کی رسالت کی تکمیل ہوئی۔ مگر گھوڑے ہی عرصہ کے بعد انقلاب شروع ہوا اور شہر کو سپین کی جنگ مغلوبہ میں اوس عورت کو ایک کنڈار نے گھوڑے پر سے کھینچ لیا اور قید کر لیا اور متولی انگریزی کے ہاتھ بیٹا لا اور چھ مہینے قید رکھ کر وہ عورت تہمت سحر و ن کے بازار میں زندہ جلادی گئی۔

مذکورہ رسالت زندہ جلادی گئی اس لیے ۴

شاہ ہنری کہ ہنوز لڑکا تھا ولیسٹ منسٹر میں مرنے بہ تاج شاہی ہوا اور پاپیس دار السلطنت فرانس میں بھی اوسکی تاجداری کے رسوم ادا کئے گئے کیونکہ یہ امر ضروری متصور ہوا کہ چونکہ شاہ چارلس شہر دھیمس میں تاج پہن چکا ہو لہذا ہنری کی تاجداری خود پاپیس دار السلطنت میں کچاے گری پاپیس میں ہنری کی تاجداری فقط ڈھکوسلہ تھارڈہ میں شہر آرس میں ایک مجلس منعقد ہوئی اور قسسیوں نے بہت چاہا کہ دونوں بادشاہوں میں مصالحت ہو جائے مگر کچھ نہوا۔ اب دوسرا خراسی ہو کر کہ اوکو سبب سے انگریزی سلطنت فرانس میں منتشر کر دی ہو گئی۔ ایک سانحہ نواب بد فرڈ کا انتقال تھا دوسرا

ساختم یہ ہوا کہ نواب اعظم برکنڈی نے پادشاہ فرانس سے مصالحت کر لیا اور اسکی مشارکت اختیار کی۔ الغرض شہر پیرس بہت جلد انگریزوں کے قبضہ سے نکل گیا اور ۱۷۶۴ء میں انھوں نے بخوشی پادشاہ فرانس سے دو برس کے واسطے مصالحت کر لیا۔ دوسرے سال شاہ ہنری نے رچی رئیس صوبہ انجو و میئن کی دختر حسینہ و جمیلہ ماساگرٹ سے کہ نہایت عالی ہمت تھی شادی کر لی اور یہ صوبہ یعنی میئن و انجو بہ تہنیک ستم عام دولسن کو باپ کو مسترد کر دیے۔ یہ صوبے فرانسیس کی کنجیاں کہلاتے تھے اور جب یہ سلطنت انگلستان سے جدا کئے گئے تو سارے ملک میں واویلا پڑ گئی۔ اب سپاہ فرانسیسی جوق جوق دریائے لوائر سے عبور کر آئی اور ٹرون و نور منڈی اس کے مطیع و منقاد ہو گئے۔ شمال فرانس سے شاہ چارلس نے عنان غریمت بسمت جنوب منعطف کی اور شہر پر شہر پادشاہ ظفر پناہ کا مطیع و خیر خواہ ہوا یہاں تک کہ ۱۷۶۵ء میں انخلیج ڈوور تا کوہ پس نین پادشاہ انگلستان کا جھنڈا کسی مقام پر نہ باقی رہا سو اکیلی کی گڑھی کے کہ اوپر یکا انگریزی جھنڈا رہ گیا تھا۔ پس انگریزوں کو جو فرانسیسی میں سلطنت کرنے کا خیال خام تھا اسکا انجام یہ ہوا۔

ہنری ششم کے ابتدا سے عہد میں (۱۷۶۳ء) جیمس شاہ اسکات لینڈ نے رہائی پائی اور اپنے ملک کو مراجعت کی اور اپنے

اونہوں نے بعض مکانات کو لوٹا تو اہل لنڈن بگڑے اور پل کو چھین لیا اور چھ گھنٹہ بڑی شجاعت سے مقابلہ کیا بعد اوسکے چند عرصہ تک لڑائی موقوف رہی اور سقف و پنچسٹرنے اس مدت قلیل کو غنیمت جانکر شتر کر دیا کہ جو لوگ فوراً اپنے اپنے گھروں میں پھر جائیں اونہیں امان دی گئی اب کید کے ساتھ ایک آدمی بھی نہ رہا اور اوسنو پھر چاہا کہ فوج جمع کرے لیکن کچھ نہ ہو سکا آخر وہ بھاگ گیا اور ایک سوار اڈن نامی نے اوسراستکس کے ایک باغ میں دیکھ لیا اور قتل کیا اور ہزار حو کس اوسکے قتل کا انعام پایا۔ ظن غالب ہے کہ نواب یورک اس فساد کی بنیاد تھا اور اگر وہ ظفریاب ہوتا تو باغی اوسے تخت پر بٹھا دیتو

خاندان لنکسٹر پر مدت سوا دو بار آتا جاتا تھا اب بالکل تباہی آگئی کہ جنگ خاگی شروع ہو گئی۔ نواب یورک سلطنت لینکیلی تدبیرین پختہ کر چکا تھا اب اونکو عمل میں لایکا عین وقت تھا۔ یہ سمجھو کہ شاہ ہنری کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تھا اور پڑی خوشیاں ہو رہی تھیں مگر لوگ اس وجہ سے بہت غصہ لگاتے کہ پادشاہ نواب سمہر سمٹ پر بہت عنایت کرتا تھا اور اوسے لوگ یہ الزام دیتے تھے کہ اسی نے نور منڈی کا صوبہ کھوا دیا ہے اودہر پادشاہ نے صوبہ گین کے لئے لینے کا ارادہ کیا لیکن شکست فاش کھائی اس سے رعایا اور پڑواستہ خاطر ہوئی۔ اس نازک وقت میں پادشاہ کو جنون ہو گیا اور عنان مہم

سلطنت نواب یورک کے ہاتھ آئی اور وہ مخاطب بہ خط جافظ الملک
ہوا مگر اسکی حکومت تھوڑی ہی عرصہ تک ہی اور پادشاہ تندرست ہو گیا
اور نواب یورک عہدے سے معزول ہوا مگر اسے تو حکومت کا مزہ
پڑ گیا تھا لہذا وہ آمادۂ جنگ ہوا اور اب وہ لڑائی شروع ہوئی جسکا نام
محاربہ بروزز مشہور ہے۔ اس لڑائی کی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ
روز کے معنی گلاب کا پھول ہیں چونکہ متخاصمین میں سے فوج یورک
کا تمغہ سفید گلاب کا پھول تھا اور سپاہ لنکسٹر کا تمغہ سرخ گلاب
کا پھول تھا لہذا اسے محاربہ بروزز یعنی جنگ گلاب پوشان کہنے
لگے۔ خاندان یورک کے بڑے معین و مددگار نواب سیلسبری
اور اوسکا بیٹا نواب وارک تھے

باقی عہد شاہ ہنری مین چھ لڑائیاں ہوئیں اور یہ امر کہ سلطنت
کس کا حق ہے میدان کارزار میں طرفین کی فوج تو اسکا انفضال کرتی ہی
تھی اب تمام ملک میں ہر گھرمین اس پر مباحثہ و مناقشہ ہونی لگا اور تمام اہل
انڈستان کے دو فرقے متضاد ہو گئے۔ آخر الام ۱۵۵۵ء میں مقام سینٹ
البنس پر لڑائی ہوئی اور فوج لنکسٹر نے شکست کھائی اور پادشاہ
مقتید ہو گیا مگر پھر تھوڑے عرصہ میں وہ رہا کر دیا گیا اور برائے نام صلح ہو گئی
۱۵۵۹ء میں پھر لڑائی ہوئی اور فوج یورک نے جنگ بلور ہیٹھ
واقع صلح اسٹفسڈ میں پھر فتح پائی۔ پھر ۱۵۶۲ء میں مقام سوٹھمپٹن پر

روپیہ دینا اسی محکمہ کے اختیار میں تھا اور یہی اسکی قوت کی بات تھی۔ اس محکمہ کے ممبر پارلیمنٹ مین بالائے التزام نہ حاضر ہوتے تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ امور سیاست کا جو وہ انصرام کرتے تھے تو اسکا سبب قوی ایک یہ تھا کہ جن لوگوں کی طرف سے وہ پارلیمنٹ میں وکیل تھے اونسے تنخواہ پاتے تھے دوسرے یہ کہ میراۃ خدمت و کالت رعایا قید اور سزا سے بری کر دیے گئے تھے۔ اسی پادشاہ کے عہد میں پارلیمنٹ میں رائے دیو کا استحقاق ان لوگوں پر منحصر ہو گیا جنکے پاس کم سے کم چالیس ہزار شلنگ سالانہ مکانسی کی زمینداری تھی۔

مدت سے آمدنی ملک بہت کم ہو گئی تھی اسواسطیکہ ہنری چہارم کو فرانسیس کے ملک سے بڑی آمدنی تھی اور اب ہنری ششم کی عملداری فرانسیس کے فقط ایک شہر میں رہ گئی اس سبب سے کل چار ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی اسے رہ گئی اور بسبب مصارف کثیرہ محاربات فرانسیس کے اور اور وجہ سے شاہ ہنری تیس لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ کا قرضدار ہو گیا تھا

اسی پادشاہ کے عہد میں اٹن کالج اور کنگس کالج کیمنیج
۱۵۴۷ء میں مقرر ہوئے اور اسکے بعد ۱۵۴۸ء میں مدرسہ عالیہ
کلیسگو مقرر ہوا اور ہیل منیج ۱۵۴۸ء میں ستارۃ ذوالذنب

مشاہدہ کیا اور ۱۸۷۴ء میں انگلستان میں شیشہ بنا شروع ہوا۔ ان باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جنگ خانگی کے تلاطم عظیم اور اختلال و انتشار میں بھی علوم و فنون آہستہ آہستہ ترقی کر رہے تھے۔ اودھر بڑا عظیم نوڈیچن ایک ایسا فن لطیف رفتہ رفتہ ترقی کرتا جاتا تھا جسے اسیر منافع عظیم حاصل ہوئے کہ کسی فن سے نہوے تھے۔ اس فن سے چھاپہ کافن مراد ہے۔ ۱۸۷۲ء میں فاسٹ لٹریری کے تختوں پر چھاپا۔ ۱۸۷۲ء میں بزرگ فرسیس کے حروف بنائے ۱۸۷۴ء میں بیلن کا چھاپہ نکلا اور ۱۸۷۴ء میں اسکویئر کے ڈھالی ہوئے حروف استعمال میں آئے

سلاطین معاصرین

سنہ وفات

اسکاٹ لند

۱۸۳۷ء

جیمس اول

۱۸۶۰ء

جیمس دوم

.....

جیمس سوم

.....

فرانس

۱۸۲۲ء

چارلس ششم

.....

چارلس ہفتم

.....

اسپانیہ

۱۸۳۷ء

جان دوم

.....

ہنری چہارم

شہنشاہان جرمنی

سجھمنڈ ۱۲۳۴ء

البرٹ دوم ۱۲۳۹ء

فرڈرک چہارم ۱۲۴۰ء

پوپ

مارٹن پنجم ۱۲۳۱ء

یوجینس چہارم ۱۲۳۴ء

نکولاس پنجم ۱۲۵۵ء

کیلکسٹس سوم ۱۲۵۸ء

پائیس سوم ۱۲۵۹ء

سلطنت خاندان یورک سنہ جلوس

اڈورڈ چہارم... (پسر رچارڈ نواب یورک) ۱۲۶۱ء

اڈورڈ پنجم (پسر) ۱۲۸۳ء

رچارڈ سوم (رعم) ۱۲۸۵ء - ۱۲۸۳ء

باب اول

عہد شاہ اڈورڈ چارم - سنہ ولادت ۱۲۴۳ء
سنہ جلوس ۱۲۶۱ء - سنہ وفات ۱۲۸۲ء

بنوڑ محاربس و زخم ہوا تھا۔ شمال کے لوگ ہنری کے شریک رہے
مگر اہل لنڈن اور جنوب کے لوگ اڈورڈ کی طرف ہو گئے۔ ۱۲۶۱ء میں
عین برف باری میں اڈورڈ نے مقام ٹوٹن واقع ضلع یورک
میں فتح پائی اس سبب اس کی سلطنت قائم ہو گئی۔ ملکہ مارگٹ
بامید حصول مدد فرانسیس میں گئی اور پھر فوج لنکسٹر کے صفوں
شکستہ میدان کارزار میں آراستہ ہوئے لیکن مقام ہجلی موس اور
ہگن ہم پر پھر منہزم ہوئے اور ہنری میدان ہگن ہم سے بھاگ کر
لنکسٹر کے جنگلوں میں چھپا اور برس روز سے زیادہ تک کیسکویا بچہ
نہ آیا مگر آخر کو گرفتار ہوا اور محبس ٹاور میں مقید ہوا

۱۲۶۴ء میں اڈورڈ نے لیڈی الزبتھ گوی سے
پوشیدہ شادی کر لی۔ یہ بیگم ایک سردار وڈ ول نامے کی بیٹی تھی اور
وہ خود تو تاج شاہی سے مزین ہو کر ملکہ بنی اور اپنے بھائیوں اور بھنوں
کی شادی بڑے بڑے امیرزادوں اور امیرزادیوں سے کر دینی چاہوا

کی تولیت میں تھے۔ ان نسبتوں سے اُمرا جمل کر خاک ہو گئے علی انحصار
خاندان یولیس کے امیر جنکار تیس غراب وارک تھا۔ اس امیر کا لقب
کتب تواریخ میں پادشاہ گر لکھا ہے اور یہ وزیر اعظم اور حاکم شہر کیلی
تھا اور کیلی کی حکومت سے اعلیٰ کوئی خدمت پادشاہ کے اختیار میں نہ تھی
پس پادشاہ سے تقرب و خصوصیت کا جاتا رہنا امیر موصوف کو کیونکر گوارا
ہوتا۔ الغرض نواب وارک اور پادشاہ میں روز بروز نفاق بڑھتا گیا
یہاں تک کہ علانیہ لڑائی ہو گئی۔ نواب موصوف نے باعانت نواب کلینس
عم پادشاہ ضلع یورک اور ضلع لنکن کے لوگوں سے بلو کر وادیا
لکرا خزا لامریہ دو امیر مغلوب مقهور ہو کر لوی یاز دہم شاہ فرانس کو کنف
حمایت میں عافیت گزین ہوئے اور وہاں ملکہ مارگٹ سے ملاقات
ہوئی۔ چونکہ ملکہ اور نواب وارک کا مقدمہ واحد تھا لہذا یہ دونوں اس بات
پر متفق ہوئے کہ شاہ اڈوسرڈ کو مخذول و معزول کرین ملکہ مارگٹ
نے اپنے بیٹے اڈوسرڈ کی شادی نواب وارک کی بیٹی این سے
کر دی اس سبب سے اور انکا اتحاد باہمی اور استحکم ہو گیا۔

پانچ مہینے فرامیس میں ہو کر نواب پادشاہ گر بلا مزاحمت
جنوب انگلستان میں وارد ہوا اور اب اہل لنکسٹر کو پھر حصول سلطنت
کی امید ہوئی اس واسطے کہ چھ ہزار آدمیوں نے سفید گلاب کا پھول رکھ
تمغہ خاندان یورک تھا اپنی ٹوپوں سے پہنک کر باواز بلند کیا کہ

خدا ہمارے پادشاہ ہنری کو سلامت رکھے۔ قصہ کوتاہ شاہ ادورڈ
ہالند میں بھاگ گیا اور ہنری کو قید خانہ سے لاکر پھر تخت پر بٹھایا۔

از بسکہ شاہ ادورڈ کی ایک بہن نواب ہو گئی تھی ہنسبوتھی
لینڈاوس پادشاہ آوارہ وطن کو اوس سے فوج اور روپیہ اور جہاز سب
سامان ملا اور چند ہی مہینے کے عرصہ میں وہ مقام دیونسپرو واقع
ضلع یورک میں پہنچ گیا۔ جب ادورڈ نوٹنگھم میں پہنچا
تو ساٹھ ہزار آدمیوں نے سفید گلاب کا پھول (اوسکی فوج کا تمغہ)
پھن لیا اور اوسکا بھائی نواب کلیرنس بھی کہ بڑی مدت سے نواب
وارک کا شریک تھا اب اوس سے آکر مل گیا اور اوسکی فوج عرصہ قلیل
میں لنڈن میں داخل ہو گئی۔ اسی عرصہ میں عید فصح کو کہ روز یکشنبہ
تھا مقام ہونٹ پر وارے نیارے کی لڑائی ہوئی اور اس لڑائی میں
ہر برگ گل سرخ مرجھا مرجھا کر زمین پر گرے یعنی نواب وارک اور اوسکا
بھائی مونٹیک اور اورسرداران خاندان لنکسٹر اوسدن کا
آئے۔ اوسے روز ملکہ ماسرگٹ اور اوسکا بیٹا پلی متھ میں
پہنچے اور تین ہفتہ کے بعد اوسکی فوج ٹکڑے اڑ گئی اور وہ ہمت
ٹیوکسبری واقع ضلع گلوستر میں گرفتار کر لیے گئے۔ جب
ملکہ اور شاہنرادے کو قید کر کے پادشاہ ظفر پناہ (ادورڈ) کو دربار
میں لائے تو وہ دل قوی شاہنرادی کا جسے بڑے بڑے خوفن کا سامنا

کیا تھا اور بڑی بڑی مصیبتیں کس شجاعت و مردانگی سے جھیل چکی تھیں صد مہ
فراق اولاد سے شق ہو گیا جبکہ اوسنے دیکھا کہ میرے پیارے کے نازنین
رخسار اڈورسڈ کے آہنی دستا نو سے شق ہو گئے ہیں اور اوسکا خون
نواب کلیرنس اور نواب گلو سٹون کے خنجر ظلم سے ٹپکتا ہو مگر ملکہ کی
زندگی ایسی دراز تھی کہ اوس وزید کو بعد بھی گیارہ برس تک جیتی رہی اور
لوی شاہ فرانس نے خون بہا دیکر اوسے چڑا لیا۔ جس وز شاہ اڈورسڈ
بفتح و فیروزی داخل شہر لندن ہوا اوسی روز ہنری مجسٹاوس
مین بظلم و ستم قتل کیا گیا۔

اب شاہ اڈورسڈ کے بھائیوں میں سخت نزاع ہوتی۔
نواب کلیرنس بر بنارز و جیت اکبر بنات نواب و اسٹاک پاؤ شاہ گہ
کی جاگیر کا مدعی ہوا نواب گلو سٹون نے پاؤ شاہ گہ کی دوسری بیٹی این
نواب بیوہ شاہزادہ اڈورسڈ مقتول کو ڈھونڈ کر اوس سے شادی کر لی اور وہ بھی
اپنی زوجہ کے حصہ کا طالب ہوا۔ الغرض پاؤ شاہ نے دونوں بھائیوں
کو راضی کیا اور جائیداد متنازع فیہ دونوں پر تقسیم کر دی اور انکی خوشنکاح
اوس پیرانہ سالی میں مفلس ہو گئی

اب اڈورسڈ نے شاہ فرانس سے لڑنے کا منصوبہ باندھا
اور بزرگان سلف کا دعوے اوس ملک کی نسبت از سر نو قائم کیا۔

چند قوی دھون سے اوسنے اس لڑائی کا قصد کیا تھا۔ اول تو وہ وجہ
کی جانب سے رئیس اعظم برگنڈی کا عزیز تھا اور یہ رئیس شاہ فرانس کا
جانی دشمن تھا۔ ثانیاً پادشاہ کو یہ منظور تھا کہ جن مفسدوں کی طبیعت میں
شر ہے اور میری سلطنت کی فکر میں رہتے ہیں اور آتش جنگ خانگی کو
پھر فروختہ کیا چاہتے ہیں انھیں غیر ملک میں لڑنیکو بھیج دوں۔ اس
لڑائی کے واسطے پارلیمنٹ نے پادشاہ کو روپیہ دیا علاوہ برلین اوسنے
ایک نیا اور بہت عمدہ طریقہ اخذ کر کا نکالا کہ مالدار لوگوں کو اپنے پاس
بلا کر اوسے نذرین طلب کیں پس اونکی کیا مجال تھی کہ پادشاہ کے حکم سے
انکار کرتے۔ اس روپیہ کا نام پادشاہ نے نذرانہ کار روپیہ رکھا۔
الغرض بعد تاخیر بیار پادشاہ نے فرانسس پر فوج کشی کی مگر اپنے
شکر کار کو قابل استعانت و استمداد نہ پایا تب تو اوسے بہت پس و پیش ہوا
کہ اتنے میں شاہ فرانس نے پیام مسرت فرجام مصاحہ و مشارکت بھیجا
غرض بمقام پکگنی دریائے سوم پر پل باندھا گیا اور نصف راہ
پر دونوں پادشاہوں نے ملاقات کی اور لکڑی کے کٹھڑے میں
ہاتھ ڈالکر مصافحہ کیا اور شرط مصاحہ کے ایفا کی قسم کھائی۔ اس مصاحہ
کی بڑی شرطیں یہ تھیں اول لوی شاہ فرانس پچھتر ہزار دینار فوراً
دے اور پچاس ہزار دینار سالانہ شاہ اڈورڈ کو مادام ایلویہ دیا کرے
دوم سات برس تک دونوں ملکوں میں لڑائی موقوف رہے اور بلا حصول
تجارت جاری رہے سوم شاہ فرانس کا ولیعہد اڈورڈ کی بڑی بیٹی

مصاحہ پکگنی دریائے فرانس
د انگلستان ۱۸۰۴ء

الزبتہ سے شادی کرے۔ اس مصالحو کا سبب یہ ہوا کہ شاہ فرانس نے پادشاہ انگلستان کے رفقا و ملازمین پر روپیہ کی بوچھاڑ کر دی اور اکثر اہل انگلستان بے فخر کہتے تھے کہ ہم شاہ لوی کے نمکخوار ہیں۔

انگلستان کی رعایا اس لڑائی کے انجام بد سے بہت شاکہ تھی کہ اسی کے صرف کے واسطے اس سے اس قدر محصول لیا گیا تھا اور اگر پادشاہ ذرا بھی سانس لیتا تو آتش فتنہ و فساد شعلہ بجاتی مگر پادشاہ بھی عاقل تھا کہ اس بات کو سمجھ گیا اور آئندہ اسے ایسی تدبیر کی کہ سلطنت کا کام چلا جاتے اور رعایا سے ایک کوڑی نہ لی جاتے۔ اس غرض سے اس نے سودا گروں سے محصول لینے میں شدت کی اور پادریوں سے دہ کی لی اور سابق کی معاویوں کو مسترد کر لیا اور جرمانے لینے شروع کئے اور اپنے نام سے بحیرہ روم کی بندرگاہوں میں تجارت کروائی پس ان تدبیروں سے سارا خرچ بھی اوسکا نہ گیا بلکہ وہ اور مالدار ہو گیا اور رعایا بھی کیس قدر راضی اور آسودہ رہی۔

نواب کلیرنس کے قتل کا دھبہ اڈوسرڈ کے نام پر رہ گیا۔ مدت سے دونوں جہانیوں میں تفرقہ پڑ گیا تھا خاصہ اس وجہ سے کہ اڈوسرڈ نے نواب کلیرنس کی شادی میڈی و سٹرٹسٹیل عظیم برگنڈی سے کہ نہایت مالدار تھی نہ نوڈی تھی اور جب نواب کلیرنس کا دوست ٹامس

برڈٹ بہت مت سحر مقتول ہوا تو نواب موصوف نرپادشاہ کو علانیہ اور سکون کا الزام دیا۔ اس کتاخی کا عوض پادشاہ نے یہ لیا کہ نواب کلیرنگس محکمہ امرا کے پارلیمنٹ میں طلب کیا اور اس کے قتل کا حکم دیا اور دس دن کے اندر وہ مجلس ڈاکور میں مر گیا اور یہ فواہ اڑا کہ وہ مائکسنی شراب کی ناند میں ڈوب گیا کہ وہ شراب اسے بہت مرغوب تھی۔

شاہ ادورڈ میں ایک عجیب بات تھی کہ وہ چاہتا تھا کہ جسٹس میریہان لڑکچہ اور اوسیدن اوسکی نسبت اور ملک کے پادشاہ کے خاندان میں ٹھہرا لیں مگر اس باب میں جو اس نے تدبیریں کیں وہ نہ چلین۔ اوسویہ منصوبہ پانچ تھا کہ میری بیٹی کی شادی بوجب مصاحبہ بگگنی کے شاہ فرانس کو لیجند سے ہو جائے سو یہ منصوبہ یون باطل ہوا کہ اوس برس کی وفات کے تھوڑے روز پیشتر ولیعهد شاہ فرانس کی شادی مارگسٹ تیسری ہو گئی۔ پس چنر وزیر بعد اس شادی کے پادشاہ کہ سبب عیاشی اور تماشہ بینی کے ضعیف و مضعیل ہو گیا تھا ایک مرض خفیف میں مبتلا ہوا اور اب وہ مرض فوراً منجر مرض مملک ہو گیا اور پادشاہ اکتالیس برس کے سن میں مر گیا اور ونڈس میں مدفون ہوا۔ اس پادشاہ کو دو بیٹے تھے یعنی ادورڈ جس کا سن اب بارہ برس کا تھا اور چارڈ نواب یوسٹ اور پانچ بیٹیاں تھیں ان میں سب سے بڑی شاہزادی

الزبتہ شاہ ہنری ہفتم کے جبالہ عقد میں آئی۔

اڈورڈ چارم میں بڑا وصف یہ تھا کہ وہ لذائذِ نفسانیۃ قبیحہ کو دوست رکھتا تھا اور اسکی شہواتِ نفسانیۃ کے سبب سیڑھے بڑے مَعْرُز خاندانِ بیجرت ہو گئے۔ بیماری اور پرکلف کمرِ نفیس کھانے اور قیمتی شرابیں اسے سب سے زیادہ مرغوب تھیں اور اسنے خون کے دریا میں پیرِ سلطنت لی اور مخبری سے سلطنت کو تھا پا چنانچہ لکھا ہے کہ جو کچھ اوسکے دربار میں ہوتا تھا اور جو امر کہ دور دور کے مصلح میں واقع ہوتا تھا اوسکا علم اسے ہو جاتا تھا۔ یہ پادشاہ خوبصورت اور ذی کمال تھا لیکن تماشِ نبی اور میواری کے سبب سو آخر زمانہ میں پھول گیا تھا اور محض بیکار ہو گیا تھا۔

اسی پادشاہ کے عہد میں عرائض پارلیمنٹ قوانین بناتو گئے جو اب تک با اسم قوانین پارلیمنٹ موسوم ہیں۔ یہ تدبیر اس واسطے کی تھی کہ قبل اسکے کہ پادشاہ ان قوانین کے نفاذ کو منظور کرے انہیں کیس طرح کا تغیر و تبدل کر سکے

اڈورڈ چارم کا زمانہ اس واسطے مشہور ہے کہ اس زمانہ میں چمپاہ کارواج انگلستان میں ہوا۔ ولیم کیگسٹن جسے چمپاہ کا ہنر

ملک ہالند میں سیکھا تھا اب اس نے ایک فرانسیسی کتاب کا ترجمہ
انگریزی میں کیا اور اسے ۱۷۷۱ء میں اسے شہر گھینٹ میں چھاپا۔
یہ پہلی کتاب انگریزی زبان میں چھپی۔ ۱۷۷۳ء میں میکسٹن نے مقام
ولیمٹ منسٹر میں چھاپہ خانہ قائم کیا اور ۱۷۷۴ء میں اس مطبع سے
پہلی کتاب جو ولایت انگلستان میں چھپی تھی جاری ہوئی۔ اس کتاب
کا نام دی گیم اینڈ پلے آف چیس ہے۔ اسکاٹ لینڈ
کو ۱۷۷۵ء میں اور ایولنڈ کو ۱۷۷۶ء میں یہ نعمت غیر مترقبہ ملی۔ اسی
میں اول مرتبہ انگلستان میں ڈاک لنڈن سے اسکاٹ لینڈ تک
جاری ہوئی اور ڈاک کی یہ کیفیت تھی کہ بیس بیس میل کے فاصلہ پر سوار
مقرر کیے جاتے تھے اور وہ دست بدست ایک دوسرے میں سونیل خطوط
و مراسلات لیجاتے تھے

سلاطین معاصرین

| | |
|------------|----------|
| اسکاٹ لینڈ | سنہ وفات |
| جیمس سوم | |

فرانس

| | |
|------------|-------|
| چارلس ہفتم | |
| لوی یازدہم | |

اسپانیہ

ہنری چارم ۱۷۷۴ء

شاہ فرڈ نند و ملکہ ازابلا

شہنشاہ جرمنی

فرڈرک سوم

پوپ

پائیس دوم ۱۷۶۴ء

پال دوم ۱۷۶۴ء

سکسٹس چارم

باب دوم

عہد شاہ ادورڈ پنجم سنہ ولادت ۱۷۷۰ء۔

سنہ جلوس ۱۷۸۳ء اپریل۔ سنہ مغزولی ۱۷۸۳ء جون

ادورڈ پنجم اکبر اولاد پادشاہ مشوقی فقط گیارہ ہفتہ تک پادشاہ رہا۔
اس زمانہ قلیل میں سر چارڈ نواب گلو سٹر جنس خطاب حافظ الملک
حاصل کیا تھا اور اپنے بھتیجہ کا پڑا خیر خواہ اور محبت صادق بنا تھا سلطنت

لینے کی فکر میں لگا تھا۔ آخر الام پادشاہ خردسال کو مقام اسٹونی اسٹراٹفورڈ واقع نور تھمپٹن میں گرفتار کر لیا اور بہ تجمل ظاہری اسے لنڈن میں لے گئے اور محبس ٹاؤر میں قید کیا۔ پادشاہ کی ماں سے اس کے دوسرے بیٹے کو بھی چھین لیا اور اسے بھی اسی محبس میں قید کیا غرض وہ دونوں طفل نادان زندان بلا میں مصروف بازی تھے اور دام قضایں پھنسے ہوئے تھے لیکن اس سے بالکل بیخبر تھے۔

دوسری تدبیر غصب سلطنت کی نواب گلو سٹون نے یہ کی کہ جو امیر کہ پادشاہ خردسال کے خیر خواہ تھے انہیں دفع کیا چنانچہ امیر ہیسٹنگس کو کنسل کے مکان میں بہ ہمت سحر گرفتار کر کے ٹاؤر کے گرجے میں تختہ چوبین پر اسکا سر جدا کیا اور اسی روز امیر برنارڈس پادشاہ کے ماموں اور کیکسٹن کے مربی کو مع اور تین امیروں کے قلعہ پوئیٹیفیل کٹ میں قتل کیا جہاں وہ بوقت گرفتاری اڈوسرڈ قید کیا گیا تھا۔ جب یہ سب ہو چکا تو نواب بکننگھم نے کہ خاندان شاہی سے تھا صنادید اہل لنڈن سے مقام گلڈ ہال پر ملاقات کی اور بڑے جوش و خروش سے تقریر کی اور کہا کہ نواب گلو سٹون تخت تاج کا وارث حقیقی ہے۔ اسراف اہل لنڈن اس تقریر کو سن کر خاموش ہو رہے مگر چند روز اسے چلا تو کہ خدا شاہ دچارڈ کی عمر دراز

کرے اور دوسرے روز نواب بکننگم نے لوگوں کی طرف سے ایک عرضی لکھ کر نواب گلووسٹر کو دی کہ آپ سلطنت قبول فرمائیں۔ الغرض نواب حافظ الملک نے بکراہت ظاہری سلطنت کو قبول کر لیا اور اڈوسرڈ کی پادشاہت کا خاتمہ ہو گیا۔

باسوم

عہد شاہ رچارڈ سوم ملقب بہ خمیدہ پشت سنہ ولادت ۱۲۸۵ء سنہ جلوس ۱۲۸۳ء سنہ وفات ۱۲۹۵ء

دو ہفتہ بعد قبول سلطنت کے رچارڈ نے مع اپنی زوجہ ایجن خستہ نواب پادشاہ گر کے مقام ویسٹ منسٹر میں تاج پہنا اور اسرا و اراکین دولت کے مرتبے بڑھاتے اور پادشاہ متوفی کے خزانہ لٹائے اس سبب سے ایک گروہ عمائد اسکا معین و خیر خواہ ہوا۔ بعد اسکو اسنے تمام ملک میں دورہ کیا اور اسکا قول یہ تھا کہ میں اس غرض سے دورہ کرتا ہوں کہ انگلستان میں امن و صلح قائم کروں اور عدل انصاف خالص شایع کروں غرض اس دورہ میں پادشاہ نے دوبارہ رسوم تاجداری مقام یوراک میں ادا کئے۔ مگر قبل اسکے کہ پادشاہ یوراک میں پونچھے ایک گناہ عظیم کا مرتکب ہوا۔ سر ٹامس موئر سے روایت

ہے کہ شاہ سرچارڈ نے جیمس ٹوٹل رسالہ دار کے ہاتھ وارک سے لنڈن کو ایک حکمنامہ بنام بریکنبری داروغہ مجلس ٹاؤر بھیجا اور میں یہ حکم لکھا تھا کہ مجلس نوکر کی کنجیان چوبیس گھنٹہ کے واسطے حامل حکمنامہ ہڈا کے حوالہ کر دے۔ اسی مجلس میں اڈورڈ پادشاہ معزول اور اوسکا بھائی قید تھے چنانچہ عین تاریکی شب میں فورس سٹ اورڈ ایٹن دو جلا دون نے جو خاصۃً ان شہزادوں کے قتل کرنیکے واسطے نوکر رکھے گئے تھے عالم خواب میں اونکی حلق میں کپڑاٹھوسکی مارڈالا اور اونکے لاشے ٹوٹل کو دکھلا کر زینہ کے نیچے دفن کر دی۔ یہ حکایت خود اون قاتلون کے بیان پر مبنی ہے۔ مگر حق یہ ہے کہ قوی دلیلوں سے اگرچہ یہ دلیلیں تام و تسکین نہیں ہیں (مثبت ہونا ہو کہ سرچارڈ اس فعل شنیع سے بری تھا اور یہ حکایت تاریخ انگلستان میں ہمیشہ مور و بحث و محمل نزاع رہیگی۔

ایک گروہ قوی امر او شرفار کا ہمیشہ سے شاہ رچارڈ کا بھائی و معاند تھا اور اب چونکہ اڈورڈ چارم کے بیٹے مرچکے تھے لہذا ان لوگوں نے چاہا کہ خاندان یورک و لنکسٹر میں اتفاق ہو جائے اور اس غرض سے اونہوں نے ہنری نواب رچمنڈ کی شادی الزبتھ شاہزادی خاندان یورک سے کر دی۔ ہنری اپنی ان صاگرٹ بوفسٹ کی طرف سے جان نواب گھینٹ کا کونسا

تھا اور الزبتھ اڈوس ڈچرام کی بڑی بیٹی تھی۔

اب غاصب سلطنت انگلستان پر خوف و خطر زیادہ ہوتا جاتا تھا چنانچہ نواب بکننگھم فوراً اوسکا دشمن جانی اور رھنوی کا طرفدار ہو گیا۔ آخر الامر ۱۱ اکتوبر ۱۸۵۷ء میں بلوے ہوا اور نواب سر چمنڈ بھی ضلع ڈیوٹی میں وارد ہوا چاہتا تھا کہ سبب شدت طوفان کے اوسکے جہاز پیچھے ہٹ گئے۔ نواب بکننگھم جسے مقام برکننگھم میں پادشاہ پر تلوار کھینچی تھی دریائے سوہران میں طوفان آنے کے سبب سے اپنی شرکاسے نہ مل سکا اور اوسکی فوج جس میں سب اہل ویلس تھو ہوا گویا آخر نواب مذکور جیس بد لکرا ایک خدمتگار بینسٹونامے کے گھر میں جا کر چھپا اور بنا بر قول بعض مورخین کے میزبان نے مہمان کو دشمن کے حوالہ کر دیا اور سیلسبری کے بازار میں اوسکا سر تن سوجا کیا گیا۔

پادشاہ کو رھنوی اور الزبتھ کی موصلت سے خوف ہوا اور اوسنے چاہا کہ اوس شاہزادی کی شادی میرے بیٹے سے ہو جائے مگر دولہ کے فوراً مرنے سے یہ تدبیر بھی پادشاہ کی نہ چلی تب اوسکے ذہن میں یہ آیا کہ اپنی بھتیجی کی شادی اپنے ساتھ کر لے اور لوگوں کو یہ شبہ ہو کہ اسی غرض سے پادشاہ نے اپنی ملکہ این کو زہر دیدیا مگر ریشکلف اور کیٹسبی اوسکے بڑے مشیر و نجاس عقدر غیر جانبدار

اوسے باز رکھا پس اب اوسے کوئی چارہ نہ بچا سکا کہ اوس لڑائی کے
 نتیجہ کا انتظار کرے جو عنقریب ہونیوالی تھی۔ غرض اوسنے ایسا ہی کیا مگر
 وہ کمال محزون و غمگین رہتا تھا کیونکہ اوسکا روپیہ سب خرچ ہو چکا تھا اور اب
 چونکہ اوسکی سلطنت معرض زوال میں پڑی تھی لہذا اوسکے رہتا
 اور ہوا خواہوں کی وفا شعاری میں بھی فرق آگیا اور پادشاہ خاصۃ امیر
 اسٹینلی سے بہت خائف رہتا تھا کہ ضلع لنکسٹائر اور چسٹائر میں
 اوسکا علاقہ بہت وسیع و زرخیز تھا۔ اب پادشاہ کورات کی نیند اڑ گئی
 اور یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اکثر نیند میں جھپک پڑتا تھا اور آواز ہونا کہ چلائی
 لگتا تھا۔ اس عالم خوف و ہراس میں پادشاہ نے یہ خبر سنی کہ ہنری تیس
 ہزار آدمی کی جمعیت سو دریاں سپین میں پہنچا۔ شاہ مرچا رڈ
 نے شہر نوٹنگھم میں کہ وسط ملک میں واقع تھا مورچہ لیا اور سب
 ناکون پر سوار مقرر کر دئے کہ غنیم کے آنے کی خبر جلد پادشاہ کو دین
 الغرض غزوہ ماہ اگست کو ہنری مقام ملفہڈ ہیون میں پہنچا
 اور دو ہی ہفتہ کے عرصہ میں دونوں لشکر مقام بوسورس تہ پر دوچار
 ہوئے مگر چارڈ کی فوج سے بہت سی لوگ چلے گئے۔ قصہ مختصر
 ہر دو خاندان گلاب پوشان میں آخری لڑائی ہوئی اور اس لڑائی میں
 مرچا رڈ نے فوج لنکسٹائر کے علم بردار کو قتل کیا اور نواب چھنڈ
 پر بھی خاتمہ کی ضرب لگایا چاہتا تھا کہ خود ہدف تیر قضا ہوا اور جو تاج پہنک
 وہ میدان کارزار میں آیا تھا وہ ایک قریب کی جھاڑی میں ملا اور اسی تاج

امیر اسٹینلی نے شاہزادہ نطفہ پناہ ہنری کے سر پر رکھا۔ سر چارڈ
کے لاشے کو ایک گاڑی پر لاد کر لیسٹون میں لے گئے اور گئی فرایرس
کے گرجے میں دفن کر دیا

مورخین اور افسانہ گوؤن نے آخر سلاطین پلین بٹجٹ
کی بڑی وجودیت کی ہے اور لکھا ہے کہ وہ بیرحم اور خادع و ماکر تھا اور
غلبہ حرص و طمع سے مطلق العنان و مرفوع القلم ہو گیا تھا اور شدید
اور ہولناک گناہوں کا مرتکب ہوتا تھا مگر انصاف کی بات یہ ہو کہ اگرچہ یہ بادشاہ
اچھا نہ تھا لیکن اس کا حال جو ہم پر حالی ہے وہ بادشاہان ٹیوڈر کے دور
میں لکھا گیا تھا لہذا اس میں احتمال بغض و عناد مستطرق ہے۔ یہ بادشاہ
خیف و لاغر تھا اور اسکے ہاتھ دُبل اور شانے بد قطع تھے اس سبب سر
اسکا نام خمیدہ پشت مشہور ہو گیا۔

سلاطین محاصرین

سنہ وفات

اسکاٹ لند

جیمس سوم

فرانس

لوی یازدہم ۱۸۳۳ء
چارلس ہشتم

اسپانیہ

..... شاہ فرڈیننڈ و ملکہ ازابلا

شہنشاہ جرمنی

..... فرڈیننڈ سوم

پوپ

..... سکسٹس چہارم

..... انوسینٹ ہشتم

باب چہارم

طرز معاشرت اہل انگلستان در عہد ملطین

خاندان یورک و لنکسٹر

جب تک محابہ سر و زر رہا باب صلاح و سدا و اہل انگلستان پسند و
رہا سو اسطیکہ جب لوگون کو اپنی زندگی کا یقین نہ تھا تو تعلیم و تہذیب کا
کیا خاک و ہیان کرتے بلکہ اونکا مقصد عظیم تو حفظ جان تھا لہذا وہ

فن سپاہگری کو بہت ضروری سمجھتے تھے۔ اوسنے واسطے برابر مصیبت و بلا میں مبتلا تھے امراء اور اہل دول کے خاندان کے خاندان غارت ہو گئے بڑے بڑے عظیم الشان قلعے منہدم ہو گئے اور سیکڑوں دیہات جگہ خاک ہو گئے۔

اس زمانہ میں انگلستان کے طرز معاشرت میں ایک بڑی ترقی یہ ہوئی کہ غلام بنانیکار رسم موقوف ہو گیا۔ یہ رسم قبیح ابتدائے زمانہ قوم سکسن سے اوس ملک میں جاری تھا۔ قوم نورمن کے غلبہ و تسلط سے آقا تو بدلا گئے تھے لیکن غلام نہ آزاد ہوئے تھے مگر قریب زمانہ شاہ ہنری دوم کے یہ کار ثواب (یعنی آزادی غلامان) شروع ہوا اور میں برس تک بہتہ آہستہ جاری رہا اور اسکا شیوع ایسا آہستہ ہوا کہ اوس زمانہ کے کسی مورخ کو نہ محسوس ہوا چنانچہ جب انگریز کے نام کو لوگ باعث ذلت و توہین سمجھتے تھے جب نکلوا س پر یکسپا کر کہ قوم انگریز سے تھا پوپ کے مرتبہ پر فائز ہوا اور قریب اوسی زمانہ کے ٹامس اے بکٹ کہ یہ بھی انگریز تھا انگلستان کے نورمن پادشاہ سے برسر مقابلہ ہوا قسطنطین دوم میں ہوا کثرا سے تھے جو انگلستان کے غلاموں پر ترس کھاتے تھے اور یہ رسم ہو گیا تھا کہ جب غلاموں کا مالک قریب برگ ہوتا تھا تو پادری تمام حکومت کلیسائی اوسے غلاموں کے آزاد کر دینے کی رغبت دیتو تھو۔ چونکہ جنگ خانگی سے اوس قوم کی قوت ٹوٹ گئی تھی جو حاکم تھی لہذا

اسل مرعظیم کی زیادہ تائید و تقویت ہوئی اور خاندان یٹوڈس کی
ابتداء سلطنت مین بندہ گری انگلستان سے قطعاً معدوم و مفقود ہو گئی۔

انگلستان مین جیسے اس سلطنت شخصی محدود ہے ویسے ہی جب بھی
تھی۔ یہ طرز حکومت و عنوان سیاست اوس قبیل سے ہے جو قرن اوسط
مین یورپ مین حادث ہوا تھا اور اس قسم کی سلطنت مین انگلستان
کا آئین حکومت احسن و اولے ہے۔ پادشاہ کا عمدہ قطعاً موروئی ہو گیا
تھا اور پادشاہ کو حکومت الکل فی الکل حاصل تھی اور وہ تمام ملک مالک
تھا مگر اوسکی حکومت مین اصول عظیمہ سیاست سو کہ قدیم الا یام سے ملحوظ
و مرعی تھے محدود و مقید تھی اول پادشاہ کوئی قانون بدون استرضائی
پارلیمنٹ نہ بنا سکتا تھا دوئم پادشاہ بدون رضامندی محکمہ مذکورہ رعایا
ٹیکس نہ لے سکتا تھا سوئم سیاست ملک مین اوسے قانون کی پابندی واجب تھی
اور اگر وہ خلاف قانون کرتا تھا تو اوسکے کارندے اور شیر مشغول الزمہ
رہتے تھے۔

اب امرانے بعض قلعوں کے جکا حال سابق مین لکھا گیا
بڑے بڑے چوبی مکانات بنانے شروع کیے اور اونھین نقش و نگار سو
آراستہ کیا اور کمرون مین مشجر کے پردے ڈالے۔ قصبوں کے مکانات
مین اوپر کے درجے نیچے کے درجے سے اتنے باہر نکلتے ہوتے تھے کہ

تنگ کوچوں میں مقابل کے مکانات میں فقط چڑھنے کا تفاوت باہم رہتا تھا چنانچہ یہ طرز عمارت اب تک پرانے قصبوں کے مکانات میں جیسے چسٹر ہو موجود ہے۔ اسکا سبب یہ تھا کہ اب تک لوگوں کو صاف و شنی اور تازہ ہوا کی قدر نہ معلوم تھی کہ یہ جسم و دل دونوں کو کس قدر نافع ہیں۔ امر اور اہل مقدرت دن بھر میں چار مرتبہ کھانا کھاتے تھے اس طرح سے کہ پانچ بجے صبح کو اٹھتے تھے اور سات بجے حاضری کھاتے تھے پھر دس بجے کھانا کھاتے تھے پھر چار بجے چاشت نوش کرتے تھے پھر نو بجے رات کو ناشتہ کرتے تھے جس میں کچھ تھوڑے سے کلچے اور خوشبو شرب ہوتی تھی اور یہ غذا سونیکے کمرون میں کھائی جاتی تھی۔ غریب اور محنتی لوگ دوپہر کو کھانا کھاتے تھے اور یہی وقت اونکو کھانیکا اب تک باقی ہے اس واسطے کہ امر کو تو اتنی فرصت اور اطمینان رہتا ہے کہ وہ اپنے کھانے کے اوقات بدلا کرتے ہیں مگر محنتی لوگ بسبب روزمرہ کی مشقت کے مجبور ہوتے ہیں اور اونکے اوقات غذا ہر زمانہ میں یکساں رہتے ہیں۔

اس زمانہ میں نقول و حکایات کی شبیہیں (جیسے واجد علی شاہ کا بس تھا) باقاعدہ بنے لگین اور پہلے خود پادری گرجوں میں ایسی شبیہیں بنتے تھے اور انہیں اشباہ معجزات کہتے تھے اور ان شبیہوں سے یہ مقصود تھا کہ عوام الناس کو صحیف مقدسہ سماویہ

کے حالات معلوم ہو جائیں مگر اسے بہت سوراہا ہوتا تھا۔ شاہ
 ہنری چہارم کے عہد میں اس طرح کی ایک شبیہ عجیبہ عجاظ مقام اسمتہ فیلا
 میں بنائی گئی اور آٹھ دن تک لوگوں کو دکھلائی گئی اور از ابتدا
 خلقت عالم تمام حالات مرقومہ صحت سماویہ اس شبیہ میں متشکل کئے
 گئے۔ قریب زمانہ شاہ ہنری ششم کے اخلاق کی شبیہ میں بناؤ
 کا رسم نکلا اور یہ شبیہ میں اشباہ معجزات سے نہایت بہتر و پاکیزہ تر
 تھیں کہ ان میں اہل دنیا (نہ اہل دین یعنی پادری) شبیہ
 بنتے تھے اور انبیاء و رسل (جن کا ذکر کتب سماویہ میں ہے) کی شبیہ میں نہ
 بنائی جاتی تھیں۔ ایسی شبیہوں کو اشباہ اخلاق کہتے تھے اس واسطیکہ
 شبیہ بننے والے رحم اور عدل اور صدق اور اور اخلاق حمیدہ کی صورت
 بنتے تھے۔ پادشاہان ٹیوڈر کے زمانہ میں (بعض اشیاء ذہنیہ کی)
 اشیاء خارجیہ کی شبیہ میں بننے لگے جن کا استخراج تواریخ اور طرز معیشت
 و عنوان معاشرت سے کیا جاتا تھا۔

کُل تواریخ زمانہ جدید میں کوئی واقعہ ایسا نہیں مرقوم ہے جس سے
 ایسے منافع کثیر و دائمی پیدا ہو سکے ہوں جیسے چھاپہ کی ایجاد سو سو ہرین
 جیسے یہ نہر اختراع ہو کتاب بنانے کا طریقہ بالکل بدل گیا اور قلمی کتابوں
 کی عوض چھپی ہوئی کتابیں شایع ہوئیں مگر اس زمانہ تک نہ تو چھپی ہوئی کتابوں
 کی ابتدا میں مصنف اور کتاب کا نام ہوتا تھا نہ بڑے حروف لکھی جاتے تھے

والسنگھ راہب تھا۔ اسنو قریب ۱۸۸۷ء

کے تاریخ تصنیف کی

سہر جان فورٹسکیو قریب ۱۸۸۷ء کے ہوا نصف اعلیٰ تھا۔

اسکی مشہور کتاب آئین انگلستان

ولیم کیکنسٹن ۱۸۷۹ء سے ۱۸۹۱ء تک ہا یہ پھلا

چھاپنیوالا انگلستان میں ہوا اور اسنو قریب

ساتھ کتابوں کے تصنیف اور ترجمہ میں

تاریخات سوانح عظیمہ زائد ہذا (۱۸۹۹ء تا ۱۹۰۵ء)

وقائع عامہ عہد وقوع سنہ وقوع

شہادت ساکو ہنری چہام ۱۸۸۷ء

رہائی جیمس اول شاہ { ہنری ششم ۱۸۲۳ء
اسکاٹ لنڈ

جون مدحیہ سات { ایضاً ۱۸۳۱ء
زندہ جلا دی گئی

انگلستان میں پہلی مرتبہ { ادورم چہام ۱۸۸۷ء
کتاب چھاپی گئی

تغیرات سلطنت

کیلی کے سوا سب شہر فرانسس کو { ہنری ششم برس ۱۴۰۱ ع
سلطنت انگلستان سونل گئے

محاربات و مصالحتات

| نام جنگ | عہد وقوع | سنہ وقوع |
|----------------|-------------------|--------------|
| جنگ نسبٹ موروں | ہنری چہارم | ۱۴۰۲ ع |
| جنگ کوہ ہوملڈن | ایضاً | ۱۴۰۲ ع |
| جنگ شر و زبری | ایضاً | ۱۴۰۳ ع |
| جنگ اگنکورٹ | ہنری پنجم | ۱۴۱۵ ع |
| محاصرہ ڈرون | ایضاً | ۱۴۱۹ ع |
| مصالحہ ٹروٹون | ایضاً | ۱۴۲۰ ع |
| جنگ کی ونٹ | ہنری ششم | ۱۴۲۳ ع |
| جنگ ورسٹول | ایضاً | ۱۴۲۴ ع |
| کیمڈ کی بغاوت | ایضاً | ۱۴۵۰ ع |
| مصالحہ پکنی | ادورڈ چہارم | ۱۴۵۵ ع |

جنگهای روز

از ۱۵۵۵ تا ۱۵۸۵ سال ۱۲ جنگ

عمر وقوع فریق ظفریاب سنه وقوع

| | | | | |
|--|-------|-------------------|-------|--------|
| جنگ اول سینٹ البنس | | خان دان یوراک | | ۱۴۵۵ ع |
| جنگ بلور هیتہ... ایضا | | | | ۱۴۵۹ ع |
| جنگ نور تھپٹن... ایضا | | | | ۱۴۶۰ ع |
| جنگ ویکفیلڈ... لنگسٹر | | خان دان لنگسٹر | | ۱۴۶۰ ع |
| جنگ مور تھپٹن کروس... خان دان یوراک | | | | ۱۴۶۱ ع |
| جنگ دوم سینٹ البنس... لنگسٹر | | خان دان لنگسٹر | | ۱۴۶۱ ع |

هفتاد و ششم

| | | | | |
|---------------------------------|-------|--|-------|--------|
| جنگ یوٹن... خان دان یوراک | | | | ۱۴۶۱ ع |
| جنگ هجلی مور... ایضا | | | | ۱۴۶۲ ع |
| جنگ هگرهم... ایضا | | | | ۱۴۶۳ ع |
| جنگ برنٹ... ایضا | | | | ۱۴۶۱ ع |
| جنگ ٹیوکسبری... ایضا | | | | ۱۴۶۱ ع |
| جنگ بوسورث... خان دان لنگسٹر | | | | ۱۴۶۵ ع |

اود ورت چہارم

پچاس و دوم

شجرہ نسب

مشیر قرابت خاندان پلین یٹجنت خاندان ٹیوڈس

اڈورڈ سوم

اسکے سنبھلے بیٹے

جان نواب لنکسٹر کو شاہزادی
کیتھرین سو فرڈ سے یہ اولاد تھی

جان بوفرٹ نواب سمسٹ

کیتھرین شاہ ہنری پنجم
کی ملکہ بیوہ نے او ان
ٹیوڈس سے شادی کی

شاہزادی مارگریٹ بوفرٹ نے

نواب سرچند
سے شادی کی

ہنری نواب سرچند جو بعد از آن شاہ ہنری ہفتم ہوا

زمانہ پادشاہان ٹیوڈر

از ۱۴۸۵ء تا سنہ ۱۵۵۱ء بمقامی ۱۱ سال ۵ پادشاہ

سنہ جلوس

| | | |
|------------|---------------------|-------------|
| ۱۴۸۵ء | | ہنری ہفتم |
| ۱۵۰۹ء | (پس) | ہنری ہشتم |
| ۱۵۴۷ء | (پس) | ادورڈ ششم |
| ۱۵۵۳ء | (خواہر علاتی) | ملکہ میڈی |
| ۱۵۵۱-۱۶۰۳ء | (خواہر علاتی) | ملکہ الزبتھ |

وقائع عظیمہ متعلقہ زمانہ ہذا

(۱) حدوث مذہب پرائسٹ

(۲) احیاء علوم ادبیہ

(۳) ترقی و توسیع تجارت

باب اول

عہد شاہ ہنری ہفتم

سنہ ولادت ۱۵۰۹ء - سنہ جلوس ۱۵۰۹ء - سنہ وفات ۱۵۴۷ء

انگلستان کی حقیقی تاریخ ہنری ہفتم کے عہد سے شروع ہے۔ جیسے طوفان
ہوا کو صاف کر دیتا ہے اویس طرح سو جنگ خانگی نے بقیہ آثار قانون فیوڈل
سسٹم کو اس ملک سے دفع کیا اور سب باتون کا انتظام تازہ اور درست
ہو گیا۔ مدت سے دولت علم خانقاہوں میں محزون و محصور تھی لیکن اب بذریعہ
چھپی ہوئی کتابوں کے یہ دولت لوگوں کے گھروں میں پونجی اور اب لوگ
بجائے خود پڑھنے اور فکر کرنے لگے۔ اب تک تو ناظرین نے ملاحظہ کیا کہ
پادشاہ فرانسیسی افواج انگریزی کے ساتھ ولایت فرانسیس میں
عیش کرتے تھے اور یہ بھی ملاحظہ کیا کہ امراء انگلستان مثل قزاقان (دعوت
و ترک) کے تھے اور دہقان مثل غلامان (حبش و دہلیم) کے تھے مگر اب
دیکھتے گا کہ پادشاہان برطانیہ تخت سلطنت برطانیہ پر تنگ بین اور غلام آزاد
ہو گئے اور ایک اوسط درجہ کا فرقہ زمینداروں اور سوداگروں کا پیدا ہوا۔
الغرض سلاطین بیوڈر کے زمانہ میں علم ادب اور فن تجارت اور مذہب
پراٹسٹنٹ کی ترقی انگلستان میں شروع ہوئی اور چند مدت کے بعد
آئین سلطنت انگلستان کہ کئی سے برس سے ترقی کرتا چلا آتا تھا اعلیٰ مرتب

کمال و استحکام کو پہنچ گیا اور جب اوس خاندان رفیع الشان کا دور ہوا جو بالفعل حاملِ نوابی سلطنت ہو تو رعایا و برایا اسبابِ صحت اور اصولِ عافیت سے مطمئن ہو کر بعیش و آرامِ تمام زیرِ سایہ ہمایوں پادشاہانِ عالمقام رہنے لگی۔

ہنری ہفتم و شمنون سے خالی نہ تھا۔ ایک رقیب اوسکا مقام شرفِ ہٹن واقع ضلع یورک میں موجود تھا وہ اڈورڈ نواب و اس کے پسر نواب کلیرنس تھا جسکا سن اب پندرہ برس کا تھا۔ دوسرا رقیب جان ڈی لاپول نواب لنکن تھا جس پر چارڈ سوم اپنا وارث مقرر کر چکا تھا۔ یہ شاہزادہ الزبتھ کا بیٹا تھا اور وہ شاہ اڈورڈ چہارم کی بڑی بیٹی تھی۔ نواب و اس کے حکم شاہِ ہنری مجلسِ ٹاورس میں بھجوا دیا گیا مگر نواب لنکن نے پادشاہ کی بیعت کر لی لہذا وہ قید سے محفوظ رہا

پادشاہ کالڈن میں بہتر تک و احتشام داخل ہونا اور رسومِ تاجداری ادا کرنا ۲۲ اگست ۱۷۰۳ کو تبریک ملتوی رہا اسکا سبب یہ ہوا کہ ایک و بار نازل ہوئی تھی جسکی علامت قوی شدتِ تعریق تھی لہذا اوس پر پسینہ کی بیماری کہنے لگے تھے۔ جب سوم تاجداری سے فراغت ہوئی تو پادشاہ نے مجلسِ پارلیمنٹ منعقد کی اور اوس سے اپنے حق کی تصدیق

چاہی اور کہا کہ مجھے سلطنت کا استحقاق موروثی اور بھت فتح و نوطح سے ہے اور اپنے استحکام اور شاہزادگان سوزن کی عداوت دفع کرنے کے واسطے اسے شاہزادی الزبتھ دختر کلان اڈورڈ چارم سے شادی کر لی۔ علاوہ براین پادشاہ نے پوپ انوسینٹ ہشتم سے ایک فرمان باین مضمون حاصل کیا کہ جو شخص شاہ ہنری یا اسکی اولاد اتحاد کی سلطنت میں مخل و خارج ہوگا وہ ملعون و مرتد ہو جائے گا۔

ہنری ہفتم کو خاصۃً جان مورٹن اور سچارڈ فوکس ان دو قسیسوں پر بڑا وثوق و اعتماد تھا کہ یہ دونوں عالم جلاوطنی میں اسکی یار و نگہدار رہے تھے۔ چنانچہ اسے مورٹن کو کینٹوبری کا اسقف اعظم کر دیا اور فوکس کو ونچسٹر کا اسقف کیا۔

مگر باوجود اس دورانیشی اور پیش بینی کے پندرہ برس تک ہنری کی سلطنت معرض خوفِ عظیم میں رہی اور سازش پر سازش مخل امن و عافیت ہوتی چنانچہ ایک مرتبہ پادشاہ شمال کے ملک میں دورہ کرتا تھا اور شہر لنکن میں تھا کہ اسے خبر ہو پہنچی کہ ضلع یورک میں بسبرابہ کاری امیر لول اور ضلع ورسسٹر میں باغواے چند اشخاص مسمی بہ اسٹیفردس فساد ہوا مگر یہ فساد جلد دفع ہو گیا اور بڑے اسٹیفرد کو چھانسی دیدی اور امیر لول نے رئیس برگنڈی کی زوجہ بیوہ ماسرگسٹ کو یہاں جا کے پناہ لی۔ یہ شاہزادی شاہ

ادور ڈیہام کی بہن تھی اور ہنری ہفتم کے زمانہ میں کئی مرتبہ مدعیان سلطنت انگلشیہ فرانس شاہزادی کو میان جاگیر پناہ لی۔ جب یہ فساد دفع ہو گیا تو پادشاہ فریچر دورہ کرنا شروع کیا اور شہر یورک میں تین ہفتہ قیام کیا اور لوگوں کو غلابا عورت عنایت کئی اور بدانتظامیوں کو دفع کیا وہاں سو پادشاہی مسئلہ میں گیا اور برضلع میں وہاں کے امرا و حکام اور سکریٹریز رکاب ہوئے۔ جو مسئلہ میں پادشاہ نے بڑا احسان کیا کہ صنایع اہل شہر کو جہاز بنانے اور تجارت کے فروغ کے لیے ترغیب دی کہ جنگ خانگی کے زمانہ میں وہاں کی تجارت بہت کم ہو گئی تھی۔

اس پادشاہ کے زمانہ کو زمانہ خدع و مکر کہنا چاہئے۔ سابق میں بیان کیا گیا کہ ایک شخص وارث تخت و تاج مجلس ناوس میں مقید تھا یعنی شاہزادہ نوجوان نواب و اس کے پس یہ بڑے تعجب کی بات کہ اگرچہ سب لوگ اس کی حقیقت حال سے واقف تھے مگر شہر ڈبلن میں ایک پادری سمین باشندہ اکسفرڈ نے خروج کیا اور ایک لڑکے کو شاہزادہ ادور ڈیہام نواب و اس کے مشہور کر دیا حالانکہ فی الحقیقت وہ ایک نان بائی کا لڑکا تھا جس کا نام لیمریٹ سمینل تھا۔ سر چارلس نواب یورک شاہ ہنری ششم کی طرف سے ایولنڈ کا حاکم رہا تھا اور نواب کلیں نس بھی اس ملک کا ناظم رہا تھا اس سبب سے گلاب سفید (یعنی خاندان یورک) وہاں کے لوگوں کا بڑا محبوب تھا اور اب چونکہ نواب کلڈیر ایولنڈ کا صوبہ دار تھا اور وہ خاندان

یوساک کا بڑا پکا دوست تھا لہذا اس نے پسران پز کو خاندان یوساک کا شاہزادہ ٹھہرا کر اوسکا بڑا اعزاز و احترام کیا مگر چار اسقف جبکا نام بٹلر تھا اور شہر وائٹ فرڈ کے لوگ شاہ ہنری کے خیر خواہ رہے باقی تمام اہل ایرلینڈ نواب کلڈی کے شریک ہو گئے اور اوس نان بائی کو لونڈی کو بجناب اڈورڈ ششم پادشاہ بنایا۔ اب تو شاہ ہنری کی سٹی بھولی اور امرا و اراکین دولت قسطنطین کو جمع کیا اور اوسکو مشورہ سے جو لوگ سابق میں اوسکے دشمن تھے اوسکے جرائم کو عفو کیا اور جو فی الحقیقت شاہزادہ ویراک تھا اوسے مجسٹراٹ اور سسٹنکٹ تمام اہل شہر کے سامنے کلیسا سے سینٹ پال میں لیگیا اور وہاں سے اوسے محسراے شہین میں لیگیا مگر اس کا سبب کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ پادشاہ نے ملکہ بیوہ الزبتھ کو کیون خاتقاہ برمنڈ سٹی میں قید کیا۔

اب پادشاہ کو ایک اور خوف پیدا ہوا کہ نواب لنکن فرانس کے ساتھ چھوڑ دیا حالانکہ یہ شاہزادہ شاہ سچا رڈ کی وفات کے زمانہ سے ہی کا خیر خواہ اور جان نثار رہا تھا۔ مگر اب وہ اپنی چچی شاہزادی برگنڈی کو پاس بھاگ گیا اور دو ہزار آدمی کی جمیٹ سے ڈبلن میں جاکر سمنٹل کا شریک ہوا۔ اب اوس طفل کا ذب مدعی سلطنت نے تاج چھنا اور اوسکے نام سے پارلیمنٹ منعقد ہوئی شاہ ہنری کنلور تھ میں اپنی ملکہ کے مکان پر تھا کہ اوسنے سنا کہ نواب لنکن

اور سمٹل فرانس کے قریب ضلع لنکسٹر میں آپو نہیلے پادشاہ شریجن
 مارنیکے قصد سے آگے بڑھتے تھے۔ غرض پادشاہ نے بجلیت تمام فوج
 کو مقام یوسلک میں جمع کیا مگر اسے اور شریجن ایسی خراب تھیں کہ فوج
 شاہی نوٹنگھم اور یوسلک کے درمیان میں راستہ بھول گئی اور مقام
 اسٹول پر باغی پادشاہی لشکر پڑے اور آگے کے لوگوں پر حملہ کیا مگر
 پادشاہی فوج بڑی شجاعت اور استقلال سے انکو حملہ کور دیا اور انہیں
 پس پا کیا کہ اتنے میں پادشاہی سوار چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے اور
 باغیوں کو شکست فاش ہوئی۔ نواب لنکن لڑائی میں کام آیا اور اسیر
 لوں جو اس میں باغیوں کا شریک ہوا تھا اسدن سے مفقود و انجبر ہو گیا
 اور سمٹن اور سمٹل نے پادشاہ کی اطاعت قبول کر لی۔ سمٹن تو
 قید خانہ میں مر گیا سمٹل کو پادشاہ کے باورچی خانہ میں دیکھ سوائے
 کی خدمت عطا ہوئی بعد اوسکے وہ عمدہ بازواری ہو کر فرار ہوا۔

ملکہ کو پادشاہ سے استحقاق سلطنت زیادہ تھا لہذا پادشاہ
 اوپر خار کھاتا تھا اور اسے ایک گوشہ تنہائی میں ڈال دیتا تھا مگر ملکہ
 کی تاجداری بڑے تزک و احتشام سے ہوتی اور یہ امر رعایا کی ذات سے ہوا
 کہ رعایا نے اس باب میں ایسی سخت گفتگو کی کہ پادشاہ کو یہ جرات نہ تھی
 کہ ملکہ کی نسبت مراسم شایانہ ادا کرنے سے انکار کرتا۔ قریب اسی زمانہ
 کو ایک جدید محکمہ نے جو بنام اسٹارچی بیوریاوان کو اکب مشہور ہیرا پیرٹ

اختیارات حاصل کئے۔ اسکی وجہ تسمیہ یہ تھی کہ جس قصر میں یہ ٹھہری ہوتی تھی اوسمین نقش و نگار بہت بنے ہوئے تھے۔ اس محکمہ کے حاکم صدر الصدور خزانچی دار و نعمہ دیوان خانہ ایک اسقف ایک امیر اور کئی بڑے حج تھے۔ اسی بڑا کام یہ انجام دینا تھا کہ وظیفہ رعایتی کو موقوف کر دے۔ وظیفہ رعایتی امر کو سرکار شاہی سے ملا کرتا تھا جسکے ذریعہ سے وہ بد محاشون کو وردیان دیکر نوکر رکھتے تھے اور اونسے قسم لیتے تھے کہ جب کسی سے لڑائی جھگڑا ہو تو ہماری طرف سے لڑنا

شاہ ہنری نے اپنے ہم عصر پادشاہوں سے طریقہ صلح و اشتی مرعی رکھا اور فقط ایک مرتبہ وہ طوعاً و کرہاً پادشاہ فرانس سے لڑا تفصیل اس احوال کی یہ ہو کہ جتنو بڑے بڑے تعلقے سلطنت فرانسیس سے متعلق تھے اوسمین سے فقط بریٹین کا تعلقہ خود سر رہ گیا تھا اور باقی تعلقہ تدریجاً شامل سلطنت فرانس ہو گئے تھے۔ جب اس تعلقہ کا رئیس فرانسیس مر گیا تو اوسکی ریاست آئین اوسکی دختر دوازده سالہ کو ملی مگر پادشاہ فرانس نے اوس ریاست کا دعویٰ کیا اور چونکہ ہنری عالم جلا وطنی میں مدت مدید تک ریاست بریٹین میں رہا تھا لہذا وہ مجبور ہو گیا کہ اوس رئیس زادی بے مونس و بے یار کی مدد کے واسطے فوج بھیجے مگر اس مدد میں یہ قید لگا دی کہ جسقدر روپیہ رئیس زادی موصوفہ کی اعانت میں صرف ہوگا اوسکی ضمانت میں وہ دو قلعے پادشاہ کو ویدے اور بغیر پادشاہ کی اجازت کو وہ اپنی شادی نہ کرے۔ اس فوج کو سامان درست کرنے کو واسطے جو پادشاہ

نے محصول مقرر کیا تو انگلستان کے شمال میں بلوچسٹون گیا مگر نواب
 سٹری نے باغیوں کو منتشر و پریشان کر دیا اور ایک سردار اونکا جان
 ای چیمبرلین کو قتل کیا گیا اور دوسرا سردار باغیوں کا
 سٹریجان اگر موٹو بیگم بگنڈی کے پاس بھاگ گیا۔ ایں
 رئیس زادی بریٹین کی نسبت برضا مندی شاہ ہنری دومین کو پادشاہ
 میکسملین سے شہری تھی مگر چارلس پادشاہ فرانس فریسنادی کو
 کی شادی زبردستی اپنے ساتھ کر لی اس سبب سے پادشاہ انگلستان
 آمادہ جنگ فرامیس ہوا۔ پادشاہ کے اس ارادہ سے رعایا خوش
 ہوئی اس واسطے کہ وہ مدت سے لڑائی کی باتیں کرتا تھا اور لڑائی
 کی واسطے اسے پارلیمنٹ نے بھی روپیہ دیا تھا اور اسے زبردستی
 نذرانہ کار روپیہ بھی لیا تھا مگر اس ارادہ کی تکمیل کبھی نہ ہوئی تھی اور پادشاہ
 تاخیر و تعویق کو اسباب پیدا کرتا تھا آخر اکتوبر ۱۷۹۲ء میں وہ فرامیس میں
 پونچا اور شہر بولون کا محاصرہ کر لیا۔ مگر فرامیس کا پادشاہ جانتا تھا کہ
 ہنری پر روپیہ کی محبت کا بہت غلبہ ہے لہذا اسے بہت سارے روپیہ
 دینے کا وعدہ کر کے ہنری سے صلح کر لی۔ اہل انگلستان نے ہارواویلا
 چائی کیونکہ بہت سے سواروں اور امیروں نے اپنے تئیں برباد کر دیا
 تھا اور روپیہ قرض لیکر اور اپنی جاگیریں بیچ بیچ کر پادشاہ کو روپیہ دیا تھا
 فقط اس امید سے کہ فرامیس کی غنیمت میں سے ہم بھی حصہ پاتیں
 گے

اب اوس کذاب اکبر پر کین وار بک نے خروج کیا۔ یہ شخص ٹوڈنی کارہنے والا تھا اور اسنے یہ مشہور کیا تھا کہ میں سرچارٹرڈ پبلین یٹجمنٹ نواب یوراک ہون اور شاہ اڈورٹ چہارم کا منجھلا بیٹا ہوں۔ اگرچہ اس امر کی دلیل قوی موجود ہے کہ جس شاہزادہ کی نقل یہ شخص بنا تھا وہ محسٹا اور مین قتل ہو چکا تھا مگر تو بھی یہ ایسا لاجل معنی ہے کہ واسر بک کے وقت کے لوگ بھی اوسکی بات کا یقین لائے اور مؤرخین حال نے بھی اوسکے موافق دلیلین لکھی ہیں پہلے اس شخص نے ایرلنڈ میں خروج کیا تھا بعد ازاں وہ پیرو میں طلب کیا گیا مگر جب شاہ فرانس نے ہنری سے مصاحہ کر لیا تو وار بک مجبوری فرانسس سے چلا گیا اور مارگسٹ شاہزادی برگنڈی نے کہ ہنری کے دشمنوں کی دوست صادق تھی اوسراپنا بھتیجا بنایا اور اوسکی اردلی کیواسطے سوار مقرر کئے اور جو عزت و آبرو شہزادوں کی کرنی چاہیے اوسطرح اوسکی عزت کی اور اوسکا نام گلاب سفید رکھا۔ الغرض طرفداران خاندان یوراک نے ہنری کی سلطنت لے نیکی تدبیر کی اور سٹرابرٹ کلفرڈ نے کہ شاہزادی برگنڈی کا کارندہ تھا وار بک سے کئی ملاقاتیں کیں اور انگلنڈ کو جو خطوط بھیجواو نہیں لکھا کہ بیشک واسر بک نواب یوراک ہے۔ مگر ادھر ہنری بھی خوب ہوشیار تھا اور اوسکو گویندے اس سوئے کیا یہ تھا کہ وار بک خاندان یوراک کا شہزادہ ہے کیونکہ گلاب سفید اوس خاندان کا لقب ہو گیا تھا ۱۲۔

ہر جگہ لگی ہوئے تھو اور بڑی بڑی تھو امین پاؤں تھے۔ کلفہ نے تو اپنے ساتھیوں و دعا کی اور جو لوگ اس سازش میں سربراہ کار تھے وہ سب یکبارگی گرفتار ہوئے اور جو خطوط و تحون نے فلینڈرس میں بھیجے تھے وہی اونکی ثبوت جرم میں پیش کئے گئے اور ستمن مونٹفرڈ ٹراہٹ دیٹکلف ولیم ڈا بنی اور کلاسڈ فلز والڈویہ سب مفسد قتل کئے گئے۔

سر ولیم اسٹینلی بھی مشارکت مفسدین سے شتم ہوا اور اپنے جرم کا اعتراف کیا اور قتل کیا گیا حالانکہ یہ وہ شخص تھا جسے بوسور تہ کی لڑائی میں پادشاہ کی جان بچائی تھی اور اسکے بھائی امیر اسٹینلی زمین جنگ میں پادشاہ کے سر پر تاج رکھا تھا اور چونکہ ولیم اسٹینلی بڑا مالدار شخص تھا لہذا اس کے قتل سے بہت سی دولت ہنری کے ہاتھ لگی۔

ایسے ایسے نقصانوں سے واسربک کے طرفدار بہت ہار گئے اور اب کذاب اکبر نے لڑنے کا قصد مصمم کیا۔ غرض تین برس بعد پہلے خروج کے وہ چند اشخاص کے ساتھ مقام ڈیل میں پونچا اور کچھ لوگ اطراف و جوانب میں بھیجے کہ لوگوں کو اسکی اعانت پر آمادہ کریں مگر اشرف و صنادید اہل کینٹ نے باغیوں کو مار کر نکال دیا اور نہ اسکو گرفتار کر لیا اور واسربک نے فلینڈرس کو مراجعت کی۔ اہل فلینڈرس نے واسربک کو پناہ دی اس سبب سر پادشاہ ایسا

غصہ ہوا کہ انگریزی کپڑے کا بازار شہر اَنُٹورپ سے کیلی میں منگوا لیا اور فلیمنڈرس کو سودا گروں کو اپنی فکر و سے نکلوا دیا اور اپنی عیال کو حکم کیا کہ ممالک ہسٹ کو چھوڑ کر چلے آئیں۔ اس حکم سے چند روز تک انگریزوں اور بلجیئم والوں میں تجارت معطل رہی اور اہل بلجیئم نے ایسے شدید نقصان اٹھائے کہ وہ بہت مضطرب ہوئے اور ہنری سے درباب تجارت مصالحت کر لیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک اور جامی پناہ وائیک کے ہاتھ سے نکل گئی۔

آخر وائیک فلیمنڈرس سے کورٹ کو روانہ ہوا مگر اوس شہر میں انگریزی عملداری ایسی مستحکم تھی کہ وہاں فساد برپا کرنے کی گنجائش نہ تھی۔ ایرلینڈ میں سدباب فساد ایک قانون کے سبب سر ہوا تھا جسے قانون پوٹیننگ کہتے ہیں۔ اس قانون کا وضع سٹراڈورڈ پوٹیننگ صوبہ دار ایرلینڈ تھا اور اس میں یہ حکم لکھا تھا کہ تمام نوین سابقہ انگریزی ایرلینڈ میں نافذ اور معمول سمجھے جائیں اور کوئی قانون ایرلینڈ کی پارلیمنٹ نہ تجویز کرے جب تک کہ پارلیمنٹ انگریزی اوسو نہ منظور کرے۔ جب ایرلینڈ میں شاہ نہ ملی تو وائیک جیمس چہارم شاہ اسکات لینڈ کے پاس چلا گیا اور وہ بہر اسم شاہانہ اوس سے پیش آیا۔ اوس زمانہ میں شاہ اسکات لینڈ اور پادشاہ فرانس میں بڑا اتحاد تھا اور چونکہ پادشاہ فرانس نے اس سے ہالینڈ اور بلجیئم مراد ہے کہ یہ ملک شیب میں واقع ہیں ۱۲۔

واریٹ کی سفارش شاہ جیمس ہوئی تھی لہذا اسنو بڑی خاطر و مدارات
 اوسکی گئی اور اوس جوان رعنا کو حسن و وجاہت اور پسندیدہ اطوار اور اوسکی
 عجیب و غریب روداد سے شاہ اسکات لینڈ کا دل بھی گچھل گیا اور ایک
 اور شخص کا دل بھی اوسپر آیا یعنی ایک شاہزادی اسکات لینڈ کی اوس سے
 محبت کرنے لگی اس شاہزادی کا نام کیتھرین گووڈن ہے اور یہ نواب
 ہنٹلی کی بیٹی تھی۔ الغرض شاہ اسکات لینڈ کی مرضی سے واریٹ کی
 شادی شاہزادی موصوفہ سے ہو گئی بلکہ شاہ جیمس نے اس سے بھی
 زیادہ سلوک و تمکیم کیا کہ چاندی کے برتن تر واکر و پیہ بنوایا اور فوج نوکر رکھی
 اور عین شدت سرمایہ واریٹ کو ساتھ لیکر حد و جنوبی کو طی کیا۔
 مگر اہل انگلنڈ کو بڑی بڑی کاہشیں اور مصیبتیں اوٹھا کر امن و صلح
 کی قدر معلوم ہوئی تھی لہذا وہ حملہ آور ان اسکات لینڈ کے شریک نہوی
 بلکہ فوج اسکات لینڈ کی لوٹ مار سے وہ اور غصہ ہوئے۔ شاہ اسکات لینڈ
 نے جو یہ کیفیت دیکھی اور یہ خبر سنی کہ فوج میری مقابلہ کو روانہ ہوتی ہے تو
 وہ سیدھا اپنے ملک کو پھر گیا

شاہ اسکات لینڈ بر انگلنڈ
 از طرف واریٹ

اس حملہ کو رد کرنے کے واسطے جو شاہ ہنری نے ٹیکس مقرر کیے
 تو ضلع کورنوال میں بلوے ہوا اور وہاں کے لوگوں نے یہ شکایت کی
 کہ پادشاہ نے جو یہ بارگراں ہیر لاداہے تو اس سے ہمیں کچھ نفع نہیں
 بلکہ اضلاع شمالی کا فائدہ ہے۔ الغرض اہل کورنوال نو بسرا بہکاری

فلیٹ مک وکیل اور جو زلیف نعلبند بولے کیا اور مقام ویلیس پر
اسیر اڈلی بھی اونکا شریک ہوا اور فوج باغی سٹیل سبری اور ونچسٹر
سے ہو کر مقام بلیک ہیڈ مین پونچی جہان سے لنڈن کے مکانات دیکھا
دیتے تھے۔ ان باغیوں کے مقابلہ میں شاہ ہنری وہ فوج لیکیا جو اوتھر
اہل سکات لنڈ سے لڑنیکور بھی تھی۔ باغیوں پاس فقط تیراؤ کمانین
اور ہنسیان یہ ہتھیار تھے پس وہ پادشاہ کے حملہ کی تاب نہ لاسکے اور اونکو
سردار گرفتار ہو کر قتل کئے گئے

جیمس شاہ اسکات لنڈ نے پھر انگلنڈ پر فوج کشی کی
اور قلعہ پورسھم کا محاصرہ کر لیا لیکن فتح نہ نصیب ہوئی لہذا وہ صلح کا
خواہان ہوا اور سفیر اسپانیہ متخاصمین میں واسطہ ہوا۔ پادشاہان ٹیوڈر
کے زمانہ میں اسپانیہ یعنی اندلس بھی مالک یورپ میں بہت عزیز
و ممتاز تھا۔ الغرض پادشاہان انگلنڈ و اسکات لنڈ میں مصالحو
ہو گیا اور اب وار باک کو اسکات لنڈ میں رہنا محال ہو گیا پس
اپنی بی بی اور چند رفیقوں کو ساتھ لیکر ایرلنڈ میں چلا گیا اور کچھ دنوں
اوس جزیرہ کے جنگلوں میں پڑا رہا۔ مگر کوسر نوال کے لوگوں میں اب تک
بغاوت کا حوصلہ باقی تھا لہذا وار باک نے بھی دوسرے حملہ پر کمر باندھی
اور وہ خلیج وھٹ سینڈ میں ساحل کوسر نوال پر وارد ہوا اور پونچسٹر
شاہ چارڈ چہارم بنا کر اپنا جھنڈا مقام بوڈ من میں گاڑا۔ آگوسٹ

نیک پونچھے پونچھتے اوسکے پاس چھ ہزار آدمی جمع ہو گئے اور اوسنو اوس
شہر کا محاصرہ کر لیا مگر توپوں کے نہونے سے اور اہل شہر کی جو اندری و
استقلال سے کہ اونہون نے شہر کے پھاٹک میں آگ و شن کر دی کہ باغی
آگے نہ بڑھ سکے اور اپنی مورچے پاندہ لئے وار بک خائب و خاسر
ہو کر پھر گیا۔ بعد ازاں اوسنے شہر ٹانٹن پر حملہ کیا مگر چونکہ بادشاہی لشکر
قریب تھا اور لڑائی کا یقین تھا اس سبب سواوسکی بہت ٹوٹ گئی اور
جن لوگون کو وہ اوسنے گھروں سے کھینچ لایا تھا اونہین بلا میں چنسا کر
خود چپکے سے کھسک گیا اور معذبہ بولیو واقعہ ہیہ پ شلیو میں پونچھا۔
القصد باغیوں نے ہتھیار ڈال دیئے کچھ لوگون نے پھانسی پائی باقی
اپنے گھروں کو بھجوا دیئے گئے۔ وار بک کی زوجہ بادشاہ کے ہاتھ لگی
اور معزز عہدہ پر مقرر ہوئی یعنی ملکہ کی خواصون میں داخل ہوئی۔
اس نئی خواص کو ملکہ نے گلاب سفید کا خطاب دیا کہ کسی زمانہ میں اوسکا
شوہر اس خطاب سے مشہور تھا۔ اب وار بک کو لوگون نے سمجھایا کہ جا کر
بادشاہ کے قدموں پر گر اور اوسے مجمع غام میں لندن میں لاتے اور
اوستے پونچھ پانچھ شروع کی۔ اوسنے اپنے جعل و مکر کا اعتراف کامل کیا
اور اوسکا اظہار مشہر کیا گیا تاکہ لوگون کو اطمینان ہو جائے۔ بعد ازاں
وار بک کو شدید حوالات میں رکھا مگر چھ مہینے میں وہ بھاگ گیا اور
پھر پکڑا گیا اور حکم ہوا کہ دو دن تک اسکا پاؤں کاٹ میں پڑا رہتا تو
مجبور ہو کر اوسنے اپنی ولایت حقیقی اور دعوئے کاذب کا چھپا ہوا اشتہار

باواز بلند پڑھا بعد اوسکے اوسے محبس ٹاوسر میں قید کیا جہاں وہ بضریب شاہزادہ نواب وارڈ قید تھا۔ ان دونوں قیدیوں میں باہم دوستی ہو گئی اور انھوں نے بھاگ جانے کی تدبیر کی مگر پکڑے گئے اور قتل کئے گئے۔ واسر بلک نے ٹایبون میں پھانسی پائی اور مرتے وقت اپنی جمل کا اقرار کیا اور پادشاہ سے استغفار تصور چاہا۔ اب رہا وہ بد نصیب شاہزادہ نواب وارڈ جسکی تمام عمر قید خانہ میں بسر ہو گئی تھی اور اوسکا کچھ گناہ نہ تھا سوا اسکے کہ پادشاہان پلین ٹیجنٹ کی اولاد و ذکور میں ایک ہی شاہزادہ باقی رہ گیا تھا سوا سوسے بھی فتنہ پردازی کی تمت لگا کہ پھانسی دیدی

تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ رالف ولفرڈ نے کہ ایک موچی کا لڑکا تھا ضلع کینٹ میں خرچ کیا تھا اور کہتا تھا کہ شاہزادہ وارڈ میں ہی ہوں اور ایک قسیس پیٹرک نامی نے پیشتر اس راز نہفتہ کو خطبہ میں بیان کیا تھا۔ غرض ولفرڈ کو تو حسب قانون پھانسی دیدی اور پیٹرک قید خانہ میں مر گیا۔ ولفرڈ کے فساد سے ہنری نو شاہزادہ وارڈ کو مشہم کر کے قتل کیا۔ اس بیگناہ شاہزادہ کو قتل کا بڑا دھتبا شاہ ہنری کے نام پر رہ گیا

اب پادشاہ کی سلطنت جم گئی اور اب اوسو اسبات کی فکر ہوئی کہ اپنے لڑکوں کی شادیاں اور ملکوں کو پادشاہی کر کو مان بھی اپنا رنگ جاسو اور کس طرح سو

روسیہ جمع کیجیے اور انگلنڈ واسکاٹ لنڈ مین جو قدیم زمانہ سے عداوت چلی
آتی تھی اور علی الخصوص اضلاع سرحدی مین بشدت عداوت تھی سو یہ خصوصیت
پادشاہ فراسطج دفع کی کہ اپنی بڑی بیٹی مارگروٹ کی شادی جیمس چہام
شاہ اسکاٹ لنڈ سے کر دی۔ یہ شادی خوب یاد رکھنی چاہئے کیونکہ یہی
عقدِ سنہ ۱۵۴۱ مین اتحادِ سلطنت انگلنڈ واسکاٹ لنڈ کا منشا ہوا۔ ملکِ غیر مین
اپنا اقتدار بڑھانے کو اس طرح ہنری فرانسس بویٹے ادا تھس کی شادی کیتھرائن
دختر فرڈیننڈ وانا بلا پادشاہ و ملکہ اسپانیہ سے کر دی مگر دولہہ
بیچارہ بڑا نیکیخت اور ذمی علم شاہزادہ تھا بعد شادی کے کُل چھ مہینے
جیا اور اسکی زن بیوہ سے اسکو بھائی ہنری نے پوپ کے فتوے
سے شادی کر لی۔ سنہ ۱۵۴۸ مین ملکہ نے انتقال کیا اور اب پادشاہ اس
فکر مین لگا کہ کوئی ماندارینی بی بیہ لائے مگر کوئی تدبیر اسکی نہ چلی

شاہ سچا رڈ سوم خاندان سفلک کو سلطنت دی گیا تھا۔
اڈمنڈ نے کہ جان ڈی لاپول کا بھائی تھا جو جنگ اسٹول
مین مارا گیا تھا نواب مقتول کی جاگیر کا دعوے کیا مگر ہنری فرڈیننڈ
کے دعوے کا انکار کیا اور وہ اپنی چچی شاہزادی بوگنڈی پاس بھاگ
گیا۔ ہنری ایسا خائف ہوا کہ خاندان سفلک کوئی شاہزادہ کو
گرفتار کر لیا اور نواب سفلک اپنی چچی کے مرنے سے مفلس ہو گیا اور
نواب اعظم فلپ فرانسس پادشاہ کو حوالہ کر دیا اور وہ مجلسِ ناو مین قید کیا گیا

ہندی ہفتہ کی شروع سلطنت سے برابر لوگوں سے بھر پور
 لیا گیا اور سر چارڈ ایپسن اور اڈ منڈ ڈ ڈ لی کے ذریعہ
 سے پادشاہ رعایا کو لوٹا تھا۔ یہ دونوں شخص وکیل
 تھے اور ڈ ڈ لی محکمہ عوام پارلیمنٹ کا اسپیکر (مقرر)
 مقرر ہوا تھا۔ ایک ہی بات سے پادشاہ کے غلم و جبر کی کیفیت
 معلوم ہو جاتی تھی۔ ایک مرتبہ پادشاہ ایک مقرب سردار نواب اکسفرڈ کی
 ملاقات کو گیا اور جب وہاں سے مراجعت کرنے لگا تو راستہ میں
 کچھ خواہمورت، جوان خوب زرق برق پوشا کین پھنے ہوئے دونوں
 جانب صنف بستہ دیکھے پس پادشاہ نے نواب اکسفرڈ سے پوچھا کہ
 کیوں نواب یہ لوگ تو تمہارے ہی ملازم ہیں۔ نواب فرمایا کہ
 کہا کہ قبلہ عالم بھلا غلام کو ایسے نوکر رکھنے کا ٹھکان مقدور ہو
 خیر یہ بھی میرے ساتھ ہیں اور حضرت کے مجرے کو حاضر ہوئے ہیں
 یہ سکر پادشاہ بہت چوگتا ہوا اور کہا کہ نواب ہم تمہاری مہانداری
 سے بہت خوش ہوئے لیکن صاحب ہم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ہمارے
 روبرو کوئی ام ہمارے قانون کے خلاف کیا جائے۔ اس سے
 وہ قانون مراد تھا جسکی بموجب مراکا وظیفہ رعایتی موقوف ہو گیا تھا
 اور (سبحان اللہ) پادشاہ کی عالی ہمتی دیکھا جاسکتے کہ نواب اکسفرڈ
 پر لاکھ روپیہ جرمانہ کیا اس واسطیکہ ہمارے اعزاز و اکرام میں اتنا اہتمام
 کیوں کیا۔

شاہِ ہنری ہفتم نے ۱۵۰۲ء موسمِ بہار میں اس دارِ پایدار سے رحلت کی۔ — نقیرس کے متواتر دوروں کے سبب سے وہ دائم المرض ہو گیا تھا آخر کو اسے دق ہو گیا۔ مرتے وقت اس پر حکم کیا کہ جن لوگوں کو ہم سے کوئی ضرر پہنچا ہو اسے اسکی مکافہ کی جائے۔ اس پادشاہ نے ایک ہی شادی کی۔ اسکا بڑا بیٹا اس تھیں اس کے سامنے ہی مر گیا تھا اور اسکا منجھلا بیٹا شاہِ ہنری ہشتم تھا اور اسکی بیٹیوں کی شادی پادشاہوں سے ہوتی تھی یعنی شاہزادی مارکوٹ جیمس چارم شاہ اسکاٹ لینڈ کی زوجہ تھی اور شاہزادی میری لوی دوازدہم شاہِ فرانس کی ملکہ تھی۔ اس دوسری شاہزادی زوجہ بیوہ ہونے کے بعد ڈن بوٹاب سفلیک شادی کر لی تھی۔

میکالہ صاحب مورخ نے تین وصف پادشاہانِ یوڈر کے بیان کئے ہیں اول یہ پادشاہ بہ نسبت سلاطینِ پلین ٹیجٹ کے زیادہ خود سر اور مطلق العنان تھے دوم وہ اپنے رعایا کے مزاج سے خوب واقف تھے سوم وہ سب جبری اور قوی الارادہ تھے۔ — مگر ہنری ہفتم میں یہ دو صفتیں بڑھی ہوئی تھیں کہ بدگمان اور گھوٹا تھا اور حرص اس میں بڑا عیب تھا مگر اس پادشاہ کے عہد میں بہت سے مفید قانون جاری ہوئے اور ملک میں امن و امان رہی اور انگلستان میں تجارت کی بنیاد پڑی

جو قوانین ہنری ہفتم نے جاری کئے اور زمین سودہ قانون سب سے
اہم و کثیر المنفعہ تھا جس کے بموجب امرا کو اجازت دی گئی تھی کہ اپنی جاگیریں
بدون مراعات عقد انٹیل بیع کر دالین۔ عقد انٹیل کو معنہ
میں کہ مورث اپنی جائداد کو کسی خاص طبقہ ورثہ کو پاتے نام اس طرح کر دے
کہ کسی وارث کو بذریعہ بیع یا وصیت کے اس کے انتقال کا اختیار نہ ہے۔
اس قانون کے جاری کرنے سے ہنری کا یہ مطلب تھا کہ امرا کی قوت
کم ہو جائے جس سے وہ ڈرتا تھا مگر اس قانون سے غریب بھی امیر
ہو گئے اور جن لوگوں نے کچھ روپیہ پیدا کیا تھا اونھوں نے امرا کی
جاگیریں خرید لیں اور امرا بھی ایسے قرضدار تھے کہ اونھوں نے بھی خوشی
سمیچیں۔ جنگ خانگی میں بہت سے امرا کے گھر تباہ ہو گئے تھے چنانچہ
شاہد میں تریپن^{۱۷} امرا جلیل القدر شاہ ہنری ششم کی طلب سے حاضر
ہوئے تھے مگر شاہ^{۱۸} ۶۱۸۵ میں کل انیس^{۲۹} امیر جمع ہوئے اور یہ بھی نو غیر تھو
غرض اس طرح سے ایک فرقہ جدید امرا کا پیدا ہوا جس میں صنادید عوام داخل تھو

ہنری ہفتم کے حکم سے ایک بڑا بھاری جنگی جہاز تیار ہوا جس میں
دو عرشے تھے۔ اس جہاز کا نام ہادی ہو اور اسکی تیاری میں
ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ صرف ہوا تھا اور اس میں ۲۸۰۰۰ من اسباب
بار ہوتا تھا۔ مگر اس پادشاہ کا عہد خاصۃً اسباب سے مشہور و ممتاز ہو گیا
کہ نئی دنیا ظاہر ہوئی۔ ۱۲ اکتوبر ۱۴۹۲ء میں کلمبس نے جزائر چھبیا

کو ظاہر کیا۔ اوسے پیشتر شاہ اسپانیہ سے مدد مانگی تھی جب اوس نے کچھ شہنائی نہ کی تو کلمبس نے اپنے بھائی برتھولو میو کو انگلستان میں بھیجا کہ شاہ ہنری سے جہاز طلب کرے۔ جب برتھولو میو انگلستان میں آیا تو اپنے ساتھ نقشہ بھی لیتا آیا اور یہ اول مرتبہ وہاں کے لوگوں نے نقشہ دیکھو۔ القصد جہاز ران مذکور اپنی بھائی کلمبس کو پادشاہ انگلستان کی ملازمت کے واسطے بلائے جاتا تھا کہ راہ میں دزدان دریائے اوسے گرفتار کر لیا۔ اس اثنا میں کلمبس نے پادشاہ اسپانیہ سے جہاز لیکر وہ خوفناک سفر دریا شروع کر دیا تھا۔ مگر بڑا عظیم امویکا کے ظاہر کرنیکا افتخار انگریزوں ہی نے اپنی عالی ہمتی سے حاصل کیا کہ شاہ ہنری نے سببشائیں کیڈٹ کو کہ ولنس کا جہاز ران تھا شہر برسٹل سے بھیجا اور وہ شہداء میں ساحل لیٹبریڈ فورس پر پہنچا اور سمیت جنوب فلوریڈا کو روانہ ہوا۔ اوسے سال ویسکوڈی گاما باشندہ پرتگال نے اس گڈھوپ کے گرد دورہ کیا اور تری سے ہندوستان کی راہ نکالی۔ ان واقعات کے سامنے اور سوانح جو ہنری ہفتم کے عہد میں ممالک یورپ میں ہوئے کچھ حقیقت نہیں رکھتے اور اوس زمانہ سے عمدہ اور مفید شہار دور دور کی ولایتوں سے علی الاضوال انگلستان میں چلی آتی ہیں اور یہ ملک مرکز دائرہ عقل ہے جتنے علوم حکمیہ و فنون فلسفہ اور علم ادب اور زبان انگریزی اور ان سب سہ اولیٰ و افضل دین مسیحی کہ

معتقدین حقیقی کے نزدیک اشرف نعمات ہے جمیع اقطار و اکثاف عالم
میں از شرق تا غرب جاری و ساری ہیں

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لینڈ

سنہ وفات

جیسس سوم بس ۱۸۹۸ء

جیسس چہارم

فرانس

چارلس ہشتم ۱۸۹۸ء

لوی دواز دہم

اسپانیہ

شاہ فرڈیننڈ و ملکہ ازابلا سنہ ۱۸۹۸ء

شہنشاہان جرمنی

فرڈرک چہارم ۱۸۹۸ء

میکسمیلین اول

سنہ وفات

پروایپ

..... سنہ ۱۵۹۲ ع
..... سنہ ۱۵۹۳ ع
.....
.....
..... پائیس سوم

باب دوم

عہد شاہ ہنری ہشتم

سنہ ولادت ۱۵۹۱ء۔ سنہ جلوس ۱۵۹۵ء۔ سنہ وفات ۱۵۹۷ء

ہنری ہشتم اٹھارہ برس کے سن میں پادشاہ ہوا۔ چونکہ وہ باپ کی جانب سے خاندان لنکسٹر سے تھا اور مان کی جانب سے اوسکا نسب خاندان یورک کی طرف منتہی ہوتا تھا لہذا اوس میں ان دونوں متضاد خاندانوں کے حقوق جمع تھے۔ رعایا کہ پادشاہ متوفی کی حرص مال سے پسگمی تھی اس پادشاہ کی سریر آرائی سے کہ بظاہر شجاع و سخی تھا خوش و مسرور ہوتی۔ سب سے پیشتر اس پادشاہ نے یہ کام کیا کہ ڈی ڈی لی اور ایمسن کو قتل کر واڈالا اب لوگون

کے دل میں ٹھنڈک پڑی اور ایسا امن و اطمینان حاصل ہوا کہ پانچ پادشاہوں کے عہد میں اوسکا نام نہ جانتے تھے یہ دستور ہو کہ بخیل باپ کا بیٹا مسرف ہوتا ہے۔ چنانچہ یہاں بھی ایسا ہی ہوا کہ نواب سہی کی ترغیب و تحریص سے کہ اب وہ وزیر اعظم تھا پادشاہ نوجوان عیش و عشرت میں غرق ہو گیا اور شغل نیزہ بازی اور رقص و سرود اور تماشے اور میخواری و تماش بینی برابر ہونے لگی اور اگر ایک آدھ گھنٹے پادشاہ کو ان اشغال سے فرصت ملی تو موسیقی اور علم ادب کا کچھہ چرچا ہوا۔

اول سال جلوس میں ہنری فرانس نے بھائی اڈتھر کی زین بیوہ کیتھرین سے شادی کی

پادشاہان فرانس کو مدت سوا طالیہ کفتح کرنیکی آرزو تھی اور اب ظن غالب تھا کہ لوی دواز دہم اوس ملک کو مغلوب کر لے۔ پوپ جو لیس دوم امام رومۃ الکبریٰ نے فریڈرک شاہ اسپانیہ اور اہل ونس سے سازش کر کے افواج فرانسیسی سے مقابلہ کرنا چاہا اور شاہ ہنری کو ایک گلاب کا پھول کہ مشک سے معطر اور دھن سے مدھن تھا بطور ہدیہ کے بھیج کر سائل مدد ہوا۔ اس ہدیہ سے پادشاہ انگلستان بچول گیا اور پوپ کا شریک ہو گیا اور پارلیمنٹ فر پہلے ہی اجلاس میں اوس روپیہ دیا۔ الغرض سپاہ انگریزی اسپانیہ کو روانہ ہوئی کہ فرانسیسی

سے یعنی اٹلی یا اطالیہ کے اسے عرب رومۃ الکبریٰ سے کہتے تھے ۱۲۔

جنوب سے حملہ کرے مگر فرار نہ ہوا۔ شاہ اسپانیہ نے فوج انگریزی کو اپنی ذاتی لڑائی میں حاکم ہوا۔ اسے لڑوانا چاہا اس سبب سے سب سالار انگریزی درخواستہ خاطر ہو کر انگلستان کو پھرایا اور صوبہ گین پر حملہ کیا مگر انہیں پہلی لڑائی میں لوی شاہ فرانس کا بڑا نقصان ہوا اور جب اسکی فوج اطالیہ سے فرانسیس میں ہر گز تھی تو صوبہ بلوڈی میں جو اسنے بڑے بڑے شہر اور قلعے مغلوب کر لیے تھے انہیں سے چند ہی قلعے اسکی پاس رہ گئے باقی سب پوپ نے لے لئے۔

۱۳۱۱ء کے اجلاس میں پارلیمنٹ نے شاہ ہنری کو ایک قسم کا محصول بخش دیا اور روپیہ بھی دیا اور پادشاہ مع فوج شہر کیلی کو روانہ ہوا اور وہاں میکسمیلین شہنشاہ جرمنی بھی آکر اسکا شریک ہوا۔ الغرض ٹیوٹون کہ ایک قریہ فرانسے فرانسیس میں سے محصور ہوا مگر اہل قلعہ دو مہینے تک لڑا کرتے اور اس عرصہ میں ہنری نے جنگ گنسکیٹ فتح کی جسکا لقب بسبب سرعت فرار ہوا ان فرانسیسی کے جنگ ہمیشہ مشہور ہے۔ بعد اس کے پادشاہ نے شہر ٹورنی کو مغلوب کر کے بفتح و فیروزی معاودت بسوے انگلستان کی۔ اس اثنا میں جیمس چہارم شاہ اسکات لینڈ نے پادشاہ فرانس کی دوستی اور اتحاد دلی کے بہرے پر انگلینڈ پر حملہ کیا تھا مگر اسکی فوج فلوڈن کے میدان میں منہزم ہوئی اور وہ خود اور آگنٹ امیر

جنگ گنسکیٹ ۱۸ اگست ۱۵۱۳ء

اسکاٹ لینڈ امیر ستاری سپہ سالار فوج انگلنڈ کے امیر ہوئے۔

اس پادشاہ کے عہد میں ایکس برس تک کاسرڈ نل
ٹامس ولزی بہت مشہور و معروف رہا۔ یہ شخص اٹھارہ بیس مقام
اپنی پر پیدا ہوا تھا اور کل چودہ برس کے سن میں اسنو مدرسہ عالیہ
اکسفرڈ سے سند فضیلت حاصل کی اور اسکالقب طفل عالم
مشہور ہو گیا اور نواب ڈورسٹ لڑ جسکے لڑکوں کو اس نے
پڑھایا تھا شہر بلنگٹن واقع ضلع سٹیمسٹ کا پادری اوسو مقرر کر دیا
بعد ازاں ولزی شہر کیلی کا قیسس مقرر ہوا وہاں اس نے فوکس
اسقف اعظم و بچسٹر سے تعارف پیدا کیا اور اس نے اوسکی سفارش
شاہ ہنری ہفتم سے کی۔ ولزی نے پادشاہ کی خدمت ایسی سرگرمی
اور جانفشانی سے کی کہ اسکے صلہ میں ضلع لنکن کا نائب اسقف اعظم پادشاہی
خیرات خانہ کا داروغہ مقرر ہوا۔ از بسکہ ہنری ہفتم نوجوان اور عیاش
تھا لہذا جب اس نے اس قیسس کو دیکھا کہ کاروبار سلطنت کے انجام دینے
کی بھی عمدہ لیاقت رکھتا ہے اور محفل رقص و سرود میں میخواری اور
ناچنے گانے سے بھی باک نہیں رکھتا تو اوسو یوراک کا اسقف اعظم اور
تمام انگلستان کا صدر القصد و کر دیا اور اب اس قیسس کی حشمت و ثروت
پادشاہ کے برابر ہو گئی اور آٹھ سئ آدمی اوسکی جلو میں رہنے لگے
اور اوسکی ریشمی پوشاک فقرہ و طلا سے دکنو لگی اور اوسکی نخوت اس درجہ

کو پہنچ گئی کہ جب پادشاہی گرجے میں جاتا تھا تو اپنی کلاہ اسقفی عین مقام صدر کیلکس میں رکھتا تھا اور جب لاشہ اعرین وہ پوپ کا خلیفہ مقرر ہوا تو اسے بڑی بڑی امرائے انگلستان کو سلفی اور افتابہ دیگر محافل و مجالس میں اپنے ہاتھ دھلوائے۔ ولزی کی شان و شوکت اور غرور و شخوت دیکھ کر وہ لوگ خوش ہوئے جیسے زمرہ سحر اسنے اوج حاصل کیا تھا اور اسنے علوم و فنون کو ایسی جلا اور رونق دی کہ عقلا رہ بھی اسکی معرفت و ربط اللسان ہوئے۔

اب فرانسس اول سریر آراء سلطنت فرانس ہوا۔ اس پادشاہ کو ملک اطالیہ فتح کرنیکی آرزو موروثی تھی لہذا وہ پادشاہ انگلستان سے صلح و آشتی کا متمنی ہوا اور اس مطلب کو حاصل کرنے کے واسطے اسنے ارسال تحائف اور پیاپنوسی کے ذریعہ سے ولزی کو اپنے اوپر مہربان کیا آخر اسکا ثمرہ یہ ہوا کہ ولزی نو پادشاہ فرانس کو ٹوس فی مسترد کر دیا۔ لاشہ اعرین میکسمیلین شہنشاہ جرمنی مر گیا اور چارلس پنجم اسکا جانشین کیا گیا۔ اب چارلس اور فرانسس اور ہنری یہ تین پادشاہ سہ آم سلاطین یورپ تھے اور انکو ممالک محروسہ میں بھی اتصال تام تھا۔ چارلس کے تحت حکومت اسپانیا، اسٹریا، نیپلس، بلجیم اور ہالینڈ تھے اور نئی دنیا اور اس کے معاون طلا و نقرہ

بھی اویسکو قبضہ میں تھے۔ فرانسیس کا ملک مستحکم و سرسبز تھا اور چارلس کی متفرق و منتشر عملداری کے بیچ بیچ میں واقع تھا لہذا چارلس کو اوس سے مقام خوف تھا۔ ہنری کی سلطنت ان دونوں کو ملک کے قریب تو تھی مگر خلیج برطانی اور بحر شمالی کے حائل ہونے سبب محفوظ و مامون تھی اور اس قرب و اتصال کے سبب سر پادشاہ انگلستان ایک ہی ہفتہ میں ان دونوں پادشاہوں کے ملک میں فوج لیجا سکتا تھا لہذا یہ دونوں اوسکی خوش آمد کر فرم گئے۔ شاہ فرانس نے قریب شہر کیلی کے ایک مجلس میں ہنری کو بلایا اور چارلس خود اوسکی ملاقات انگلستان میں آیا۔ ولزی کو بڑی آرزو تھی کہ میں پوپ ہو جاؤں چارلس نے اوس سے وعدہ کیا کہ جہاں تک مجھ سے ممکن ہو گا یہ آرزو آپ کی بر لاؤن گا اور اسطرح سے اسقف مذکور کو اپنا دوست بنایا۔

شاہ ہنری نے فوراً شہر کیلی میں پہنچ کر فرانسیس پادشاہ فرانس سے درمیان گالیس لیس اور ارسٹرس کی ملاقات کی اور چونکہ اس صحبت میں دونوں پادشاہ اور اوسکے رفقاء و ملازمین بڑے زرق برق ہو کر آئے تھے لہذا اسکا نام بزم زرق ہو گیا۔ الغرض تین ہفتہ خالی خولی ملاقاتیں اور نیزہ بازیان اور ضیافتیں ہوئیں مگر کوئی کام کی بات نہ ہوئی۔ بعد اسکے شاہ ہنری اور شاہ چارلس میں قبضہ گریولینس میں ملاقات ہوئی جو شہر کیلی سے

انصاف و نرم دلی ۳۰ مئی ۱۵۷۱ء

فرانٹال کی طرف ساحل دریا پر واقع ہے اور جو کچھ فرانسس نے یہودیہ میں لکھا ہے
 کو شاہ فرانسس سے ہو گئی تھی وہ بھی اس میں ملاقات میں آئے
 صفحہ ۱۸ پر سے بالکل محو ہو گئی

جب ہنری نے انگلستان کو مراجعت کی تو آٹھ دسمبر
 اسٹیفنڈ نواب بکننگھم کو قتل کروا دیا۔ نواب بکننگھم
 کے اغوا اور اپنی شاہزادگی کے غرور سے کچھ کلمات مانوسہ کہہ بیٹھا تھا
 جسے کنایت یہ مطلب تھا کہ اگر بادشاہ بے اولاد مرے گا تو میں سلطنت
 لوں گا۔ اسی نواب پر انگلستان میں عہدہ نظارت کا خاتمہ ہو گیا۔

اب شیوع دین مہذب کہ اعظم سوانح متعلقہ تاریخ جدید انگلستان
 میں ہوتا جاتا تھا۔ کئی سال سے دریاے ٹیلر کے کنارہ پر سیلنٹ
 پیٹر کا کلیسا عظیم الشان تیار ہو رہا تھا۔ اس عمارت کے صرف
 کے واسطے پوپ لیو دہم نے راہبوں کو مغفرت نام لیکر بھیجا تھا کہ
 انھیں بیچ لاؤ۔ یہ مغفرت نام پوپ آرٹن دوم نے غزوات
 صلیبی کے زمانہ میں اختراع کیے تھے اور لوگوں کو یہ گمان تھا
 کہ جو روپیہ ہم ان کاغذ کے پرزوں کے عوض میں دیتے ہیں اس کی جزا
 میں ہمیں ملے گی اور لیوا و اتقیا ملین گے۔ مارٹن لیو تھے کہ فرقہ
 اگسٹائن سے ایک راہب تھا اور ملک سیکسنی کا باشندہ تھا

ان مغفرت ناموں کے عقیدہ پر معترض و قاض ہوا اور پچانوے مسئلے
مستنبط کر کے کلیسا سے وٹنبورگ کے دروازہ پر معلق کر دے۔
اون مین سے ایک سنا یہ تھا کہ فقط حضرت مسیح پر ایمان لانے سے
نجات ملیگی۔ بعد ازاں شہر لپزگ میں اعظم علماء و عقلاء
جرمنی شمالی جمع ہوئے اور ان کے سامنے لیو تھم نے یہ مسئلہ ثابت
کیا کہ فقط صحیف سماویہ یردین و ایمان کی بناء اور مدار ہے
اور ہر شخص کو اختیار ہے کہ کلام ربانی کی تلاوت اور تفسیر بجاے خود
کرے۔ قلعہ وٹنبورگ کے دروازہ پر لیو تھم نے کلیسا سے
روم سے تعلقات مذہبی بالکل قطع کر ڈالے اور پوپ کے حکمنامہ کو
جسمین اوسنے لیو تھم کے کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا تھا اگ مین ڈالیا
ان باتوں کی خبر سنکر اکثر اہل انگلستان جنہیں جان و کلف کو
عقائد حقہ یاد تھو اور ان کی عظمت و احترام کرتے تھے بہت خوش
ہوئے مگر شاہ ہنری اب تک پکا کیتھولک یعنی تابع دین قدیم
تھا اور اوسنویلا طینی زبان میں ایک کتاب تصنیف کی اور اوس میں
مسائل سببہ کلیسا سے روم کی تائید و تقویت کی اور ایک نقل
اوسکی پوپ کو بھیجی۔ پوپ لیو کہ امام وقت تھا ایسے عظیم الشان
پادشاہ کی نصرت سے بہت خوش ہوا اور اوسے مونیڈال دین ناصر الملک کا
خطاب عنایت کیا چنانچہ اب تک پادشاہان انگلستان اسی خطاب سے
مخاطب ہیں اور اس لقب کے پہلے دو حرف انگلستان کے سب

لیو تھم ۱۵۹۰ء میں مستنبط
کر کے شہر سے لے کر

قطعی علاقہ مذہبی درمیان لیو تھم
و کلیسا سے روم ۱۰ اکتوبر ۱۵۵۴ء

سکون پر کندہ ہیں۔ لیو تھما نے بڑے زور و شور سے اور بلا خوف و خطر ہنری کے کتاب کی رو دکھی اور اب تمام اہل یورپ کی نظر اس مباحثہ پر جم گئی۔ الغرض اس کا رخیمن جسکا بانی لیو تھما ہوا تھا خدا نے برکت دی اور ہر روز وہین مہذب کی اتباع و اشباع زیادہ ہوتے گئے۔

چارلس پنجم اور فرانسس اول میں جو لڑائی شروع ہوئی تو پہلے ہنری شاہ چارلس کی طرف ہو گیا اور فوج انگریزی نے دو مرتبہ فرانسس پر حملہ کیا مگر کامیاب نہ ہوئی اگرچہ دوسرے حملہ میں سپاہ انگریزی ایک شہر میں پہنچ گئی کہ اوستے اور پیرس پاسے تخت فرانس سے کل ساڑھے سولہ کوس کا فاصلہ تھا۔ بمحملہ اور اسباب کمروپیہ کا نہونا بھی ایک سبب شکست فوج انگریزی کا ہوا اسواسطیکہ پادشاہ متوتقی کے خزانہ وافرہ خالی ہو چکے تھے اب ان خزانوں کو پُر کرنے کو واسطہ ہنری نے مجبوری ۱۵۲۳ء میں مجلس پارلیمنٹ منعقد کی کہ سات برس سود و نوٹون محکمہ پارلیمنٹ کو بند تھو اور اباب محکمہ کو افعال سہ ماہ شاہ ایسا ناراض تھا کہ سات برس اور او تھین معطل رکھا۔ اس سات برس کے عرصہ میں نذرانہ کے روپیہ سے پادشاہ کو بڑی آمدنی رہی اور اب جو محکمہ عوام پارلیمنٹ منعقد ہوا تو وُلزوی داخل قصر الامارۃ ہوا اور اسے لاکھ روپیہ پادشاہ کے واسطہ طلب کیا

اور سردار محکمہ ہاوس موس نے اوسکی تائید کی مگر عہدہ کی مکمل
مذکورہ نے فقط نصف مبلغ مطلوب دیا اور جب اوس قسطنطنیہ
(ولزی) سے طلبہ زرین حجت و تکرار زیادہ کی تو رباب محکمہ
نے اوس سے کہا کہ ایسے مقدمات میں فقط ہم مباحثہ و تفسیر کر مجاز
میں تمہیں کیا دخل ہے

اب ہنر ہی کی تدبیر میں بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ اوسکے
وزیر ولزی کی تدبیریں نسبت ممالک غیر کے بدل گئیں اس واسطے کہ
اب دو پوپ مرکھو تھے لیو دہم ۱۵۲۱ء میں مرگیا تھا اور اڈرین
۱۵۲۲ء میں راہی ملک عدم ہوا تھا مگر ان دونوں اماموں کے مرنے
سے ہولزی کو آزادی حصول منصب امامت تھی وہ نہ برائی اور
دو مرتبہ جو وہ حصول امامت سے مایوس و ناکام ہوا تو پادشاہ کی طرف سے
اوسکا دل ٹھنڈا ہو گیا کیونکہ پادشاہ ہی کے وعدہ نصرت و حمایت پر تو اس نے
اتنی مدت سے مشقتِ نظم امور سیاست گوارا کی تھی اب فرانسس
شاہ فرانس کا حال بھی قابلِ عبرت ہو گیا تھا چنانچہ خود اوسکا قول تھا کہ پیویا
کی لڑائی میں (جو ۱۵۲۵ء فروری ۱۵۲۵ء میں ہوئی تھی) سواغرت کے اور
کچھ میرے پاس نہ رہا اور اب وہ شاہ چارلس کا اسیر تھا۔ غرض
برس و زت تک پادشاہ فرانس کو رہائی نہ نصیب ہوئی آخر صیڈل سرگٹھ
کے مصاحبہ میں اوس نے اپنی جان بخشی کے عوض میں برکنڈی جیسا

زیر صوبہ شہنشاہ چارلس کو دینو کا اقرار کیا مگر اس وعدہ کو وفا نہ کیا۔
دو برس بعد اس مصالحو کے جبکہ شہنشاہ چارلس کی فوج ڈیوبہری
ہوسرہون ہو فرانسس سے بھاگ آیا تھا ساہوم کو تاخت و تاراج کیا
اور پوپ کو قید کر لیا تو ہنری اور فرانسس نے خوب سختی کا
کر کر چاہا کہ پوپ کو رہا کر لیں اور شہنشاہ موعوف کے ملک میں لڑائی
ڈال دیں

بیس برس کی معاشرت و موافقت کے بعد شاہ ہنری
نے یہ حیلہ نکالا کہ مجھے شاہزادی کی تھلین سے جواز نکاح میں
کلام ہو کہ یہ تو میرے برادر متوفی کی زوجہ ہے۔ یہ شاہزادی خوبصورت
اور نیک سیرت تھی اور حق تو یہ ہے کہ ہنری کی طبیعت اس سے
سیر ہو گئی تھی اور اسکی ایک خواص این بولین پر نہایت مائل تھی۔
یہ عورت نواب اول نورفک کی پوتی تھی۔ اب ہنری کو یہ دھنن
پڑ گئی کہ کسی طرح ملکہ کو طلاق دیدون مگر اس میں بڑی دقتیں تھیں کیونکہ
ایں تو ملکہ کی تھلین چارلس پنجم شہنشاہ جرمنی کی پھپھی تھی دوم
یہ کہ وہ بڑی متعصب کی تھو لک تھی اور پوپ کی بڑی
مقرب تھی۔ مگر ہنری نے کہا کہ میں اسے طلاق دون پردون اور
ولنی سے بھی یہ راز کہ دیا۔ وہ کئی گھنٹہ تک پادشاہ کو قدموں
پر سر رکھے رہا اور ہزار چاہا کہ اسے اس ارادہ سے باز رکھے مگر کیا

ہوسکتا تھا۔ غرض اب ولزلی حیران ہوا کہ کیا کروں اور دھر پوپ پر
 شہنشاہ جرمینی کا رعب ایسا غالب ہو کہ وہ ہنری کی درخواست دیباہ
 اجازت طلاق کا ہی کو منظور کر گیا اور دھر مجھے اتنی طاقت نہیں کہ پوپ
 کا مقابلہ کروں۔ آخر اسقف مذکور نے دوہری چال چل کر اپنی تین
 غارت کیا کہ ظاہرین تو وہ طلاق کا درپے رہا مگر باطن میں اوس نے
 پوپ کی اطاعت سے طلاق میں لیت و لعل ڈال دیا۔ آخر الامراس
 مقدمہ کی تحقیقات کیواسطے لنڈن میں ایک خاص عدالت مقرر ہوئی
 اور ولزلی اور کیمپبچ جو کہ اطالیہ کا ایک اسقف تھا اس عدالت
 میں منصف بنکر بیٹھو۔ پچھلے روز ایک عجیب و انگیز ماجرا ہوا کہ جب
 ملکہ کی تھراپن کا نام پکارا گیا تو وہ آئی اور قسم تو نہ کھائی مگر پچشم گریان اپنی
 تین اپنی شوہر کے ہاتھوں پر گرا دیا اور کہا کہ مجھے رحم کرو کہ میں تمہارا ملک
 میں مسافر ہوں اور تین برس سے تمہاری کیسی وفاداری بی ہوں آنحضرت
 ملکہ کی کچھ شنوائی نہوئی تو وہ باہر چلی گئی لیکن ہنری کو کچھ اثر نہوا
 اور وہ اس مقدمہ طلاق میں پیروی کیے گیا مگر کچھ فیصلہ نہوا اور قریب
 دو مہینوں کے اجلاس کے بعد پوپ نے اس عدالت کو روم میں منتقل
 کر دیا۔ اس تاخیر سے شاہ ہنری ولزلی پر بہت غصہ ہوا اور مہر
 پادشاہی اور ترقی منصب صدر الصدوری اوس سے چھین کر سرٹامس
 موس کو دیا اور اوسکی محل سراج کا نام قصر سفید ہر مع مال و اسباب
 کے ضبط کر لی۔ آخر ولزلی ناچار ہو کر ضلع یورک میں عزت گزین ہوا

اور اس وقت و خواری کو بعد فقط ایک برس اور زندہ رہا۔ اوسکی وفات کی کیفیت
 یہ کہ نواب نور محمد بلوچ نے اس کو بھروسہ کر کے لندن میں
 پھانسی دینے کے واسطے بھیجا کہ اثنار راہ میں اوسے پشیمانی ہو گئی اور
 خانقاہ لیسٹرمین اوسے انتقال کیا۔ مرتے وقت اوسے عجیب
 عبرت انگیز کلمات کہو کہ جس سرگرمی اور جانفشانی سے میں نے پادشاہ
 کی خدمت کی ہے اگر اس طرح میں خدا کی عبادت کرتا تو وہ اس عالم پر
 میں مجھے چھوڑ نہ دیتا مگر میری جزا یہی ہے۔

شاہ ہنری کی طبیعت رفتہ رفتہ مہذبین ملت
 کی طرف راغب مائل ہوتی جاتی تھی اور اس میلان طبیعت کا سبب
 منافع ملکی تھو نہ فوائد دینی۔ اب مہذبین ملت فرسٹر اسپاٹوس
 کے شورے میں اپنا نام پرائسٹنٹ یعنی منکرین مسلک پوپ
 رکھا۔ اس زمانہ میں ڈامس کمر اور ڈامس کمر فصول پادشاہ
 کے مشیران خاص تھے۔ ڈامس کمر نے کہ منجملہ ممبران مدرسہ عالیہ
 یکمہرج تھا پادشاہ سے عرض کیا کہ طلاق کے مقدمہ میں مدارس عالیہ
 کے علماء سے استصواب کیا جائے۔ پادشاہ نے یہ شکریہ کیا کہ ہاں کیا
 خوب بات تم نے کہی ہے اور کمر کے مشورہ پر عمل کیا۔ الغرض مقدمہ
 طلاق تمام مدارس عالیہ یورپ میں بطور استفتاء بھیجا گیا اور تمام
 اہل حل و عقد نے شاہ ہنری کے موافق فیصلہ کیا۔ اس سہو کمر

بن پڑی۔ کرومولی نے بھی اس طرح سے کوئی مشورہ دیا اور پادشاہ کا مقرب ہو گیا۔ اس شخص کے حالات بہت مختلف و متضمت رہے۔ پہلے یہ شہر انڈورپ کو ایک کارخانہ تجارت بین متصدی تھا بعد ازاں وہ کی تاراجی میں یہ سپاہی ہوا پھر ولسٹن میں محضر ہوا بعد اوسکو انگلستان میں وکالت کرنے لگا آخر کو ولزی وزیر اعظم کا وکیل ہو گیا۔ ہشی شخص کے مشورہ سے شاہ ہنری نے پوپ کی امامت کا انکار کیا اور اپنے تئیں کلیسا کے انگلستان کا امام بنایا

اب وہ سلسلہ امامت و مامویت جسے اہل انگلستان سے خلیفہ مراوم (یعنی پوپ) کے قید اطاعت میں تھے حلقہ جلقہ ٹوٹنے لگا۔ ۱۵۳۴ء میں جو مجلس پارلیمنٹ منعقد ہوئی تو او سنے پادشاہ کی امامت و ولایت تسلیم کر لی۔ پھر ۱۵۳۲ء کی پارلیمنٹ نے ممانعت کر دی کہ پوپ کو پھلا پھل نہ دیا جائے۔ یہ ایک قسم کا خراج تھا کہ جب سفقون کے عہدے خالی ہوتے تھے تو اونکے پچاس سال کی آمدنی پوپ کو نذر کیجاتی تھی۔ بعد اوسکے ۱۵۳۳ء کی پارلیمنٹ نے ممانعت کر دی کہ مقدسات کا مرقعہ پوپ کی عدالت میں نہ کیا جائے۔ اسی سال میں این بولین پادشاہ کی خاص محل ہوئی اور ملکہ کیتھرائن کو پادشاہ نے طلاق دیدیا اور وہ اوسکو پاس سے چلی گئی اور تین برس کے بعد ضلع ہنٹنگڈن میں مر گئی اور ایک بیٹی جسکا نام میری تھا چھوڑ گئی۔ جب اس بات

کی خچر پوپ کو پونجی نو او سے بہت غصہ کیا کہ اگر بادشاہ ہندی
ملکہ کیتھلین کی طرف پھر توجہ کرے گا تو اس سے ملعون کر دوں گا مگر بادشاہ
بھی ایسا جن تھا کہ اس دھوکے سے ذرا بھی نہ پسچا۔

جب طلاق کا مقدمہ طے ہو گیا تو اب یہ امر محل نزاع رہا کہ
کلیسا کے انگلستان کا امام کون ہے؟ بادشاہ یا پوپ۔ یہ امر بھی ۱۵۳۲ء
کی پارلیمنٹ نے منصف کر دیا اور منصف امامت میں کل اختیارات متعلقہ
ان بادشاہ کو عنایت کیا۔ قریب پندرہ سو سال کے خلع کینٹ میں ایک
پاک بی بی پیدا ہوئیں یہ عورت مجنون و مصرع تھی اور عقائد جدید کی مذمت
براتی تھی اور بادشاہ کو کوسنی دیتی تھی کہ اس نے ملکہ کیتھلین سے ایسا
سلوک کیا۔ اس مجنونہ کا اصلی نام الزبتھ برٹن تھا اور بعض اشخاص
نے یہ اظہار کیا کہ یہ عورت فقط مفسدون کے اغوا سے یہ باتیں کرتی ہے
پس اس کے اغوا کر نیوالے بھی اکثر اس کے ساتھ قتل کئے گئے۔ مگر دو
بہت بڑے شخص اس بادشاہ جاتر کے قہر سے ہلاک ہوئے یعنی جان شری
اسقف روجسٹر اور سر ٹامس مور جس کی کتاب اٹوپیا مشہور
ہے۔ یہ دونو شخص نامی ۱۵۳۵ء میں اس جرم پر قتل کیے گئے کہ انھوں
نے بادشاہ کی امامت کا انکار کیا تھا۔ اب بادشاہ انگلستان سے اور
پوپ سے بالکل قطع ہو گئی اور اس زمانہ سے کلیسا کے انگلستان
بذاتہ ایک علیحدہ مسلک ہو گیا۔ پوپ پال دوم خلیفہ وقت شاہ ہندی

کے کفر و الحاد کا فتوے دیدیا مگر پادشاہ نے اوسکی ایک نہ سنی

اب پادشاہ نے مصمم ارادہ کیا کہ خانقاہین شکست کر دے اور کرومول نے جسے کل اختیار کلیسا کا دیا گیا تھا اور نائب امام کا خطاب عنایت ہوا تھا خانقاہوں کو توڑنا شروع کیا۔ بہت لوگوں کی رائے میں خانقاہوں کے شکست کرنے کی معقول وجہیں تھیں اور وہ کہتے تھے کہ اکثر اہلب، فاسق و فاجر ہوتے ہیں اور اکثر خانقاہین دائر الفسق ہیں مگر پادشاہ نے اونکے فسق و فجور کے سبب سے اونہیں نہیں شکست کیا بلکہ اونکے برباد کرنے سے اوسکی یہ غرض تھی کہ پوپ کی حکومت بالکل زائل ہو جائے اور راہبوں کی دولت خزانہ شاہی میں داخل ہو۔ الغرض پارلیمنٹ نے کہ ہمہ تن پادشاہ کی مطیع تھی اور اب اوسکا چھٹھا اجلاس تھا ایک قانون جاری کیا کہ جتنی خانقاہوں کی آمدنی دو ہزار روپیہ سالانہ سے کم ہے وہ شکست کی جائیں۔ تین برس کے بعد بڑی خانقاہیں بھی برباد کی گئیں اور کل ۳۶۱۹ عبادت خانے بالکل خراب و برباد کر دئے گئے اور اونکی سالانہ آمدنی کہ ۱۹۱۰۰۰ تھی پادشاہ کے ہاتھ لگی اور اونکو عوض میں چھ علاقے اسقفون کے مقرر کئے گئے

قانون فیوڈل سسٹم کی بڑی بڑی خرابیاں اب تک
ملک ویلس میں باقی تھیں۔ اوس ملک کے امراء خدا اپنے
اپنے ضلعوں میں کوس لین الملک بجاتے تھے اور ہمیشہ باہم
مجادلہ و مقابلہ کیا کرتے تھے اور ہر روز خونریزی اور نہباموال
اونگاشعار ہو گیا تھا مگر اب ان امراء سے سرکش کے اختیارات
سلب ہو گئے اور ہر مقام پر قوانین انگریزی جاری و نافذ
کئے گئے۔ اسی زمانہ سے چوبیس ممبری ویلس کی طرف سے
پارلیمنٹ میں شریک شوری ہوئے اور اب وہ ملک حقیقۃً انگلستان
سے متحد ہو گیا۔

ہنری ہشتم کی بیہتابی بی ملکہ کیتھلین نے ۶ جنوری
۱۵۳۶ء میں انتقال کیا اور اوس سال ۱۹ مئی کو اوسکی سوت
این بولین قتل کی گئی۔ جب تک ملکہ کیتھلین کے طلاق کا
مقدمہ طے نہوا تھا جب تک تو پادشاہ این بولین کا عاشق زار
رہا مگر جب پادشاہ کے مراد بر آتی (یعنی خاص محل کو طلاق
ہو گیا) تو اب خرد محل سے بھی بے اعتنائی و سرد مہری کرنے
لگا اور اوسکی طبیعت بے ثبات ایک اور معشوقہ نازک اوپر
فریفتہ ہوئی جسکا نام جین سیمور تھا۔ این بولین کے
دشمنوں نے اوسکی طرف سے پادشاہ کے کان بھرے اور اوس

بیچاری کے دوستوں میں سے فقط کوئٹہ اس کی طرف سے ہوا۔
الغرض ملکہ مذکورہ کو پادشاہ کی خیانت و بیوفائی کی تحت لگا کے
قتل کا حکم دیا اور بوقت قتل وہ بٹاش رہی اور پادشاہ کے حق میں
دعاے خیر کی۔ اس شاہزادی کو ایک بیٹی الزبتھ تھی جو بعد جدیت
کے ملکہ انگلستان ہوئی۔ دوسرے روز چین سپہر پادشاہ
کی محل بنیں

اس پادشاہ کے شہد میں مذہب پرائسٹنٹ کا مناد
و مدار فقط بائبل (یعنی مجھو تھوٹھف سماویہ) پر ہو گیا۔ قریب
ڈیرہ سے برس کے گزے تھے کہ جان وکلف نے کتب مقدسہ
سماویہ کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا تھا مگر ہنری ہشتم کے ابدار
عہد میں جو ترجمہ کتب مذکورہ کا انگلستان میں شائع تھا وہ ولیم سٹیل
کا کیا ہوا تھا۔ یہ عالم مدرسہ عالیہ آکسفورڈ کا تعلیم یافتہ تھا اور ۱۵۶۶ء
میں اس نے کتب عہد جدید کا ترجمہ کر کے مشتر کیا پھر چار برس کو بعد
کتب عہد عتیق کا ترجمہ بھی مشتر کیا۔ ۱۵۸۵ء میں عالم موصوف
صوبہ فلینڈرس میں زندہ جلاویا گیا اور اسی سال مایلس
کو سٹیل نے کہ کیا میں ج کے علمائین سے تماکل صحت سماویہ
کا ترجمہ انگریزی زبان میں کر کے مشتر کیا۔ یہ ترجمہ صحت سماویہ
کے نسخہ لاطینی سے کئے گئے تھے اور پادشاہ کے حکم سے ایک ایک

نسخہ کو ردیل کو ترجمہ کتب مقدسہ کا ہر ضلع کے گرجے کے ستون
یا منبر میں باندھ دیا گیا تاکہ جس شخص کا جی چاہے اس کی تلاوت کرے۔
۱۸۹۹ء میں ایک اور ترجمہ صحیفہ سماویہ کا بنام صحیفہ کبیر
مشہور ہوا۔ یہ ترجمہ کس غم کے اہتمام سے تیار ہوا تھا جواب
کنٹوری کا اسقف اعظم تھا۔ ان نعمات غیر مترقبہ (یعنی تراجم
صحیفہ سماویہ) کو لوگوں نے بخوشی قبول کیا اور کتاب مقدس کا
ایک ایک نسخہ خریدنے کے واسطے کہ اب تک وہ گران قیمت تھی
ہر گھر میں کچھ کچھ روپیہ جمع ہوا اور جو لوگ پڑھنا جانتے تھے اکثر
اونکے پاس سننے والوں کے بھیر لگی رہتی تھی اور سامعین بکمال
توجہ و اشتیاق اس کلام پاک کو سنتے تھے جس میں حیات ابدی
کا وعدہ ہے

خاقا ہون کے شکست ہونے سے لوگ بہت ناخوش
ہوئے علی الخصوص اضلاع شمالی میں بہت شورش ہوئی اور دریائے
ٹونٹ کے شمال کے ملک میں چالیس ہزار آدمیوں نے جنگا سربراہ
کا ایک شخص اسٹک نامی تھا بلوے کیا۔ چونکہ ان لوگوں کا یہ
مقصود تھا کہ کلیسا یروم (یعنی مذہب قدیم کیتھولک) کو
بحال کریں لہذا انھوں نے اس فساد کا نام جہاد فی سبیل اللہ
رکھا۔ ان باغیوں کے آگے آگے قسطنطین تھے اور ان کے علمبردار

صلیب سیمی اور جام مظہر نصب تھا۔ شہر یوسٹ اور ہڈی کچھ دنوں ان لوگوں کے قبضہ میں رہا آخر بوعدۃ عقوق تصور اور شدت بازو سرا کے سبب سودہ اپنے اپنے گھروں کو پھر گئے۔ دوسری سال کی شرمع میں پھر بلوے ہوا مگر بیکار ہوا اور اسٹک و دیگر سرداران فرقہ باغیہ قتل کئے گئے

ولادت مندر زدار جمند سو بکا نام بعد ادا سے رسوم اصطباغ اڈورڈ رکھا گیا شاہ ہنری کو سرور موقوف ہوا اور اوسکی ولادت کی خوشی پادشاہ کو اس قدر ہوئی کہ ملکہ جین سینٹ کے مرنے کا غم بھی بھول گیا اگرچہ چند ہی روز بعد ولادت شاہزادہ کے ملکہ نے انتقال کیا تھا

اگرچہ پادشاہ نے پوپ سے توبہ لکل قطع کر دی تھی مگر وہ لیو تھس کا بھی دوست نہ تھا اور اب تک وہ قدیم اعتقادات پر ثابت تھا علی الخصوص عقیدہ قلب باہمیت پر جس کے یہ معنی ہیں کہ جو لوگ عشاء مقدس عیسوی تناول کرتے ہیں اونہیں یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ روٹی نہیں کھاتے نہ شراب پیتے ہیں بلکہ وہ روٹی اور شراب (معاذ اللہ) نفس الامر میں مقلوب لماہیت ہو کر حضرت مسیحؑ کا گوشت و خون ہو جاتے ہیں۔ الغرض ہنری بیچ ادھر

میں تھانہ کلیسیا میں کاتھولک تھانہ مذہب جدید کا پابند بلکہ وہ اس بات کی کوشش کرتا تھا کہ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ دونوں فرقوں کے قلوب کو اپنا آرا و عقائد مختصرہ پر مائل کرے یہاں تک کہ ان دونوں فرقوں میں سے جن لوگوں نے اس کی رائے سے مخالفت اعرض کیا انہیں اس سے زندہ جلوہ دیا۔ پادشاہ کے مسائل مختصرہ کے اعتقادات سب سے مقرر ہوئے جنہیں اول و اہم یہ اعتقاد تھا کہ سب لوگ مسئلہ قلب ماہیتہ کو حق جانیں اور اس کے انکار کو باعث قتل سمجھیں۔ چونکہ ان اعتقادات سب سے مختصرہ کی سبب سے بہت لوگ قتل ہوئے لہذا انہیں آئین خونین کہنے لگے۔ قریب اسی زمانہ کے پارلیمنٹ نے حکم قطعی جاری کیا کہ جن امور کو پادشاہ ہنری شہر کرے انہیں قوانین واجب العمل سمجھنا چاہیئے۔ یہ حکم پارلیمنٹ کا کلاً و قاطبہ حقیقت آئین انگلستان کے خلاف تھا کیونکہ اسے ضمناً شاہ ہنری کو ایسا خود سر و مطلق العنان کر دیا جیسا شہنشاہ روس یا شاہ ایران ہے

ہنری کی چوتھی بی بی آئن رئیس زادی کلیوس تھی جس کا باپ پروٹسٹنٹ مذہب کا ایک شاہزادہ تھا۔ یہ شادی کرومول کی تجویز سے ہوئی تھی کہ اس سے یہ مقصود تھا کہ مذہب پروٹسٹنٹ انگلستان میں مستحکم ہو جائے۔ الغرض شاہزادی مذکورہ کی تصویر پادشاہ کو

دکھائی او سے اسکی صورت پسند آئی اور اسے انگلستان میں طلب کیا مگر جب پادشاہ اس شاہزادی کے دیکھنے کو آیا تو اسے فلیڈم کی بڑی گھوڑی خطاب دیا اسواسطیکہ اس شاہزادی میں نہ حسن نہ تھانہ نزاکت تھی اور سوا اپنے ملک کی زبان کے اور کوئی زبان نہ جانتی تھی۔ القصد کہ یہ قدر تاخیر کے بعد شادی ہوئی مگر پادشاہ نے اس مشاطہ گری کا قصور کس و مول کو ہرگز نہ معاف کیا اور اب میں باقون کی فکر اسے ہوتی ایک یہ کہ کرومول سے انتقام لے دوسرے یہ کہ شاہزادی کین کو طلاق دے تیسرے یہ کہ کیتھلین ہا وراڈ سے شادی کرے۔ اس ملکہ کا مذہب کیتھولک تھا اور یہ نواب نورافٹ کی بھتیجی تھی۔ چلہ ہی معنی میں یہ تینوں مقصد پادشاہ کے حاصل ہوئے یعنی کس و مول کو بہت مت کفر و بدخواہی قتل کروا دالا اور ملکہ این کو اوس کی مرضی سے اپنے سے جدا کیا اور مہرت العہودہ انگلستان میں رہی اور تین ہزار روپیہ سالانہ پنشن پایا کی اور ملکہ کیتھلین ہا وراڈ کو پادشاہ نے اپنی ساتھی تخت پر بٹھایا۔ ملکہ موصوفہ کے تحت نشین ہونے سے منہ قیہ کیتھولک کے لوگ کہ اس کے مذہب تھے بہت خوش ہوئے اور اس کے اوج کو وہ شکون نیک سمجھے۔ ملکہ جین سیمرس و این کلیوس و کیتھلین ہا وراڈ ان تین شاہزادیوں نے دین مذہب کی تائید و تقویت کی۔

قریب ڈیڑھ برس کو زمانہ تک تو ملکہ کیتھرائن ہاوس ڈ
کا حسن و جمال پادشاہ کے مطبوع خاطر رہا بعد اوسکے کچھ حالات
موحش اوسکی جوانی کو زمانہ کے مشہور ہوئے اور کئی نمبر نے ایک
عرضی میں یہ حالات ملکہ کے لکھکر پادشاہ کو بھیجے پہلے تو پادشاہ
نے اوسکا یقین کیا لیکن جب کہ ملکہ نے خود اقرار کیا اور بہت سے
گواہوں نے بجلف بیان کیا کہ وہ قبل شادی کے آوارہ و بضع تھی
تو پادشاہ کی آتش حسد بھڑکی اور سوا ملکہ کے خون کے کوئی چیز اوسکو
نہ بچھا سکی آخر ملکہ مقام ٹاوسراہل پر قتل کی گئی اور اوسکو ساتھ
ایک اور عورت لیڈی سراجسٹون بھی قتل ہوئی کہ وہ اوسکے
بدکاری میں شریک ہوئی تھی اور ملکہ این بولین خاصۃً اوسکی
گواہی سے قتل کی گئی تھی۔

جس طرح شاہ ہنری نے اپنی شادیوں کے امر میں تلون
طبع اور عدم استقلال ظاہر کیا اوس طرح امور مذہبی میں بھی
تغیرات کئے چنانچہ پہلے جو اعتقادات سیدھے اوسنے مقرر کئے
تھے ان پر بھی وہ قائم نہ رہا اور اب دو کتا میں بے درپے مشتمل
اور ان میں مختلف و متناقض مسلک مقرر کئے اور سابق میں جو پادشاہ
نے تلاوت صحیف سماویہ کی اجازت عام دی تھی اب اوسے بھی
اشراف اور تجار پر منحصر و محدود کر دیا۔

آخر عمر میں ہنری ہشتم اسکات لینڈ اور فرانسیس کی لڑائیوں میں مشغول رہا مگر ان لڑائیوں کی تفصیل لکھنا کچھ ضرور نہیں ہے۔ پادشاہ کی چھٹی بی بی کیتھرائن پکار امیر لیٹس کی زن بیوہ تھی۔ اوس کے محلوں میں سے فقط یہ بی بی بی بیج گئی اگرچہ اسکا سر بھی کئی مرتبہ جا ہی چکا تھا۔ پادشاہ کا مزاج ایک تو خلقت سے سخت و درشت تھا اب زیادہ مٹاپے اور ایک ٹانگ میں ناسور پڑ جانے کے سبب سے وہ اور بھی بد مزاج ہو گیا تھا چنانچہ ایک روز اعتقادات مذہبی کے بارے میں ملکہ اور پادشاہ میں کچھ گفتگو ہوئی اور ملکہ نے اوسکے کلام کی رد کی اس پر پادشاہ ایسا غصہ ہوا کہ اوسے قید کر نیکا حکم دیا مگر ملکہ کے ایک دوست نے اتفاقاً اوس حکیمانہ کو دیکھ لیا اور اوسے کمدیا پھر جو پادشاہ سے ملاقات ہوئی تو ملکہ نے بحال انکسار و عاجزی عرض کیا کہ عورت ناقص العقل ہوتی ہے اور میں آپ کی ہدایت کی نہایت شکر گزار ہوں غرض ملکہ کا عذر مقبول ہوا اور جب قاضی القضاۃ اوسے گرفتار کر نیکو آیا تو پادشاہ نے اوس کو کہا کہ چلے جاؤ۔

سب سے آخر جو شخص اس پادشاہ جائز کے قہر میں مبتلا ہوا وہ ہاؤمرڈ نواب سرتی تھا۔ یہ امیر سواسطو مشہور ہے کہ اسنے انگریزی علم ادب کو بہت رونق و جلادی اور سب شعرا سے پیشتر اوسنے اشعار غیر متفقہ تصنیف کئے۔ نواب موصوف ملکہ کیتھرائن

ہاوسرڈ کا چچا زاد بھائی تھا اور اس شبہ پر قتل کیا گیا کہ سلطنت لینے کی فکر میں ہے اور اوسکے جرم پر بڑی دلیل یہ پیش کی گئی کہ اوسنے اپنی سپر پر شاہ اڈوٹس مجاہد کا معرکہ بنوایا ہے حالانکہ وہ معرکہ اوسکے بزرگوں کے وقت سے چلا آتا تھا۔ نواب سسئی کا باپ نواب نور فک بھی بیٹے کے ساتھ گرفتار ہوا تھا اور وہ بھی قید خانہ میں قتل کا منتظر تھا کہ ہنری کے مرینکی خبر آئی۔

کئی روز سے اہل دربار خوب جانتے تھے کہ پادشاہ مر رہا ہے مگر اوسکے خوف سے کوئی زبان سے نہ نکال سکتا تھا آخر الامر سر ایٹنی ڈینی نے پادشاہ کو آگاہ کیا کہ موت قریب ہے۔ تب پادشاہ نے کونسل اسقف اعظم کو یاد فرمایا مگر اسقف اعظم جب آیا جبکہ پادشاہ میں طاقت گفار نہ باقی رہی تھی۔ جب کونسل نے کہا کہ اپنا اعتقاد نسبت حضرت مسیح کے ظاہر کیجئے تو پادشاہ نے اوسکا ہاتھ دبا دیا اور اوسکی روح مفارقت کر گئی۔ اس پادشاہ فرچہ شادیاں کی تھیں اور تین اولاد تھے۔ قریب ایک مہینے پیشتر اپنی وفات کے اوسنے وصیت نامہ لکھا تھا جسکے بموجب شاہزادہ اڈوٹس وارث تخت و تاج تھا بعد اوسکے شاہزادی میری اوسکے بعد شاہزادی الزبتھ۔ یہ وصیت پادشاہ کی بعینہ عمل میں آئی۔

شاہ ہنری مین غور اور خود بینی بہت تھی اور وہ اپنی
 علم پر نازان تھا اور جوانی میں اپنے حسن پر بھی مغرور تھا مگر خاصۃً
 تلون طبع اور عدم استقلال اور خود روی کے سبب سواو سے بڑھ چڑھ
 گناہ سرزد ہوئے اور او سے زیادہ بہت کم پادشاہان انگلستان
 خود سر و مطلق العنان ہوئے۔ اٹھارہ برس کے سن میں نووہ بڑا حیر
 اور رنگیلا جوان تھا اور علم موسیقی میں مشاق اور انشا پردازی میں
 طاق تھا مگر جب اسکا سن پینسٹھ برس کا ہوا تو وہ محض بیکار مضغہ
 گوشت اور مجسم شہواتِ نفسانیۃ خبیثہ ہو گیا۔

ہنری ہشتم کے عہد میں بڑا واقعہ تاریخی یہ ہوا کہ انگلستان
 میں مذہب پرائسٹنٹ کی بنیاد پڑی۔

سلاطین معاصرین

سنہ ۱۵۲۳ء

اسکاٹ لینڈ

۱۵۲۳ء

جیمس چارم

۱۵۲۲ء

جیمس پنجم

..... ملکہ میری

سنه ۱۵۱۵

فرانس

لویی دوازدهم
فرانسس اول

اسپانیه

فرديناند
چارلس اول

ترکستان

سلیم اول
شهنشاه جرمی

میکسملین اول

.....
چارلس پنجم

پوپ

جولیس دوم
لیودیم

.....
ادسرتین ششم

.....
کلمنت هفتم

.....
پال سوم

باب سوم

عہد شاہ اڈورڈ ششمینہ ولادت ۱۵۳۷ء
سنہ جلوس ۱۵۴۷ء - سنہ وفات ۱۵۵۳ء

ہنری ہشتم کے وصیت نامہ میں یہ حکم لکھا تھا کہ شاہزادہ اڈورڈ جس کا سن اب دس برس کا تھا اٹھارہ برس کی عمر میں بالغ سمجھا جائے اور اسکے زمانہ نابالغی میں اٹھائیس امیرون اور تیسوں کی کونسل امور سلطنت کا انتظام کرے۔ اس کونسل نے کسی سردار کا ہونا ضروری جانکر نواب ہنری ٹفسرڈ کو خطاب حافظہ الملک اپنا سردار مقرر کیا کہ وہ ملکہ جین سپھمویڈ کا بھائی اور پادشاہ کا ماہو تھا۔ بہت سے لوگوں کو درجہ امارت عنایت ہوا اور بھتوں کے درجہ کی ترقی ہوتی۔ جن امیرون کو درجہ کی ترقی ہوئی ان میں سے نواب حافظہ الملک کو نواب سٹیمٹ کا خطاب ملا۔ کینس اسقف اعظم کونسل تولیت کے ممبران اعلیٰ میں سے تھا۔

شاہ ہنری کے وصیت نامہ میں یہ حکم بھی لکھا تھا کہ اگر ممکن ہو تو شاہزادہ اڈورڈ کی شادی میڈی شاہزادی اسکاٹ لینڈ

سے کر دیا جائے مگر اہل اسکاتلنڈ اس نسبت سے ناراض تھے اور انھیں زبردستی اس نسبت پر راضی کرینکے واسطے نواب بہرہٹ اٹھارہ ہزار آدمیوں کی فوج سرحد جنوبی اسکاتلنڈ میں لیکیا اور اس ملک کے متولی سلطنت نواب آسٹنٹ نے اس کا مقابلہ تھا پینکی پر مسئلہ ہوا کہ قریب کیا کر شکست کھائی (۱۸۴۱ء)۔ نواب حافظ الملک نے اپنے زوال حکومت کی تدبیروں کی خبر سن کر لندن کو مراجعت کی اور اس لڑائی کا خاتمہ ہو گیا مگر اہل انگلنڈ کو کچھ خاک نفع نہوا بلکہ ان کی اس کوشش سے کہ اسکاتلنڈ والوں سے زبردستی یہ نسبت قبول کروالین وہ لوگ بھی اون میں سے برخلاف ہو گئے جو کہ اس شادی سے راضی تھے اور نواب ہنٹل نے کہا کہ ہمیں یہ شادی ناپسند نہیں ہے مگر جس طور سے شادی کی بات چیت کی ہے وہ ہمارے خلاف ہے اور اسکاتلنڈ کی شاہزادی کو کہ اس کی لڑکی تھی حفاظت کی نظر سے فرانس میں بھیجا دیا۔

اس بادشاہ کے عہد میں بڑا واقعہ یہ ہوا کہ دین محمدؐ کی تکمیل ہوئی اس واسطیکہ چونکہ نواب حافظ الملک مذہب پراٹسٹنٹ کا معتقد تھا لہذا اس نے اس امر میں بہت مبالغہ کیا کہ نو عمر بادشاہ تکا و خیر لوگوں کی رسائی ہو جو دین محمدؐ کے معتقد ہوں۔ نواب موصوف کی حسن تدبیر اور سعی جمیل سے کلیساؤ انگلستان کی وہ صورت ہو گئی جو اب

اور اس کا خیرین کو نما سقف اعظم نے سب سے زیادہ جدوجہد کی
اور اسکی اعانت سہاڈ لی اسقف لندن اور لیٹیم اسقف وینسٹر
نے بھی کی اور صحت سہاویہ کو زیادہ تر عام و شایع کیا اور بنظر اخلاص عقائد
حقہ از اوہام و وساوس باطلہ بارہ خطبہ شہر کیے اور گرجوں میں جو
مورتیں اور تصویریں نصب تھیں انھیں توڑ ڈالا اور لاطینی زبان
میں جو دعا پڑھی جاتی تھی اسے موقوف کر دیا اور اس کے مقام پر
وہ کتاب ادعیہ مقرر کی جو اب تک کلیساؤ انگلستان میں پڑھی جاتی
ہے اور انگلستان کے اہل پراٹسٹنٹ کی واسطے بیا لیس اعتقادات
یا اصول دین منضبط کئے۔

سابق میں بیان کیا گیا کہ نواب سیمپسن نے بخوبی حال
حکومت اسکات لینڈ سے مراجعت کی اور فی الحقیقت لوگ اسکی
حکومت کے درپے تھے اور خود اسکا بھائی سینمور امیر بحر جسے
شاہ ہنری ہشتم کی زن بیوہ سے شادی کر لی تھی اسکا جانی دشمن
تھا۔ اگرچہ سینمور امیر بحر کے ٹاکوس ہل پر قتل ہونے سے
یہ سازش توڑ گئی مگر اب ایک اور مقابلہ ایسا بیڈھب آپڑا کہ
نواب حافظ الملک کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ ڈڈلی نواب
وارلڈ اس امیر ڈڈلی کا بیٹا تھا جو ہنری ہشتم کو زبردستی
لوگوں سے روپیہ دلا دیتا تھا اور اس کے بیٹے کو ہنری ہشتم نے

نہیں لڑی کا خطاب دیا تھا اور اب وہ کونسل تولیت کا ممبر تھا اور بسبب اپنی طمع کے کونسل میں بڑا آدمی ہو گیا تھا اور اب چونکہ وہ نواب سمر ہٹ کے فریق مخالف کا سرکردہ تھا لہذا اوسس سے ہمسری اور زور آزمائی کرنے لگا۔

مگر اس زمانہ میں رعایا کی جو کیفیت تھی اوسکا بیان کرنا ان دو طامع امیروں کے آپس کے چھکڑے لکھنے سے بہتر ہے پس واضح ہو کہ اگرچہ خانقاہوں میں بری باتیں ہوتی تھیں مگر پھر بھی اون سے بہت فائدے تھے۔ چنانچہ ایک فائدہ یہ بھی تھا کہ غریب آدمی اور مسافرات کو خانقاہوں میں ٹکٹے تھے اور جو جاگیریں اونکو نامزد تھیں وہ چھوٹے چھوٹے زمینداروں کو معتدل قیمت پر بطور ٹھیکہ کے دی جاتی تھیں اور ان خانقاہوں کے مالک یعنی رہب اُن زمینداروں سے رعایت کرتے تھے اور اونکا غلہ بے عذر و منت خرید لیتے تھے۔ پس ان خانقاہوں کے شکست ہونے سے غدر و فساد برپا ہوا کیونکہ تک کینہ و عناد لوگوں کے دل میں باقی تھا۔ قطع نظر زمینداروں کو اہل حرفہ کو تازہ شکایتیں پیدا ہوئیں اسکا سبب یہ ہوا کہ لوگوں کو اُن کی اس قدر ضرورت ہوتی کہ بہت سی زمین منزع اونھوں نے بھیڑوں کی چراگاہ کر دی اور کسانوں اور کاشتکاروں کو مزدوری بہت کم یا بے ہو گئی اس پر طرہ یہ ہوا کہ مزدوری کی مقدار بہت کم ہو گئی

اور مزدوروں کو کھوٹا روپیہ دیتے تھے جو ہنسی بہشتی اپنی رفع ضرورت کو واسطہ جاری کیا تھا اور کھانے کی چیزیں گران ہو گئیں اور اکثر اضلاع انگلستان میں آگ لگ گئی۔ القصۃ دس ہزار آدمیوں کو شہر آگن ٹو کا محاصرہ کر لیا اور ایک چمڑے والے کیٹ نامی نے بلوط کے درخت کے نیچے بیٹھ کر ضلع نور فک کے شرفاء کو قانون بتانا شروع کیا۔ مگر ہر جگہ باغی جلد مغلوب و مقہور ہوئے اور کیٹ کے شریک جو بد معاش تھے انھیں نواب وارڈ نے منتشر و پریشان کر دیا اور اس سرگروہ باغیان کو پھانسی دیدی۔

نواب وارڈ تو ادھر غدر دفع کرنے میں مشغول تھا اور دھر شاہ فرانس نے متولی سلطنت اسکات لینڈ کی ایک کوفوج بھیجی اور اس نے انگریزی سپاہیوں کو قلعہ برائی ٹھینڈنگٹن سے مار کر نکال دیا۔ پس اب نواب حافظ الملک کو اہل اسکات لینڈ سے صلح کے لئے پڑ گئے اور روز بروز اس پر خوف زیادہ ہوتا جاتا تھا۔ بعد فتح جنگ پنکی کے نواب موصوف نے شان و شکوہ پادشاہی اختیار کر لی تھی اور اہل کونسل سے مشورہ کرنا عار سمجھتا تھا اور بہت لوگ اسے یہ طعنہ دیتے تھے کہ اس نے اپنے بھائی کو قتل کر ڈالا اور فرقہ کی تھولک کے لوگ ہائی واولا کر رہے تھے کہ اس شخص نے ہمارے گرجے کھڈا ڈالے اور اسقفوں کے

مکانات گروادئے اور اپنے واسطے اسٹرانڈ میں مجلس بنوائی۔
نواب وارلڈ نے ان لوگوں کو اور بھڑکا کر اپنی فریق کو مستحکم کیا اور
اب لوگوں کو حافظ الملک سے اس قدر عداوت ہو گئی کہ اوس نے
مجبور ہو کر اپنے عمدہ کو استعفا دیا اور یہ تہمت غصب سلطنت پادشاہ
مُقید ہوا آخر اوس نے ارباب کونسل کے سامنے دُور اوجھل کر
تمام جرائم کا اقرار و اعتراف کیا اور پارلیمنٹ کی رائے سے تمام حکومت
اوستے چھین لی گئی اور اوس پر سخت جرمانہ کیا گیا مگر پادشاہ نے جسم
لکھا کر اوس کا جرمانہ معاف کر دیا اور اوسے رہا کر دیا۔

اہل کونسل تولیت کو بہت تنگدلیساں انگلستان کا تصفیہ و ترکیب
منظور تھا لہذا اوں خونِ فز حکم کیا کہ سب لوگ عقائدِ محمدیہ پر ہر دستخط
کردین اور پیشتر گارڈ نو اسقف کو اس امر کی دعوت کی اور جب اسنو
انکار کیا تو اوس کا عمدہ چھین کر قید کیا اور تین روز تک ہتھکڑوں کو وعظ
کننے کی ممانعت رہی مگر شاہزادی میڈی کو اوں خون نے مذہب
کی تھولٹ میں ایسا راسخ الاعتقاد پایا کہ اوس کو راہ پر نہ لاسکے اور
اوس کو اوسکے حال پر چھوڑ دیا کہ مبادا اوسے چھپڑنے سے اوں کو مٹاؤ
بحالی شاہ چارلس سے لڑائی ہو جائے۔

اب نواب وارلڈ کو امیر نور تھمبولند کا خطاب ملا

جسے اوسکی طمع کو تسکین ہوئی مگر اوسکا رقیب نواب سمر سمٹ اگرچہ عمدہ حافظہ الملک سے معزول ہو گیا تھا لیکن پھر بھی ہر دل عزیز تھا۔ اب اس رقیب کو غارت کرنیکا وقت آ گیا تھا آخر اوسے اس تممت پر قید کیا کہ شمال کے ملک میں اسنے بلوچ کو دایا اور نواب نور محمد ہولند دیگر اراکین دولت کے مارڈالنے کی فکر میں تھا الغرض حافظہ الملک معزول کی روبکاری ستائیس امیرون کے اجلاس میں ہوئی جنہیں نواب ونچسٹر صدر کو نسل تھا اور اوسپر جرم عظیم ثابت کر کے ٹاور ہیل پر قتل کیا۔ جب نواب حافظہ الملک کے قتل کا وقت آیا تو لوگ اوسکے غم کے مارے اوسکے قصور وں کو بھول گئے اور اوسکے خون میں اپنے رومال تر کر کے گھرون میں اپنے مال کے ساتھ رکھے۔

اب نواب نور محمد ہولند انگلستان پر حکمران تھا اور چونکہ چند مدت سے پادشاہ بیمار رہتا تھا لہذا اس نواب طماع کو شب و روز یہی خیال رہتا تھا کہ پادشاہ مرے تو سلطنت میرے خاندان کو ملے اور وہ شاہ اڈورسٹ کو سمجھاتا تھا کہ آپ کی بھین یعنی شاہزادی میوری والزبتہ تو پادشاہ ہو ہی نہیں سکتیں اس واسطے کہ پارلیمنٹ نے ایک خاص قانون میں اونھیں آپ کے والد کی اولاد وغیرہ حلال قرار دیا ہے اور نہ اسکاٹ لینڈ کی شاہزادی آپ کے بعد پادشاہ ہو سکتی ہے کیونکہ اول تو وہ غیر ملک کی شاہزادی ہے دوسرے وہ پادشاہ

فرانس کے ولی عہد سے منسوب ہے لہذا اب پادشاہت شاہزادی
ڈوئسٹ کا حق ٹھہرا کہ وہ میڈری ٹیوڈس کی بیٹی ہو جو کسی زمانہ
میں فرانسیس کی ملکہ تھی اور بعد اوسکے رئیس زادی سفلٹ کے
خطاب سے ممتاز ہوئی تھی لہذا اوسکے بعد سلطنت کی وارث
اوسکی بیٹی لیڈی جان گئی ٹھہری — از بسکہ پادشاہ
کو مذہب پراسٹنٹ سے کمال خلوص محبت تھی لہذا وہ اس نظام
پر راضی ہو گیا اور اگرچہ بعض ارباب کونسل نے اس میں پیش کیا
مگر آخر کو نواب نور تھمبرلنڈ کی رائے کو غلبہ ہوا اور فرامین پادشاہی باین
مضمون جاری ہوئے کہ سلطنت انگلستان خاندان ٹیوڈس کے
شعبہ صغریٰ کی طرف منتقل کی گئی

ہنوز یہ امر طے نہ ہوا تھا کہ پادشاہ بہت بیمار ہو گیا اور تہنق
کے آثار بدعیان ہوئے۔ نواب نور تھمبرلنڈ نے کہ ہر وقت پادشاہ کے
بستر کے قریب رہتا تھا اوسکا علاج ایک عورت سے متعلق کر دیا کہ بڑی
حاذقہ مشہور تھی مگر اوسکی دوا سے پادشاہ کا حال زیادہ سقیم ہوا چنانچہ اسی
سبب سے شبہ ہوتا ہے کہ اوسے زہر دیکر مار ڈالا۔ پادشاہ نے سلوک برس
کی عمر میں مقام گنپہ میں انتقال کیا۔ یہ ایک کانیک بخت اور فکر و خوش
کا عادی اور بڑا سلیم الطبع تھا۔ اوسکے ہاتھ کا لکھا ہوا روزنامہ حسین
اوسر اپنی عہد سلطنت کے سوانح لکھے میں اب تک عجائب خانہ انگریزی میں موجود ہے

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لند

سنه وفات

..... ملکہ میری

فرانس

..... فرانسیس اول

..... هنری دوم

اسپانیہ

..... چارلس اول

ترکستان و روم

..... سلیمان اول

شہنشاہ جرمنی

..... چارلس پنجم

پوپ

..... پال دوم

..... جولیس سوم

باب پنجم

عہد ملکہ میڈری اوٹے سنہ ولادت ۱۷۱۷ء۔

سنہ جلوس ۱۷۵۳ء۔ سنہ وفات ۱۷۵۹ء

بعد وفات اڈورڈ ششم کے لیڈی جین گئی نواب نور تھمپسن
کے حکم سے فوراً پادشاہ کی گئی۔ اس شاہزادی کا سن کل سولہ برس کا
تھا اور بڑی ذی کمال اور خوبصورت اور خوش سیرت تھی پادشاہ
متوفی کے ساتھ اس نے یونانی اور لاطینی زبانیں پڑھی تھیں اور اسکی
طرح یہ بھی تنہائی اور عزت گزینی کہ دوست رکھتی تھی۔ جو آفتیں
کہ پادشاہت کو لازم ہیں ان سے وہ بہت خائف تھی اور اس نے
بڑے جبر و اکراہ سے اپنے خسر (یعنی نور تھمپسن) کے حکم کو
قبول کیا مگر وہ کیونکر پادشاہ ہو سکتی تھی کہ رعیت کا دل تو شاہزادی میڈری
کی طرف مائل تھا کہ وہ ملکہ کی تھمپسن (زوجہ اولی ہنری ہشتم) کی
بیٹی تھی اور اس نے ضلع سٹاک سے خط لکھ لکھ کر بڑے بڑے
امرا و اراکین دولت کو اپنی طرف جمع کر لیا اور اسکی فوج روز بروز
زیادہ ہوتی گئی مگر ادھر نواب نور تھمپسن لندن سے کل چھ ہزار آدمی
جمع ہو سکے اور ان میں سے بھی اکثر کھسکے جاتے تھے۔ الغرض رباب
کو نسل اور صدا وید اہل لندن شاہزادی میڈری کی طرف ہو گئے اور

ہر جگہ خطاب میسر می ملکہ اُولے انگلستان اوسکی منادی کروادی
نواب نوس تھہر لند اور نواب سفلک اور امیر گلنڈ ڈڈلی
اور شاہزادی جین کی یہ سب قید کئے گئے اور نواب نور تھہر لند
تو فوراً قتل کیا گیا مگر اور قیدی کچھ روز بچے رہے

ملکہ میسر می کے حمایت کرنے والوں کے پاس دلیل قوی یہ
تھی کہ اوسکا دعویٰ نسبت سلطنت کے سب پر اوّلے واقعہ ہے۔
ملکہ مذکورہ کا سن اب تینس برس کا تھا اور اپنی مان کی ذلت اور اپنی
بے آبروئی سے اوسکا مزاج چڑچڑا ہو گیا تھا مگر مذہب کی تھولک
کی دل سے معتقد تھی اور اوسکا مقصد عظیم یہ تھا کہ وہ مذہب بہان
شان و شوکت اور عظمت و سطوت انگلستان میں از سر نو قائم ہو جا
پس بجز جلوس تخت سلطنت اوسنور امر او قسپسین کی تھولک الذہب
کو قید سے رہا کر دیا اور گارڈنر اور بوٹر کو عمدہ اسقفیت پر بحال
کر دیا اور نواب نوس فلک کو خلاص کر دیا اور صیرنجام و مان صنع
سفلک سے نقض عہد کیا کہ وہ قوانین مذہبی جنہیں اڈورڈ ششم
نے جاری کیا تھا منسوخ کر دے اور کئی سنر و سڈلی و لیٹنر و
دیگر پیشوایان مذہب پر اسٹینٹ کو مجبوس کیا۔ غرض ملکہ کی ان
حرکات سے تمام انگلستان خائف و ترسان تھا مگر ابھی سے بھی بدتر
ایک امر ہونیوالا تھا۔ وہ یہ تھا کہ اس مقصد عظیم (یعنی احیاء مذہب کی تھولک)

کے محل کرینکے و اسٹرم ملکہ نے شاہ اسپانیہ سے شادی کر لی اور ماہ جولائی ۱۵۵۷ء
میں ملکہ کا عقد فلپ سپر شمن شاہ چارلس و ارث سلطنت اسپانیہ سے
ہوا اور دوسرے سال فلپ سپر آرا سے ملک مذکور ہوا۔ اس عقد سے کہ اعظم
سلاطین کی تھولٹ المذہب سے ہوا تھا ملکہ کا حوصلہ بھی نکلا اور حوال
معشوق بھی نصیب ہوا کہ وہ فلپ پر عاشق تھی مگر فلپ کی طبیعت
چند ہی روز میں اپنی زوجہ کے حسد اور بد مزاجی سے برخاستہ ہو گئی اور
ایک سبب اسکا یہ بھی ہوا کہ بی بی میان سے گیارہ برس بڑی تھی اور
چونکہ رعایا سے انگلستان بھی اس شاہزادہ کے کبر و غور سے خوش تھی
لہذا وہ برس روز کے اندر ہی اس ملک سے چلا گیا اور ۱۵۵۷ء میں
فقط چند روز کے واسطے پھر آیا مگر بعد اس کے پھر کبھی اپنی بی بی کے
دیکھنے کو نہ آیا۔

تمام قوم انگریز اس شادی سے ناراض تھی اور سب کہتے
تھے کہ اب چند ہی روز میں انگلستان ملک اسپانیہ کا ایک صوبہ
ہو جائے گا اور وہ عدالت سرا پا ظلم و بدعت یعنی دائر القصاص

اس عدالت کا نام انکوڈیشن تھا اور یہ شاہ فرڈیننڈ و ملکہ ازابلا کے وقت
میں ملک اندلس میں اس غرض خاص سے متعین ہوئی تھی کہ متکین مذہب کی تھولٹ
پر حد جاری کی جاتی تھی چنانچہ اس عدالت سرا پا ضلالت کو حکم سے ہزار ہا بیگناہ قتل و ضرب و دیگر
عقوبات شدیدہ سے قتل کیے گئے اس سبب اس کا نام دائر القصاص رکھا گیا ۱۲۔

عقد مذکور سے فلپ سپر شمن شاہ اسپانیہ ماہ جولائی ۱۵۵۷ء

اب لندن میں بھی جاری ہوگی۔ الغرض ضلع ڈیون اور ضلع کینٹ میں بلوے ہوا۔ ڈیون کا فساد تو آسانی سے دفع ہو گیا مگر اہل کینٹ نے سٹھارٹ اور ویسٹ منسٹر چھین لیا بعد اوسکے وہ بھی مغلوب و مقہور ہوئے اور اونا سار گروہ سرٹاکسٹس وایت مقام ٹیمپل بار پر گرفتار ہوا اور قتل کیا گیا اور چار سے آدمی اوسکے ساتھیوں میں سے بھی قتل کئے گئے۔ اس عذر میں نواب سفٹ بھی شریک تھا اور اسکا گناہ اوسکی بیٹی جین کی بی اور اوسکے شوہر کے قتل کا حیلہ معقول ہاتھ لگا اور یہ شاہزادی اور اسکا شوہر محبس ٹاؤر کو اندر قتل کئے گئے مگر پھر اوسکے شوہر ڈیوی کو قتل کیا اور اوسکی خون آلود لاش کو پاس سے اوسے بھی قتل کر ڈال گئے اور اوسنے باطینان و بشاشت جان دی اور مرتے دم تک اپنی دین میں ثابت قدم رہی۔ تھوڑی دیر قبل اپنے قتل ہونے کے اوسنے ایک یونانی نسخہ صحیفہ سماویہ کا اپنی بہن کو بطور ہدیہ آخری کے بھیجا اور تھوڑے عرصہ کے بعد اوسکا باپ بھی قتل کیا گیا۔

اب وہ ظلم و تعدی شدید شروع ہوئی جسکے سبب سے ملکہ اوئے انگلستان کا نام صیبری سفاکہ ہو گیا۔ کارڈنل پول نائب امام روم (پوپ) نے کہ انگلستان کے خاندان شاہی سے تھا ملکہ کو عفو و درگزر کی صلاح دی مگر کارڈنر اور بونواسقف نے صدامے بکشد و بسوزید بلند کی اور ملکہ کی رائے بھی اونسر متفق

ظلم و تعدی و بکشد و بسوزید بلند کی اور ملکہ کی رائے بھی اونسر متفق

ہو گئی۔ القصد تین برس کے عرصہ میں ۲۸۸ مرد و عورت و اطفال اس سبب سو کہ اوکا مذہب پر اسٹنٹ تھا زندہ جلا دئے گئے اور ہزار ہا آدمی اسے خفیف تر عقوبات میں مبتلا ہوئے۔ ان عبرت انگیز حادثوں کا ظہور مقام اسمتہ فیلڈ واقع لندن میں ہوا جہاں اکثر اشخاص محکوم بہ عقوبت موت ہو کر دھکتی ہوئی آگ کو شعلوں میں جلا کر ہٹ گئے اور ہزار پادریوں سے زیادہ ممبروں پر سے آثار لیے گئے اور جو اون میں سے بچ گئے وہ اس طوفان عظیم سے بھاگ کر براعظم یورپ میں عافیت گزین ہوئے۔ یہ پادری اکثر شہر فرسٹ فرسٹ اور جینوا میں مقیم ہوئے اور انہیں کے زمرہ سے جان لوکس مذہب ملٹر اسکات لینڈ اور فوکس مصنف کتاب الشہداء اور کورڈیل مترجم صحف سماویہ تھے اور چونکہ یہ پادری زمانہ جلائے وطن میں اون لوگوں کی صحبت میں رہے جو براعظم یورپ میں دین مذہب پر اسٹنٹ کے پیشوا تھے لہذا اونھوں نے ملٹر مذہب کے اعتقادات و اعمال کا علم صحیح حاصل کیا اور جب انگلستان کو مراجعت کی تو اس فرقہ کی بنا ڈالی جسے پیورٹن (فرقہ صافیہ) کہتے ہیں اور بعد چند مدت کے یہ فرقہ انگلستان میں بہت مشہور و معروف ہو گیا۔

پہلے جان ڈوجر ہس خادم کلیسائے سینٹ پال ملکہ

سقا کہ کے ظلم و ستم سہلاک ہوا بعد اوسکے ھو پر اسقف گلو سٹر
پون گھنٹہ نہایت دروالمین مبتلا رہا اور اوسنے ایک ہاتھ تو اپنا
لٹکا دیا اور دوسرے ہاتھ سے خوب چھاتی پیٹی اور اسقدر بدعالی
کہ اوسکی زبان سوچھ گئی اور بولنے سے عاجز ہو گیا۔ سر ڈی اُسقف
لنڈن اولیئمیں جو کسی زمانہ میں وُس سٹر کا اسقف تھا یہ دونوں
پادری ساتھ مقام اکسفرڈ میں زندہ جلا دے گئے چنانچہ لکھا
ہے کہ جب لیٹیم کے اعضاء لاغر کو لکڑی میں باندھ دیا تو اوسنے
اپنے ہمدرد سر ڈی سے کہا کہ اسی بھائی خوش اور بشارت ہو
آج ہم انگلستان میں ایسی شعل (ہدایت) روشن کریں گے کہ
خدا سے امید ہے کہ وہ کبھی نہ بجھے گی۔ آخر بارود کا تھیلا
ان دونوں کے گرد رکھ کے آگ دیدی اور لیٹیم تو یکبارگی اُڑ
گیا مگر سر ڈی کی جان آہستہ آہستہ نکلی

۱۷۵۷ء میں کوینس کو بھی قتل کرنے لچلے اور چونکہ وہ قید
دراز سے شکستہ دل ہو گیا تھا اور اوسے جان بخشی اور عزت افزائی
کا وعدہ کیا لہذا اوسے طمع دامنگیر ہوئی اور وہ مذہب پرائسٹنٹ
انخواف وارتداد پر راضی ہو گیا مگر پھر چوسنے اپنے مقام پر غور و
تامل کیا تو بہت نادم و پشیمان ہوا اور جو مذہب اختیار کیا تھا اوس
میں ثابت قدم رہا اور مرنے سے نہ ڈرا بلکہ خود اپنا ہاتھ شعلے

آتش فشان مین ڈال دیا یہاں تک کہ وہ جل کر کو لا ہو گیا اور کئی مرتبہ چلا کر کہا کہ یہ نالائق ہاتھ اسی قابل تھا اور جب اس کے جسم میں آگ لگی تو اس کے چہرہ سے آثار درد و اہم مطلق نہ معلوم ہوتے تھے اور جب وہ جل گیا تو اس کا دل خاکستر جسم سوختہ مین سے صحیح و سالم ملا۔

اگرچہ ملکہ میوری کو اپنی شوہر فلپ دوم پادشاہ اسپانیہ کی سردمہری اور بے اعتنائی کا بڑا صدمہ تھا مگر جب وہ شاہ فرانس سے لڑنے پر آمادہ ہوا تو وہ اس کی شریک ہوئی اور انگریزی فوج ندرلندس مین پہنچی اور اسنو قلعہ سیلینٹ کو نیٹن کے مغلوب کرنے مین سپاہ اسپانیہ کی مدد کی مگر اس خفیف فتح کے بعد فوج انگریزی نے نقصان عظیم اٹھایا۔ عین شدتِ سرمایہ مین نواب گائیس شہر کیلی پر دفعۃً آپڑا اور چونکہ یہ شہر ترائیون کے بیچ مین واقع تھا اور قلعہ مین بھی بہت کم لوگ رہ گئے تھے کیونکہ حکام انگریزی کا قاعدہ تھا کہ بلحاظ کفایت و قلتِ خسریچ بہت سے فوج کو موسمِ خریف مین قلعہ سے پرخواست کر دیتے تھے لہذا جب سپاہ فرانسس نے خشکی اور تری دونوں طرف سے حملہ کیا تو یہ شہر کیلی کہ فرانسس کی کنجی تھی اور اڈورڈ سوم کے وقت سے انگریزوں کے قبضہ مین تھا آٹھ ہی روز کے عرصہ مین اون سے بچھن گیا۔

ملکہ میری اکثر بیمار رہتی تھی اور مرض استسقا میں مبتلا تھی اور اب اس کا دل بھی نالان و پریشان رہتا تھا اور شہر کیلی کے جانور کا ایسا صدمہ عظیم ہوا کہ وہ اکثر کہا کرتی تھی کہ مرنیکے بعد بھی اس شہر کا نام میرے دل پر لکھا رہے گا۔ علاوہ برین اس کا شوہر بھی اوپر مطلق توجہ نہ کرتا تھا اور وہ جانتی تھی کہ عایا مجھ سے ناراض ہے اور مجھے کوئی اولاد نہیں ہے اور میری سوتیلی بہن الزبتھ جس کا مذہب میری دین کو خلاف ہو یعنی وہ پوائسٹنٹ ہے اور میری سوتیلی ماں این بولین کی بیٹی ہے میرے بعد پادشاہ ہوگی غرض ایسے ایسے صدمات سے اس کو سوتیلہ کہنے لاق ہوئی اور اس سے وہ ہلاک ہوئی۔

اگرچہ حق تعالیٰ بندے کی بہتری کے واسطے اس سے غم دیتا ہو مگر ملکہ میری نے چھٹپن میں ایسے صدمے اٹھائے تھے کہ اس کا دل سخت ہو گیا تھا اور مزاج میں درشتی آگئی تھی اور مذہب پوائسٹنٹ سے اس سے سب سے زیادہ عداوت تھی پس بعوض اسکے کہ اس شاہزادی کو ہم میں سیسفا کہ کے لقب سے ملقب کرین ہمیں لازم ہو کہ اسکے حال پر عبرت و تاسف کرین کہ اس نے بسبب غلبہ حرارت مذہبی کے رحم کو بھی بھلا دیا کہ یہ عورت کی حادثہ جہلی ہے اور اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کوئی ارمان اس کا نہ نکلا اور کوئی آرزو اس کے دل کی نہ برآئی۔

سلاطین معاصرین

سنه و ق

اسکاٹ لند

ملکہ میڈری

فرانس

هنري دوم

اسپانیہ

چارلس اول (سلطنت ہوئی ہوا) ۱۵۵۴ء

فلپ دوم

ترکستان روم

سلیمان اول

شہنشاہ جرمنی

چارلس پنجم ۱۵۵۸ء

پوپ

جولیس سوم ۱۵۵۵ء

مارسلس دوم ۱۵۵۵ء

پال چہارم

باب پنجم

عہد ملکہ الزبتھ سنہ ولادت ۱۵۳۳ء -

سنہ جلوس ۱۵۵۸ء - سنہ وفات ۱۵۶۸ء

جب شاہزادی الزبتھ تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئی تو خوشی کے گھنٹے بجے اور آگ روشن کی گئی۔ یہ شاہزادی شاہ ہنری ثتم اور ملکہ این بولین کی بیٹی تھی۔ جب تک اسکی بہن ملکہ میری جیتی رہی جب تک وہ محسوس نہیں کی کہ اسکی بہن کی جگہ پر اسے نام آزاد تھی مگر فی الحقیقت قید تھی۔ جب یہ ملکہ بادشاہ ہوئی تو پہلے اسنے مذہب پروٹسٹنٹ کے بحال کرنے کی تدبیر کی اور اس کی مکمل ۱۵۶۲ء میں ہوتی جبکہ بیا لیس اعتقادات مذہبی نہیں کہیں اسقف نورٹھم کیا تھا اور نہیں گناہ کرتا لیس اعتقادات کرتے اور کلیسا سے انگلستان اس مہیت پر قائم کیا گیا جس طرح کہ وہ اب ہے۔ جس شخص مدبر و سیاست دان کی صلاح سے ملکہ الزبتھ نے یہ تغیر اعتقادات مذہبی میں کیا اور اور انہم معاملات سلطنت کو انجام دیا وہ ولیم سسیل تھا جو بعد اس کے مخاطب بہ نواب برٹلی ہوا۔

اسکاٹ لینڈ - فرانس - اسپانیہ - اور

ند رلندس۔ خاصتر ان ملکوں سے ملکہ الزبتھ کو مقدمات سیاست درپیش رہی۔ جب میوری ملکہ اسکاٹ لند کی شادی فرانسیس دوم ولیعهد شاہ فرانس سے ہوئی تو اس نسبت کے سبب سو ان دونوں ملکوں میں سابق سے بھی زیادہ اتحاد ہو گیا۔ ملکہ موصوفہ نے دو ملکوں کی سلطنت پر بھی قناعت نہ کی بلکہ انگلستان کی سلطنت کا دعویٰ بھی اس بنیاد پر کیا کہ الزبتھ تو غیر صحیح نسب قرار پا چکی ہے لہذا اس کے بعد میں سلطنت کی وارث ہون کہ میں شاہ ہنری ہفتم کی بڑی بیٹی مارگیٹ کی اولاد سے ہوں۔ ملکہ الزبتھ نے یہ قصور شاہزادی میوری کا کہی نہ معاف کیا اور جب یہ شاہزادی نو برس کے سن میں بیوہ ہو کے فرانسیس سے چلی آئی اور سات برس اپنے ملک اسکاٹ لند میں بلا موصیت میں مبتلا رہ کر وہاں سے بھاگی اور سرحد جنوبی کو طے کر کر ملکہ انگلستان سے طالب امان ہوئی تو اس نے رقیب سمجھکر اس پر رحم نہ کھایا اور جھانچا نہ میں ڈلوادیا۔ تھوڑی مدت بعد ملکہ میوری کے فرانسیس سے چلے آنے کے اس ملک میں جنگ خانگی شروع ہوئی اور یہ لڑائی بھی مثل اور بڑی لڑائیوں کے جو سو برس تک بعد حادثہ مذہب پوائسٹنٹ یوسپ۔ میں ہوا کین درمیان مشرق پوائسٹنٹ اور فرقہ کیتھولک کے ہوئی۔ ملکہ انگلستان ایل پوائسٹنٹ کی طرف ہو گئی اور ۱۵۳۵ء میں شاہزادہ کوئی ندی

کہ فرانسیس کے اہل پرائسٹنٹ کا سردار تھا شہر ہیڈورپ ریکہ انگلستان
کا قبضہ کروادیا مگر برس روز سے بھی کم مدت میں وہ شہر حکومت انگریزی
سے نکل گیا۔

اب وہ پیشوایانِ فرقہ پرائسٹنٹ جو اسمتہ فیلڈ
کے شعلہ آتش فشان سے بیکر بلا دیوس پ میں منتشر ہو گئے
تھے انگلستان میں پھر آتے اور کچھ عرصہ تک کلیسا و انگلنڈ
کے مقلد رہے مگر جب ان سے یہ اصرار کیا گیا کہ ملکہ الیزبتہ کو امامِ عظم
کلیسا جانو تو وہ چند ہی سال میں زمرہ تابعینِ کلیسا سے انگلنڈ
سے علیحدہ ہو گئے اور چونکہ وہ چاہتے تھے کہ طریقہ رائج سے پاکیزہ تر
اور صاف تر مسلک مقرر ہو لہذا ان کا نام پیورٹن (فرقہ صافیہ)
ہو گیا۔ اس فرقہ جدید کے لوگ جبہ استغفی اور نشان صلیب نہ کام
اصطلاح اور استعمال کتاب ادعیہ مخصوصہ اور تزئین کنائس بہ تصویر
کاغذی و حجری اور تلوین ابواب کنائس اور حکومت مذہبی اساتذہ
ان امور پر قاطع و معترض ہوئے اور فرقہ پیورٹن کی مخالفت
واخلاف کا باعث قانونِ امامتِ پادشاہ اور قانونِ تقلید
مذہب مختار ہوئے کہ یہ دونوں تھوڑی ہی مدت بعد جلوس ملکہ

حدوث فرقہ پیورٹن ۱۵۶۷ء

ملکہ ایک خاص قسم کا سفید جامہ ہوتا ہے کہ پادری لوگ بوقت نماز جماعت پہنتے ہیں اور
بعض فرقے اسی شرطِ صحتِ عبادت جانتے ہیں ۱۲۔

الزبتہ کے نافذ ہوئے تھے۔ قانون امامت پادشاہ کو موجب تمام پادری اور ملازمین سرکاری مامور تھے کہ اس بات کی قسم کھاتین کہ ملکہ الزبتہ امور دینی و دنیوی اور مقدمات کلیسائی و ملکی و دونوں کی مالک و مختار ہے اور کسی غیر ملک کے پادشاہ کو یہ استحقاق نہیں ہے کہ انگلستان کے مقدمات میں دخل دے سکے۔ یہ قانون بالذات پوپ کی نقض خلافت کے واسطے جاری کیا گیا تھا کہ وہ اب تک حکومت انگلستان کا مدعی تھا۔ قانون تقلید مذہب مختار بوجہ عقوبات شدیدہ سوا مذہب مختار و طریقہ مرعیتہ عبادت کے اور تمام طرق و انخاب عبادت سے مانع تھا۔ ان قوانین کے سبب سے بہت سی لوگ فرقہ کیتھولک کے قتل کئے گئے اور فرقہ پیوسٹن کے لوگ بھی اکثر انکی متابعت نہ کرنے سے قید اور جہانوں میں مبتلا ہوئے اور اسی وجہ سے اونکا لقب خوارج ہو گیا۔

اٹھارہ برس سے زیادہ عرصہ تک میدی شاہنہ ادی اسکات لینڈ انگلستان کے مجلس میں پڑی رہی۔ یہ شاہنہ ادی ۱۸۶۱ء میں انگلستان میں بھاگ آئی تھی اور دوسری برس نوآبادی فرسٹ نے کہ امراے انگلستان میں سب سے اول تھا اور پکا کیتھولک اور بہت حمیدہ خصائل تھا ملکہ موصوفہ کو شادی کا پیام دیا۔ البتہ یہ امر خطرناک تھا اور الزبتہ کی خفگی کا باعث ہوا

آخر نواب موصوف مُقید ہوا اور جب اوسنے شاہزادی میوری سے شادی نہ کرنے کا اقرار کر لیا تب رہائی پائی مکن بعد دوبرس کے نواب نوٹس فلک نے پھر اپنی منگیتر کی خلاصی کی تدبیریں کیں اور اس باب میں شاہ اسپانیا سے خفیہ تحریروں کی اور ایک نوکر کے ہاتھ اسٹروفون کی تھیلی اور ایک خط میوری کے ہوا خواہوں کو اسکاٹ لینڈ میں بھیجا وہ خدمت گار وہ تھیلی اور خط نواب بوٹی کے پاس لے آیا علاوہ براین کچھ کاغذات جنسے نواب نوٹس فلک کی بدخواہی فتنہ پراری ظاہر تھی اوسکے گھر میں بوریون اور کھپرون کے اندر سے نکلے غرض وہ قید کیا گیا اور بعد تحقیقات کے قتل کیا گیا۔

قید نواب نوٹس فلک ۱۸۵۷ء

الغرض لوگوں نے ہزار چاہا کہ کسی تدبیر سے سازش خفیہ کر یا بہ عہد و پیمان شاہزادی میوری کو زندان بلا سے رہا کرین مگر کچھ نہو سکا۔ چونکہ جتنے لوگ کیتھیولک مذہب کے انگلنڈ میں تھے وہ سب شاہزادی موصوفہ کے دلی خیر خواہ تھے اس سبب سے ملکہ الزبتہ کو اوسکے بھاگ جانیکا نہایت اندیشہ تھا۔ آخر لوگوں نے سازش کر کے چاہا کہ ملکہ الزبتہ کو قتل کر کے میوری کو تخت پر بٹھا دیں مگر اسے شاہزادی کی اور ابتری ہوئی۔ ان لوگوں کا سربراہ کار ایک شخص بلیننگٹن نامو ضلع ڈسٹریکٹ کے شرفارمین سے تھا۔ غرض ایک شخص شراب پیچنے کے بہانہ سے اوس قید خانہ میں گیا جہاں

شاہزادی

شاہزادی میروی مقید تھی اور دیوار کے سوراخ میں سے اسے کچھ خطوط دے۔ یہ خط اور شاہزادی نے جو انکے جواب لکھے تھے وہ بفریب والسنکھ منشی الملوک کے ہاتھ لگے۔ آخر چوپنہیں جو اس سازش میں شریک تھے گرفتار ہو کر قتل کئے گئے اور یہ تجویز ہوئی کہ خود شاہزادی میروی کی تحقیقات کیجائے کہ وہ بھی اس سازش میں شریک تھی۔

قلعہ فودس رنگی واقع ضلع نور تھمپٹن میں چھتیل ۳ کمشنران شاہی کے اجلاس پر شاہزادی میروی کی روبکاری ہوئی پہلے تو شاہزادی نے روبکاری سے انکار کیا لیکن پھر راضی ہو گئی کہ مبادا میری انکار سے یہ نہ ثابت ہو کہ میں اپنے گناہ پر خود متنبہ ہوں۔ بڑا جرم اس پر یہ قائم کیا گیا کہ اس نے ملکہ الزبتہ کے قتل کیواسطے جو سازش ہوئی تھی اسے روار کھا۔ دو معتبر شخصوں نے شاہزادی کے مخالف گواہی دی وہ دونوں اس کے کارکن تھے اور ملکہ الزبتہ کے حکم سے گرفتار ہو آئے تھے اور انھوں نے بحلف اظہار کیا کہ یہ خط جو اس وقت پیش ہوئے ہیں یہ بیبنگٹن نے میری کو بھیجے تھے اور انکے جوابات خود شاہزادی کے حکم سے بہنے لکھے تھے۔ شاہزادی نے اس جرم کا انکار کیا اور کہا کہ میں سراسر بیگناہ ہوں ہاں میں یہ چاہتی تھی کہ اس زندان

مصیبت سے خلاصی پاؤں مگر کوئی اوسکی طرف سے گفتگو کرنے والا نہ تھا اور وہ دشمنوں کے سامنے اکیلی بیخوف کھڑی تھی اور اوسکا حسن کہ کسی زمانہ میں شہرہ آفاق تھا بسبب قید دراز کو بے رونق ہو گیا تھا۔ شاہزادی نے ہر سوال کا جواب صاف اور جلد دیا اور کہا کہ گواہوں کو میرے سامنے تو لاؤ مگر کوئی گواہ نہ لایا اور تھوڑی دیر میں اوسکی قتل کا حکم سنادیا۔ لیکن اوسکے قتل کا حکمنامہ ملکہ الزبتھ نے بکراہت ظاہری یا واقعی روک رکھا اور اس اثنا میں ہنری سوم شاہ فرانس نے بھی اوس شاہزادی کی طرف سے جسکے قتل کا فتویٰ جاری ہو چکا تھا بہت سخت گفتگو کی اور چیمپس ششم شاہ اسکاٹ لینڈ نے بھی اپنی مان کی جان بری کیواسطے کچھ خفیف سی کوشش کی۔ آخر الامر ملکہ الزبتھ نے میوری کے قتل نامہ پر دستخط کر دئے اور اپنے وزیر ڈیو لین کے ہاتھ وہ قتل نامہ داروغہ دیوان خانہ پاس بھیجا کہ اوسپر مہر سلطانی ثبت کی جائے۔ دوسرے دن ملکہ نے یہ حکم منسوخ کر دیا مگر اب کیا ہو سکتا تھا مہر سلطانی قتل نامہ پر ثبت ہو چکی تھی اور وہ قتل گاہ فوراً سارنگی کو روانہ بھی ہو چکا تھا۔ اس قلعہ کے ایک قصر میں علی القباہ شاہزادی میوری یا دکار خاندان سلاطین اسٹوارٹ بسن چل سالگی قتل کی گئی۔ اس شاہزادی کا قصور و خطا جو کچھ ہو سو ہو مگر انیس برس کی قید شدید میں جو اوت اوسے پہنچی وہ دہ چہند سزا کے برابر تھی اور اوسے اس ظلم و ستم

قتل شاہزادی میوری کی سزا

سے قتل کرنے کا دھبہ ملکہ عظمیٰ الزبتھ کے نام پر قیامت تک باقی رہے گا۔

اس ملکہ کے عہد دولت میں انگلستان کی شوکت و سطوت بحری بھی خوب چمکی۔ اہل اسپانیہ و ہالند و پرتگال نے نامعلوم دریاؤں کے ظاہر کرنے میں تقدیم کی اور اہل انگلستان بھی اونکے ڈھرے پر چلے۔ سر جان ہاکنس نے ساحل کینی کا سواغ لگایا اور مارٹن فروبشر نے زمستان بحر شمالی کو قطع کیا اور سر فرانسس ڈریک اس ہوٹن کے گرد دورہ کر کے اور بحر الکاہل ذخار کو طے کر کے ساحل ہندوستان پر پہنچا اور اس گدھوی کی راہ سے وطن مالوٹ کو مراجعت کی اور کتنا بڑا نام حاصل کیا کہ پھلے یہی انگریزی جہاز ان تمام دنیا کے گرد گھوم آیا۔ سر والٹرس نیلی نے ساحل امریکا پر بستی بسائی اور اپنی ملکہ کی خاطر سے اس کا نام ورجینیا (باکرہ) رکھا۔ حق تعالیٰ نے ایسی ایسی نعمتیں بندوں کو عطا فرمائیں مگر اونکی بد نیستی دیکھا چاہیے کہ ہمارا زون نے یہ بدعت شروع کی کہ جب کوئی اسپانیہ کے خزانہ کا جہاز راہ میں

مل قینہ عبارت تو اس کا مقتضی ہے کہ ملکہ الزبتھ کی خاطر سے کہ وہ ہمیشہ باکرہ رہی یعنی شادی نہیں کی اس بستی کا نام ورجینیا (عزرا) رکھا تھا مگر شاید اسے حضرت مریم عزرا کی طرف کنایہ ہو ۱۲۔

مل جاتا تھا اور اسے لوٹ لیتے تھے اور اوسے زمانہ میں حبشی غلاموں کی بیع و شرا شروع ہوئی۔

ملکہ الزبتھ کے عہد میں سب سے عظیم تر یہ واقعہ ہوا کہ اسپانیہ کی فوج بحری کوشکست ہوئی اور جس پر یہ کار نمایاں اہل انگلستان سے ظور میں آیا جسے وہ سلطان البحر بن۔ تفصیل اس جمال کی یہ ہے کہ قلیپ دوم شاہ اسپانیہ نے ایک عظیم الشان بیڑا جازو کا انگلستان کے فتح کرنیکو بھیجا اور یہ امر عظیم اس کے مد نظر تھا کہ مذہب پوٹسٹنٹ کو معدوم و مفقود کر دے مگر علاوہ اسکے بہت سی روپیہ کے جہاز اس کے انگریزوں نے لوٹ لئے تھے اسکا بھی اسے بہت ملال تھا اور یہ بھی مشہور تھا کہ اس نے ملکہ الزبتھ کو شادی کا پیام بھیجا اور اس نے انکار کیا اس سبب سے وہ افروختہ خاطر ہوا۔ الغرض ایک سے تیس جہاز شہر لیسبن سے بقصد فتح انگلستان روانہ ہو کر اور اوپیر سوائے خدام جہاز کے قریب بینل ہزار سپاہی اور ۲۴ ضرب توپ برنجی تھی اور ساتھ ہی اسکے اس فوج قہار کی کمک کے واسطے نواب پارما کے بیڑا پرانا اور مشاق افسر تھا چالیس ہزار آدمی لیکر ساحل فلندٹرس سے چلا۔ اس فوج بحری کا سپہ سالار نواب میڈینا سیدونیا تھا جو پہلے سردار سینٹا کروز کے دفعہ مر جانے کے بعد اس عہدہ پر مقرر کیا گیا تھا۔ انگلستان

ملکوت فوج غیر مغرب اسپانیہ ۱۵۸۸ء

کی فوج بحری مین کل تیس ہجہاز تھے اور یہ بھی چھوٹے چھوٹے تھے مگر اُمر اور تجارتی شہر فارمانگلستان یہ بملکہ کی حضور مین روپیہ لیکر لیکر حاضر ہوئے اور اپنے پاس سے ہماز تیار کر کے لڑائی پر بھیجے۔ غرض ہم اہمازون کا بیڑا اس مہم کو سر کر نیکا داسٹر وانہ ہوا اور اگرچہ ہماز تو چھوٹا چھوٹا تھا مگر سب سے بہتر ہماز ران اور اشجع دلاوران انگلنڈ اونپر سوار تھے اور لاکرڈھا کو رڈ امیر البحر تھا اور اسکے ماتحت ڈیڑھ اور ہاکنس اور فروو بشتر یہ سردار تھے۔ فوج انگریزی جہین ... آدمی تھے مگر سب ناقص تھے تین فرقون مین منقسم کی گئی ایک مشرق سپاہ ساحل جنوبی کی حفاظت کے واسطے مقرر کیا گیا ایک فرقہ مقام ٹیلبری پردار السلطنت کی حراست کیواسطے تعینات کیا گیا اور تیسرا فرقہ اسواسطے مقرر کیا گیا کہ دشمن کو خشکی پر نہ آنے دے۔

فوج غیر مغلوب طوفان کے سبب سوڑک رہی تھی مگر
آخر الامرا انگریزی امیر بحر نے جو بندرگاہ پلئی متہ پر تعینات تھا دیکھا کہ فوج مخالف کو ہماز دور سات میل کے دورہ مین بصورت ہلال حلقہ باندھے پڑے ہیں۔ یہ دیکھا کہ پہلا لارا انگریزی فوراً

اسپانیہ کی فوج بحری جس سے یہ معرکہ عظیم ہوا تھا اسکا نام فوج غیر مغلوب مشہور ہے کیونکہ شاہ اسپانیہ کے زعم ناقص مین یہ تھا کہ اس فوج کو کوئی نہیں

اوسکے مقابلہ کو روانہ ہوا مگر ذرا دور رہا کہ مبادا سپاہ مخالف کے لوگ اپنے جہازوں پر چڑھ آئیں اور وہیں سے گولوں کا منہ برسیا۔ اسپانیہ والوں نے بڑے بڑے گولے مارنے شروع کئے مگر اوسکے جہازوں کے عرشے ایسے بلند تھے کہ اوسکے گولہ صاف انگریزی جہازوں کے اوپر سے نکل گئے۔ انجام کار فوج غیر مغلوب آہستہ آہستہ بحیرہ بوظنی کی راہ سے کیلی کی جانب چلی اور انگریزی جہازوں نے اوسکا تعاقب کیا۔ کیلی کے قریب سپاہ اسپانیہ نے لنگر کیا اور نواب پادشاہ کی منتظر رہی مگر سپہ سالار انگریزی نے آٹھ توپخانوں کے جہاز قلب لشکر مخالف میں بھیجے اونسوں نے ایسی آگ برسانی کہ اسپانیہ والوں نے خوف زدہ ہو کر جہازوں کے لنگر کاٹ دئے سپہ سالار انگریزی بڑا دانا شخص تھا ایسے وقت کو کب ہاتھ سے جانے دیتا تھا غرض وہ دفعۂ دشمن کی فوج پریشان پر ٹوٹ پڑا اور آٹھ جہاز تباہ کر دیئے اور اب فوج غیر مغلوب بخوبی مغلوب ہو کر سپٹ بھاگی مگر خلیج ڈوون کی راہ سے توجانہ سکتی تھی کیونکہ ایک توپخانہ مخالف تھی دوسرے سپاہ انگریزی قریب کے بندر گاہوں میں مقیم تھے ان اسپانیہ کی راہ فقط خلیج پلٹ لند سے تھی اوس راہ سے جو فوج ہزیمت نصیب گئی تو طوفان کی شدت سے جو کچھ رہا تھا وہ بھی غارت ہو گیا اور جزائر اسکنی و ہیبزڈینز اور ساحل میو وکسٹی اونسکے نصیب طوفان وہ جہازوں کے

ہنگروں سے بچھ گئے اور کل ترپن جہاز اسپانہ میں پہنچے وہ بھی شکستہ۔

چالیس برس تک نواب بولی ملکہ الزبتھ کا مشیر رہا۔ یہ شخص عقلمند اور سنجیدہ فراج تھا اور ترقی پا کر متم خزانہ عامہ مقرر ہوا تھا اور اپنی عقل و فطانت سے اس نے ملک کی آمدنی بہت زیادہ کر دی۔ صرفوائٹنس بلیکین بھی ملکہ الزبتھ کا بڑا مقرب تھا اور منشی الملوک تھا مگر اوسط عمر میں ملکہ نواب لپسٹرو سے بہت محبت کرنے لگی تھی اور اس کے تعشق ظاہری سے نواب موصوف کو یہ امید ہوئی کہ ملکہ کا ارادہ ہے کہ مجھے شادی کرے چنانچہ نواب کے اس خیال خام پر اور جو نتائج بد اس سے پیدا ہوئے ان پر اسکاٹ شاعر نے ایک قصہ نظم کیا ہے جسکا نام کنلوئر تہ مشہور ہے کیونکہ اس قلعہ (کنلوئر تہ) کا مالک یہی نواب لپسٹرو تھا۔

مگر جس شخص پر ملکہ بڑھا پے میں عاشق ہوئی اس کے حال میں ذرا طول دینا چاہیے۔ وہ نواب اسٹیکس جیسا جاہل و جبری تھا جس نے ۱۹۷۹ء میں فوج کشی کر کے چاہا تھا کہ انٹونیو کو تخت سلطنت پر بگال پر بٹھائے اور پھر ۱۹۷۹ء میں انگریزی

فوج کو شہر قادیس کے فتح کرنیکے واسطے لے گیا تھا مگر ملکہ اوپر مرتی تھی اور اوسکی جہالت سے بہت چشم پوشی کرتی تھی چنانچہ ایک مرتبہ ہانسم ایولنڈ کے مقرر کرنے کے باب میں نواب اور ملکہ میں مباحثہ ہوا اور نواب نے بنظر حقارت ملکہ کی طرف سے پیٹھے موڑ لی ملکہ نے اٹھ کر ایک تھپڑ اوسکے منہ پر مارا نواب ایسا جھٹلایا کہ یہ بھی نہ خیال کیا کہ یہ عورت ہے اور پادشاہ وقت ہے اور تلوار کے قبضہ پر ہاتھ ڈال کر کہا کہ تم تو کیا ہو تمہارے باپ تو یہ شہدین مجھ سے کر نہیں سکتے۔ لیکن باوجود اس سوار ادب کے ملکہ نے نواب موصوف کو سپہ سالار کر کرکوا ایرلنڈ میں رفع فساد کے واسطے بھیجا کہ وہاں ہئیو اوٹیل نواب ٹایون زیلوے کیا تھا مگر اس مہم میں نواب اسٹیکس کامیاب نہوا اور ملکہ کے بواؤن انگلنڈ میں پھر آیا آخر ذلیل و رسوا ہوا اور قید کیا گیا مگر الزبتھ تو اوپر جان ہی دیتی تھی آخر اسے پھر چھوڑ دیا پھر اسنے نواب سوٹھمپٹن کی شرکت سے چاہا کہ اہل لنڈن کو آمادہ فساد کرے۔ اس جرم کی تحقیقات کی گئی اور نواب اسٹیکس کے قتل کا حکم صادر ہوا مگر اب بھی اوسکی خطا معاف ہو جاتی اگر وہ انگوٹھی ملکہ کے پاس پہنچ جاتی جو اسنے اسے کبھی پیار کے عالم میں دی تھی اور رکھ دیا تھا کہ جب تم پر کوئی بلا نازل ہو تو اس انگوٹھی کو میرے پاس بھیج دینا مگر وہ انگوٹھی ملکہ کو نہ پہنچی اور نواب موصوف چونٹیکل برس کی عمر میں مقام ٹاؤنر ہل پر قتل کیا گیا۔ اس حادثہ کے دو برس کے بعد ملکہ

قتل اسٹیکس مشرقی ملکہ الزبتھ اول

رئیس ادی ٹوٹنگھم کی عیادت کیواسطے گئی کہ وہ قریب برگ تھی اس
نیک نخت بی بی نے ملکہ سے کہا کہ ہاں نواب اسٹیکس نے مجھے وہ انگوٹھی
حضور کی عنایت کی ہوئی دی تھی اور کھاتا تھا کہ اسے ملکہ کی خدمت میں بھنچا دو
مگر میرا شوہر نواب موصوف کا دشمن جانی تھا اس کے ڈر کے مارے میں
وہ انگوٹھی حضور میں نہ حاضر کر سکی۔ بس یہ سن کر ملکہ بہت غصہ ہوئی اور
بڑا صدمہ ہوا یہاں تک کہ بعضوں نے لکھا ہے کہ اس بیچاری امیرزادی
کو اس عالم اختصار میں جھنجھوڑا لا عرض نواب اسٹیکس کے مرز کے
بعد پھر کبھی ملکہ خوش نہوئی اور اسی صدمہ میں مر گئی چنانچہ لکھا ہے کہ دس
دن تک ملکہ زمین پر سنبھچا سب بڑی رہی اور نہ کھانا کھایا نہ دوا پی
اور بیخیر سو رہی تھی کہ عالم خواب میں طائر روح پر واز کر گیا۔ شہر برس
کے سن میں اس نے انتقال کیا۔

ملکہ الزبتھ بڑی مستقل المزاج اور ثابت قدم اور بیدار مغز
تھی اور اس کا نفس اس کے قابو میں تھا اور اس کو مثل بہت کم پادشاہ
انگلستان میں ہوتے ہیں۔ یہ ملکہ کسی بات میں اسراف نہ کرتی تھی سوائے
پوشاک کے اور اس کفایت شعاری سے اس نے اتنا انبار قرض جو اس کو
پیشتر کے پادشاہوں نے لیا تھا ادا کر دیا۔ مگر وہ بڑی غصہ ور تھی
اور چاہتی تھی کہ خود سب مطلق العنان ہو جاؤں مگر رعایا کے مزاج کو
خوب واقف تھی اور جب جانتی تھی کہ میں نے اسے بہت روپیہ طلب کیا ہے

تو بہ دانائی طلب زر سے باز رہتی تھی چنانچہ جب اسلک لومینٹ نے اجلاس کیا اور بعض اشیاء کی خرید و فروخت جو چالیس برس سے ملکہ نے بعض سودا گروں کے مخصوص کر دی تھی اسے اہل پارلیمنٹ مانع ہوئے تو اس ہنگام میں ملکہ نے بڑی دانائی ظاہر کی۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ ملکہ الزبتھ نے بہت سہ فرماں سودا گروں کو لکھ دئے تھے جنکے بموجب کوہا۔ تیل۔ کولہ۔ نشاستہ۔ چمڑا۔ شیشہ۔ ایسی چیزیں فقط انہیں سودا گروں سے مل سکتی تھیں جنکے پاس فرامین شاہی تھو اور وہ بہت زیادہ قیمت لیتے تھے غرض جب ملکہ نے دیکھا کہ اس مقدمہ میں رعایا کا مزاج دگرگون ہے تو کہا کہ میں اس بار زمین تم سے مباختہ نہیں کرتی اور اس فرقہ کی طرف ہو گئی جو اصلاح کا درپے تھا اور ممبران محکمہ عوام کا شکریہ بزبان فصیح و بلیغ ادا کیا کہ تم رفاد عام کا دل سے خیال رکھتے ہو غرض اس طرح سے رعایا کا دل پھر اپنی طرف مائل کر لیا۔ اس ملکہ میں عجیب و خود نمائی بڑا عیب تھا چنانچہ بعض مورخین نے پیار سی شاہزادی کے بوڑھے غمزوں کا حال ایسا لکھا ہے کہ ستر برس کے سن میں وہ امیر سائیلی اور نواب اسٹیکس سے خرے کرتی تھی کہ اس پر ہنسی آتی ہے۔

ملکہ الزبتھ کا عمدہ نچلہ اون سعید زماں کے ہے خمین
انگریزی علم ادب خوب چمکا چنانچہ اوسکی عمدہ لڑکھیں اڈمڈ اسٹیکس

کُلکُو مِیْن کے صحرا سے پر فراہم مثنوی فیضی کو بن نظم کی
اور اوسے زمانہ میں فلیپ سڈنی تیار مشہور ہوا جس کی داستان اُرکیدیا
نثر میں مشہور ہے اور اوسے وقت میں ملک الشعراء ولیم شکسپیئر
نے کئی دیوان تصنیف کئے اور افضل حکماء فرانسس بیکن (۱۵۶۱ء تا ۱۶۲۰ء)
کی بنیاد ڈالی۔

اسی ملکہ کے عہد میں اخبار بھی جاری ہوئے۔ اخباروں کی
ابتداء یہ ہوئی کہ اہل ویش نے کہ لٹٹھام میں کون سے مشغول پکار
تھے ایک اخبار چھاپا اور چونکہ وہ ایک چھوٹے سے سکے کو بکتا تھا
جس کا نام گنرٹا تھا لہذا اس کا نام بھی گنرٹ ہو گیا۔ اسی کے مشابہ
ایک اخبار انگلستان میں بھی لٹٹھام میں جاری ہوا جبکہ اسپانیا
کی فوج غیر مغلوب قریب ساحل برطانیہ مقیم تھی۔

ملکہ الزبتھ کے عہد میں دو سانچے عظیم براعظم یورپ
میں ہوئے۔ ایک یہ کہ ہالینڈ میں سلطنت جمہوری قائم ہوئی اور ولیم
ناٹا شاہزادہ اسانچ اوس کا سربراہ کار ہوا۔ دوسرے یہ کہ سینٹ
یورس تھو لو میو کے عرس کے دن فرانسیس میں قتل عام ہوا (۱۵۷۲ء)
یہ دونوں سانچے حدوث مذہب پر اسٹینٹ کے سبب سو ہوئے۔
ملکہ الزبتھ کی شرکت سے شاہزادہ اسانچ کو غلبہ ہوا اور فرانسیس کے

قتل عام اور آلو واقعہ نڈرلنڈس کے ظلم و ستم سے سیکڑوں کا یکر
اور اہل حرفہ بوطن اعظمین آکر بیسے۔ فرانسیس سے جو لوگ آتے
تھے وہ ریشم باؤں تھے اور فلیپلڈر اس سے جو آتے تھے وہ اکثر
اونی کپڑا رنگا اور صاف کیا کرتے تھے۔ پس ان واقعات کے سبب
ریشم باؤں اور رنگ سازی ان دو ہنروں کی انگلستان میں بڑی ترقی ہوئی

سلاطین معاصرین

سنہ وفات

اسکاٹلنڈ

۱۵۶۷ء

(سلطنت سومر نول ہوئی)

ملکہ میری

جیمس ششم

فرانس

۱۵۵۹ء

ہنری دوم

۱۵۶۰ء

فرانسیس دوم

۱۵۶۳ء

چارلس نهم

۱۵۶۹ء

ہنری سوم

ہنری چہارم

اسپانیہ

۱۵۹۸ء

فلپ دوم

فلپ سوم

سنہ وفات

ترکستان دوم

| | |
|-------|------------|
| ۱۵۶۶ء | سلیمان اول |
| ۱۵۶۴ء | سلیم دوم |
| ۱۵۹۵ء | عمور ت سوم |
| | محمد سوم |

شہنشاہان جرمنی

| | |
|-------|---------------|
| ۱۵۶۴ء | فرڈیننڈ اول |
| ۱۵۶۶ء | میکسمیلین دوم |
| | روڈلف دوم |

پوپ

| | |
|-------|----------------|
| ۱۵۵۹ء | پال چارم |
| ۱۵۶۶ء | پائیس چارم |
| ۱۵۶۲ء | پائیس پنجم |
| ۱۵۸۵ء | گريگري سیزدہم |
| ۱۵۹۰ء | سیکسٹس پنجم |
| ۱۵۹۰ء | گريگري چار دہم |
| ۱۵۹۱ء | گريگري پانزدہم |
| ۱۵۹۲ء | انوسینٹ ششم |
| | کلمنٹ ہشتم |

باب ہشتم

سلطنت پادشاہانِ اسٹوارٹ و اسکاتلنڈ
از سنہ ۱۷۰۲ء تا سنہ ۱۷۰۷ء کل ۲۳ سال ۹ پادشاہ

| اسما سلاطین اسکاتلنڈ | سنہ جلوس |
|--|-----------|
| رابوٹ دوم..... (نبیہ رابوٹ برٹس)..... | سنہ ۱۷۰۲ء |
| رابوٹ سوم..... (پیر)..... | سنہ ۱۷۰۹ء |
| جیمس اول..... (منجھلا بیٹا)..... | سنہ ۱۷۰۶ء |
| جیمس دوم..... (الکوتا بیٹا)..... | سنہ ۱۷۰۷ء |
| جیمس سوم..... (پیر)..... | سنہ ۱۷۰۶ء |
| جیمس چہارم..... (پیر)..... | سنہ ۱۷۰۱ء |
| جیمس پنجم..... (پیر)..... | سنہ ۱۷۰۳ء |
| ملکہ میری..... (دختر)..... | سنہ ۱۷۰۲ء |
| جیمس ششم اسکاتلنڈ و اول انگلنڈ..... (پیر)..... | سنہ ۱۷۰۶ء |
| اتحاد ہر دو سلطنت انگلنڈ و اسکاتلنڈ..... | سنہ ۱۷۰۳ء |

جب ما دجری برٹس و دختر شاہ رابوٹ اعظم فر
والدائیر اسکاتلنڈ سے شادی کی تو او سے خاندانِ سلاطین

اسٹوارٹ پیدا ہوا۔ ان دونوں کا بیٹا رابوٹ دوم اس مشہور اور بد نصیب خاندان کا پہلا پادشاہ تھا۔ اسی پادشاہ کے عہد میں جنگ چوی چیلز امرائے پرنسی وڈ گلاس میں ہوئی۔ یہ لڑائی مقام آٹو یون میں کہ قریب نیو کیسل کے پرگنہ رڈ سڈیل میں ایک گاؤں ہے ہوئی تھی اور اہل اسکاٹ لینڈ نے بڑا نقصان اٹھا کر یہ لڑائی فتح کی تھی کہ اسکا امیر کیر ڈ گلاس مارا گیا تھا۔ رابوٹ دوم نے ۱۷۰۶ء میں انتقال کیا۔

بعد اوسکے اوسکا بیٹا جان بنجباب شاہ رابوٹ سوم حامل ہوا۔ سلطنت ہوا اور یہ لقب اوسنے اس واسطے اختیار کیا کہ بیلیال کا نام بھی جان تھا لہذا اس نام کو وہ منحوس اور بد بین سمجھا۔ یہ پادشاہ نیک نجت تھا اور دائم المرض رہتا تھا اور جوانی میں اوسکی ٹانگ گھوڑی کی لات سے ٹوٹ گئی تھی اس سبب سے اوسکا بھائی البنی امور سلطنت کا انتظام کرتا تھا۔ رابوٹ کے بڑے بیٹے ڈیوڈ نے کہ بہت آوارہ و سرکش تھا اپنے چچا البنی کی حکومت کو نہ مانا مگر البنی سے اوس آوارہ لڑکے کو کیا نسبت تھی آخر وہ متلعہ فاکلنڈ میں مقید ہوا اور بھوکوں کے مارے مر گیا۔ رابوٹ سوم کے عہد میں ایک مشہور سانحہ یہ ہوا کہ شہر یوتہ میں کئی اور چیلز کو بھی قبیلوں میں لڑائی ہوئی اور دونوں طرف تینس تینس پہلوان

لڑائی کی واسطے چٹے گئے مگر جب لڑائی کا وقت آیا تو ایک سردار قبیلہ
 چیتومین سے موجود نہ تھا پس ہنری گئی نے کہ شہر پرتہ کا ایک
 کمار تھا نصف مراک دیکر چاہا کہ اس سردار کی جگہ مجھے بلجائے۔
 جب لڑائی ہو چکی تو ایک پہلوان تو جیتا بچا باقی اسٹھ پہلوان یا بالکل مگر تباہی
 ہوئے۔ اس لڑائی سے اتنا فائدہ ہوا کہ اسکات لینڈ کی زمین گوڈوکر ہنرولے
 ان کو بھی دشمنوں کی لوٹ مار سے بچے۔ یہ سانحہ اسکات شاعر
 کی شہنوی مشہور مسمی بہ فایر میڈل آف پرتہ (معشوقہ پرتہ) میں
 مرقوم ہے۔ شاہ سرا بوٹ نے اپنے بیٹے جیمس کو اسکے
 چچا البنی کے کینڈ سے بچانیکے واسطے فرانس میں بھیج دیا مگر شاہزادہ
 کے جہاز پر شاہ ہنری چہارم کے جہاز رانوں نے حملہ کر کے اسے
 گرفتار کر لیا اور چودہ برس کی عمر میں اسے لندن کے مجسٹ ٹاؤس
 میں مقید کیا۔ بیٹے کی جدائی کے صدمہ نے اس نیکبخت بادشاہ را بوٹ
 کو مار ڈالا اور اس نے مقام سر و تھیمس میں ۱۴۷۷ء میں انتقال کیا۔

شاہزادہ جیمس انیس برس تک انگلنڈ میں رہا اور تیرہ
 برس تک البنی مدار المہام مملکت اسکات لینڈ رہا۔ اس اشار
 میں بڑے سانحہ اس ملک میں یہ ہوئے کہ شہداء میں جان سپی
 بسبب اسکے کہ اسکا مذہب کو لڑتے تھا شہر پرتہ میں قتل کیا گیا
 اور ۱۴۷۷ء میں جنگ ہیمل لاہوتی جیسے اسکات لینڈ کے

پادشاہوں کا تسلط امیرانِ جزائر شمالی پر ہو گیا۔ ۱۹۱۹ء میں البنی مدار المہام سلطنت مر گیا اور اوسکا بیٹا ہرڈک مدار المہام ہوا مگر اوسکی ضعیف حکومت میں امرار اور رعیت نہایت منتشر و پریشان ہو گئی اور جب ۱۹۲۲ء میں جیمس اول اپنے ملک کو پھر گیا تو رعایا کا حال بہت ابتر پایا مگر قید رہنے سے اوسے بڑا فائدہ ہوا کہ اوسنے انگلنڈ کے قوانین اور آئین سلطنت کو خوب دیکھا اور فنِ شعر اور موسیقی میں بڑا کمال پیدا کیا۔ اب پادشاہ موصوف کو بڑی آفت کا سامنا ہوا کہ سب فرقے اوسکی رعایا کے قانون کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے تھے مگر اوسنے بڑی مشقت اور استقلال سے انتظام سلطنت کیا اور اوسکی پارلیمنٹ فرہبت سے عمدہ قانون متعلق بہ اجرت و اوزان و پیمانہ و پولیس جاری کیئے اور یہ قانون اوس زبان میں تحریر کئے جو اور ملک میں رائج تھی اور ٹیکس باضابطہ جاری کئے اور پادشاہان سابق نے جو بڑی بڑی جاگیریں اُمرا کو ناحق بخش دی تھیں انھیں مسترد کر لیا۔ یہ امر یعنی استردادِ جاگیر بہت خطرناک تھا آخر پادشاہ نے مجبور ہو کر بہت سی امراے سرکش کو قتل کروا ڈالا کہ وہ کسی طرح سے اوسکا حکم نہ مانتے تھے۔ مگر اوسکی مفید سلطنت کا زمانہ جلد تمام ہو گیا کہ ۱۹۳۳ء میں وہ خائفہ بلیک فرایوس واقعہ شہر پرتگال میں بتقریب عیدِ ولادت باسعادت حضرت مسیحؑ معتکف تھا کہ چند بد معاش خائفہ کے اندر گھس آئے اور پادشاہ بخوف جان نہ خانہ میں

بھاگ گیا اونھوں نے وہیں جا کے اسے قتل کیا۔

جب جیمس اول مارا گیا تو اس کا بیٹا جیمس دوم کل چھ برس کا تھا اور اس کی نابالغی کے زمانہ میں امرا کے تین فرقے متضاد ہو گئے اور بادشاہ صغیر السن ایک گروہ سے دوسرے پاس اور دوسرے تیسرے پاس غرض اس طرح گردش میں رہا کہ آخر کو خاندان ڈگلاس کو ایسا غلبہ ہوا کہ یہ خوف تھا کہ خاندان اسٹوارٹ سے سلطنت چھین لے گا۔ اس دشمن قوی کو زیر کرنے کے واسطے شاہ جیمس کو قتل عمدہ کا مرتکب ہونا پڑا اور اس نے امیر ڈگلاس کی دعوت کی اور جب کھانے سے فراغت ہوئی تو اسے اندر کے کمرہ میں لے جا کر باتیں کرنے لگا اور صہان کو اپنے ہاتھ سے مارا۔ اس گناہ کا ثمرہ یہ ہوا کہ بادشاہ انگلنڈ سے لڑائی ہوئی اور اشنا سے جنگ میں شکام محاصرہ قلعہ روکسبرو ایک گولہ بھٹ گیا جس کے صدرہ سے جیمس ہلاک ہوا۔ اس زمانہ میں اہل اسکاتلنڈ کے نزدیک توپ ایک بالکل نئی چیز تھی اور اونھوں نے اسے کی پٹریوں پر حلقے چڑھانے کو بہن بنائی تھیں۔

چونکہ جیمس سوم کا سن کل آٹھ برس کا تھا لہذا اہل

اسکاٹلنڈ پھر ان آفات میں مبتلا ہوئے جو بادشاہ کی نابالغی

کے زمانہ میں ملک پر نازل ہوتی ہیں۔ خاندان بولائیڈ اور خاندان
 ہیملٹن کے امیرون میں ہمیشہ آپس میں جھگڑا رہتا تھا جسکے سبب سے
 تمام ملک کی آسائش میں خلل پڑ گیا تھا۔ جب شاہ جیمس جوان
 ہوا تو نہایت ضعیف العقل اور مجہول ہو گیا اور سب سے بدتر او سے یہ
 عادت تھی کہ تمام کاروبار سلطنت نالائق مصاحبوں پر چھوڑ دیا تھا
 پس جب امرا اور اراکین دولت نے دیکھا کہ معمار اور ڈوم ڈھاری
 اور درزی پاوشاہ کے مقرب اور ہم راز بنے ہیں تو اونہیں بڑا خار
 گذر آخر کو اونہوں نے مقربان شاہی میں سے ایک شخص کو جسکا نام
 رابوٹ کی چرین تھا اور جسے ازراہ حقارت تھوٹی کھا کرتے
 تھے پکڑ کر پچاسی ویدی اور اور ایسے ہی پانچ شخصوں کو او سکوساتھ
 لاڈس کے پل پر لٹا دیا۔ انجام کار امرانے بلوے کر دیا اور پاوشاہ
 کے بڑے بیٹے جیمس کو اپنا سرخنا بنایا اور ہنری ہفتم شاہ
 انگلنڈ نے او سے اور ترغیب دی۔ آخر کار مقام سپاچی بون
 واقع ضلع اسٹرلنگ میں لڑائی ہوئی اور شاہ جیمس نے
 شکست کھائی اور میدان جنگ سے سرپٹ گھوڑا بھگایا اور جب گھوڑو
 نے او سے گرا دیا تو قریب کے ایک چھوڑے میں جا کر پڑا کہ ایک فاری
 سپاہی نے او سکے سینہ میں کٹار ماری اور او کا خاتمہ کر دیا

اب جیمس چہارم سلطنت پر قابض ہوا اس پاوشاہ کو

عہد میں بڑے سانحے یہ ہوئے کہ اوسنے چوگن وار بک کو اپنی ملک
میں پناہ دی۔ اور اوسنے سلسلہء مین ہنری ہفتم کی بڑی بیٹی
مارگریٹ سے شادی کی اور سلسلہء مین جنگ فلوڈن ہوئی۔

جس لڑائی کا خاتمہ جنگ فلوڈن میں ہوا اوسکا سبب
قریب یہ ہوا کہ انگریزوں نے اسکات لینڈ کے ایک سوداگر
انڈر پو بارتھن کے جہازوں پر حملہ کیا اور بارتھن کو قتل کر کے
اوسکا جہاز بطور مال غنیمت کے دریائے ٹیمس میں لے گئے۔
فوج انگریزی کا سردار نواب سٹری تھا اور دونوں فوجوں کا
مواجهہ دریائے ٹیل کے کناروں پر ہوا جو دریا سے ٹوینڈ کی ایک
شاخ ہے۔ جیمس نے کوہ فلوڈن پر کہ سلسلہء جبال چوٹ
میں ہے مضبوط مورچہ باندھا اور ستمبر ۱۷۴۶ء کو لڑائی ہوئی۔
جیمس سے یہ بڑی خطا ہوئی کہ سپاہ انگریزی کو ٹیل ندی سے
ملوہ اتر جانے دیا حالانکہ یہ ممکن تھا کہ جب انگریزی فوج کا از دحام
اوس تنگ پل پر ہوا تھا تو وہ پہاڑ پر سے توپیں مار کر اوسکو ہین
اڑا دیتا۔ آخر اس فاش غلطی کی کچھ مکافات نہوسکی۔ چارمردن
سے شام تک بازار قتال گرم رہا اور اسکات لینڈ والوں نے شکست
فاش کھائی اور شاہ جیمس اور تیرہ امیر اوسکے متوسلین میں سے
کشتوں کے انبار میں بیجان نظر آئے۔

اب یہ تیسری دفعہ بسبب پادشاہ کی نابالغی کے مدت تک اسکاٹ لینڈ میں تلامم رہا اور تیرہ برس تک امرار واسطے تولیت شاہزادہ نابالغ کے آپس میں لڑائی اور پھر خاندان ڈگلاس کے امیر شاہزادہ کے مرنے پر بنے مگر شہزادہ خروسان جیمس محلہ فاکلنڈ سے بھاگ گیا جہاں وہ نظر بند تھا اور قلعہ اسٹرننگ میں پھنچ کر حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔

مگر اسے بھی عظیم تر ایک سانحہ ۱۷۰۶ء میں ہوا کہ جن وینڈارون کے نام قبور شہزادے کیلئے سینٹ انڈیووز پر کندہ مین اون میں سے پھلے پیٹرک ہیملٹن۔ ہنری فورسٹ جارج وشرٹ۔ اور والٹر مل مذہب پر الٹینٹ کی نصرت و حمایت میں زندہ جلادے گئے۔ مگر دین مذہب کا خمیر اسکاٹ لینڈ کی زمین میں پڑ چکا تھا اور جیمس بیفادہ کوشش کرتا تھا کہ اوسکی قوت متزائدہ کو زائل کر دے۔ شاہ جیمس فردوسی شادی میری ٹیسزادی گائیس سے کی تاکہ فرانسیس کے کیتھولک مذہب لوگوں سے رشتہ اتحاد و موافقت مستحکم ہو جائے۔

جیمس پنجم کے آخر عہد میں اسے اور پادشاہ انگلنڈ سے مناقشہ ہوا۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ ہنری ہشتم نے چاہا کہ

اسکاٹ لنڈ کے پادشاہ کو سمجھا بجھا کر پوپ خلیفہ روم کی مخالفت میں اوستے مدد لیجئے مگر پادشاہ موصوف ذرہ مانا اور ہنری اڑانی پر مستعد ہوا۔ شاہ جیمس مقام فیلا مور میں تھا کہ امرا اوستے بگڑ گئے اور کہا کہ ہم آپ کی طرف سے نہ لڑیں گے۔ آخر اُولوس سنکلیئر سپہ سالار اسکاٹ لنڈ دس ہزار سپاہیوں کو دریائے اینٹ پر لے گیا مگر وہ تین ہی سڑے انگریزی سواروں سے بھاگ گئے۔ جیمس فاکلنڈ میں پھنچ کر شکست کے غم میں بیمار پڑا اور تپ کہتہ سے گھل گھل کر مر گیا اور اوسکی وفات کے چند روز کے بعد اوسکی بیٹی شاہزادی میری کہ حسن و جمال میں شہر و آفاق ہے پیدا ہوئی۔

اس زمانہ میں دو شخص اسکاٹ لنڈ میں سب سے زیادہ صاحب قوت و کمند تھے یعنی کارڈ نل بیٹن اور امیر آرن۔ یہ دونوں متولی سلطنت ہونیکو خواہان تھے مگر تولیت امیر آرن ہی نے پائی۔ یہ دونوں باہم رقیب تھے لیکن انھوں نے خصومت باہمی کو بالائے طاق رکھ کر اتفاق یکدگر گوشش کی کہ کلیسا کو روم یعنی پوپ کی حکومت کو اسکاٹ لنڈ میں پھر قائم کریں سب کے بعد جارج و شرٹ کو پادری بیٹن نے بسبب عداوت مذہبی کے کلیسا سے سینٹ انڈر و زمین شہید کیا

(۱۵۴۷ء) مگر ہنوز دو ہی مہینے اس ظلم کو گزرے تھے کہ جس مقام پر
اوس شہیدِ محروق کی خاک پڑی تھی اوستے چند ہی گز کے فاصلہ پر
اوس کا قاتل بیٹن مارا گیا اس طرح سے کہ جیمس ملول اور نورمن
لوزلی اور اور کئی شخص قلعہ کے اندر گھس کر پادری موصوف کو حجرہ
میں پہنچے اور اوستے قتل کیا۔

ہنری ہشتم نے چاہا کہ میرے بیٹا ڈورڈ کی شادی
میری شاہزادی اسکات لینڈ سے ہو جائے مگر اسکات لینڈ
کے لوگ مانع ہوئے اور اگرچہ ہنری کے مرنے کے بعد اونھوں
نے جنگ پٹنکی میں شکست بھی کھائی لیکن جب بھی شاہزادی کی شادی
نہوئے دی۔

شاہزادی میری کو کہ ابھی لڑکی تھی حفاظت کیواسطے
اوسکی مان کے ملک فرانسیس میں بھیج دیا اور وہاں اوسنے شاہ
فرانس کے ولیعهد فرانسیس سے شادی کر لی مگر شاہزادہ جوانمرگ
ہوا اور شاہزادی چارنا چارلس ۱۵۴۷ء میں اسکات لینڈ میں پھر
آئی۔ اوس نے مذہب کی تھولٹ میں تعلیم پائی تھی اور
شاہ فرانس کی صحبت رنگین و بیہودہ میں تربیت پائی تھی اور
وہ تو اپنے عادات و افعال کو اچھا سمجھتی تھی مگر اوسکی رعایاؤں

حرکات سے بہت نیاز تھی۔ اس زمانہ میں جان فوکس تلمیذ
 قسطنطین مقبول و شہرت و رفیق کیلون اہل اسکاتلنڈ کا
 پیشوا تھا۔ یہ شخص شہ عین پیدا ہوا تھا اور اب مذہب پرائسٹنٹ
 اختیار کیا اور پھل مرتبہ کلیسائے سینٹ اندرس وزین مذہب
 پرائسٹنٹ کے مؤید و غلط کہا۔ آخر متولی سلطنت اسکاتلنڈ
 گرفتار کر کے فرانسیس مین بھجوا دیا اور جس دوام کا حکم دیا مگر انیس
 مہینے کے بعد اڈہ و سٹڈ ششم کے کئے سے اوسکی بیڑیاں کاٹ دیں
 اور وہ چند مدت تک پادشاہ موصوف کے دربار میں رہا لیکن جب
 ملکہ میری اوسلے نے اہل پرائسٹنٹ پر ظلم و تعدی شروع کی تو جان
 فوکس مجبور ہو کر پھر بڑا عظیم یورپ میں چلا گیا اور کئی سال آوارہ
 وطن اور اسیر رہا اور اس امید میں رہا کہ پھر عقائد مذہب پرائسٹنٹ
 کلیسائے سینٹ اندرس وزین تلقین کروں کہ مدت سے یہ کلیسا
 اسکاتلنڈ میں اہل پرائسٹنٹ کا حصن حصین ہے۔ آخر
 اوسکی امید برآئی اور راجون ۱۵۵۹ء کو اوسنے کلیسائے مذکور کے
 منبر پر بڑے زور و شور سے وعظ کیا اور اوسکی آواز مثل برق طعن
 تمام سکنتہ اسکاتلنڈ کے قلوب پر موثر ہوئی اور تمام ضلع فایف
 بلکہ تمام ملک اسکاتلنڈ میں لوگوں نے بیت توڑ ڈالے مصلے پرزے
 پرزے کر ڈالے دعاؤں کی کتابیں پارہ پارہ کر ڈالیں اور پادریوں
 کے نماز کے کپڑے پر خچے اڑا ڈالے۔ بعد اوسکے جان فوکس نے

بے خوف و خطر ھو لی سڑ کے پادشاہی گرجے میں مذہب کی تھوٹ
کے نماز کی مدت کرنی شروع کی۔

شاہزادی میروی اور اوسکی رعایا میں نفاق بڑھتا گیا
اور اوسپر بد وضعی کا شبہ ہوا اور اب جو اوسنے امیر ڈار نلی سے
شادی کر لی تو اس سبب ہوا سکا مشکوک النسب بھائی امیر مولیٰ بھی
کہ راہبان کلیسا سینٹ انڈر وڈ کا سردار اور فرقہ پراٹسٹنٹ
کا پیشوا تھا اوسے منحرف ہو گیا۔ اسکے بعد شاہزادی ایک گوتی
ڈیوڈ ریو نام پر عاشق ہوئی اور اوسکے شوہر ڈار نلی کو شک پیدا
ہوا آخر اوسنے اوس گوتی کو ھو لی سڑ میں مار ڈالا۔ میری کا
بیٹا یعنی شاہ جیمس ششم^{۱۶۶۰}ء میں پیدا ہوا اور دوسرے برس
اوسکا شوہر ڈار نلی فیلڈ کے گرجے میں مار ڈالا گیا۔ یہ گرجا اوس
مقام پر واقع تھا جہاں پر اب اڈنبل کا کالج ہے اور ادھی رات کو
لوگوں نے اسے اڑا دیا اور ڈار نلی بک کر رہ گیا۔ بوٹھول
پر اس گناہ کا شبہ قوی ہوا مگر باوجود اسکے دو ہی مہینے کے بعد
شاہزادی میروی نے اوس سے شادی کر لی۔ نہیں معلوم کہ شاہزادی
اون گناہوں کی ترکیب ہوئی تھی جنسے وہ متهم کی گئی ہے یا نہیں یہ
تو عالم فانی الضمائر کو خوب معلوم ہے مگر ایسے ایسے حکایت ناشارتہ سے
رعایا کے دل اوسے پھر گئے اور امر اب گڑھڑے ہوئے آخر شاہزادی

خود اوسکے قبضہ میں آگئی اور انھوں نے اوسے سلطنت سے معزول کر کے قلعہ لوک لون میں قید کیا۔ اوسکا تیسرا شوہر جو تھول خزانہ دار کنی میں بھاگ گیا بعد اوسکے ڈینمارک میں بھاگا اور دس برس کے بعد وہاں دیوانہ ہو کر قید خانہ میں مر گیا۔

امیر مورسی شاہزادہ شیر خوار جیمس کی طرف سے متولی سلطنت مقرر ہوا اور شاہزادی میڈی ولی ڈگلاس کی مدد سے قید خانہ سے بھاگ گئی اور امرائے کیتھولک کو جمع کر کے مقام لینک سائیڈ پر شہر گلاسگو کے قریب سلطنت مکرہ کے واسطے آخری لڑائی خوب جی توڑ کے لڑی مگر کچھ نہ ہو سکا آخر لاچار ہو کر انگلند میں بھاگ گئی اور ملکہ الزبتہ کے ظل عافیت میں عافیت گزین ہوئی۔ باقی حال پر لال اس شاہزادی کا ملکہ الزبتہ کے زمانہ کے حالات میں ملاحظہ کیجئے۔

تین برس تک امیر مورسی جو بہ بقب متولی نیک نیت مشہور ہے برسر حکومت رہا آخر کو شہر لنلتہ گو کی سڑک پر ایک شخص ہیملٹن نامے نے اوسے کھڑکی میں سے گولی ماری ۲۳ جنوری ۱۸۵۷ء۔ بعد امیر مورسی کے نواب لینکس اور نواب ماز اور نواب مورٹن یکے بعد دیگرے متولی مملکت

اسکاٹ لند ہوتے۔ ۱۷۵۷ء کے اخیرین جان نوکس نے انتقال کیا۔ جیمس شمش جارج بکنن عالم مشہور کی فیض تعلیم سے عالم ہوا مگر عالم باریا۔ اوسنے آئین دختر شاہ ڈینمارک سے شادی کی اور بیفائدہ اس بات کی کوشش کی کہ مذہب پوس بٹیوین کو مٹا کر مسلک اُستغفی اسکاٹ لند میں قائم کرے۔ اس پادشاہ کے عہد میں سب سے عجیب ترین سانحہ ہوا کہ ایک مرتبہ وہ مقام فاکلند میں شکار کھیل رہا تھا کہ کسی شخص نے جھوٹ موٹ لکھیا کہ ایک آدمی سونے کا گھڑا لے جاتا تھا اوسے شہر پورٹ کے قریب گرفتار کر رکھا ہے۔ اوسکے اشتیاق میں پادشاہ ایک مکان پر گیا جسکا نام گوری ہووس تھا۔ اوس مکان کا مالک امیر گوری نے پادشاہ کی بہت خاطر و مدارت کی اور کھانا کھلایا بعد کھانا کھانے کے امیر مذکور کے بھائی الگزندس ڈتھون نے پادشاہ کو گرفتار کر کے چاہا کہ اوسکی مشکین باندہ لے۔ پادشاہ چلا یا کہ دوڑ مجھے مارے ڈالتے ہیں۔ یہ سنکر تین خواص اوسکے اندر گھس آئے اور ساتھون کو مار ڈالا امیر گوڈی شور و غل سنکر دست بر قبضہ شمشیر دوڑا اور وہ بھی مارا گیا۔ یہ ساری حکایت عجب معجزہ حاصل ہو اور اسکا نام سازش گوری مشہور ہے۔

جب ملکہ الزبتہ ۱۷۴۳ء میں راہی ملک بقا ہوئی تو جیمس تمام جزیرہ برطانیہ کا بے خرخشہ پادشاہ ہو گیا۔ سنی اربٹ کیوری

ملکہ کے وفات کی خبر لیکر اڈنبرا میں پہنچا چنانچہ ملکہ شہر میں چھ دن تک
جمعرات کے دن تین بجے مری تھی اور وہ ہولی ٹرین ہفتہ
کے شام کو پہنچ گیا۔

حالات ایرلنڈ

از سنہ ۱۸۶۳ء تا سنہ ۱۸۶۴ء

شاہ چارلڈ دوم دوم مرتبہ ایرلنڈ میں وہاں کے مفسدہ پرداز
لوگوں کی گوشمالی کے واسطے گیا تھا اور وہ لوگ آپس میں لڑتے لڑتے
ایسے ضعیف ہو گئے تھے کہ فوراً پادشاہ کی طاعت قبول کر لی مگر پھر بھی
سالہا سال اس ملک میں فساد رہا اور اس فساد کے زمانہ میں بہت
کم سوداگری کے جہاز وہاں کی عمدہ بندر گاہوں میں نظر آتے تھے اور فقط
چمڑا اور مچھلی وہاں سے اور ملکوں میں جاتی تھی۔ محاربہ بر و نڈ
میں امرائے ایرلنڈ اکثر خاندان یوسلک کے طرفدار رہے چنانچہ
یہی وجہ ہے کہ جن دو مکاروں نے ہنری ہفتم کی سلطنت غصب
کرنی چاہی تھی انھوں نے پیشتر ایرلنڈ ہی میں خرچ کیا —
ایرلنڈ کے سرکش میروں پر سلاطین ٹیوڈرس کا کچھ اختیار تھا
مگر جب ۱۷۹۵ء میں قانون پوپینکس جاری ہوا تب سید ہوئے اس

قانون کا نام اوس شخص کے نام سے مشتق ہے جو اوس ملک کا ناظم تھا اور اسکے سبب سے بادشاہ انگلنڈ کو ایرلنڈ کی پارلیمنٹ پر اختیار کئی حاصل ہو گیا۔ اس قانون میں یہ احکام مذکور تھے۔
 اول۔ ایرلنڈ کی پارلیمنٹ بے بادشاہ انگلنڈ کی اجازت کے نہ منعقد ہو۔ دوم۔ کوئی قانون ایرلنڈ میں نہ تجویز کیا جاتے
 الا اینکه پیشتر وہ بادشاہ انگلنڈ کو ملاحظہ سے گذر چکا ہو مگر تمام قوانین انگلنڈ جو مدت سے نافذ ہو رہے ہیں ایرلنڈ میں اب عمل تصور کئے جائیں۔

دھرمی ہشتم کے عہد میں خاندان فائز جبریل اور خاندان بٹلر کے امیرون کے آپس کی لڑائی جگڑے سے ایرلنڈ میں تلامطم رہا۔ اس عہد میں بادشاہ موصوف نے ایرلنڈ کی رعایات توڑ کر اسے سلطنت کر دیا اور اوس ملک کے اکثر داروں کو امیر کا خطاب عنایت کیا۔

ملکہ الزبتھ کے عہد میں مذہب پروٹسٹنٹ ایرلنڈ میں قائم ہوا مگر چونکہ وہاں کے لوگ مذہب کیتھولک میں بڑے متعصب تھے لہذا وہ مذہب جدید کے بہت سدا راہ ہوئے مگر ملکہ نے اوس ملک کی پارلیمنٹ کو اپنے حکم کا تابع کر لیا۔ ملکہ امین سو جان پیوٹ ایرلنڈ کا ناظم مقرر ہوا اور اس نے یہ تجویز کی کہ شرکین جبری

کر کے اور پُل بنا کے اوس ملک میں تجارت وغیرہ کی ترقی کرے یہ تدبیر
صائب اور صلاح معقول جب تو نہ منظور ہوئی لکن بہت برسوں کے بعد
عمل میں آئی۔

۱۷۹۵ء میں کہ ملکہ الزبتھ کے جلوس کا سینٹیسوان سال تھا
انگلنڈ اور ایرلنڈ میں آخری لڑائی ہوئی۔ اسکی کیفیت یہ ہے کہ ہیواؤنیل امیر
ٹائیرون نے بلوے کیا۔ یہ امیر انگلنڈ کی دوستی کے پردہ میں مدد
اپنی تدبیریں پختہ کر رہا تھا ۱۷۹۹ء میں اوسنے بڑی لڑائی فتح کی جس کے
سبب سوسوہ منسلک اور سکے قبضہ میں آگیا۔ اوسے پادشاہ اسپانیہ
سے مدد ملنے کی امید تھی کہ وہ یورپ کے پادشاہان کی تھولک میں
نام برآوردہ تھا۔ نواب اسٹکس نے امیر تائیرون سے
مقابلہ کیا مگر کچھ نہ ہو سکا۔ اس امیر غدار کو شکست دینے اور ایرلنڈ
پر فتح کامل کرنیکی ناموری نواب مونٹ جوئی کے حصہ میں تھی
ایک گروہ سپاہ اسپانیہ کا امیر تائیرون کی کمک کیواسطہ کنسیل
میں وارد ہوا مگر نواب مونٹ جوئی نے اوسے چاروں طرف سے
گھیر لیا تب اوُنیل خود اپنے مددگاروں کو دشمن سے بچانے آیا مگر
اوسنے شکست کھائی اور وقت سپاہ اسپانیہ نے بھی چارناچار
پادشاہ انگلنڈ کی اطاعت قبول کر لی۔ پس اس طرح سے ۱۸۰۲ء
میں سات برس کے بعد امیر تائیرون کا فساد دفع ہوا۔ اس زمانہ

میں بلکہ اس اٹھارویں صدی کی ابتدا تک ایئرلینڈ کا حال نہایت تہوڑا اور قوم سلیٹ اور قوم سٹیکسن کی عداوت باہمی کے علاوہ اب فرقہ کیٹھولک اور فرقہ پرائسٹنٹ میں مجادلہ و مناقشہ شروع ہوا

باب ہفتم

طرز معاشرت اہل انگلستان و سلاطین یوڈ

قبل شیوع مذہب پرائسٹنٹ انگلستان میں ہر قسم کا گناہ بکثرت ہوتا تھا چنانچہ ہنری ہشتم کے عہد میں ہر سال قریب دو ہزار آدمی کے فقط چوری کی عکلت میں پھانسی پاتا تھا مگر ملکہ الزبتھ کے زمانہ میں مجرموں کی تعداد تین یا چار سے سالانہ رہ گئی۔ اس میں شک نہیں کہ یہ تغیر عظیم سب فرقوں کے آداب و اخلاق میں کلام خدا کے شایع ہونیکو سبب ہو گیا۔ ملکہ الزبتھ کے جلوس کے پانچویں سال فقر و مساکین کی پرورش کے واسطے پہلی مرتبہ قانون جاری ہوا۔ اس زمانہ میں انگلستان کی آبادی پچاس لاکھ سے کم تھی اور آمدنی ملک پچاس لاکھ روپیہ سالانہ سے زیادہ نہ تھی اور سود کا بھاء زیادہ سے زیادہ دس روپیہ ہزار حسب قانون تھا اور جو چاندی کے سکے اب رائج ہیں ان میں سے اکثر جی بھی

راج تھے اور کروں اور ہٹاؤں کروں اور سکس پنس یہ
سکے اڈ وٹڈ ششم نے جاری کئے تھے۔

پادشاہان یوڈس کے زمانہ میں جو طرز عمارت رائج تھا وہی
کل کاری کا کام کہتے تھے اس واسطے کہ مکانات میں نقش و نگار
بہت بنائے جاتے تھے۔ ہنری ہفتم کا بنوایا ہوا اگر جا جو اب تک
ولسٹ منسٹر میں موجود ہے اس طرز کی عمارت کا عمدہ نمونہ ہے۔
اب بڑے آدمیوں کے مکانات اینٹ اور پتھر کے بنے لگے اور شیشہ
کے دروازے عام ہو گئے مگر غریب جھانکڑ وغیرہ پر کہ کل لگا کر اپنے
جھوٹے بنالیتے تھے۔ چولہے والا ان کے بیچ میں بنائے جاتے
تھے اور سقف دود آلود میں ایک سوراخ بنا ہوتا تھا کہ اوس میں
سے دھواں نکل جاتا تھا۔ ہنری ہفتم کے زمانہ تک سب مکانات
کا یہی حال رہا مگر اوس کے زمانہ سے مکانات میں دودکش بنے
لگے۔ اریسٹس نے کہ ہنری ہشتم کے زمانہ میں مدرسہ عالیہ کسفر
میں علوم یونانیہ کا مدرسہ علی تھا غریب کے مکانات کے صحن کا حال
ایسا سقیم لگا ہے۔ قولہ۔ والا نون کی زمین پر چکنی مٹی لپی ہوئی
ہے اور اوس پر گھاس بچھی ہے اوسکے نیچے ایک خزانہ شراب
اور چربی اور استخوان اور آبِ دہن اور غلیظ چیزوں کا خدا جانے
کتنی مدت سے جمع ہے۔ چنانچہ اسی غلط و نجاست کے باعث سے

لوگ امراض و بابتہ میں مبتلا ہوتے تھے۔ مگر ملکہ الزبتھ کے زمانہ میں مکانات اکثر چوب بلوط کے بنے تھے اور اسی زمانہ میں بہت تغیرات اسباب خانہ میں ہوئے اور بستر خواب میں بھی بہت نفاس آگئی چنانچہ پادشاہان یوڈس کے عہد کے شروع میں بچھونے کی یہ حقیقت تھی کہ نیچے بہت سی پیال پچھالی اور سپر لکینو لوگ پڑے کی چادر اور زندہ ڈال دیا اور ٹیکہ کے بدلے ایک لنبا سا کندہ سر باز رکھ لیا اور جو شخص بھوسہ بھر دے ہو تو ٹیکہ پر سر رکھ کے سوتا تھا اور سب بڑا عیاش سمجھتے تھے۔ الزبتھ کے زمانہ کے پیشتر رکابیان اور چمچے کاٹ کے ہوتے تھے مگر اس کے عہد میں جست کے طباق اور چاندی یا ٹین کے پے کسانوں اور اس قسم کے لوگوں میں رائج ہوتے۔ پہلے جست کی رکابیان مسطح بنتی تھیں مگر اب مثل طاس کے مجوف بننے لگیں۔ تدریب ۱۵۸۷ء کے کوچ گاڑی کا رواج ہوا قبل اسکے یہ دستور تھا کہ کہ عورتیں زین کے پیچھے بیٹھتی تھیں اور اونکے آگے خدمت گار بیٹھتے تھے اور وہ پیچھے سے اونکی کمر بند پکڑے رہتی تھیں۔

کئی قسم کے درخت اب پہلی مرتبہ انگلستان میں بوڑگئے اور گرم کلمہ آلو بالو۔ خربا۔ خوبانی۔ انگور یہ میوے انگلستان کے باغات میں ہونے لگے اور اکثر لوگ گیہوں کی روٹی کھانے لگے اور جو وغیرہ کی روٹی فقط غریب کھاتے تھے۔ سس فرانسس ڈریک جزیرہ سینٹا فی

واقعہ امریکا سے آلو انگلستان میں لایا اور پہلے یہ ترکاری ضلع لنگشائر
 میں بونی گئی۔ بعد اوسکے سر و المٹریلی آلو کو آئرلینڈ میں لے
 گیا اور یہی شخص جزائر غربی امریکا سے تنباکو بھی انگلستان میں
 لایا اور وہاں کے لوگوں کو تنباکو پینا سکھایا۔ ہنری ہشتم کے زمانہ میں
 گائے اور بکری کا گوشت سکے کا آدہ سیر بکتا تھا اور پچھری کا گوشت اور بڑا
 گوشت تین دام کا آدہ سیر ملتا تھا مگر تازہ گوشت تو شرافت بھی نکھاتے
 تھے ہاں عید وسط گریا سے عید میکاتیل تک تازہ گوشت کھاؤ
 تھے۔ اب تک یہی دستور تھا کہ امر و شر فا اور اونکے لڑکے بالے
 اور نوکر چاکر سب بڑے کمرے میں کھانا کھاتے تھے اور میز کے
 بیچ بیچ میں ایک بڑا سانک دان چاندی یا جست کا رکھا رہتا تھا اور
 اوسکو اور کیٹف صاحب خانہ اور اوسکے لڑکے بالے اور صمان بیٹھتے
 تھے اور پچھری طرف سب درجون کے ملازم اور خدمتکار بیٹھتے تھے۔
 امرانے اپنی وضع شاہانہ رکھی تھی چنانچہ امیر لیسٹن جو قلعہ کینلو
 کا مالک تھا اوسکے قلعہ میں دس ہزار آدمی کے ہتھیار رہتے تھے اور
 اوسے قلعہ میں اونٹن ۵۰۰۰ عین ملکہ الزبتھ کی دعوت شرہ روز تک
 نہایت ترکز احتشام کی اور اگرچہ نواب برلی خود امیر بن بیٹھا تھا اسپر بھی
 اوسکے میں رفیق تھے اور اونہیں سے ہر ایک کا خرچ دس ہزار
 روپیہ سالانہ تھا اور خدمتکاروں کا کچھ ذکر نہیں۔
 دیہات کے لوگ ہلکے ہلکے زر درنگ کو کرتے پینتے تھے

مگر پادشاہ کے اہل دربار کی وضع جیسو اب بدلتی رہتی ہے ویسے ہی جب بھی بدلتی رہتی تھی چنانچہ ہنری ہشتم جس قدر موٹا ہوتا گیا اوس قدر اوسکے مصاحبوں نے اپنے کپڑے پھلانی شروع کئے تاکہ اونکی شکل بھی پادشاہ کے مشابہ ہو جائے۔ ملکہ کیٹھارائن ہاؤسڈ نے فرانسیس سے سوتیان لاکرا انگلستان میں رواج دین اور چونکہ پھلے یہ سوتیان بہت گران قیمت ہوتی تھیں لہذا شوہرون نے اپنی بیویوں کو ان سوتیوں کی واسطے علیحدہ روپیہ مقرر کر دیا اور اس روپیہ کو سوتیوں کا روپیہ کہنے لگے۔ ملکہ وییری کو عہد میں بڑے گھیرا سائے پھنے کا رسم اسپانیا سے انگلستان میں آیا اور مرد و عورت دونوں اپنی پوشاک میں گردن اور کلائی پر ریشم کی جھولدار پلیٹین بنواتے تھے اور پیشتر یہ دستور تھا کہ ان پلیٹون میں لکڑی یا ہاتھی دانت کے ٹکڑے لگا دیتے تھے تاکہ جھول نکلا رہے مگر الزبتھ کو وقت سے یہ ہوا کہ اونھیں زرد کلف سے سخت کر دیتے ہیں۔ پیشتر سب لوگ کپڑے کے موزے پھنتے تھے مگر ملکہ الزبتھ کے جلوس کو تیسرے سال اور کسی نے ریشمی جرابین نذر دین پھر اوسنے اور کسی قسم کی جراب کبھی نہیں پھنتی۔ اس ملکہ کے توشے خانہ میں اسکے مرنے کے بعد تین ہزار جوڑے کپڑے کے تیار کئے گئے اور کیا کپڑے

یہ سوتیوں کا روپیہ مثل اسکے ہے جیسے ہمارے ملک میں بڑے آدمی بھودن یا بیٹوں کے پاندان کا خرچ مقرر کر دیتے ہیں ۱۲۔

شوق تھا۔ ہینٹز نوئے ایک سیاح جس مہی نے اپنی سیاحت کے حال میں ملکہ الزبتھ کی یہ کیفیت لکھی ہے۔ قولہ۔ بعد اوسکے ملکہ آئی۔ اوسکا سن پینسٹھ برس کا تھا اور نہایت شاندار تھی۔ اوسکا منہ لہبا تھا اور رنگ گورا تھا مگر منہ پر جھڑیاں پڑی ہوئی تھیں اور اوسکے کانوں میں دو گوشوارے موتی کے تھے اور سر پر سرخ بال جمے ہوئے تھے اور ایک چھوٹا سا تاج پہنے ہوئے تھی اور سفید ریشمی کپڑے پہنے تھی جسکے کناروں پر سفید موتی سیم کے بیچ کے برابر ملکے تھے اور اوپر ایک سیاہ چادر تار کشی کی اوڑھے ہوئے تھی اور اوسکا سایہ اسقدر لمبا تھا کہ اوسے ایک خواص ہاتھوں پر اٹھاتے ہوئے تھی۔ شرفارہ کا یہ دستور تھا کہ چھوٹے چھوٹے پتے رکھتے تھے اور دارھیان لنبی لنبی گاؤ دم۔ ملکہ کی اردلی میں جو لوگ رہتے تھے انکی پوشاک سے معلوم ہوتا ہے کہ سلاطین یلودر کے زمانہ میں مردوں کا لباس اچھا ہوتا تھا۔ جب انگلستان میں سن پیدا ہوا اور سوت نکلا تو اوس سے جرابیں بنوا دیں اور بادبان کا کپڑا بنایا مصلح ہم بھنجا اور ندے اور قالین اور پٹو بافراط بنے لگے اور ان چیزوں کو کپڑا صاف کر نیوالوں نے بہت نفیس کر دیا۔ یہ کاریگر بسبب ظلم و تعدی کے اور بلا دیورپ سے بھاگ کر انگلستان میں آئے تھے

اب نیرہ بازی کا شغل فقط ایک کھیل رہ گیا تھا کیونکہ اب

فوج کی قوت سردارانِ غرق در آہن پر نہ منحصر تھی مگر گرمی کی فصل میں
 دریائے ٹیمس اور اور دریاؤں پر نیزہ بازی کا شغل ہوتا تھا۔
 اس کھیل کی کیفیت یہ ہے کہ لوگ کاٹ کے نیزے اور سپرن لیکر
 اور کشتیوں پر بیٹھے رکھ کر اونپر بیٹھتے تھے اور جب ایک کشتی کو بہت
 جلد دوسری کشتی کے پاس سے لیجاتے تھے تو ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ
 اپنے حریف کو نیزہ مار کے پانی میں گرا دے۔ ہر قسم کا شکار اور خاصۃً
 ہرن کا شکار ہر زمانہ میں اہل انگلستان کو مرغوب رہا مگر بادشاہان
 ٹیوڈر کے زمانہ میں عورتیں بھی اکثر شکار میں شریک ہوتی
 تھیں اور تیر سے شکار کھیلتی تھیں چنانچہ ملکہ الزبتھ بڑھاپے
 میں بھی ایک دن بیچ شکار کھیلنا کرتی تھی۔ باز سے شکار کھیلنا اب تک
 مرسوم تھا مگر اب موقوف ہوتا جاتا تھا کیونکہ اب تو بندوق کا رواج
 ہوتا جاتا تھا۔ گھڑ دوڑ بھی ہوتی تھی مگر انعام دیا جاتا تھا ہار جیت
 نہوتی تھی جیسا کہ آج کل دستور ہے۔ ریچھ اور مینڈھے کو شکاری
 کتوں سے بھڑوانا یہ تماشا تو بڑے بڑے امیروں کو نہایت مرغوب
 تھا چنانچہ ایک مرتبہ ملکہ میوری اپنی بہن کی ملاقات کو مقام ہیٹ
 فیلڈ میں گئی تو بڑی دھوم دھام سے اس طرح کا ریچھ کا تماشا
 ہوا اور جب ملکہ الزبتھ نے ڈینمارک کے سفیر سے مقام
 گنیپے میں ملاقات کی تو اسی طرح کا تماشا کروایا۔ اس تماشے
 کی یہ کیفیت ہے کہ ریچھ کو کسی کشادہ مقام پر باندھ کر اوسپر

بڑی بڑی گڈا گڈا گڈے چھوڑ دیتے تھے اور جب وہ گڈے ماریجاتی تھے
یا زخمی ہو جاتے تھے تو اور گڈے چھوڑ دیتے تھے اور جب وہ کچھ
بیچارا اندھا ہو جاتا تھا تو بڑی بیرحمی سے اس کو مارے مارتے تھے۔
مردوں کا تو کیا ذکر عورتیں بھی ان مکروہ تماشوں سے بہت خوش ہوتی
تھیں پس جب ان کی طبیعت ایسی سخت و درشت ہو تو کچھ تعجب کی
بات نہیں کہ اس زمانہ کی زبان نہایت سخت و درشت تھی مگر اس
سب پر طرہ یہ ہے کہ ملکہ الزبتھ کے آخر عہد تک یوم السبت کو کہ
نصاری کا یوم العبادۃ ہے ایسے ایسے مکروہ و بیہودہ امور و لعب
میں مشغول ہوتے تھے۔ دیہاتی کھیلوں میں سے تیر اندازی۔
پیدل دوڑنا۔ اور مختلف قسم کی گیند بازی۔ یہ بڑے کھیل تھے۔
گیند بازی کی قسموں میں سے ایک قسم یہ تھی کہ ڈنڈوں سے گیند کھیلتے
تھے (یہی آج کل کے کھیل کرکٹ کی اصل ہے) اور ایک کچھ گیند پر
موگری لگاتے تھے کہ وہ ایک آہنی حلقہ کے اندر سے نکل جاتا تھا۔
گھر کے اندر کے کھیلوں میں سے بڑا کھیل یہ تھا کہ ایک شفاف میز پر
کچھ چٹے گیند سیسہ وغیرہ کے رکھے جاتے تھے اور اس میز کے سرے
سے چار انچھ کے فاصلہ پر ایک لکیر کھینچی جاتی تھی تو کھیلنے والے کا کمال
یہ تھا کہ گیند کو اس طرح سے لند کائے کہ اس لکیر کے پار نکل جائے
مگر میز کے نیچے نگرے۔ علاوہ ان کھیلوں کے تختہ نرد۔ کاسٹین۔

کہ یہ کبخت ہر زمانہ میں لوگوں کو غارت کرتے ہیں۔ چوسر۔ اوٹلاس
یہ کھیل بھی کھیلے جاتے تھے۔ چوسر کو تو کہتے ہیں کہ یہ ایشیا سے
انگلستان میں آیا تھا اور فتح نوٹس من سے سو برس پیشتر لوگوں
ملک میں رائج تھا اور طاش اس واسطے ایجاد کیا گیا تھا کہ چار سال
ششم شاہ فرانس کی جی بھلے کہ وہ دیوانہ ہو گیا تھا۔ تلج اور گانے
کا شغل کتنی گھنٹہ تک رہتا تھا مگر شام ہوتے ہی ناچ موقوف ہو جاتا
تھا برخلاف اس زمانہ کے رسم کے کہ اوسکے بالعکس ہے۔ اگرچہ
پادشاہان نوٹس من کے وقت کے بھاٹ اور بازیگر سلاطین
ٹیوڈرس کے زمانہ میں بہت ذلیل سمجھے جاتے تھے تاہم گھرون
میں علم موسیقی کا بہت چرچا رہتا تھا اور آلات موسیقی میں سے
سٹرن ایک قسم کا ستار تھا جسے لیوٹ بھی کہتے ہیں اور
وٹر جنل ایک تار کا باجہ تھا کہ کنجی سے کوکا جاتا تھا اور یہی باجہ
آجکل کے باجون ہوٹس پسکوٹس ڈ اور پیپا ٹو کی اصل ہے۔

کسٹمس یعنی ایام ولادت حضرت مسیح مین خوب
خوب تماشے ہوتے تھے اور سب کو اجازت عام تھی اور سب قسم کے
بیہودہ تماشے ہوتے تھے اور پادشاہ سے فقیر تک سب لوگ عجب
عجب طرح کے کپڑے پہنکر اور بھیس بد لکڑ سانگ بنتے تھے اور جنھیں
بھیس بدلنے کا سامان نہ میسر آتا تھا وہ منہ پر کالک لگا لیتے تھے

اور ہر ضلع میں ایک شخص کو پادشاہ بناتے تھے اور اس کے ساتھ بہت سے شہدے سبز اور زرد کپڑے پہنے ہوئے اور اونپر رنگ برنگی فیتے لگے ہوئے غل کرتے اور نقارے بجاتے ہوئے گھومتے پھرتے تھے اور بعض اوقات عین نماز کے وقت گرجون کے اندر گھس جاتے تھے۔ یہ سانگ والے خولدار ٹوپیان پہنتے تھے جنہر بکری اور ہرن اور سانڈ کی شکل بنی ہوتی تھی اور اکثر جانوروں کی کھال پہنتے تھے جیسے اونکی قطع و حشیوں کی سی ہوتی تھی۔ ہنرمندی ہشتم کی اہل دربار بڑی تزک و احتشام سے سانگ بنتے تھے۔ علاوہ بڑے ون کے جی ڈی کی عید بھی اگلے زمانہ میں ہوتی تھی اور اس عید میں یہ رسم تھا کہ نصف شب کے بعد درخت کی سبز ٹھنیاں توڑتے تھے اور ایک شخص کو پادشاہ اور ایک کو پادشاہنرادی بناتے تھے اور ایک جھنڈا کھڑا کرتے تھے اور اسے ہار پھول پھنا کے اس کے گردناچتے تھے۔ انہیں تماشون کے مشابہ ایک اور قسم کا تماشہ ہوتا تھا جس میں مسلمانوں کے نام و کھنڈے کیونکہ بعض کا قول تھا کہ یہ ناچ اندلس کے مسلمانوں سے اہل انگلستان نے سیکھا ہے۔ اس ناچ میں بڑا ناچنے والا بہت بھاری کپڑے پہنتا تھا اور سب ناچنے والوں کے دامن اور بازو اور گھٹنے میں گھنگرو بندھے ہوتے تھے اور بعض عجیب و غریب نقلین بنتے تھے اور ایک نیلی گھوڑی بھی ناچ کی صحبت میں ضرور بنتی تھی۔ اسکی کیفیت یہ ہے کہ نازک لکڑی کے گھوڑے پر اتنی بڑی

جھول ڈالتے تھے کہ وہ زمین تک لٹکتی تھی اور اسکے اندر ایک آدمی چھپا رہتا تھا اور وہ گھوڑے کی طرح اُچکتا پھرتا تھا۔

پادشاہانِ یُوڈس کے زمانہ میں انگلستان کے لوگ تین قسم کے وہم میں مبتلا تھے یعنی فنِ سحر۔ علم نجوم۔ اور علم کیمیا۔ جھلار کا یہ اعتقاد تھا کہ جو نئی باتیں علوم و فنون کی ظاہر ہوتی ہیں اور جو تازہ صنعتیں ایجاد ہوتی ہیں وہ شیطان کی اعانت سے ہوتی ہیں چنانچہ انگلستان میں سُرجہا بیکُنِ حکیم اور جہنمی میں فاسٹ حکیم جھلار کے زعمِ باطل میں بندہ شیطان تھے اور سحر کا اعتقاد ان کو ذہنِ ناقص میں ایسا ہنج تھا کہ صدمہ ضعیف ناتوان بڑھیوں کو خیالِ جادو گر می مار ڈالا اور جس قدر عورت کبیر السن اور ضعیفُ الجشہ اور لاغر و ناتوان ہوتی تھی او س قدر اعتقادِ تام و یقین وثق ہوتا تھا کہ یہ ساحرہ ہے اور ہر قسم کی بلا کو اس کی طرف منسوب کرتے تھے چنانچہ اگر بچہ بیمار پڑتا تھا اور ضائع ہو جاتا تھا تو بھی یقین ہوتا تھا کہ کسی ساحرہ نے اسے مار ڈالا اور اگر آندھی آتی تھی تو دھقان مارے ڈر کے اپنے گتے لگتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ جادو گرِ نایب جھاڑو کو تنکوں پر سوار ہو کر آدھی رات کو نکلیں۔ یہ اعتقاد لوگوں کو اس صدی کی ابتدا تک رہا اور اب تک بعض دور دور کے ضلعوں کے اہل دیہ میں باقی ہے۔ بنجومیون کا علم تو چار ہزار برس سے زیادہ

چلا آتا تھا اور انھیں یہ دعویٰ تھا کہ ہم غیب کی بات سستارہ دیکھ کر
بتلا دیتے ہیں اور بڑے بڑے ذی مرتبہ اور دانا لوگ او کی طرف رجوع کرتے
تھے اس سبب سے وہ بڑے مغرور اور مالدار تھے چنانچہ اکثر الفاظ
انگریزی کے مشتق منہ سے ثابت ہوتا ہے کہ پیشروہ علم نجوم کو مضطحک
تھے مگر اب ان کے معنی اور ہو گئے ہیں۔ علم نجوم کا جو جس علم کیسیا
تھا اور اس علم کا موضوع حجر فلسفی اور اکیسیر الحیات تھا حجر فلسفی
ایک شے معلوم تھی جسے سفار کمان میں اور نظرات متعلقہ اندازہ بنتے ہو کہ
ظلمے خالص ہو جاتے تھے اور اکیسیر الحیات ایک عرق تھا
جسکے پینے سے آدمی کو حیات ابدی اور حسن جوار وافی حاصل
ہوتا تھا غرض ان اشیاء کو ہوسہ کی بیسودہ جستجو میں ہزار ہا آدمی کی
اوقات اور روپیہ ضائع ہوتا تھا اور جان ہلاک ہوتی تھی لیکن
خاک فائدہ نہ ہوتا تھا مگر ہمیں ان علوم سے فائدہ ہوا چنانچہ فن سحر
سے بہت سودویہ و نباتات کا علم حاصل ہوا جو علم طب اور
فنون لطیفہ میں ایسے بکار آمد ہیں اور علم نجوم کیسیا کے مسائل
باطلہ سے فرق بہتیت اور علم کیسیا سے حقیقی کے مسائل حقیقہ
مستنبط ہوئے مگر ان علوم سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ
خالق ارض و سما کی قدرت کاملہ و حکمت بالغہ کے شاہدین
و برہانِ زراہر ہیں۔

فن جہاز رانی اور جہاز فیہ اور تجارت نو بھی بہت جلد
ترقی پائی۔ رھنری ہفتم نے انگلستان کے جہازون کی بنیاد والی
لنداں ہی اوس ملک کی عالمگیر تجارت کا بانی ہوا۔ چند ہی
مدت میں انگریزی جہاز سروریا میں روان ہو گئے اور ملکہ میری
کے عہد میں خلیج ارج ابل کی راہ دریافت ہوئی جسے ملک
روس سے تجارت شروع ہوئی مگر الزبتھ کے وقت میں تجارت
کو نہایت تقویت و ترقی ہوئی چنانچہ اُون۔ سپسہ۔ اور ٹین
انگلستان سے دیگر ممالک یورپ میں جاتا تھا مگر چھوٹو چھوٹے
جہازون میں بھیجا جاتا تھا لیکن الزبتھ نے ان چیزون کی تجارت
کے واسطے بڑے بڑے جہاز بنوائے اور سودا گرون کو ترغیب
دی کہ اپنے جہازون کو درست کریں اور اسی ملکہ نے تلمہ
میں اپسٹنٹ انڈیا کمپنی کو فرمان غنایت کیا جسکے سبب
انگریزون کی سلطنت کی بنیاد ہندوستان میں قائم ہوئی۔
پادشاہان یوڈس کے زمانہ میں ایک امر عظیم بھی
ہوا کہ علم نے از سر نورواج پایا اور خاصۃ یورپ کی قدیم زبانیں
یعنی یونانی اور لاطینی دوبارہ زندہ ہوئیں یہ احیاء علوم مذہب
پراٹسٹنٹ کی برکت سے ہوا اس واسطے کہ چونکہ صُحف مقدسہ
سماویہ کی صحیح تفسیر کرنا زبان یونانی اور عبرانی اور لاطینی کے جاننے پر

سوتوف ہوں لہذا جب صحف سماویہ کو شہرت اور شیوع ہوا تو ان زبانوں کی جاننے کی بھی زیادہ خواہش ہوئی اور اس زمانہ سے یہ مدارس و معلمین ارکانِ تعلیم میں داخل ہیں۔ اریستیس عالم یونانی و باشندہ ہالند نے کہ ہنری ہشتم کے وقت میں مدرسہ عالیہ اکسفورڈ میں یونانی کا مدرس اعلیٰ تھا السنہ قدیمہ کی ترقی میں بڑی سعی کی۔ ہنری ہشتم اور اڈورڈ ششم اور ملکہ جین گوی اور ملکہ صیوری یہ سب ان قدیم زبانوں کے اچھے عالم تھے اور ملکہ الزبتہ کو بعد پادشاہ ہونے کے بھی ان زبانوں کا اسقدر شوق رہا کہ اُس کا استاد و جراسکم کتاب ہے کہ ایک دن میں ملکہ اسقدر یونانی کتابیں پڑھتی تھی کہ کوئی پادری ایک ہفتہ میں بھی اوتنی لاطینی نہ پڑھے گا۔ اڈورڈ ششم نے مدرسہ ولیسٹ منسٹر مقرر کیا اور علاوہ اسکے اوسنے بہت سے شفا خانوں اور نحو صرف کے مدرسوں کا کنگل کیا اور اسی پادشاہ کے عہد میں مدرسہ رگی ایک شخص شرف نامی نے قائم کیا۔ پچھلے چار پادشاہان یوڈس کے زمانہ میں طبقہ اوسط کی انگریزی زبان انگلستان میں تحریراً و تقریراً استعمال ہی ملکہ الزبتہ کے عہد میں انگریزی جدید پیدا ہوئی جو جسے اب تک برابر جاری ہے۔ مارلو اور شیکسپیر شاعر کمرانی و مضحکات شائع ہونے سے پیشتر چھوٹی چھوٹی مثنویان مشہور ہوئی تھیں اور ان کے مصنفین میں جان ہی وڈ کا کلام بہت

مطبوعہ خلافت تھا۔ شاعر ہنری ہشتم کے اہل دربار میں سے تھا اور اس کا خاص مقصود یہ تھا کہ مذہب کی تھوٹ کی جو مضمی کرے

مشاہیر اہل تصنیف زمانہ پادشاہان یوڈر

در انگریزی طبقہ اوسط

سِر ٹامس مورو ۱۶۸۷ء سے ۱۷۵۳ء تک رہا۔ نثار تھا۔

صدر الصدور ہوا۔ اس کی بڑی تصنیفات

یہ ہیں۔ یوٹوپیا۔ اسین ایک مضمون

خیالی عنوان سلطنت پر لکھا ہوا اور پہلے

یہ کتاب لاطینی زبان میں لکھی تھی

تاریخ اڈورڈ پنجم و سچا رڈ

سوم۔ اس شخص کو ہنری ہشتم

نے مروا ڈالا۔

سِر ٹامس وائٹ ۱۶۵۳ء سے ۱۷۰۷ء تک رہا۔

شاعر غزل گو تھا۔

ٹامس ہاورڈ امیر سرائی ۱۷۶۷ء سے ۱۷۸۷ء تک رہا

شاعر اور جلا دہندہ نثر انگریزی تھا۔

اس نے ایک خاص قسم کا شعر اٹالیا

سے لاکر انگلستان میں رواج دیا اور وُسْر جِل شاعر رومی کے
بعض دیوان کا ترجمہ پہلے پہل نظم غیر متقنی میں کیا۔ ہنری شتم فراو سوم واولا
ولیم ہنڈیل مدرسہ عالیہ اکسفورڈ کا تعلیم یافتہ
تھا۔ کتب مقدسہ سماویہ کا ترجمہ
انگریزی میں کیا۔ سلسلہ روح میں قریب
شہر انٹورپ کے زندہ جلاد دیا
گیا۔

مایلس کورڈیل سلسلہ روح سے شاعرانہ تلمذ رہا۔
مدرسہ عالیہ کیمبریج میں علوم جمیل
کئے۔ تھی۔ تمام صحیف سماویہ کا
ترجمہ انگریزی میں کیا۔

ولیم ڈنبار شاعر اور اسکات لینڈ کا قلمی
تھا۔ قریب تلمذ کر ہوا۔
پادشاہ اسکات لینڈ کا صاحب
تھا۔ مشنویان پُر از لطائف و
استعارات تصنیف کیں۔ انہیں
سے ڈینس (رقص) اور یونین
اف دی تھسٹل و تہ دی رُوز
(روسل خار گل) بڑی مشنویان ہیں۔

گیون ڈگلاس شاعر اور ڈنجلڈ کا اسقف تھا۔

قریب تیسہ ع کے ہوا اور مشنری
پیلیس آف اونز (بارگاہِ عزت)
تصنیف کی۔ پہلے اسی نو ورجیل
شاعر رومی کے دیوان انڈیا کا ترجمہ
نظم انگریزی میں کیا۔

در زبانِ انگریزی جدید

سرفیلپ سڈنی ۱۶۵۴ء سے ۱۶۵۹ء تک ہا۔ ایک استاد

مستی بہ اسر کیڈ یا تشرین کمی
اشعار بھی تصنیف کئے۔ جنگِ زلفین
واقعہ ندس لندس میں مارا گیا

ایڈمنڈ اسپنسر ۱۵۵۳ء سے ۱۵۹۱ء تک ہا۔ شاعر

جلیل القدر میں اسکا دوسرا درجہ بہ نام
ایرلنڈ کا سکتر تھا اور شہر کلکومین
واقعہ ضلع کورک میں رہتا تھا۔ اہل
تصنیفات میں مشنری فیوری کوئی
(ملکہ حسن آرا) مشہور ہے۔

یہ مشنوی تمثیلات واستعارات سے پُر ہے اور قطعہ بند ہی اور نونو مصرع کا ایک قطعہ ہے۔

کرسٹوفر مارلو..... ۱۵۶۲ء سے ۱۵۹۲ء تک رہا۔ آٹھ

نقلین نظم کین جنہیں سرفاسلر

اور جیو آف مالٹا مشہور ہیں

ولیم شکسپیئر..... ۱۵۶۴ء سے ۱۶۱۶ء تک رہا۔ سلطان

الشعرا ہی۔ شہر اسٹرائٹ فرڈ واقع

دریاے آون میں پیدا ہوا اور وہیں

وفات کی۔ اکثر لنڈن میں رہتا تھا۔

۱۵۶۱ء اور ۱۶۱۲ء کے درمیان میں

پینتیس^{۳۵} نقلین نظم کین اور

گیت بناؤ اور حکایات بھی نظم کین

سروالڈر ریڈی..... ۱۵۵۲ء سے ۱۶۱۸ء تک رہا۔ جوانی میں

اشعار کہے اور علم سیاست میں

میں کتابیں تصنیف کیں۔ بارہ برس

زیادہ محبس واور میں قید رہا

اور تاریخ العالم کی تصنیف میں مشغول

رہا اور سنہ مسیحی سو قریب ۷۰ برس

پیشتر تک کا حال اس کتاب میں لکھا

فرانسس بیکن

..... ۱۵۶۱ء سے ۱۶۲۶ء تک رہا صدرِ کورٹ و

مملکتِ برطانیہ و بحالِ طالبِ بہرہ

سینٹ البنس تھا اور بڑا حکیم و

فلسفی تھا۔ اس کتاب میں تصنیف کیں

جنہیں سے بڑی کتاب انسٹیشن

اف دی سائینس (احیاء العلوم)

ہے۔ یہ کتاب دو کتابوں کا مجموعہ ہے

جنہیں سے ایک کا نام پروفیشنل اینڈ

ادوانسمنٹ اف لرننگ تفصیل

و ترقی علم ہے جو ۱۵۷۷ء میں تصنیف

ہوئی تھی اور دوسری کا نام نو و

اؤر گینم (آلہ العلوم) ہے جو

۱۵۷۷ء میں تصنیف ہوئی تھی

قریب ۱۵۷۷ء کے تین بڑے مصوّر اٹالیا میں ہوئے یعنی ڈوڈا

ولسی۔ سرفیئل ٹشین۔ اور قریب اسی زمانہ کو البرٹ

ڈیوٹر شہر نیورمبرگ میں ہوا مگر انگلستان میں کوئی

صناع مشہور نہیں ہوا چنانچہ اکثر تصویریں پادشاہانِ یوڈر

کی ہیٹس ہولبین کی کمپنی ہوئی ہیں اور یہ مصوّر جرمانی

کا رہنے والا تھا۔

تاریخاتِ سوانحِ علیمراد پادشاهانِ یوڈس

سوانحِ عامہ

| | | |
|----------|----------|--------------------------|
| سنہ وقوع | عمر وقوع | سامعہ |
| ۱۲۹۳ء | | کلمبیس فریڈرک الہند |
| ۱۲۹۳ء | | طاحہ کتہ |
| ۱۲۹۳ء | | طاعات پادشاهانِ انگلستان |
| ۱۲۹۳ء | | فرانسیس برنہم زسپن |

| | | |
|----------|----------|------------------------|
| سنہ وقوع | عمر وقوع | سامعہ |
| ۱۲۹۳ء | | اہل ویلیس کی طرف سے |
| ۱۲۹۳ء | | میر پالینٹ انگریزی میں |
| ۱۲۹۳ء | | شہر یک ہوئے |

| | | |
|----------|----------|------------------------|
| سنہ وقوع | عمر وقوع | سامعہ |
| ۱۲۹۳ء | | ملکہ میوری اولیٰ نوٹلپ |
| ۱۲۹۳ء | | شاہ اسپانیہ شادی کی |
| ۱۲۹۳ء | | میری ملکہ اسکاتلند |
| ۱۲۹۳ء | | قتل کی گئی |

| | | |
|----------|----------|----------------------|
| سنہ وقوع | عمر وقوع | سامعہ |
| ۱۲۹۳ء | | ایسٹ انڈیا کمپنی کو |
| ۱۲۹۳ء | | فرمان شاہی عنایت ہوا |

ممالک مستحصه و مشترعه

| | | |
|-----------|---------------|---|
| ۱۲۹۷ ع | هندی | کیبیت نو برا عظم امپریکا نیمه سیریا |
| ۱۲۵۸ ع | میری | شهر کیلی حکومت انگیزی سے منسل کیا |
| ۱۲۹۲-۹۳ ع | البریٹش | شهر میپوئی فتح ہو کر پور انگریزوں کو قبضہ ہو گیا |

محاربات

| | | |
|--------|--------------|----------------------------|
| ۱۲۸۵ ع | ہندی | جنگ اسٹوک |
| ۱۵۱۳ ع | ہندی | جنگ اینیپریس |
| ۱۵۱۳ ع | ایٹا | جنگ فلورڈن |
| ۱۵۲۷ ع | اڈور | جنگ پنکی |
| ۱۵۸۸ ع | الزبتھ | ہزیت فوج غیر مغلوب اسپانیا |

حدوث و شیوع مذہب پر السلٹ

| سنہ وقوع | عمد وقوع | ساخہ |
|----------|----------|---------------------------|
| ۱۵۱۷ء | | لیوٹھ کے ۹۵ مسکن |
| ۱۵۱۷ء | | ہنری ہشتم |
| ۱۵۱۹ء | | اوسٹ اور علما کی کھولک |
| ۱۵۲۰ء | | سوشل لیزگی میں مناظرہ ہوا |
| ۱۵۲۰ء | | اوسٹ پوپ کا حکنامہ جلایا |
| ۱۵۲۱ء | | ہنری ہشتم کو پوپ نے |
| ۱۵۲۱ء | | ناصر الملتہ خطاب دیا |
| ۱۵۲۵ء | | بادشاہ انگلستان نے |
| ۱۵۲۵ء | | خلیفہ روم سے |
| ۱۵۲۵ء | | نکسن بیعت کی |
| ۱۵۲۵ء | | کورڈیل کا ترجمہ کتب |
| ۱۵۲۵ء | | مقدسہ ساویہ مشترع ہوا |
| ۱۵۲۹ء | | کرنس کا مرتب کیا ہوا نسخہ |
| ۱۵۲۹ء | | کتب مقدسہ کا نقب بہ |
| ۱۵۲۹ء | | المصحف الکبیر شائع ہوا |
| ۱۵۳۹ء | | قانون خونین نافذ ہوا |

یہ ساخہ ملک
جہنمی میں ہے

یہ ساخہ انگلستان
میں ہے

اہل پراسٹنٹین { بریس ٹیک ظلم و تعدی ہوئی
..... میری ۱۵۵۵ء

کلیسا کو انگلستان { بخوبی قائم ہو گیا
..... الریتہ ۱۵۶۲ء

فرقہ پُورٹن (صافیہ) { مسکلت استغنیٰ سے منحرف ہو گیا
..... ایضاً ۱۵۶۶ء

زمانہ پادشاہان اسٹوارٹ

از ۱۶۰۳ء تا ۱۷۰۲ء - ۱۱۱ سال ۶ پادشاہ

جیمس اول (پیر میری ملکہ اسکات لئند) ۱۶۰۳ء
چارلس اول (پیر) ۱۶۲۵ء

سلطنت جمہوری جیمز کمر مومل { ۱۶۴۹ء سے شروع ہوئی
..... ۱۶۴۹ء میں ختم ہوئی
پانچ برس تک ازمہام رہا

چارلس دوم (پیر چارلس اول) ۱۶۶۰ء
جیمس دوم (برادر) ۱۶۸۵ء

ولیم سوم (برادر زاوہ) ۱۶۸۹ء
ملکہ میری دوم (دختر جیمس دوم) ۱۶۸۹ء

ملکہ میری نوذات کی اور اب { فقط ولیم سوم پادشاہ رہ گیا
..... ۱۶۸۹ء

ملکہ این (دختر جیمس دوم) ۱۷۰۲ - ۱۷۰۳ء

باب اول

عبد شاہ جیمس اول

سنہ ولادت ۱۵۶۶ء - سنہ جلوس ۱۵۹۳ء - سنہ وفات ۱۶۲۵ء

جیمس ششم شاہ اسکاٹ لینڈ اس وجہ سے تخت سلطنت انگلنڈ پر بیٹھا کہ وہ شاہزادی مارگریٹ کی نسل سے تھا اور وہ ہنری ہفتم کی بڑی بیٹی تھی۔ نئی رعیت کے خوش کرنے کے واسطے پادشاہ نے چھ ہفتہ کے زمانہ میں دو تیس آدمیوں کو امارت کا درجہ عنایت کیا۔

اوس زمانہ میں اہل انگلستان کے تین بڑے فرقے ہو گئے تھے یعنی اِپسکوپلین - کیتھولک - اور پُورٹن - اور یہ تینوں فرقے پادشاہ کی عنایت خاص کے امیدوار تھے۔

یہ خوب یاد رہے کہ بعدِ مدوٹ مذہب پراٹسٹنٹ کے نصاریٰ کے دو فرقے عظیم ہو گئے تھے۔ دُومَن کیتھولک اور پراٹسٹنٹ۔ جیسے مسلمانوں میں سنی اور شیعہ ہیں۔ دُومَن کیتھولک نصاریٰ قدیم کا نام ہے اور اس فرقہ کے اصول دین میں دو باتیں داخل ہیں اول یہ کہ ہنگام عبادت یہ لوگ کنائس میں حضرت مسیحؑ اور جناب مریمؑ اور حواریین رضی اللہ عنہم کی تصویریں سامنے رکھتے ہیں دوم یہ لوگ پوپؑ کو جناب مسیحؑ کا خلیفہ برحق اور قاسم جنت و نار اور امام و اجدادِ لاطافہ سمجھتے ہیں اور بعض اعتقادات ان کے نہایت خرف ہیں اور ان کا بیان

خارج از بحث ہو۔ پراٹسٹنٹ کے اصول عقائد میں یہ بات داخل ہے کہ تصویرات کا ہنگام عبادت سانسے رکھنا شرک و بت پرستی ہے اور پوپ ہرگز خلیفہ جناب علیؑ اور امام مقرر حضرت علیؑ نہیں ہو۔ پھر اس فرقہ کے بہت سے اقسام ثانویہ ہیں۔ ان میں سے ایک قسم مسلک اسپیکٹیلین ہے اور اس مسلک کو کلیسا یا انگلستان بھی کہتے ہیں اور اس کا نام مسلک استغفی بھی ہے۔ اس مسلک میں قسطنطین یعنی علماء دین کو مارج مقرر ہیں اور ان کی تعلید باعتبار اذکورنا منصب کے فرض ہے چنانچہ سب سے اعلیٰ درجہ ادرچ بپشپ یعنی اسقف عظم کا ہے اور اس کے بعد اسقف اور اس کے بعد و قسطنطین جیسے تمام جماعت اضلاع و بلا و مقبسات و دیہات و اہل فوج وغیرہ اور ان سب قسطنطین و ان کے جماعت کے نام اور اختیارات جدا جدا ہیں مگر اسقفوں کا مقرر کرنا پادشاہ وقت کے اختیار میں ہے۔ اہل انگلنڈ اور اکثر صاحبان انگریز جو ہندوستان میں حاکم ہیں وہ اسی مسلک استغفی یعنی کلیسا انگلستان کے پیرو ہیں اور باعتبار اس مسلک کو انگلنڈ کی دو قسمیں ہیں کینٹو بری اور یورڈلے اور ان دونوں میں دو وقف اعظم مقرر ہیں جن کے ماتحت تمام مارج و مناصب کو اساتفہ و قسطنطین میں پراٹسٹنٹ کا دوسرا فرقہ پریس بنیوین ہے اس فرقہ میں انصرام امور مذہبی علماء دین کا کئی جماعتوں متعلق ہے اور اساتفہ و قسطنطین کے مارج نہیں مقرر ہیں اور نہ مثل پیر و ان مسلک استغفی کو یہ ان کی تعلید فرض جانتے ہیں چنانچہ اکثر مل سکات لنڈ کا یہی مسلک ہے۔ تیسرا فرقہ پیورٹن ہے اس فرقہ کا یہ اعتقاد ہے کہ فقط کلام خدا پر عمل کرنا فرض ہے اور اساتفہ و قسطنطین کی تعلید اہتمام حرام ہے چنانچہ اس وجہ سے اس فرقہ کا نام پیورٹن یعنی خالص الحقیقہ ہو گیا۔ علاوہ ان فرقوں کو اور بہت سے فرقے پراٹسٹنٹ کو ہیں جیسے آئنڈ پینڈنٹ۔ ڈسٹنٹس۔

گو یکونٹس۔ میتھڈسٹ۔ ان سب کا ذکر اس تاریخ میں مجملًا ہے۔

اپنی کیلین کو تو اسپر سحر و سادھا کہ پادشاہ پیشتر ہی سے ہمارے قسطن
کی حکومت مذہبی کا عاشق ہے۔ فرقہ کی تھوٹ کر لوگ یہ سمجھے ہوے
تھے کہ ملکہ میراجی کا بیٹا خواہ مخواہ اپنی مان ہی کا دین پسند کرے گا۔
فرقہ پیورٹن والے یہ آرزو رکھتے تھے کہ پادشاہ نے تو یہ سبیل پر
لوگوں میں تعلیم پائی ہے پس وہ مذہب پیورٹن کو ناپسند نہ کریگا۔
مگر چند ہی روز میں معلوم ہو گیا کہ شاہ جیمس اس بات پر آمادہ ہے
کہ تمام برطانیہ اعظم میں مسلک اسقفی قائم کرے۔ اب برطانیہ اعظم
سلطنت متحدہ (انگلنڈ و اسکاتلنڈ) کا نام ہو گیا تھا۔

سنہ ۱۷۰۱ء میں اکابر و اعظم ہر دو فرقہ عظیم پراسٹنٹ
مقام ہیملٹن کوڈٹ میں برسرِ مناظرہ جمع ہوئے اور اسی
مناظرہ میں پادشاہ کی رغبت بہ نسبت اس طریقہ عبادت کے جو
تابعین مسلک اسقفی کا مختار تھا ظاہر ہو گئی اور چونکہ وہ اپنے
تفقہ و علمیت پر بہت نازان تھا لہذا وہ خود مباحثہ
کرنے لگا اور علمائے پیورٹن کے دلائل کے جواب میں
بار بار یہی کہتا تھا کہ اگر اسقفی کی حکومت نہیں تو پادشاہ
کی بھی نہیں۔ اس مباحثہ کا ثمرہ تقطیہ ہوا کہ صحفِ سادہ کا ترجمہ
ہوا اور سینتالیس قسطن تین برس تک اس کام میں مشغول رہے
(یعنی سنہ ۱۷۰۱ء سے سنہ ۱۷۱۵ء تک)۔ یہ ترجمہ دُومن حروف میں چھاپا گیا

اگرچہ اسکے پیشتر کے نسخے اون حروف میں چھپے تھے جنہیں پُرانے انگریزی حروف کہتے ہیں اور انہیں گیکسٹن جبرامنی سے لایا تھا۔ اس ترجمہ صحیفہ سہاویہ کے سب نسخوں کی ابتدا میں وہ خطبہ لکھا ہے جو اسکے مترجموں نے شاہ جیمس اول کے نام لکھا تھا اور یہی ترجمہ اب تک انگلستان میں عموماً مستعمل ہے۔

جب اہل کیاشھولک نو دیکھا کہ بادشاہ کا یہ ارادہ نہیں ہے کہ مذہب پوائسٹنٹ کو انگلستان سے مٹا دے تو وہ بہت ہی آشفٹہ خاطر ہوئے اور مصمم قصد کیا کہ بادشاہ اور محکمہ امراء و محکمہ عوام پارلیمنٹ کو باروت سے اڑا دیں اور رابوٹ کیٹسبی اور سٹڈ ڈی گینی اوکو سراہ کار بنے۔ الغرض اٹھارہ مہینے تک ان باغیوں نے بادشاہ اور اہل پارلیمنٹ کے اڑا دینے کا سامان کیا اور اگرچہ بہت سے لوگ اس سازش خفیہ میں شریک تھے مگر کسی نے زبان سے نہیں نکالا اور محکمہ امراء کے نیچے ایک تہ خانہ کرایہ کو لیا اور چھتیس پیسے باروت کے اوسمین رکھ دئے اور اونکے اوپر گولیوں اور لکڑیاں بچھا دیں بعد اوسکے تہ خانہ کا دروازہ بے کھٹکے کھول دیا اب تک کسی کو یہ کرب نہ معلوم ہوا لیکن چند روز پیشتر وقت معہود کے امیر مونٹ اپگل کے پاس ایک بے نام کی چٹھی آئی کہ خبردار ابھی پارلیمنٹ کے اجلاس میں نہ شریک ہو جائے گا اور اوس چٹھی میں یہ

حیرت انگیز کلمات لکھے تھے کہ پارلیمنٹ پر ایک بلاغِ عظیم آنیوالی ہے مگر اوسے یہ نہ معلوم ہوگا کہ اس بلا کا باعث کون ہے۔ غرض یہ چھٹی کونسل میں پیش ہوئی اور پیشتر پادشاہ ہی نے قیاساً معلوم کر لیا کہ بلا عظیم سے مراد باروت ہی غرض اوس تہ خانہ کی تلاشی لی گئی تو دیکھا کہ ایک افسر اسپانیہ کا رہنے والا گئی فاکسن نامی غلٹے تیار کر رہا ہے کہ صبح کو باروت میں آگ دیدے۔ غرض جتنے بد معاش اس سازش میں شریک تھے سب دیہات میں بھاگ گئے اور وہاں خوب جی توڑ کر لڑے مگر اونکے ٹکڑے اڑا دے گئے اور ۵۔ نومبر ۱۷۹۵ء اس جرمِ عظیم کی سزا کیواسطے مقرر کی گئی۔ اس سازش کا صرف یہ نتیجہ ہوا کہ بہت شدید قانونِ فرقہ کیٹھولک پر جاری ہوئے اور اوس فرقہ کے کشمکش کو لنڈن میں رہنوی کی اجازت نہ رہی اور نہ کسی کو وکالت اور طبابت کرنے کا اختیار رہا۔ اور کیٹھولک لوگ حفاظتِ قانونی سے محروم کئے گئے یعنی ہر شخص کو اجازت تھی کہ جسوقت چاہے بلا خوفِ سزا اونکے گھروں میں گھس جائے اور اونکے اسباب کو غارت کرے۔

اسکاٹ لنڈ کی حکومت میں جیمس کا مقصودِ عظیم یہ تھا کہ وہاں مسلکِ استغفی جاری کرے مگر اس امر میں کلیسا سے پوسٹ بٹپریس کی جماعت عام نے پادشاہ کا مقابلہ شدید کیا اور وہ کامیاب ہوا۔ مگر ایئر لنڈ سے پادشاہ نے اچھا سلوک کیا

کہ تمام صوبہٴ السٹوڈر داران باغی سے چھین لیا اور جو لوگ بوطنِ اعظم سے وہاں آکر رہے تھے انہیں تقسیم کر دیا اور ایولنڈ کے باشندوں میں سے جو لوگ پادشاہ کے مطیع ہو گئے وہ بھی اس تقسیم میں شریک نہ ہو گئے۔ بوطنِ اعظم سے لوگوں کا شمال ایولنڈ میں جانے بسنا اوس ملک کی سرسبزی کا باعث ہوا اور اوس زمانہ سے اب تک صوبہٴ السٹوڈر ایولنڈ میں اہلِ پراٹسٹنٹ کا مائمن و ماوے ہے۔

شاہ جیمس اپنے مصاحبوں پر بڑا اعتماد رکھتا تھا اور خاصۃً رابرٹ کار جو بعد چند روز کے امیرِ سٹمٹ کے خطاب سے ممتاز ہوا اور جارج اولیس جو خطابِ امیرِ بکننگھم مشہور ہو ان دونوں سے پادشاہ بہت محبت کرتا تھا۔ کار اسکاٹ لینڈ کا رہنے والا تھا اور اگرچہ جوان حسین تھا مگر بد اطوار تھا اور ایک بیگناہ کے قتل میں شریک ہوا تھا اس سبب سے وہ ایسا بدنام ہو گیا تھا کہ جیمس نے مجبور ہو کر اسے دربار سے نکال دیا اور ولیس بھی ایسا ہی بدکار تھا مگر کار سے زیادہ ہوشیار تھا۔ ان مقربانِ پادشاہ کی خوش آمد و چاہو سی ایسے ایسے لوگ کرتے تھے جیسو حکیم بیکن جو اوس زمانہ میں صدر الصدور تھا۔

اس پادشاہ کے اوائلی عہد میں سر والٹر ٹریویل بین

جرم مجسٹراٹس مین مقید ہوا کہ وہ اون مفسدون کا شریک تھا جنہوں نے پادشاہ کی چچا زاد بہن لیڈی ازابلا کو تخت پر بٹھانا چاہا تھا۔ غرض بارہ برس تک ریڈلی قید خانہ میں پڑا رہا اور قید کے پہاڑ سے دن تاسخ العالم کی تصنیف میں کاٹے۔ اس تاسخ میں ابتدا میں مسیحی تک کا حال لکھا ہے اور اب تک لوگ اس کی بہت تعریف کرتے ہیں جب ریڈلی قید سے بتگ آگیا تو اس نے اپنی رہائی کے عوض میں یہ اقرار کیا کہ امویکا نے جنوبی مین ایک سونیکا معدن مجھے معلوم ہے میں پادشاہ کو بتلا دوں گا۔ غرض پادشاہ نے اسے رہا کر دیا اور اس مہم کے واسطے چودہ جہاز اسے عنایت کیے مگر جب وہ ساحل امویکا کے جنوبی پر پہنچا تو اہل اسپانیہ اسے درود سے مانع ہوئے اور کچھ تھوڑی سی لڑائی ہوئی اور قبضہ سیلنٹ ٹامس کہ اہل اسپانیہ کے قبضہ میں تھا جلا دیا گیا۔ جب ریڈلی نئی دنیا سے پھر کر انگلستان میں آیا تو اسپانیہ کے پادشاہ کے خوش کرنے کے واسطے جیمس نے بہت مت شرکت مفسدین اسے قتل کروا دالا۔

نقل سے والٹر ریلی

اس پادشاہ کے عہد میں وہ مناقشہ پارلیمنٹ ہو شروع ہوا جو پادشاہان اسٹوارٹ کے زمانہ کے سوانح عظیم میں سے ہے اور اس نزاع کا انجام یہ ہوا کہ خاندان قدیم اسٹوارٹ سلطنت سے مغزول ہو گیا۔ اس خاندان کے سب پادشاہوں کو یہ جھٹ سوار تھا

کہ کی طرح سے خود سرو مطلق العنان ہو جائیں اور اس خواہش قبیح کو خوشامیون نے اور اشتعالک دی اور خاصۃً پادریون نے کہنا شروع کیا کہ پادشاہ کا حق نسبت سلطنت کے منجانب اللہ ہے اور اسکی شان اسے ارفع ہے کہ وہ کسی قانون کی متابعت کرے چنانچہ ڈاکٹر گول فرایک کتاب تصنیف کی جس میں اس عجیب غریب مسئلہ کے معاذ بہت سی لیلیں لکھی تھیں مگر پارلیمنٹ نے بھی حکومت کی لی اور باصرار کیا کہ یہ کتاب منسوخ کر دی جائے آخر پادشاہ نے اشتہار جاری کیا کہ اس کتاب پر کوئی عمل نہ کرے۔

اب ممبران محکمہ عوام پارلیمنٹ کو دو بڑے ظلموں کی شکایت تھی۔ ایک تو وہی ظلم کہ تھا کہ غلہ وغیرہ پادشاہ کی واسطے ضبط کر لیا جاتا تھا اور دوسرا ظلم یہ تھا کہ پادشاہ حق تجارت بیچتا تھا یعنی سودا گروں سے کچھ روپیہ لیکر بعض اشیاء کی تجارت اون سے منحہ جس کر دیتا تھا اس سبب تمام ملک کی تجارت دوسرے یا اسے کچھ کم و بیش آدمیوں پر منحہ ہو گئی تھی وکلاء رعایا یعنی ممبران محکمہ عوام کا پادشاہ پر یہ دباؤ تھا کہ روپیہ کا دینا دینا اون کے اختیار میں تھا مگر جب اون خون فربہ دباؤ ڈالنا چاہتا تو پادشاہ نے اخذ زر کی نئی نئی تدبیریں نکالیں اور محکمہ اسٹاک چیملبر (ایوان کو اکب) بہت کثرت سے اور شدید جرمانی لینے شروع کئے اور امارت کے خطاب علانیہ بکنے لگے اور ایک نیا درجہ امارت یعنی بکنرٹ کا درجہ ایجاد ہوا اور اسکی قیمت دس ہزار روپیہ مقرر کی گئی۔

پادشاہ اور پارلیمنٹ میں سب امور سے زیادہ اس امر میں مناقشہ ہوا کہ نواب بکننگھم کی وساطت سے چارلس ولیم کی نسبت اسپانیہ کی شاہزادی سے ٹھہر گئی۔ اس نسبت سے شاہ جیمس کو یہ مقصود تھا کہ پادشاہ اسپانیہ کی اعانت سے جنگ نئی سالہ کو موقوف کروادون مگر پارلیمنٹ اور رعایا اس نسبت سے مانع ہوئی اور تین شکایت کی عرضیان ممبران محکمہ عوام نے پادشاہ کو بھیجیں اور ہر عرضی کی عبارت بہ نسبت دوسری کے زیادہ سخت تھی اور ان میں سے آخر کی عرضی میں یہ فقرہ لکھا کہ اپنی مطالب کو آزادانہ عرض کرنا ہمارا موروثی حق ہے اور کوئی پادشاہ اس حق سے ہمیں محروم نہیں کر سکتا۔ یہ عرضی پارلیمنٹ کو روزناموں کی کتاب میں چڑھ گئی اور دوسرے دن پادشاہ نے غیظ میں آکر اس کتاب کو منگوا بھیجا اور اپنی ہاتھ سے اس عرضی کو اوسمیں سے نکال دیا۔ بعد اس کو اس پارلیمنٹ کو درخواست کر دیا اسو اس کو پادشاہ کا معقول تھا کہ جب پارلیمنٹ کسی بات میں زیادہ الحاح و اصرار کرتی تھی تو اس پر درخواست کر دیتا تھا

مگر جس نسبت سے تمام رعایا کو ایسی نفرت تھی اس کا انجام بخیر نہ ہوا۔ شاہزادہ چارلس اور اس پر بکننگھم جیسے بلکہ اسپانیہ کو روانہ ہوا کہ شاہزادہ اپنی دلس کو خود دیکھ لے مگر وہاں اس پر بکننگھم اور وزیر اسپانیہ سے لڑائی ہوئی اور شاہزادہ کی

نسبت چھوٹ گئی۔ اور اس نے یہ حیلہ کیا کہ والد نے مجھے بلا بھیجا
ہوا اور میڈمرائڈ (پاپے تخت اسپانیا) سے بے عجلت روانہ
ہوا اور تھوڑے عرصہ کے بعد اس کی نسبت فرانسس کی شاہزادی
ہنریٹا میرا یا سے ٹھہر گئی۔ آخر پہلی نسبت کے چھوٹنے کا یہ
نتیجہ ہوا کہ پادشاہ اسپانیا سے لڑائی ہوئی۔

۱۶۱۸ء سے ۱۶۴۸ء تک بسبب جنگ ستر سالہ کے
اقلیم یورپ میں تلاطم عظیم برپا رہا۔ اس جنگ کا سبب قریب
تھا کہ فریڈرک شاہزادہ جرمانی اور فریڈرک شاہ اسپانیا
میں ریاست بھیڑیا کی نسبت نزاع تھی اور اکیسویں ستمبر
شاہزادہ موصوف کی طرف تھے اور اعظم پادشاہان کی تھوڑے
پادشاہ اسپانیا کے شریک تھے مگر چونکہ شاہ جیمس کی بڑی بیٹی
الزبتھ شاہزادہ فریڈرک سے منسوب تھی لہذا اسنو تھوڑی سی
فوج داماد کی مدد کو بھیجی لیکن یہ بات اسنے دل سے نہ کی تھی آخر
اس محرمین کامیاب نہوا۔

۱۶۲۵ء میں شاہ جیمس نے بارشہ تپ لرزہ و نفرس
انسٹھ برس کو سن میں انتقال کیا۔ اسکا بڑا بیٹا ہنری انیس
برس کے سن میں مر گیا تھا لہذا منجھلا بیٹا چارلس اسکا جانشین
ہوا۔

ہوا۔ جیمس کی بیٹی الزبتھ اور اوسکا شوہر کہ جہمنی کا شاہزادہ تھا خاندان شاہی بونز کے جدِ اعلیٰ تھے اور یہی خاندان اب مالک تاج و تخت انگلستان ہے۔

اپنی علمیت پر نازان ہونا۔ اپنی بات کی ضد کرنا۔ اور اپنے مصاحبوں کو سر پر چڑھانا۔ یہ عادتیں شاہ جیمس کی قوساوتیں بیان ہو چکی ہیں اب یہ بیان کرنا ہے کہ اوسمیں متضاد اوصاف جمع تھے فرصت کو وقت نوشکار اور مرغ بازی اور میخواری کی صحبتوں میں شریک ہوتا تھا مگر باوجود اس نہو و لعب کے اوسنے کچھ کتابیں بھی تصنیف کیں جنسے اوسے امتیازِ علمی حاصل ہوا۔ گھٹنوں کو ضعیف ہونے سے اوسکی صورت بد قطع ہو گئی تھی اور پوشاک کا اوسے کچھ خیال نہ تھا بلکہ کیفیت رہتا تھا۔

سلاطینِ نیپلور یا شہزادہ فرچسٹن نو کارثم کے عمل کا طریقہ اختراع کیا اور مقیاسِ حرارت اور خرد بین کارواج ہوا اور دوسری بادشاہ کے ابتدا سے عہد میں یعنی سلاطینِ ہادونی حکیم نے یہ بات دریافت کی کہ خون تمام جسم میں سائل و جاری رہتا ہے۔

سلاطین معاشرین

سنہ وفات

فرانس

هنري چارم
لوي سيندم

اسیاتیہ

فلیپ سوم ۱۴۶۶

فلیپ چهارم

سُوْدَان

چارلس نهم
گسٹیو سڈلفس

پاکستان سرزم

| | | |
|-------|-------|-------------|
| ۶۱۴۰ | | محمد سوم |
| ۶۱۴۱ | | محمد اول |
| ۶۱۴۱ | | مصطفیٰ اول |
| ۶۱۴۲ | | عثمان دوم |
| ۶۱۴۳ | | مصطفیٰ دوم |
| | | عمارت چهارم |

شونشا ابن جبرمنی

سُرود کف دوم..... ۱۲ ۱۹

میٹھاس ۱۹۱۹ء

فرط نسل دوم

کتابت ششم ۱۴۰۵

لیونیز دهم ۶۱۹۶۷

اسرار بن ہشتم

باب دوم
عہد شاہ چارلس اول

سنہ ولادت ۱۲۹۷ء - سنہ جلوس ۱۳۲۵ء - سنہ قتل ۱۳۶۹ء

جیمس اول کا منجھلا بیٹا چارلس پچیس برس کے سن میں پادشاہ ہوا۔ اوسنے ہنری چہارم پادشاہ فرانس کی بیٹی ہنریٹا میریا سے شادی کی۔ محاریر کثیر الکصاف کہ پادشاہ سابق کے عہد میں پادشاہ اسپانیہ سے شروع ہوا تھا اب تک باقی تھا۔ اس جنگ کے

صرف کیواسطے شاہ چارلس نے اپنے عہد کی پہلی پارلیمنٹ سے
روپیہ طلب کیا مگر چونکہ اکثر ممبران محکمہ عوام کا مذہب پیوسٹن
تھا لہذا وہ ملکہ سے جسکا طریقہ کیٹھولک تھا خا رکھاؤ تھے اور انھوں
نے فقط ۴ لاکھ روپیہ اور فی ٹن اور فی پونڈ کی قدر محصول
ایک برس کے واسطے بادشاہ کو دیا۔ پارلیمنٹ کی اس بے اعتباری سے
اور خاصۃً اس وجہ سے کہ امیر بکننگھم پر اسنے کچھ شتمین لگائی
تھیں بادشاہ بہت غصہ ہوا اور پارلیمنٹ کو برخواست کر دیا اور اپنی
حکومت سے ٹیکس مقرر کئے اور وہ قدیم بدعت یعنی نذرانہ کار روپیہ
پھر جاری کی اور لوگوں کے گھروں پر پھر بٹھانے شروع کئے۔
اب بادشاہ کے بڑے مشیر ملکہ اور امیر بکننگھم تھے۔ ملکہ ہنر چٹا
چونکہ کیٹھولک تھی لہذا پیوسٹن لوگوں سے جلتی تھی اور خوب سری
پر مرتی تھی یہ وصف اسنے اپنے باپ سے پایا تھا اور جب تک
بادشاہ زندہ رہا ملکہ اس خطرناک راہ پر اسے گھریدے گئی جو اسنے
اپنے مقتضی طبیعت سے اختیار کی تھی۔

پارلیمنٹ کا دوسرا اجلاس ۱۶۸۹ء میں منعقد ہوا اور امیر
بکننگھم پر نائش کرنیکی تیاری کی مگر ابھی وہ ایک قانون بھی نہ جاری
کرنے پائی تھی کہ بادشاہ نے اسے برخواست کر دیا اور کوئی تدبیر اسکی
عمل میں نہ آئی اور پھر وہی ناجائز محصول مقرر کئے اور جن لوگوں نے

پہون وچرا کیا قید کیئے گئے۔

قطع نظر اور مشکون کے اب ایک تازہ شکل شاہ چارلس کو پڑی کہ فرانسیس سے جنگ شروع ہوئی اور یہ لڑائی بھی امیر بکنگھم کے سبب سے ہوئی کہ وہ کارڈنل بریشکو وزیر اعظم شاہ فرانس سے لڑا اور بریشکو نے ممانعت کر دی کہ امیر بکنگھم عملداری فرانس میں قدم نہ رکھنے پائے۔ کارڈنل بریشکو کو بڑے بڑے اہم امور مد نظر تھے اور ان میں سے ایک امر یہ تھا کہ اہل پروٹسٹنٹ کو مقبوضہ و مخدول کر لینا اور سنے اور کے مستحکم قلعہ لارڈ ویشیل واقع خلیج بیکلی کا محاصرہ کر لیا مگر جب وہ شہر لارڈ ویشیل کو خشکی کی جانب سے نہ لے سکا تو اس نے اوس بندر گاہ کے وہاں پر آدھی میل ایک بانڈہ بندھوا دیا۔ دو مرتبہ سپاہ انگریزی محصورین قلعہ مذکورہ کے کمک کو گئی اور پہلی مرتبہ امیر بکنگھم سپہ سالار بن گیا مگر قریبیت فوج کے جو اس کے ہمراہ گئی تھی قتل ہوئی اور وہ یوہین پھرایا اور اب اسے بندر گاہ پورٹسموتھ میں دوسری مرتبہ فوج کشی کرنے کا سامان کیا کہ اتنے میں لفٹننٹ فلین نے جسے اس نے فوج سے برطرف کر دیا تھا اس کے پہلو میں کنار ماری۔ بعد اس کو امیر لندسٹی وہ جہازوں کا بیڑا لارڈ ویشیل کو لیکیا مگر وہ بانڈہ ایسا غضب کا تھا کہ کوئی حملہ اس پر کارگر نہوا اور اہل شہر ۱۶۴۸ء

میں برشلو وزیر فرانسیس کے مطیع ہو گئے۔

اوسے سال شاہ چارلس فریئر جلسہ پارلیمنٹ کا منعقد کیا مگر قبل روپیہ دینے کے ارباب محکمہ عوام نے ایک قانون کا مسودہ لکھا جس کا نام عرضداشت حقوق مشہور ہے اور اوس میں یہ لکھا کہ بدون استرضائے پارلیمنٹ پادشاہ کسی قسم کا ٹیکس نہیں مقرر کر سکتا اور نہ بلا تحقیقات کسی کو قید خانہ میں مقید رکھ سکتا ہے۔ غرض بجاں جبر و اکراہ اون لوگوں کے گھروں پر پھراٹھا سکتا ہے۔ اس قانون نے اس قانون چارلس نے اس قانون کو منظور کیا اور محکمہ عوام والے اس قانون کو اہل انگلستان کی آزادی کا دوسرا فرمان شاہی سمجھ کر ایسا خوش ہوئے کہ پانچ پیشکشیں جنگی مقدار قریب چالیس لاکھ روپیہ کے تھی پادشاہ کو نذر دین مگر تین ہی ہفتہ کو زمانہ میں معلوم ہو گیا کہ پادشاہ کو اپنا وراثہ جلعی خاک خیال نہیں ہے۔

غرض جب یہ بے ایمانی پادشاہ کی دیکھی تو ممبران محکمہ عوام بہت چڑچڑائے مگر پادشاہ نے ایک کی بھی نہ سنی آخر اوٹھون نے ایک شکایت کی عرضی لکھنی شروع کی پادشاہ اسمین بھی دست اندازی کو موجود ہوا تب اوٹھون نے کچھ مری کا دروازہ بند کر کے تھل لوادیا پادشاہ نے ہمار کو بلوا کر دروازہ توڑا ڈالا مگر جب ہ اندر گیا تو دیکھا کہ

کچھ ہی پرخواست ہو چکی ہے پس اوسنے تو ممبروں کو جملخانہ بھیجا دیا
جنہیں سے ستر جان الیٹ تھوڑے دنوں میں مر گیا اور ایسا
غصہ ہوا کہ پارلیمنٹ کو فوراً پرخواست کر دیا۔ اب پادشاہ یہ سمجھا کہ انہی ملک کا
انتظام ایسا بگڑا ہوا ہے کہ جو کچھ قوت و لیاقت ہو اوس میں صرف کرنا
چاہیئے اور یہ سوچ کر پادشاہانِ فرانس واسپانیہ سے مصالحت کر لیا۔

گیارہ برس تک (یعنی ۱۶۲۹ء سے ۱۶۴۰ء تک) پارلیمنٹ
کا کوئی جلسہ نہیں منعقد ہوا۔ یہ سانحہ بھی انگلستان کی تاریخ میں بڑا
ونفیر ہے۔ اس گیارہ برس کے زمانہ میں نواب اسٹرنفیلڈ اور
لارڈ اسٹیف اعظم شاہ چارلس کے وزیر اعظم رہے۔ نواب اسٹرنفیلڈ
جگانم نامی و نڈوسر تھا اور مغز لوگوں میں سے تھا جنہوں نے
عرضداشت حقوق کی توثیق پادشاہ سے جبراً کروائی تھی مگر اب
اوسنے پادشاہ کا تقرب اس امید سے چاہا کہ جو اختصاص اقتدار
سرشلکو کو پادشاہ فرانس پر حاصل ہے وہی مجھے پادشاہ انگلستان
پر حاصل ہو جائے۔ اس امید سے اوسنے یہ تدبیر کی کہ محکمہ عوام
سے سلب حکومت کر کے پادشاہ کو خود سر و مطلق العنان کر دے
چنانچہ اس تدبیر کو اوسنے اپنے خانگی خطوط میں بہ لقب کامل لقب
کیا ہے اور فی الحقیقت وہ تدبیر ایسی ہی تھی۔ اوسکا مال یہ تھا
کہ ایک فوج نوکر رکھی جائے کہ وہ خاص انگلند ہی میں رہے اور

اوسکے سامنے پارلیمنٹ وغیرہ کی حکومت نہ چلے۔ غرض جب
۱۹۳۳ء میں نواب موصوف ایولنڈ کا ناظم مقرر ہوا تو پہلی مرتبہ
اوس تدبیر کو امتحاناً عمل میں لایا اور سات برس تک ایولنڈ کے
باشندے اور جو لوگ انگلنڈ سے وہاں جا کر بسے تھے اوسکی حکومت
شرید و غلیظ سے ترسان و لرزان دم بخود پڑے رہے۔ اب
ولیم لاد اسقف اعظم کنٹر بوری کا حال سنئے کہ اوسے کلیسا کی
حکومت متعلق تھی اور اوسکا مسلک قریب قریب مذہب کیتھولک
کے تھا لہذا وہ فرقہ پیورٹن کے اعمال و عبادات سے نہایت
کارہ و متنفر تھا۔

اب اہل انگلستان تین ظالم محکموں کے ظلم میں
مبتلا تھے اور ان تینوں کے منتظم خاصۃً یہی دونوں وزیر تھے
یعنی لاد اسقف اعظم اور نواب اسٹورٹسڈ (محکمہ اسٹار
چیمبرینز) اور ان کو اکب میں بجرم مخالفت اور سلطانوں کو گون پر
جرمانہ اور قید اور قطع اعضا کا حکم دیا جاتا تھا اور جو لوگ اعتقادات
مذہبی میں لاد سے مخالفت کی جرأت کرتے تھے انہیں محکمہ
ہائی کمیشن میں سخت سزا دی جاتی تھی۔ علاوہ ان دو محکموں
کے ایک اور کونسل شہر یورک میں اجلاس کرتی تھی اور اس کا
انتظام نواب اسٹورٹسڈ کے سپرد تھا اور اسے اضلاع شمالی پر

حکومتِ مطلقہ حاصل تھی۔

جتنے ناجائز ٹیکس شاہ چارلس نے مقرر کئے تھے
اون میں سے جہاز کا محصول بڑا ظلم تھا۔ قدیم زمانہ میں یہ دستور
تھا کہ جو اضلاع و قصبات لبِ دریا واقع ہیں وہاں کے لوگوں کو
پادشاہ حکم کرتا تھا کہ اپنے ملک کی حفاظت کے واسطے اپنے پاس
سے جہاز تیار کرو مگر یہ ٹیکس جب مقرر ہوا تھا جب کہ ڈینی مارک
والون نے انگلنڈ پر حملہ کیا تھا اتنی مدت کے بعد اب
میں فیچہ منصف کا علی اور نومی و ٹیل الیعدالہ نے یہ ٹیکس بھر جاری
کیا۔ اگرچہ اس ٹیکس کی کچھ حقیقت نہ تھی مگر لوگوں کو حکام کی انصاف
سے بہت ملال ہوا کہ اول تو یہ ٹیکس لڑائی کے زمانہ میں جاری ہوتا تھا
اب بالکل امن و امان ہے اب اسکا کیا کام ہے دوسرے یہ کہ یہ ٹیکس
اضلاع ساحلی پر مقرر ہوتا تھا اضلاع اندرونی پر کبھی نہیں مقرر ہوا
جیسا کہ اب ہوا ہے تیسرے یہ کہ اس ٹیکس کا روپیہ فوج بحری کو سامان
میں صرف کیا جاتا تھا فوج بری کا کفّل اسے کبھی نہیں کیا گیا چوتھے
یہ کہ یہ ٹیکس فقط پادشاہ کے حکم سے مقرر ہوتا تھا۔ الغرض تین برس
تک تو کسی نے علانیہ فساد نہیں کیا مگر اب جانِ ہیمنڈ نے
کہ ضلع بکننگھم کے سنگتہ مغزین میں سے تھا وٹلس روپیہ کا
ٹیکس جو اس کے علاقہ پر مقرر کیا گیا تھا نہ دیا اور اسکی

تحقیقات محکمہ مال میں ہوئی اور اوس محکمہ کے اکثر رجمن نے جنھیں ہتھیار
کروینے کا اختیار رکھی پادشاہ کو تھا ہیملڈن کے خلاف فیصلہ کیا۔

اس زمانہ میں اکثر شرفائے عالی نسب جنکا مذہب
پیورٹن تھا انگلستان سے نکلے چلے جاتے تھے۔ اونکی آوارہ
وطنی کا یہ سبب تھا کہ لارڈ اسٹیف اعظم کے گونڈے اوس گوشہ نشینی
میں بھی اونہیں چین نہ لینے دیتے تھے اور ناحق اونہیں محکمہ
ہائی کمیشن میں کھینچ لیجاتے تھے اور اونکا اسباب چھین لیتے
تھے اور بڑے عذاب اونپر کرتے تھے یہاں تک ہاتھ پاؤں کٹواؤں
تھے پس کچھ تعجب کا مقام نہیں کہ اگرچہ یہ مظلوم بلارسیدہ اپنی وطن
(انگلستان) کو بہت دوست رکھتے تھے مگر اونہوں نے اصریکاکا
کے وحشت ناک جنگوں میں جاکر رہنا قبول کیا کہ وہاں تو شام کو
عبادت کرنے سے یا خوب جی کھو کر دعا مانگنے سے اونہیں کوئی منع
نہیں گا۔ ہیملڈن اور پھر اور کس و مول جہاز پر سوار
نیوانگلنڈ واقع امریکا ٹو جاتے تھے کہ پادشاہ کا حکم آیا کہ یہ جہاز
نہ جانے پائے۔

اسکاٹ لنڈ کے انتظام میں چارلس فرانسس
باپ کاوتیرہ اختیار کیا کہ جب سلاہ میں وہ اوس ملک میں گیا تو

تیرا اسقف مقرر کئے اور چار برس کے بعد یہ حکم جاری کیا کہ اڈنبرا کے گرجوں میں ایک خاص دعاؤں کی کتاب سے نماز پڑھی جائے مگر جبکہ کلیسائے سینٹ گائیلس میں اسقف اس نئی کتابِ دعوہ کو پڑھنے اٹھا تو ایک شخص جتنی گڈ ٹونے ایک مونڈھا اسکے سر پر کھینچ مارا اور کلیسا میں بڑا ہلچل مچ گیا اور اسقف اور نائب اسقف ڈر کر مارے بھاگ گئے۔ جب یہ بلوئے ہوا تو چارلس نے حکم بھیجا کہ اگر لوگ یوں نہیں مانتے تو سپاہیوں کو حکم دو کہ وہ زبردستی اونے یہ بھی نئی دعاؤں کی کتاب پڑھوائیں تب تو اہل اسکاتلنڈ کو سمیت قومی نے جوش کیا اور دو مہینے کے اندر یعنی فروری سے مارچ ۱۷۳۸ء تک بین مین سے ایسکاٹلینڈ کے اہل اسکاتلنڈ کو ایک عہد نامہ مرتب کرکے اس پر دستخط خود موثق کر دیا۔ اس عہد نامہ قومی کہتے ہیں اور ہمیں یہ لکھا تھا کہ ہم سب پر فرض ہے کہ اپنے ملک (اسکاٹلنڈ) میں مذہب کی تھوٹ کو دوبارہ نہ شایع ہونے دیں گے اور یکدل ہو کر اپنے ملک کے قوانین اور اپنی آزادی اور اپنے بادشاہ کی نصرت و حمایت کریں گے۔ اس ماجرے کے تھوڑے عرصہ کے بعد شہر گلاسگو میں ایک مجلس عام منعقد ہوئی اور اسنو اسقفوں کو زمرہ اہل دین سے خارج کر کے حکومت اسقفی کو اسکاتلنڈ میں موقوف کر دیا۔ پس اس طرح سے تیش دن میں تیش برس کا کھیل مکر گیا اور کلیسا تو اسکاتلنڈ کی بنیاد مذہب پر تیس ٹیڑھیں

پر بہ نسبت سابق کے زیادہ تراستحکام سے قائم ہوئی۔

چارلس کی خوشی تو یہ تھی کہ سرشان اسکاتلنڈ کو ایسا دباؤن کہ پھر کبھی سر نہ اٹھا سکیں مگر وہ یہ کہ ہنونی سے ہر روز وہ تازہ مصیبتوں میں گرفتار ہوتا گیا آخر مجبور ہو کر اس نے ۱۶۷۱ء میں چوتھا جلسہ پارلیمنٹ کا منعقد کیا مگر اہل پارلیمنٹ نے پھر انہیں باتوں کی درخواست کی جسکی سابق میں کی تھی لہذا اس نے پارلیمنٹ کو جلد برخاست کر دیا۔ اب اس نے فقط امرار کی ایک کونسل قرار دی مگر یہ لوگ اپنے ملک کے آئین سلطنت کو خوب جانتے تھے پس یہ وکلاء رعایا سے علیحدہ کوئی بات کیونکر کرتے۔ اس اثنا میں اسکاتلنڈ کی فوج سرداری امیر تونلی حدود جنوبی کوٹے کر گئی تھی اور شہر نیوکیسل کو لے لیا تھا۔

اب چارلس کے عہد کی پانچویں پارلیمنٹ نے اجلاس لیا جو بلقب پارلیمنٹ دراز مشہور ہے کیونکہ یہ انیس برس سے زیادہ رہی اور پچھلے ہی اجلاس میں اس نے امیر انیسٹیفٹ کو ماحوذ کیا اور لاد اسقف اعظم کو قید کیا۔ امیر موصوف کے مواخذہ میں پھر سرگروہ بنا اور اس پر یہ جرم قائم کیا کہ رعایا کی آزادی میں مغل ہوتا ہے۔ الغرض ممبران محکمہ عوام نے

ایک حکمنامہ مشعر جرم و سزا ہی نواب موصوف لکھا اور محلّہ امراء نے بھی اسے منظور کر لیا اب فقط پادشاہ کا دستخط کرنا باقی رہ گیا۔ چارلس نے بہت پس و پیش کیا مگر امیر اسٹریٹنڈ نے ایک خط مین لکھ بھیجا کہ مجھے قسمت پر چھوڑ دیجیے بس اسی پر اس مقدمہ کا خاتمہ ہو گیا (مئی ۱۷۷۷ء)۔ لاکڈ چار برس تک قید خانہ مین کا بعد اس کے وہ بھی قتل کیا گیا۔

نواب اسٹریٹنڈ کی تدبیر کامل کا اثر جو آئرلینڈ پر ہوا وہ سابق مین بیان کیا گیا اب اس اثر کا دفع شروع ہوا کہ اہل کیتھولک نے ایک سازش عظیم کی جس کا ہر تمام قوم مین پھیل گیا صوبہ الستر کے امرا جب کالج اونیورسٹی تھا دوسرے ہی روز آماؤہ فراہ ہوئے مگر ۱۷۷۷ء مین سب سے زیادہ دقت جانگزا یہ ہو کہ متعصبین فرقہ کیتھولک سے اہل پروٹیسٹنٹ کو تیرتیر بیدریغ کیا چنانچہ لکھا ہے کہ چالیس ہزار آدمی اس شہک عظیم مین مقتول ہوئے۔

قریب اسی زمانہ کے دو فرقے عظیم ارباب سیاست کے پیدا ہوئے اور اب تک تمام قوم انگریزان دو فرقوں پر منقسم ہو کر ابھی ایک فرقہ کی حکومت ہو جاتی ہے کبھی دوسرے کی۔ امراء و شرفاء و قسٹس یہ سب تو پادشاہ کی طرف ہو گئے اور دوسری طرف کچھ امیر اور

ایک گروہ عظیم کاشت کاروں اور سوداگروں کا ہو گیا۔ جو لوگ بادشاہ کی طرف تھے اونکا لقب بسبب اونکی ہیبت و سطوت و شہسواروں کے شہسواران ہو گیا اور اسکے خلاف جو فرقہ تھا اوسکا لقب کم ہو گیا ہو گیا کیونکہ اس فرقہ کے لوگ جنکا مذہب پیوٹین تھا چھوٹے چھوٹے بال سر پر رکھتے تھے۔ اگرچہ بعد چند عرصہ کے ان دونوں فرقوں کے نام بدل کر ٹورسٹی اور وہیگ ہو گئے اور پھر یہ نام بدل کر کونسٹینٹین اور لیبرل کے لقب سے مشہور ہوئے مگر ان کے اصول ہمیشہ یکساں رہے۔ ایک فرقہ (یعنی ٹورسٹی) کا تکیہ کلام ضابطہ قدیم ہے دوسرے (یعنی وہیگ) کا ترقی۔ فرقہ ٹورسٹی یہ چاہتا ہے کہ اگلے زمانہ کے رسوم و قوانین جنکے سبب سوانگلستان ایسا سرسبز رہا ہے بحال خود باقی رہیں اور فرقہ وہیگ اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ قوانین قدیمہ میں بعد تدبیر و تعمیق بسیار ہمیشہ ایسے تغیرات کئے جائیں کہ ملک روز بروز زیادہ سرسبز و ترقی پذیر ہوتا جائے۔

۲۲۔ نومبر ۱۸۷۱ء میں بعد مباحثہ بسیار (یہ پچلی لڑائی ان

دونوں فرقوں میں خوب جم کے ہوئی) گیارہ ممبروں کی غلبہ رائے سے ارباب محکمہ عوام نے چاہا کہ ایک عرضی شکایتی لکھی جائے اور اوس میں بادشاہ کی حکومت کی شکایتیں لکھی جائیں۔ بادشاہ نے پارلیمنٹ کو منعقد و آشفہ خاطر پا کر اوسکی تسکین کیواسطے بہت سے

امور کا اقرار کیا مگر اس کے افعال اور اس کے قول کے مکذب ہوئے اور
 ۱۸۴۲ء کی ابتدا میں اس نے ممبرانِ محکمہ عوام میں سے پانچ شخصوں
 کو کہ اس کے بڑے قوی دشمن تھے بہت مت بدخواہی و نمک حرامی
 قید کرنے کا حکم دیا۔ ان پانچ شخصوں کے نام یہ ہیں پیم ہڈن
 ہائزلرک۔ ہوائس۔ اسٹروڈ۔ مگر محکمہ عوام والوں نے
 ان اشخاص کو پادشاہ کو ندیا آخر دوسرے روز وہ فوج لیکر انہیں
 گرفتار کر نیکو کیا مگر قبل اسکے کہ پادشاہ محکمہ کے اندر داخل ہو وہ لوگ
 بھاگ گئے۔ جسدن یہ معرکہ ہوا اس دن تمام شب اہل لندن مسلح
 و مکمل سڑکوں پر کھڑے رہے اور سب لوگ پادشاہ پر بہت جھلائے
 ہوئے تھے کہ اس نے ہماری قوم کو ذلیل کیا ہے۔ آخر پادشاہ دارالسلطنت
 کو چھوڑ کر شہر ٹوٹا میں بھاگ گیا اور ملکہ ہالینڈ میں بھاگ گئی۔

کئی مہینے تک پادشاہ اور پارلیمنٹ میں نامہ و پیام رہا
 مگر انہیں سے ایک دوسرے کا مطیع نہ ہونا چاہتا تھا۔ آخر الامر
 اور باب محکمہ عوام نے حکم کیا کہ پادشاہ فوج کی حکومت چھوڑ دے
 مگر یہ حق (یعنی حاکمیت فوج) بہت قدیم حقوقِ سلطانی میں سے تھا
 لہذا پادشاہ نے اس کے ترک سے انکار کیا اور جنگ خانگی شروع
 ہو گئی۔ اپریل ۱۸۴۸ء میں جب پادشاہ نے شہر ہل میں داخل ہونا
 چاہا تو لوگوں نے شہر کے دروازے بند کر لیے مگر ۲۵- اگست

۱۸۴۲ء میں علم بادشاہی شہر نوٹنگھم میں افراتفری ہوئی اور وہاں
ہزار آدمی اس کے گرد جمع ہوئے۔

بادشاہی فوج کے سپاہی سب شریف تھے اور ساز و سامان
سے درست اور فن سپاہگری میں بہت ہوشیار تھے مگر ان کے پاس
توپ اور میٹرن کم تھا اور روپیہ کے بابت میں بادشاہ کو فضا اپنی فوج
کی خیر خواہی پر بھروسہ تھا۔ پارلیمنٹ کی فوج میں ہر دس سالہ اور جو اگر
بچہ ہوئے تھے اور سب نا تجربہ کار اور غیر تعلیم یافتہ تھے مگر چونکہ
لندن اور وریاے ٹیمس پارلیمنٹ کے قبضہ میں تھا اور محصول
مقرر کرنے کا بھی اسے اختیار تھا لہذا اس لڑائی میں ہر طرح سے
اوسے کو غلبہ تھا۔ فوج شہر سواران کا سوار خود بادشاہ تھا اور
سپاہ کم ویان کا سپہ سالار امیر اسٹیکس ہنر کیا گیا اور بادشاہ
کا بھتیجا شاہزادہ سٹو و پٹرٹ سواران فوج شاہی کا
سردار مقرر ہوا۔ پھلی لڑائی کوہ اچھل واقع ضلع وارلڈ میں ہوئی
مگر کسی فریق کی فتح و شکست نہ ہوئی۔ جاڑے کی فصل میں شاہ چارلس
نے مع فوج شہر اکسفورڈ میں قیام کیا جہاں کے قدیم مدرسہ کے
لوگ ہمیشہ سے بادشاہ کے خیر خواہ ہیں۔ ۱۸۴۷ء کی لڑائی میں تین سو
یادگار ہوئے۔ ایک یہ کہ فوج بادشاہی نے شہر ہوسٹل ٹولے لیا
اور اس زمانہ میں یہ شہر دوسرا لندن تھا اس فتح سے بادشاہ ایسا

جنگ اچھل در میان بادشاہ و پارلیمنٹ
۱۸۴۲ء - ۱۸۴۷ء

خوش ہوا کہ شہر گلووسٹر کا محاصرہ کر لیا مگر جب اسے اس شہر کی فتح
کا یقین ہوا تو امیر اسٹیکس بہت تمام فوج لیکر لنڈن سے آیا اور محاصرہ
ترک کر دیا اور کچھ دنوں کے بعد فوج پادشاہی کو نیوہیری کی پھلی
لڑائی میں شکست دی۔ گلووسٹر کے محاصرہ سے لڑائی کا رنگ بد لگیا
اور پارلیمنٹ کو قوت و غلبہ ہوا اگرچہ ہیمپڈن کا مارا جانا اس پر بہت
دشوار ہوا اور ہیمپڈن آغاز جنگ میں شاہزادہ سٹوہٹ کو
سواروں سے لڑتے مین مارا گیا تھا۔

جنگ اول نیوہیری لڑائی

گرہیمپڈن سے بھی بڑا سپاہی اور سیاست دان
اوس معرکہ میں موجود تھا۔ یہ شخص اولوٹرکس و مول تھا جو اچھل
کی لڑائی میں سواروں کا کپتان تھا اور پارلیمنٹ کی فوج میں لڑا تھا۔
اوس وقت اوسکی عمر چالیس برس سے زیادہ تھے اور مدت تک اوسنے
ضلع ہنٹنگڈن میں جہان کا وہ باشندہ تھا با منج راحت بسر
کی تھی۔ پارلیمنٹ دراز کے ممبروں میں کرومول کی شناخت
تھی کہ جس قطع اور جس رنگ کا فرقہ پیوسٹن کا لباس تھا
ویسے ہی میلے کپڑے وہ بھی پہنتا تھا اور اوسکی تقریر کچھ عجیب طرح کی
اکھڑ اور پریشان ہوتی تھی۔ پیشتر جو پادشاہ کی فتح ہوتی تو کرومول
اوسکی گنتہ سمجھ گیا اور اوسنے دل میں ٹھان لیا کہ تھوڑے ہی دنوں
میں پارلیمنٹ کی گوار دل فوج کو پادشاہ کی کارآزمودہ سپاہ سے

اعلیٰ کردون گا۔ الغرض کس و مومل نے پہلے اپنی ہی رسالہ کو درست کیا کہ وہ اب کرنیلی کا عہدہ پاچکا تھا اور اُسٹین چُن چُن کر ایسے لوگ بھرتی کئے جو بہت متشع اور خدا ترس تھے اور انہیں ایسے حسرت اور عہدہ طریقہ سے قواعد سکھائی کہ چند ہی روز میں وہ کرنیل کس و مومل کی سپاہ آہنی کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

بموجب شرط اس عہد نامہ حلفی کے جو پارلیمنٹ انگلنڈ اور پارلیمنٹ اسکاتلنڈ میں تحریر ہو چکا تھا فوج اسکاتلنڈ جمعیّت اکیس ہزار نفر شروع شدہ میں سرحد جنوبی کوٹے کر کے وارد انگلنڈ ہوئی۔ شاہ چارلس نے بھی کچھ قدرے قلیل دایولنڈ سے منگائی۔ جنوب انگلنڈ میں تو پارلیمنٹ کی فوج نے بسداری امیر ایسیکس کئی مرتبہ شکست کھائی مگر مقام مارسٹن مونس میں سپاہ کم مویان نے باعانت فوج اسکاتلنڈ فتح مبینہ ظفر کمال حاصل کی اور اوسدن کس و مومل اور اوسکی سپاہ آہنی کو سانہ کسی کے قدم نہ ٹکے اور اگرچہ شاہزادہ مٹ و پوٹ اور اوسکے سوار بڑے بڑے زور و شور کے حملوں میں ظفر یاب ہوئے تھے مگر اس لڑائی میں دلاوران فوج پیوسٹن کے حملہ شدید کی مقاومت نہ کر سکے۔ آخر پارلیمنٹ کی فوج نے فتح پائی اور فوراً شہر پیوسٹ اور نیوکسٹل پر قبضہ کر لیا۔ قریب اختتام جنگ خانگی مقام نیو بوری پر دوبارہ

جنگ مارسٹن مورچہ لڑائی کا مقام

لڑائی ہوئی اور اسپین بھی شاہ چارلس نے شکست کھائی۔

چند مدت سے فرقہ پیورٹن کی ایک شاخ انگلستان میں نشوونما پاتی جاتی تھی اور اس طائفہ کا نام انڈیل پنڈلٹینٹ اخباری تھا اور اسکا رئیس کروموول تھا۔ اعتقادات مذہبی میں اس فرقہ کا یہ قول تھا کہ ہر ایک جماعت عیسائیوں کی بجائے خود ایک کلیسا مستقل ہے اور قسطنطین و آساقفہ کی جماعتوں کی اطاعت فرض نہیں ہے اور امور سیاست ملک میں اس فرقہ کی یہ رائے تھی کہ سلطنت شخصی موقوف ہو جائے اور سلطنت جمہوری قائم کی جائے۔ اپنی زمانہ میں یہ فرقہ بلقب پنج گن مشہور تھا اور اسکی کوشش سے ۱۶۴۵ء میں ایک قانون جاری ہوا جسے قانون خود فراموشی کہتے ہیں اور جس میں ممبران پارلیمنٹ کو ممانعت لکھی تھی کہ فوج کی افسر بن کرین پس اس سبب سر امیر اسٹیکس اور نوآب چیپکسٹل فوج سے برطرف ہو گئے اور سر ٹامس فیروکس تمام فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا اور اگرچہ کروموول پارلیمنٹ کا ممبر تھا اسپر بھی وہ نائب سپہ سالار مقرر ہوا اور ب سال او سو متعلق ہو گیا مگر وہ براہ نام نائب سپہ سالار تھانی حقیقت تمام لشکر کا سردار وہی تھا۔ غرض اس نظم نسق سے جو عجیب و غریب فوج مرتب ہوئی جسکی بدو کس و مول سے بڑے بڑے کار نمایان ہوئے اور اگرچہ اس میں شک نہیں کہ اس فوج میں منافق بھی تھے مگر ہر لیڈن اور

ہر سال کے لوگوں سے خلوص عقیدہ و صدقِ نیت کے آثار عیان تھے
چنانچہ تمام افسر اور سپاہی خیموں اور بار کون میں بلا ناغہ ناز کے واسطے
حاضر ہوتے تھے اور نہ وہ جُوا وغیرہ کھیلے تھے نہ شراب پیتے تھے
نہ ناحق قسم کھاتے تھے اور جب وہ لڑائی پر جاتے تھے تو نہ پور کی
تلاوت کرتے جاتے تھے اور اونکی شجاعت کا یہ حال تھا کہ جب
کچھ عرصہ کے بعد وہ انگلستان کی طرف سے برِ اعظم یورپ
میں جا کر لڑے تو بڑی بڑی عمدہ فوجیں اونکے حملہ کی تاب نہ لاسکیں
اور رو بفرار ہوئیں۔

اس جنگ خانگی مین خاتمہ کی لڑائی مقام نینزبی واقع
ضلع نور تھمپٹن مین ہوئی اور اس مین فوج پادشاہی نے شکست
فاش کھائی۔ امیر مونٹ سٹروڈ نے چھ لڑائیاں پے در پے لڑیں
میں فتح کیں اور گویا اوس ملک پر بالکل قابض ہو گیا اور اوسکی فتح
سے پادشاہ کو بھی اوس ملک کی طرف سے کچھ امید ہوئی مگر یہ امید
بہت جلد منقطع ہو گئی اور وہ بد نصیب پادشاہ (جائز لیس)
اکسفرڈ مین بھاگ گیا اور وہاں سے اسکات لینڈ کی فوج میں
بقام نورٹ چلا گیا۔

غرض اس طرح سے پارلیمنٹ ظفریاب ہوئی مگر اب اس کے

ممبروں میں اتفاق باقی رہا تھا اور لڑائی کے زمانہ میں رفتہ رفتہ اونکے دو فریق متضاد ہو گئے تھے ایک فریق تو اہل پورس بٹیرین کا تھا وہ یہ چاہتے تھے کہ بادشاہ کی حکومت فقط محدود ہو جائے مگر دوسری فریق کے لوگ یعنی انڈیپنڈنٹ اسپرٹ آمادہ تھے کہ بادشاہت کو بالکل مٹا دیں۔ چارلس نے اس امید موہوم سے کہ فریق پورس بٹیرین کی اعانت سے مجھے بادشاہت ملجائے گی اسکات لینڈ کی فوج سے فورس لین جاکر پناہ لی اور سپاہ مذکورہ بحبت و بھجوتی اوستے پیش آئی اور عرض کیا کہ ہم آپ کی مدد کو حاضر ہیں مگر بشرطیکہ آپ ہمارے محمد نامہ پر دستخط کر دیں۔ بادشاہ نے یہ امر نہ قبول کیا اور چند مدت کے بعد خود ہی درخواست کر کے اپنی انگلنڈ کی رعایا میں چلا آیا۔ لیکن اہل اسکات لینڈ نے انگلنڈ کی پارلیمنٹ سے کہا کہ ہم بادشاہ کو اس شرط سے حوالہ کرتے ہیں کہ اسکی حفاظت و آزادی کا عہد کر لو اسپر پارلیمنٹ بہت خفا ہوئی اور کہا کہ تم ہم پر شبہ کرتے ہو کہ ہم اپنے بادشاہ کے بدخواہ ہیں۔ پس انصاف کی بات یہ ہے کہ جب اہل اسکات لینڈ نے بادشاہ کو پارلیمنٹ انگلنڈ کے حوالہ کیا تو انھیں مطلق ہم و گمان بھی نہ تھا کہ قصر و ہائٹ ہال میں یہ قیامت برپا ہوگی (یعنی بادشاہ قتل کیا جائے گا)۔

اب بادشاہ کے قتل کا سامان بہت جلد ہونے لگا۔

کس و مول کے پوشیدہ حکم سے کوئٹہ بھی یس نے کچھ سوار
 ہمراہ لیکر پادشاہ کو ہولبی ہوس میں گرفتار کر لیا اور اسے
 قید کر کے قلعہ بہ قلعہ پھرایا آخر کو وہ کسی تدبیر سے بھاگ گیا اور جسیرہ
 وایت میں پہنچا اور اس امید میں تھا کہ یورپ کے کسی ملک میں چلا
 جائے مگر دشمنوں کے یورش سے قلعہ کیڑ سبڑ وٹ میں پناہ لی
 اور وہاں سب جگہ سے زیادہ شدت اوپر کی۔ اہل اسکاتلنڈ
 فرقہ اینڈ پینڈنٹ کی قوت سے کہ روز بروز افروں ہوئی جاتی تھی
 خائف ہو کر سرحد جنوبی کو طے کر کے انگلنڈ میں آئے اور اونکا
 سردار ٹواب ہیملٹن تھا۔ ادھر ضلع اسٹیکس و کینٹ میں پادشاہ
 کے خیر خواہ کنمائے۔ جنرل فیو فوکس کو این لوگین کی گوشمالی
 کو چھوڑ کر کس و مول جلد جلد کوئٹہ کر کشمال میں پہنچا اور ٹواب ہیملٹن کو
 لنگشیر میں شکست دی اور اٹھ تیرا این ایسی حکومت قائم کی جو
 شاہ چارلس کے مخالف و معاند تھی۔

کس و مول کی غیبت میں اہل ہیش ہیش بٹلرین نے اسے اس طرح
 دھمکیا دیں کہ اب تک جماعت کثیر ممبران پارلیمنٹ کی اسی فرقہ سے تھی
 مگر جب کس و مول لندن میں پھرایا تو اسے اس کی دھمکیوں کا جواب
 دندان شکن دیا کہ ۶ دسمبر کو ۱۶۴۷ء میں صبح کو وقت کرنیل پر اینڈ کوئٹہ سوار لیکر
 اونھوں نے قرآن مارا پارلیمنٹ کو چار طرف سے گھیر لیا اور قریب ۱۰۰ ممبران فرقہ

پوس بپیرین کو محکمہ میں نہ داخل ہونے دیا اب کوئی چالیس
 ممبر فرقی انڈینڈ ٹنٹ سے باقی رہ گئے سوا ونون نے دل سے گرو مول
 کی بڑی بڑی خدمتوں کا شکریہ ادا کیا اور اب پادشاہ کے قتل کا منصوبہ
 ہو گیا۔ اکثر لوگ شاہ چارلس کا خون گرو مول کے سر تھوپتے ہیں
 مگر کلام اس میں ہے کہ وہ پادشاہ کے قتل سے مانع بھی ہو سکتا تھا بلکہ
 حسن ظن کا مقتضی تو یہ ہے کہ جیسے افضل المورخین (مھیوم) کا اعتقاد
 ہے ویسے ہی ہم بھی یقین کریں کہ اس ہنگام میں گرو مول نے
 فوج کی خوشنودی کے واسطے اپنی فہم اور اپنی مرضی کے خلاف حرکت
 کی اس واسطے کہ جس حکومت کو اس نے خود ایجاد کیا تھا وہ ایسی ہیڈ
 حکومت تھی کہ بعض اوقات خود اس کا بس کچھ نہ چل سکتا تھا اور جبکہ
 وہ یہ چاہتا تھا کہ فوج ہمیشہ میری مطیع رہے تو اسے بھی کی وقت
 فوج کی اطاعت لازم تھی۔ الغرض کچھ لوگوں نے خود ایک عدالت
 بنالی اور خود ہی اس کا نام دارالانصاف رکھ لیا اور یہ عدالت
 قہر و لیٹ منسٹروں میں پادشاہ کی تحقیقات کی واسطے اجلاس ہوتی
 امرائے عظام نے اس مقدمہ میں کچھ دخل نہیں دیا ہاں قریب شتر
 آدمیوں کے اہل فوج اور اس زمانہ کی برائے نام پارلیمنٹ میں
 اس عدالت میں منصف بن کر بیٹھے اور ایک وکیل بوڈل شام و صرین
 بنا اور گواہ رعایا کی طرف سے وکیل بن گیا۔ پادشاہ کو محکمہ
 سینیٹ جیسے سے لاکر عدالت میں داخل کیا اور یہ جرم اوپر

قتل شاہ چارلس اول: جو خیر کی گئی

قائم کیا کہ آپ نے ظلم و جور کیا اور رعایا سے مقابلہ و مجاہدہ کیا۔ جو ان بان شاہ چارلس نے اس مزخرف عدالت میں کی وہ کبھی نہ کی تھی اور انصاف و رعیت سلطوت شاہانہ اور سکے چہرہ کی جلوہ گر تھی جو حق تعالیٰ نے اس پرست کچھ عنایت کی تھی اور اسے کہا کہ جو عدالت سب قوانین کے خلاف ایجاد کی گئی ہو وہ ہماری تحقیقات نہیں کر سکتی اور ہم پادشاہ ہیں ہماری ملک کا قدیم سے یہ دستور چلا آیا ہے کہ سلاطین و امراء عظام کا محاکمہ و انصاف وہی لوگ کرتے ہیں جو ان کے ہم پایہ و ہمت پر ہوں۔ مگر پادشاہ کی کون سنا تھا منصفان عدالت تو مجھے خود فیصلہ کر ہی چکے تھے سپریم کورٹ روز تک مقدمہ کو اٹھاتے رکھا آخر قتل کا حکم سنا دیا۔

تین روز بعد صدر حکم کے یعنی ۳۰ جنوری ۱۸۵۹ء کو شاہ چارلس عشرت خانہ قصر وھائٹ ہال کے محاذی قتل کیا گیا۔ تختہ قتل پر دو جلا دمنہ پر کپڑا ڈالے کھڑے ہوئے تھے اور اس کے گرد سوار و پیادوں کا ہجوم تھا اور ہزار ہا آدمی دور خاموش کھڑے ہوئے تھے پادشاہ کی تلقین کیواسطے بکسٹن اسقف بھی کھڑا ہوا تھا اور بوقت قتل پادشاہ نے اقرار کیا کہ میرا مذہب پروٹسٹنٹ ہے اور کلیسا و انجیل میرا مسلک مسیحی کا مقتد ہوں اور جنگ خانگی کی معصیت جو میں کسی ہون کیونکہ پہلے پارلیمنٹ کی طرف سے شر ہو ا مگر ان اسکا اقرار کرتا ہوں کہ یہ نواب اسٹریٹھڈ کے خون ناحق کی سزا مجھے ملتی ہے۔ غرض تبر کی ایک ہی

ضرب میں پادشاہ کا کام تمام ہو گیا اور جب جلاد نے اس کا سر خون چکان
بلند کر کے کہا کہ یہ اوس غدار نابکار کا سر ہے تو سب تماشائیوں کو
منہ سے بیساختہ آہ نکل گئی۔

جب قوم نورمن نے انگلستان کو فتح کیا تھا جسے اب تک
پانچ پادشاہ مارڈاے گئے تھے تین لڑائی میں زخمی ہو کر مرے تھے
مگر تختہ قتل پر ایک ہی پادشاہ کا سر جدا کیا گیا جسکی داستان غم ابھی
لکھی گئی ہے۔

شاہ چارلس کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔
بیٹوں کے نام یہ ہیں۔ چارلس ولیعہد جو خطاب چارلس
دوم پادشاہ ہوا۔ جیمس نواب یورک۔ ہنری نواب
گلوسٹر۔ اور بیٹوں کے نام یہ ہیں۔ میٹری جسے شاہزادہ
اسپینج سے شادی کی اور جسکا بیٹا شاہ ولیعہد سوم تھا۔ الزبتھ
جو اپنے باپ کو قتل کے تھوڑے عرصہ کے بعد مقام کیرسبروک میں
مر گئی۔ ہنری پٹا جسکی شادی نواب اوسٹریلیس سے ہوئی۔

شاہ چارلس کے عنوان سیاست اور طرز معاشرت
باخوش و اقارب میں عجب طرح کا تناقض تھا۔ سیاست ملک میں دوام

اوسکے اقوال و افعال کے باعث ہوتے تھے۔ ایک محبت مسلک اسقفی۔ دوسرے ہوس خود سری و مطلق العنانی۔ ہوس خود سری تو اوسنے باپ کی میراث میں پائی تھی اور اوسکی منجھلیے جیمسن دم کو اوسنے بھی زیادہ ہوس خود سری ہوتی۔ اس پادشاہ میں کروڑوں بھی بڑا غضب کا عیب تھا۔ مگر معاشرت باخویش و اقارب کے لحاظ سے اوسمین کئی وصف لائق تحسین و آفرین تھے۔ زوجہ اور اولاد سے وہ محبت کرتا تھا اور صنایع و بدایع علی الخصوص فن مصوری سے بڑا مذاق رکھتا تھا۔ اوس زمانہ کے ایک مشہور مصور و نڈا ایک کی کھینچی ہوئی تصویروں سے جو اوسکا حلیہ ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ رنگ ساؤنڈا۔ آنکھوں سے غربت و حزن عیان۔ بلند ابرو۔ بال لنبے لنبے گھونگروالے۔ موچھیں بڑی بڑی۔ داڑھی ٹکیلی۔

اس پادشاہ کے عہد میں پارلیمنٹ نے پہلے پھل اراضی پر ٹیکس مقرر کیا اور اشیاء ساختہ انگلستان پر محصول مقرر کیا اور یہ جنگ خانی کے مصارف کے واسطے کیا تھا۔ روپےس اور وینڈا کے مصورین ہالند کی اعانت و سرپرستی شاہ چارلس نے کی اور اوسکی عہد میں آکہ مقیاس لہوا ایجاد ہوا اور قہوہ کا استعمال انگلستان میں شروع ہوا اور ڈاک کا ڈچھر پڑا۔

سلاطین معاصرین

فرانس

لوی سیزدهم سنه ۱۹۴۳ع

لوی چهاردهم

اسپانیه

فلپ چهارم

ترکستان و م

عمورت چهارم سنه ۱۹۶۶ع

ابراهیم

سوئدان

گسئیوس ادلفس سنه ۱۹۳۲ع

ملکه کریستینا

شهنشایان جرمنی

فرڈینند دوم سنه ۱۹۳۶ع

فرڈینند سوم

پوپ

اربن هشتم سنه ۱۹۴۴ع

انوسینت دهم

باب سوم

سلطنت جمہوری از سنہ ۱۹۹۹ء تا سنہ ۱۹۷۷ء

عہد اول و کرمول و مولد السلطنت

سنہ ولادت ۱۹۹۹ء - سنہ تقریباً ۱۹۷۷ء در المہامی سنہ ۱۹۵۳ء سنہ ۱۹۵۱ء

اب انگلستان کی سلطنت جمہوری ہو گئی اور گیارہ برس سے زیادہ طرح پر رہی ایک جزیرہ ضعیف پارلیمنٹ و راز کا ایک باقی تھا مگر منصب پادشاہت اور محکمہ امراء پارلیمنٹ قطعاً موقوف کر دیئے اور نظام ملک چالیس ممبروں کی کونسل کے سپرد کیا گیا۔ اس کونسل کا صدرین بریڈ شاہ مقرر کیا گیا اور جان میلن فورڈین سیکرٹری (یعنی وزیر الممالک) اور کرمول اور فوئو فوکس منتظم فوج مقرر ہوئے اور سر ہیری وین کو فوج بحری کا اختیار دیا گیا مگر سچ پوچھے تو کرمول اور اسکی سپاہ سارے ملک پر حکمران تھی۔ نواب ہیملٹن اور دو ہوا خواہان پادشاہ مقتول نے اپنے آقا کا ساتھ دیا (یعنی قتل کئے گئے)

اب کرمول کو تین ہڑشی شکلیں درپیش تھیں۔ ایک یہ کہ فوج کا ایک گروہ کہ امراء و شرفاء کے خون کا مزا چکھ چکا تھا ابھی

باغی ہو گیا اور اوروں کے خون کا پیاسا ہوا اور اپنا نام لولہ تھ
 زخارت گن رکھا۔ کوو مول فی بحال جرات و استقلال سرکشوں
 کو زیر کب۔

ایرلنڈ کو مغلوب کرنا یہ دوسرا اہم اوسے پیش ہوا۔
 جب ۱۷۹۸ء میں وہ خونریزی عظیم ہوئی تھی جسے اوس ملک کا حال نہایت
 متروک تھا۔ اوس صند کہ ایرلنڈ میں پادشاہ مقتول ہو گیا تھا
 کا سربراہ کار تھا اوس ملک کے تمام قلعوں اور گڑھیوں پر قابض
 ہو گیا تھا اور اب فقط ڈبلن۔ ڈرشلی۔ بلفاسٹ۔ شہر۔
 پارلیمنٹ کے قلعہ میں رہ گئے تھے۔ کوو مول ایرلنڈ کا ناظم
 تھا۔ ہوک۔۔۔ آدمی کی فوج سے قریب شہر ڈبلن کے پہنچا۔
 اگرچہ یہ فوج قلیل تھی مگر مغلوب ہونے کا نام بھی نہ جانتی تھی۔
 غرض چھ مہینے میں کوو مول نے ایرلنڈ میں خیر خواہان پادشاہ
 مقتول کی قوت توڑ دی۔ اس لڑائی میں بڑا کار نمایان اوس سے
 یہ ہوا کہ شہر ڈرشلی کو مغلوب کیا قلعہ کو قلعہ تیر تیر بیدار کیا اور شہر کو شہر ویران کر دیا
 اور ہر جگہ کتبہ لکھ دیا کہ لوگوں کو خوف ہو جاوے گا کہ پھرتے تھے اور اوس کا
 رعب ہیبت اوس کے قلوب پر ایسی طاری ہو گئی تھی کہ اب تک ایرلنڈ
 کے جنوب کے لوگ جسکے جانی دشمن ہوتے ہیں اوسے یہ بد عادتیت
 ہیں کہ کوو مول کا قبر تیری جان پر ٹوٹے۔ جب کوو مول

نے لندن کو مراجعت کی تو ایئرٹن اور لڈ کو کو ایئرلند کی حفاظت
و نگہبانی کیواسطے مقرر کیا۔

جب کہ و مول لندن میں پہنچا تو رعایا نے اسکی
خدمات جلیلہ کا شکریہ ادا کیا اور وہ سپہ سالار افواج سلطنت
جمہوری مقرر ہوا۔ جب اہل سکاتلند کو خبر وحشت اثر قتل
شاہ چارلس پہنچی تو بہت نالان ہوئے اور اس کے بیٹے کو پادشاہ
کردیا اور کہا کہ ہم جو آمادہ جنگ ہوئے تھے تو اس واسطے نہ تھے کہ پادشاہت کو بالکل ٹھانڈا کر دیں
اس واسطے کہ مذہب پوس بیپوین کہ ہماری آبا و اجداد کو اس قدر عزیز تھا ہمارے ملک سے نازل نہو جائے
پس اب انھوں نے شاہزادہ نوجوان چارلس کو اسکاٹلند
میں بلایا۔ پہلے تو شاہزادہ نے اسکی دعوت منقبول کی مگر بعد میں خیال کہ
مجھے بھی گناہ ہے کہ وہ بیٹے پوس بیپوین اختیار کرنا پڑے گا اور جواب
مونٹروز کو ہالند سے اسکاٹلند میں بھیجا کہ بلاعات
اہل پوس بیپوین وہاں کے لوگوں سے ہوائے کردادے مگر اسیر موصوفہ
نے شکست کھائی اور گرفتار ہو کر قتل کیا گیا پس اب شاہزادہ چارلس
کو سوا اسکے اور کوئی چارہ نہ رہا کہ اپنے تئیں اسکاٹلند کے
پوس بیپوین لوگوں کے سپرد کرے اور اسنے اس کے عہد نامہ پر
مہر و دستخط کرنا منظور کیا اور دریائے اسپی کی راہ سے اسکاٹلند
میں آیا (۲۳ جون ۱۷۴۵ء) جب شاہزادہ چارلس شہر ڈنبرا میں

پہنچا تو وہاں کے لوگ اوسکے آنے سے بہت خوش مسرور ہوئے۔
 کس و مول نے خبر رو و شاہزادہ موصوف سنکر ایک دن کا بھی قہہ
 نکلیا مگر جب وہ سرحد جنوبی پر پہنچا تو تمام ملک کو دریائے ٹوئیڈ سے
 دریائے فوس تک اُجڑا ہوا پایا اور دیکھا کہ سپاہ اسکاتلنڈ بہ سالاری
 سردار دانا و بیدار مغز امیر لزلئی قریب اڈنبرا کے مورچے باندھے ہوئے
 عازم پیکار ہے۔ یہاں پر کس و مول کی سپاہ آہنی کواکب دشمن
 تازہ و تہیاب سے مقابلہ کرنا پڑا یعنی قحط مین بہستلا ہوتی آخر کس و مول
 نے اوس مقام کو چھوڑ دیا امیر لزلئی نے یہ سوچ کر کہ لڑائی
 نہوا اور دشمن قحط سے تنگ ہو کر بھاگ جائے اوس کا
 تعاقب کیا اور قریب ساحل ڈنبار کے اوس چارون
 طرف سے گھیر لیا اور اب اوسے کوئی چارہ نہ رہا سو اسکے کیا اس
 ذلت کو گوارا کرے کہ اپنی فوج سے ہتھیار رکھو ادے یا حملہ کرے
 مگر حملہ سے کیا ہوتا تھا اسوا سٹے کہ ایک تو سپاہ مخالف خود قوی تھی
 دوسرے بہت استحکام کے ساتھ مورچہ بند تھی آخر کس و مول
 نے یہ ارادہ کیا کہ اسباب وغیرہ کو دریا کی راہ سے روانہ کرے
 اور خود سواروں کو ساتھ لیکر سپاہ اسکاتلنڈ کو بیچ مین
 گھس کر نکل جائے۔ ہنوز یہ امر نہونے پایا تھا کہ سپاہ اسکاتلنڈ
 پہاڑوں سے اتر کر میدان مین بقصد پیکار آئی کس و مول یہ دیکھ کر
 نہایت متعجب و مسرور ہوا مگر یہ حرکت سپاہ اسکاتلنڈ نے اپنی جاہل

جنگ دنبار ۲۷ ستمبر ۱۶۱۷ء

شاہزادہ

مگر مجھے نہیں پاتے۔ آخر ایسے ایسے خطرناک قاموں سے شاہزادہ شہر
شہور ہو کر واقع ضلع سسکس میں پہنچا اور وہاں سے ایک کویلے
کی کشتی میں سوار ہو کر مقام فیکیمپ واقع فرانس میں بخیر و عافیت
پہنچا۔ پس اس طرح سے مملکت اسکاتلنڈ سلطنت جمہوری
انگلنڈ میں شامل ہو کر جنرل منٹ کے سپرد کر دی گئی۔

اب اہل ہالینڈ سے جنگ بحری شروع ہوئی۔ فوج بحری
ہالینڈ کے سردار وین ٹرومپ اور ڈی رابیلو امیر البحر تھے اور
اونکے مقابلہ میں سپاہ انگریزی کا سردار بلیک تھا۔ شروع ۱۷۵۲ء
میں بلیک نے وین ٹرومپ کو قریب پورٹ لینڈ کر شکست
دی اور گیارہ جہاز اور اسکے تباہ کر دیے۔ تب اہل ہالینڈ نے صلح
کی درخواست کی مگر پارلیمنٹ انگریزی نے کمرؤمول کی طبع ملک گیر سے
خائف ہو کر لڑائی کا ختم ہونا نہ منظور کیا کیونکہ پارلیمنٹ جانتی تھی کہ جب تک
فوج بحری اپنے قبضہ میں ہے جیسی تک کمرؤمول کی سپاہ پر اپنا
تباہ ہے مگر کمرؤمول نے بھی ایسی تدبیر کی کہ کبھی خطانہ کر کر کے اپنی
فوج کے افسروں سے باہر کرکھا کہ جس قدر تنخواہ تمہاری باقی ہے اوسکو واسطو
پارلیمنٹ کو عرضی دو۔ جب یہ عرضی پارلیمنٹ میں گذرانی گئی تو اہل پارلیمنٹ
نے بہت تھاہو کر کہا کہ آئندہ سے ایسی عرضیان بغاوت و فساد پر محمول
کی جائیں گی اور اس مضمون کا ایک قانون بنا کر شروع کیا۔ کمرؤمول

تین تہ بند و قحی ساتھ لیکر پارلیمنٹ میں گیا اور انہیں باہر چھوڑ کر
 خود محکمہ کے اندر جا کر بیٹھا اور اب مباحثہ ہونے لگا۔ آخر کرومول اور
 کھڑا ہوا اور اہل پارلیمنٹ کی طرف خطاب کر کے کہا کہ تم نے رعایا پر ظلم کیا
 اور دین کی پھر متی کی۔ جب بعض ممبران پارلیمنٹ اس سے جواب
 دینے کو اٹھے تو وہ ٹوپی پھینکے ہوئے اور اوپر سے ٹھٹھنے لگا اور انھیں
 بہت فحیحت و سیاست کی اور آواز بلند کیا کہ دور ہو یہاں سے
 اور دیانت دار لوگوں کو آئے دو اور جب دس نے زمین پر وجہ پایا
 تو وہ سب بند و قحی اندر گھس گئے اور ایک ممبر پر عصا سے سخت زد کیا
 تھا اس کی طرف اشارہ کر کے کہو کہ یہ کیا ڈھکوسلہ ہے اس نے لہجہ اور
 غرض اب مقابلہ و مجادلہ محض بے سود تھا قصہ الامارۃ پارلیمنٹ بہت جلد
 خالی ہو گیا اور جب کس کرومول جانے لگا تو اوس میں قفل کی کڑی پڑنے
 ساتھ لیتا گیا۔ پس اس طرح سب کچھ لی متبہ پارلیمنٹ دراز کالہ دی گئی
 اور اب پارلیمنٹ کے بدلے ۱۴ ممبروں کی ایک کونسل مقرر ہوئی جس میں
 سب کرومول کے دلی خیر اندیش و ہوا خواہ تھے۔ اس کونسل کا نام
 پارلیمنٹ چیم فروشان ہو گیا کیونکہ اس کا ایک ممبر چیم فروش تھا
 اور وہ سب ممبروں سے پیش رہتا تھا مگر اس محل و مزخرف پارلیمنٹ
 کو تمام قوم انگریز نے چند ہی روز میں تالیان بجا کر نکال دیا اور اب
 تمام حکومت کرومول کی ذات خاص پر منحصر ہو گئی۔
 اب کرومول کو افسران فوج نے حافظ الملک

سب ممبران پارلیمنٹ و ان کے بیٹے

مقرر کیا اور قصر ولیمٹ ملٹس میں ایک تلوار اور تختہ شریف
 اس سے نذر دیا اور اب وہ تخت سلطنت پر شاہانہ لباس پہن کر بیٹھا اور قلم
 عساکر بڑی و بھری مقرر ہوا اور ایک پارلیمنٹ اوپر کھڑا ہے مقرر ہوئی
 اور امور مذہبی میں آزادی شہر کی گئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ گروہ ولی
 کو یہ مقصود تھا کہ پارلیمنٹ کے ذریعہ سے آئین قدیم کے موافق سلطنت
 کروں مگر پہلے ہی مرتبہ اس کے عہد میں جو مجلس پارلیمنٹ منعقد ہوئی تو
 وہ پیہ دینے کے بارے میں اسے اور ارباب محکمہ عوام سے مناقشہ
 ہو گیا اور مہنوز محکمہ مذکورہ نے ایک قانون بھی نہ جاری کیا تھا کہ گروہ ولی
 نے تھا ہو کر اسے درخواست کر دیا اور اٹھارہ مہینے تک اسے سنبھرا کوئی
 جلسہ پارلیمنٹ کا نہیں منعقد کیا۔

اہل ہالڈ سے ۱۹۵۴ء تک لڑائی رہی اب اسے مصاحف

ہر گیا اور یہ مصاحف اہل انگلستان کو موافق مقصود ہوا۔ اور اس میں ایک شرط یہ
 ہوئی کہ شاہزادہ چارلس ہالڈ کی عہداری سے کالہ یا جاوے فتح گروہ ولی
 کی فکر صائب حسن تدبیر کا مقصود تھا جسے اسے ایسی موری حاصل ہوئی انگلستان
 کی شوکت و سطوت دو بادشاہان سابق کے زمانہ میں منضم ہو گئی تھی
 غراب اسے ایسا جلوہ پایا کہ کبھی نہ پایا تھا۔ ملک بڑ بڑ کے دروان
 دریا مدت سے مسافران بحیرہ روم کی جان پر بلا سے برد در مان تھے

اب وہ انگریزی جہازوں کے سامنے کانور ہو گئے اور بادشاہ اسپین نے بڑے بڑے جہازوں کی جانب سے خائبہ خاطر ہو کر ۱۶۵۵ء میں جمعی کا سا زرخیز جزیرہ انگریزوں کو دیدیا اور صوبہ کینگوڈوٹ اور جبال الپس کے قلعہ پرائسٹنٹ ڈوک و مول کی نقل حمایت و کنف حراست میں عیش آرام پایا جو مدت سے اومین نہ نصیب ہوا تھا اور بادشاہ فرانس کا وزیر مکار نیکر سن اوسکی دوستی کا نتیجہ ہوا اور قلعہ ڈنکرک پر فرانس ملک یلجیم کے ٹیوٹرن سپہ سالار فرانسسی نے اہل اسپین پر چھین لیا تھا اب بادشاہ فرانس نے وہ قلعہ انگریزوں کے ہڈ کر دیا۔

مگر اپنے ملک میں کس و مول کو بہت سی مشکلیں پیش آئیں اور اسکی فوج کے اعب سے لوگ اسکی اطاعت کرتے تھے مگر فوج بھی کیسی تھی کہ شکست کا نام نہ جانتی تھی۔ غیر ملکوں میں فتح حاصل کرنے سے کس و مول کے حوصلے ایسے بڑھے کہ اسنے ایک اور محکمہ عوام مقرر کیا اور ایک جدید محکمہ امر ابھی بنانا چاہا۔ امور سیاست ملک میں یہ بہت بڑی خطا اوتے ہوئی کیونکہ امرائے عظام اسے خوشتر سمجھ کر بہت ذلیل و حقیر جانے لگے تھے لہذا مجبور ہو کر اسنے اپنی ساختہ محکمہ امر میں ایسے ایسے بد حقیقت و کم اصل لوگوں کو داخل کیا جسے گاڑی بان اور موچی جنھوں نے اپنے ذلیل پیشے چھوڑ کر لڑائی میں اوسکا ساتھ دیا تھا اور لڑکر ادنیٰ سپاہیوں سے محکمہ امر کو کار فرما بنے تھے (ربہین

تفاوتِ رہ از کجاست تابِ کجاست۔ ستمبر ۱۹۵۶ء میں جو دوسرا محکمہ عوام
 بنا تو اس باب محکمہ نے کس و ممول سے عرض کیا کہ آپ لقب پادشاہ اختیار
 کریں مگر کس و ممول کو اتنی جرأت نہ تھی کہ اپنے تئیں پادشاہ کہواتا
 اور فقط اتنے ہی امر کا استحقاق حاصل کرنے پر کفایت کی کہ میں اپنا
 جانشین خود مقرر کروں گا۔ اتنے ضمناً اس کا عمدہ موروثی ہو گیا کیونکہ
 اس نے اپنے بیٹے ہی کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ مگر جب کس و ممول
 نے اس باب محکمہ عوام سے کہا کہ جن لوگوں کو ہم نے منصب امارت
 عنایت کیا ہے ان میں تم بھی امیر جاؤ تو انھوں نے صاف انکار
 کیا تب اس دوسری پارلیمنٹ کو بھی درخواست کر دیا اور باقی
 زندگی بھر خود بہ نفس نفیس حکومت کی

کس و ممول کے آخری ایامِ زندگی بڑی صعوبت و تلخی سے
 گئے اور سازش پر سازش اسکے آرام میں مغل ہوئی اور اب ایک
 شخص کرنیل ٹائیٹس نامی نے ایک کتاب تحلیلِ الدہم تصنیف کی اور
 اس میں یہ لکھا کہ کس و ممول کا خون حلال ہے اس سبب سے
 اس پر ہمیشہ خوف طاری رہتا تھا ہاشمک وہ چینیچی کی چوڑی اپنے ساتھ رکھتا تھا
 اور کپڑوں کے نیچے ذرہ پھن رہتا تھا۔ اب اس کی قوت بھی زائل ہو
 گئی اور بیٹی کے مزیکا بھی بڑا صدمہ ہوا کہ اس سے بہت چاہتا تھا آخر
 ۳ ستمبر ۱۹۵۶ء کس و ممول نے بعارضۃ تپ لرزہ اس دنیا سے فانی

سے طرفِ عالم جاودانی کے رحلت کی اور اوسدن انتقال کیا جسدن
جنگِ ڈنبار اور جنگِ وُٹس سٹو اوسنے فتح کی تھی کہ اسدن کو وہ تمام
سال مین بیٹھون و مبارک سمجھتا تھا۔ اوسکی زوجہ الزبتھ صلح
ایسکس کے ایک شریف کی بیٹی تھی اور اوسٹو اوسے دیوٹو چار بیٹیاں تھیں
بیٹون کا نام سچا رڈ اور رھنری تھا۔

کہ وُمول بڑا مستقل مزاج اور صاحبِ ہمت تھا۔ اوسکی سرسبزی
اور کامیابی کا سبب یہ تھا کہ فنِ جنگ مین وہ اقصیٰ مدارج کمال پر
فائز تھا اور یہ کمال چالینس برس تک حیتِ خفا مین رہا تھا مگر
اب جنگِ خانگی کے شور و شغب اور تلاطم و انتشار مین بعض
ظہور مین آیا۔ اوسے آتش و نمائش اور تکلفات ظاہری
سے نفرت لگی تھی اور دوست آشتاؤن سے جو دل لگی کرتا
تھا تو وہ بھی روکھی اور نفع سے خالی نہوتی تھی۔ اوسکی صورت
روڑھی اور بھدھی تھی اور میانہ قد تھا آنکھین کربنجی اور
تیز تھیں اور ناک بہت بڑی اور نہایت سرخ تھی اور چہرہ سے
خشونت و ہیبت آشکار تھی اور گفتار و رفتار مین تادمِ مرگ دشتی
اور دہقانیت رہی مگر اس بد صورت قالب مین کیا
طبع عالی اور نفس زکی پنہان تھا اور کیا زُہد و ورع کوٹ
کوٹ کے بھرا تھا۔ گو وُمول کے بعد اسکا بیٹا سچا رڈ

منصب حافظ الملک پر مقرر ہوا مگر جب اتنا بڑا سردار فوج کے سر سے اٹھ گیا تو وہ پھر بغاوت و فساد پر آمادہ ہوئی اور سرچاس ڈنے پانچ ہی مہینے میں استعفاء دیدیا اور اپنے گاؤں واقع چشمنٹ میں چلا گیا اور وہاں ۱۷۷۱ء تک آبر و اوٹ سائش کے ساتھ بسر کی۔

پارلیمنٹ دراز کے چند ممبر جو فرقہ اِنڈِ پِنڈِٹ سے تھے اور جنھیں کہ قومول نے نکال دیا تھا اب افسران فوج نے انھیں پھر پارلیمنٹ میں داخل کیا پھر انھیں آپس میں نزاع ہوئی اور پھر اہل فوج نے قصر الامارۃ پارلیمنٹ سے انھیں نکال دیا۔ وہ وقت بھی انگلستان پر بڑا کٹھن وقت تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ اب وہ زمانہ آئینوالا ہے جبکہ سلطنتِ روم قدیم کی طرح اہل فوج اس سلطنت کا بھی نیلِ ام کرین گے اور جو سب سے زیادہ دام لگاتے کا اوسیکر نام چھوڑ دیں گے اور مشرقی شہسواران یعنی ہوا خواہان شاہ چارلس مقتول و اہل پرین بڑا پرتیج فوج کے خوف سے خصوصیت باہمی بھول گئے۔

مگر فوج کی نا اتفاقی سے ملک بچ گیا۔ اور جب جنرل منٹ کہ بہت دانا اور سنجیدہ شخص تھا... کی فوج لیکر اسکاٹ لینڈ سے لندن میں آیا تو تمام قوم انگریزوں کے مارے کانپ ہی تھی کہ یہ کھٹے اب یہ دار کیا سلوک کرتا ہے پس جب اس نے کہا کہ میری رائے

مین پارلیمنٹ مین مذہب و ملت کی قید نہ رہنی چاہیے تو لوگ کسری خوش ہوئے کہ اللہ اکبر اور اب وہ ممبران پارلیمنٹ جن کا مذہب پوچھیں بٹیرین تھا اور جنھیں کرنیل پرایڈ نے نکال دیا تھا اپنے اپنے مقام پر پارلیمنٹ دراز میں پھر آئے لیکن آخر کو یہ نیک نام محکمہ شکست ہو گیا اور ایک نئی پارلیمنٹ مقرر ہوئی جس کے ممبر اکثر فرقہ شہسواران اور اہل پورٹس بٹیرین سے تھے مگر یہ پارلیمنٹ کا بہنے کو تھی چند اشخاص کی مجلس تھی کیونکہ اسے پادشاہ وقت نے نہ مقرر کیا تھا اور یہ بخوبی ظاہر تھا کہ اہل پارلیمنٹ اور رعایا دونوں کے دل پادشاہ آوارہ وطن دینے چاہتے تھے چارلس کی طرف مائل تھے چنانچہ جب ایک روز سنٹ کے پارلیمنٹ مین کہا کہ چارلس کا قاصد باہر کھڑا ہوا ہے اور منتظر حکم باریابی ہے تو یہ خبر فرحت اثر سنکر اہل پارلیمنٹ نہایت مخطوط و مسرور ہوئے اور بڑی محبت و اشتیاق سے چارلس کو ایک خط مشعر طلب لکھا اور وہ خوشی خوشی اپنے ملک میں پھر آیا۔

اس زمانہ میں فرقہ پیورٹن سے بہت سے فساد

ٹانویہ پیدا ہوئے انہیں سے ایک فرقہ کو ٹیکو کا حال لکھنا ضرور ہے اس فرقہ کا بانی جارج فوکس باشندہ قصبہ ڈریپٹن واقع ضلع لیسٹر تھا۔ یہ شخص کفش دوزی کا پیشہ کرتا تھا مگر اکثر صحیفہ مقدسہ

سماوت کی تعلیم و تدریس میں مشغول رہتا تھا چنانچہ وعظ کرنے کو سب سے
وہ کئی مرتبہ قید بھی پڑا۔ اس فرقہ کو یوگ کے لوگ اب جماعتِ اصفیاء
کے لقب سے مشہور ہیں اور نہایت سادہ رفتار اور جفاکش ہیں اور
اونہیں اور اور فرق پر الٹسٹنٹ میں لباس میں فرق ہو اور کسی قدر
طرز گفتگو میں بھی تفاوت ہے اور طریقہ عبادت بھی ان کا سب سے علیحدہ ہے

سلاطین معاصرین

سنہ وفات

فرانس

..... لوی چار دہم

اسپانیہ

..... فلپ چہارم

سویڈن

..... ملکہ کریستینا

..... چارلس دہم

ترکستان

..... ابراہیم

..... محمد چہارم

شہنشاہانِ جرمنی

فریڈرک سوم ۱۸۵۸ء
لیوپولڈ اول

پوپ

انوسینٹ دہم ۱۸۵۵ء
الگزینڈر دہم

باب ۱۰ صفحہ ۴۶۱

عہد شاہ چارلس دوم

سنہ ولادت ۱۶۳۰ء - سنہ جلوس ۱۶۴۹ء - سنہ استردادِ سلطنت
۱۶۵۰ء - سنہ وفات ۱۶۵۸ء

شروع ۱۶۴۹ء میں چارلس دوم قصر وینسٹ مین پادشاہ
کیا گیا اور اوسے مینے مین وہ شہر ڈوڈس مین وار دہوا اور اپنی
ساگرہ کے دن بہ ترزک و احتشام تمام داخل شہر لنڈن ہوا جسے
اوسدن انگلستان میں خنچی ہوئی ویکہ مین کی تھی تو گون فریادشاہ کی آمد کیوا سطر

شہنشاہ چارلس دوم ۱۶۴۹ء

سرک پر پھول بچھا دئے اور خوشی سے گھنٹے بجائے اور چارلس
 کے باپ کے پرانے ہوا خواہ جو ارج ہل اور نیئر بی کی لڑائیوں میں
 اوسکے ساتھ لڑے تھے مارے خوشی کے رونے لگے۔ کفر مول
 کے اہل فوج نہایت غمگین و غضبناک مقام بلیک ہیپتہ پر کھڑے
 ہوئے یہ تماشا دیکھ رہے تھے مگر کیا کر سکتے تھے کہ ان میں اتفاق
 ہی نہ باقی رہا تھا۔ اس سانحہ عظیمہ کا نام استردا و سلطنت
 مشہور ہو گیا اور کوئی ہنگامہ ایسا نہیں ہوا جو اسکی خوشی میں
 مغل ہو تا۔

شاہ چارلس کے ساتھ اڈورڈ ہائیڈبہرنگسٹن
 میں پھر آیا اور اب وہ ب خطاب نواب کلیرنڈن صدر الصدور
 مقرر ہوا اور چند روز کے بعد اوسکی بیٹی این ہائیڈ کی شادی شاہزادہ
 جیمس سے ہو گئی اس سبب سے اسے خاندان شاہی سوار
 زیادہ خصوصیت ہو گئی۔

منجملہ اُن امور کے جو شاہ چارلس نو ابتداء سلطنت
 میں کئے ایک امر یہ تھا کہ بقیہ آثارِ آئین فیوڈل سسٹم کو بالکل
 محو کر دیا یعنی یہ شرط جو زمینداری میں اب تک باقی تھی کہ ہنگام جنگ
 زمیندار پادشاہ یا اپنورا جہ کی طرف سے لڑے اسے بالکل منسوخ کر دیا

اور اسکے ساتھ اور بدعتیں بھی موقوف کر دین جیسے جرمانوں کا ہونا اور اُمرا کے مرنے کے بعد اوسکے لڑکوں کا پادشاہ کی تولیت میں آجانا۔ دوسرا امر پادشاہ نے یہ کیا کہ کُورومول کے سپاہیوں کو موقوف کر دیا اور اب اونھوں نے چپ چاپ اپنے سابق کے پیشے پھر اختیار کر لئے۔ تیسرا امر یہ کیا کہ انگلستان میں مسلکِ مسیحی از سر نو قائم کیا۔ جو لوگ کہ شاہ چارلس اول کے قتل میں شریک تھے اون میں سے چند ہی اشخاص نے سزائے موت پائی اور نواب اسراگایل کہ اسکاٹ لینڈ کے اہل پیرس بٹیرین کا سردار تھا قتل کیا گیا حالانکہ یہ وہ شخص تھا جسے چارلس نے کم سے کم تمام اسکون میں تاج رکھا تھا اور کُورومول اور اوسکے داماد ایوٹن اور بریڈ شا کے لاشوں کو قبروں سے نکلا کر درخت پر لٹکا دیا مگر جو لوگ کُورومول کی حکومت سے راضی ہو گئے تھے اونھیں ان دی گئی اور جنرل منٹ بخلاب امیر البامارل ممتاز ہوا۔

اس زمانہ میں مقدمات مذہبی بہت ابتر تھے۔ جن لوگوں کو کُورومول نے اس واسطے مقرر کیا تھا کہ پادریوں کو کناس میں وعظ کہنے کی اجازت دین اونھوں نے ضلعوں کے گرجوں میں اون پادریوں کو مقرر کیا تھا جنکا مسلک اینڈ پنڈٹ اور پریس بٹیرین تھا مگر شاہ چارلس اور امیر کلیورینڈن کو ضد تھی کہ

سوا مسلک اسقفی کے اور کوئی طریق نہ جاری رہے اس سبب سے اہل پورس بٹپورین بہت خائف و ترسان تھے اگرچہ اونکے پاس خود پادشاہ کا لکھا ہوا اتراموجود تھا کہ تمہارے عہد نامہ حلفی کے خلاف نہ کرونگا مگر جس شخص کا یہ قول ہو کہ پورس بٹپورین شریفون کا مذہب نہیں ہے اسے اہل پورس بٹپورین کیا خاک امید کھتو۔ غرض یہ تشدد و اختلاف جو آرا و عقائد مذہبی میں واقع تھا اسے مٹانے کے واسطے پارلیمنٹ نے قانون توافق الملہ جاری کیا جس میں یہ حکم لکھا تھا کہ سب قسپسون کو اسقف امام حجت اور صاحب موعظہ مقرر کیا کریں اور سب پادری نماز اور کتاب ادعیہ سے پڑھا کریں جو بالفعل مروج و متداول ہے۔ دو ہزار قسپسون نے اس حکم کی متابعت سے انکار کیا اور اپنے مناصب سے معزول ہوئے۔ اب پارلیمنٹ نے یہ تجویز کی کہ اہل پورس بٹپورین کا عہد نامہ حلفی علی رؤس الاشہاد جلا دیا جائے اور ڈسٹنس یعنی خواجہ یا مخالفین مسلک اسقفی عقوبات شدیدہ میں مبتلا ہوں اور وہ قانون جاری ہوا جس کو پوریشن ایکٹ کہتے ہیں۔ اس قانون کا یہ مفاد تھا کہ ہر کوئی پوریشن کو حکام اور اہلکار اس بات کی قسم کھائیں کہ پادشاہ کا مقابلہ اور عدول حکمی ہر حال میں ممنوع و ناجائز ہو۔ استر واد سلطنت کی خوشی میں لوگ ایسے شرارتجو کہ کسی نے یہ خیال نہ کیا کہ شاہ چارلس کو خود سر و مطلق العنان ہونے

اسی لفظ پوٹیکس یعنی علم سیاست میں وندھیر المنزل کے مصطلحات سے ہیں اور اسکے معنی یہ ہیں کہ وہ جماعت منظمین کی جو بمنزلہ شخص واحد سمجھی جائے اور جسے حسب قانون کسی کام کا انتظام متعلق ہو۔ انگلستان میں ایسی جماعت دو قسم کی ہوتی ہے۔ جماعت اہل دین یعنی اسٹیتس اعظم اور اسقف اور نائب اسقف اور اور مشائخ و مدرج کے اساتذہ و تفسیرین حنفیہ امور دینی کا انصرام متعلق ہوتا ہے۔ اور جماعت اہل دنیا یعنی کار پر ازان سلطنت و اہل کاران ریاست جیسے شہروں کے کوٹوال اور تھانہ دار وغیرہ اور ضلعوں کے ناظم اور چکھ دار اور مدرسوں کے منتظم اور تجارت وغیرہ کے کارخانوں کے مالک اور کارکن اور شفا خانوں کے مہتمم۔ غرض جو جماعت کہ فرمان شاہی یا پارلیمنٹ کے حکم کے بموجب بحیثیت شخص واحد کسی قسم کے امور کے انصرام کی مجاز ہو اس پر کوئٹ پورائش کا لفظ صادق آسکتا ہے۔ پس اب متن کی صحت کو ملاحظہ کیجیے تو معلوم ہو جائے گا کہ چارلس دوم کا یہ مقصود تھا کہ جن لوگوں کو کسی نوع کا دخل امور دینی یا دنیوی میں ہے وہ میرے مطیع و منقاد ہو جائیں اور جو میں کہہ دوں اسے اٹھا و صدقاً کے قبول کر لیں۔ اور یہ بات ہنری ہشتم کے وقت سر پادشاہان انگلستان کو دماغ میں سمائی ہوئی تھی کہ ہم غلّ اللہ اور خلیفہ اللہ میں ہمارے اطاعت سب پر فرض ہے اور اسی خط میں بعض ماسے گئے جیسے چارلس اول اور بعض سلطنت سے معزول ہوئے جیسے جیمس دوم۔ ایشیا کے پادشاہ تو اب تک غلّ سبحانی و خلیفہ سبحانی کہلاتے ہیں اور اپنے تئیں خلق اللہ کی جان و مال کا مالک جانتے ہیں مگر یورپ میں اب یہ بات نہیں ہے وہاں پادشاہ کے اختیارات محدود و محدود ہیں جو پادشاہ اسے تجاوز کرتا ہے رعایا کے ہاتھوں سے خوب ٹھیک بنتا ہے مگر ایشیا کی خلقت میں یہ اُلو المعری اور یہ سمجھت و حمیت اور فہم و فراست کماں ۱۲۔

سے مانع ہو چنانچہ اس کے عہد کی پہلی پارلیمنٹ نے اس کو وادام ایجووے اس قدر محصول متعارف کرانے جس کی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ روپیہ تھی۔ اس رقم میں سے کچھ روپیہ کی بادشاہ نے کچھ فوج نوکر رکھی جسے اس زمانہ میں جنٹلمین آف دی گارڈس (یعنی بادشاہ کی خواصی کے لوگ) کہتے تھے اور اب اس سے لایف گارڈس (یعنی حراس) کہتے ہیں اور فوج دائمی جو اس وقت سے آج تک انگلستان میں چلی آتی ہے اس کی اصل یہی فوج ہے

بسبب اپنی فضول خرچی اور آوارگی کے بادشاہ ہمیشہ مفلس رہتا تھا اور روپیہ لینے کے واسطے اس نے بہت ذلیل ترین کمین چنانچہ اس نے روپیہ کے واسطے شادی کی اور جس عورت سے شادی کی وہ کیٹھرائن شاہزادی پورٹکال تھی جس کا مذہب کیتھولک تھا اور جس کے جہیز میں بادشاہ کو پانچ لاکھ روپیہ نقد ملا اور دو قلعے یعنی ٹینجیر اور مر و گو افریقہ میں اور شہر بہتی ہندوستان میں ملا۔ شہر ڈنکرک جسے گرومول نے فتح کیا تھا اس کو بھی بادشاہ نے شاہ فرانس کے ہاتھ کوڑیوں کے مول بیچ ڈالا اور بادشاہ ہالینڈ سے ناحق لڑائی مول لی اور اس لڑائی کا سبب اس کے سوا اور کچھ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ چاہتا تھا کہ جو روپیہ اس لڑائی کے صرف کیواسطے پارلیمنٹ دے گی وہ میرے ہی قبضہ میں رہے۔

ہالینڈ کی لڑائی کا آغاز تو اچھا ہوا مگر انجام میں پادشاہ
انگلینڈ کو بڑی ذلت ہوئی۔ پچھلے سال انگریزی فوج بحری نے
بسرور می شاہزادہ یوسٹک ساحل سفٹکڑ متصل قریب ٹوسٹوفٹ
کے بڑی لڑائی فتح کی۔ مگر جو روپیہ پارلیمنٹ نے اس لڑائی کے صرف
کیواسطے دیا تھا وہ سب چارلس نے عیاشی اور تماش بینی میں اڑا
ڈالا اور پادشاہ ہالینڈ کے عالی شان بیڑوں کے مقابلہ کو ایسی جہاز
بھیجے کہ سب شکستہ تھے اور کسی کا بادبان تک نہ درست تھا غرض اب
انگلستان نو ایسی ذلت اٹھائی کہ نہ کبھی پچھلے اٹھائی تھی اور نہ بعد اٹھائی
یعنی غیر ملک والوں کی توپوں کی گرج جو اہل لندن نے نہ کبھی پشتِ سنی
تھی نہ بعد سنی وہ اب سنی اور ہالینڈ کی فوج بحری نے شیئرنس کو
غارت و تاراج کیا اور انگریزی جہازوں کو جو بندرگاہ چیکم کو قریب
مقیم تھے جلا دیا اور دریائے ٹیمس کی راہ سے قلعہ ٹلبری تک پہنچ گئی
مگر اہل لندن کی خوش قسمتی سے دریارمین ایسا جزیرہ ہوا کہ ہالینڈ کے
امیر البحر کے جہاز پیچھے بہگئے اور وہ یہی غنیمت سمجھا کہ سلطان البحر
یعنی انگلستان کو اتنی ذلت دی یہ کیا تھوڑی سی ہے۔

۱۷۹۵ء کی گرمی اہل لندن کے واسطے عجب ہلاکت کی فصل
تھی اس قیامت کی و بار نازل ہوئی کہ امراء ماری خوف کو اپنی دیہات
کے مکانات میں بہاگ گئے مگر وہاں بھی پنجہ موت سے جان برہم ہوئے اور

غریب تو ہزاروں مرگتے اولنڈن کے بازاروں میں خالی پڑے پڑے گھاس جم گئی اور تمام شہر میں ایک سننا ہوا گیا اگر کبھی کسی کی آواز سنائی بھی دی تو مردوں سے بھرے ہوئے چھکڑوں کی چرچراہٹ۔ جو لوگ باہر میں مبتلا ہوتے تھے وہ اپنے مکانوں کو بند کر کے دفع ہلاک کے واسطے اونپر صلیب سچی کا نقش بنا لیتے تھے اور اکثر یہ کلمات بھی لکھ دیتے تھے کہ خداوند اہمپر رحم کر۔ ان مکانات بلا رسیدہ میں سوا چند خدا پس پادریوں اور طبیبوں کے کسی کو جانکی جرات نہوتی تھی اور اوس ہوا فاسد میں وہ اس اطمینان سے پھرتے تھے کہ گویا اونکے پاس کوئی طلسم یا حرز تھا۔ یہ دستور ہے کہ جس شہر میں و بار آتی ہے وہاں کے لوگوں میں آدمی اور شدید گناہ کرنے لگتے ہیں اور جب موت سر پر کھڑی ہوتی ہے تو اور زیادہ شراب میں پی پی کر ہنگامے کرتے ہیں چنانچہ ہنگام نزول بلا لنڈن میں بھی یہی کیفیت ہوئی۔ لاکھ آدمی سے زیادہ اس و بار سے ہلاک ہوئے اور جسے پھر کبھی ایسی بلا عظیم مملکت برطانیہ پر نہیں نازل ہوئی۔

اس و بارے عظیم کمرس من کے بعد لنڈن میں اس زور و شور سے آگ لگی کہ خدا کی پناہ۔ یہ واقعہ شب یکشنبہ ۲ ستمبر کو ہوا اور اگرچہ اوس زمانہ کے لوگوں کو یہ گمان تھا کہ یہ حرکت کیسے تھوٹک لوگوں کی ہے مگر اب اکثر کو یہ یقین ہے کہ یہ آگ اتفاقاً لگ گئی تھی۔ لنڈن کے مشرقی

سے سے یہ آگ شروع ہوئی اور چونکہ ہوا تیز چل رہی تھی لہذا پرانے پرانے چوبی مکانات میں آگ جلد پھیل گئی اور ایک ہفتہ تک ساڑھے محبس ٹاور سے مقام ٹمپل تک دھڑ دھڑ جلا کیا یہاں تک کہ مشہور ہے کہ اس آگ کی روشنی جبال چوٹی سے معلوم ہوتی تھی۔ الغرض اس آگ سے کہ نمونہ آتش غضب آہی تھا نو اسی گرجے اور تیرہ اسے مکانات سے زیادہ جلا کر خاک ہو گئے اور کلیسائے قدیم سینٹ پال بھی جل گیا اور اسکے کھنڈر میں سر جی معمار مشہور نے وہ عالیشان گنبد بنایا جو لندن کے مکانات دوداؤد سے ہمارے بلند نظر آتا ہو۔ مگر سچ پوچھو تو یہ آگ بھی مثل اور آفات آسمانی کے ظاہر میں تو آفت عظمیٰ تھی لکن درحقیقت نعمت عظمیٰ تھی۔ چنانچہ ایک فائدہ اس کے سب سے یہ ہوا کہ اوس و با عظیم کے آثار و علامات جو تنگ کوچوں اور غلیظ مکانات میں باقی رہ گئی تھیں وہ بھی اس آگ نے بالکل مٹا دیے اور بہت سی مقامات لہ صد ہا برس سے تاریک اور تنگ پڑے ہوئے تھے اس آگ کے تصدیق سے انھیں روشنی اور ہوا نصیب ہوئی اور نئے نئے مکانات اور چوڑی چوڑی سڑکیں بنیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض و استقامت میں تخفیف شروع ہوئی۔ اس آتش عظیم کی یادگاری کے واسطے ایک برج رفیع شہر لندن میں بنایا گیا جو اب تک موجود ہے۔

یہ پساٹ اسکاتلند میں ہیں اور لندن سے بیسویں میل کے

فاصلہ پر ہیں ۱۲۔

کس و مول کے عہد دولت میں جبکہ فرقہ پیوسرائی کا وضع
 و تقویٰ خوب چمکا ہوا تھا بٹ تراشی اور مصوری گویا انگلستان
 سے مفقود ہو گئی تھی کیونکہ متورعین و عباد پیوسرائی کے زعم میں
 ان فنون سے بوسے بت پرستی آتی تھی اور اس زمانہ میں کھیل اور
 تماشہ علی الخصوص تماشہ گاہوں میں شبیہ بنی اور ریحہ پرشکاری کتنی چھوڑی
 کی ممانعت ہو گئی تھی اور وہ لہو و لعب شروع ہو گیا مٹی اور عید و ولادت
 جناب مسیح کو ہوا کرتے تھے اور انکی بھی ممانعت قطعی ہو گئی تھی کس اب
 جو بعد استرداد سلطنت لوگ ان قیود و حدود شدیدہ سے آزاد
 ہوئے تو عیاشی کی افراط کر دی چنانچہ خود پادشاہ کابل اور اباش
 تھا اور حسین و طریف و بدکار عورتوں کی صحبت میں رہتا تھا اور انھیں
 پادشاہ سے اس قدر رسوخ ہو گیا تھا کہ امور سیاست میں اکثر دخل
 ہوتی تھیں۔ غرض حرام کاری ہر طرف پھیلی ہوئی تھی اور ممبران پارلیمنٹ
 کی ایمانداری کا یہ حال تھا کہ انہی اسے فروخت کرتے تھے۔ اسی زمانہ
 سے یہ رسم نکلا کہ تماشہ گاہوں میں بعض مواقع پر عورتیں شبیہ بنی میں
 اور جو مثنویان اس زمانہ کی تصنیف کی ہوتی ہیں جنکے مطابق عورتیں
 شبیہ بنتی تھیں اور انکی عبارت اور مضامین میں اس قدر فحش بھرا ہوا
 ہے کہ انھیں پڑھنے سے کراہت آتی ہے۔ غرض حرام کاری کا
 ایسا زور و شور تھا کہ پادریوں نے بھی اسکے دفع کرنے میں
 کما حقہ کوشش کی۔

ایرلینڈ میں قوم سیکسن اور قوم سلٹ میں اب تک فساد
 و عناد چلا جاتا تھا اور منشا فساد زمین کی تقسیم تھی۔ جب کوؤمول
 حافظ الملک فرانس ملک کو فتح کر کے اپنے بھائی ہنری کوؤمول
 کو وہاں کا ناظم مقرر کیا تھا تو وہاں کے کیتھولک لوگوں نے زمیندار یا
 چھین کر اپنے ہم مشرب یعنی پیوٹریٹن لوگوں کو دیدی تھیں اور انھیں
 کو وہاں بسا دیا تھا۔ اب شاہ چارلس نے چاہا کہ ان بیچاروں
 کو انکی غصب شدہ زمیندار یوں میں سے کسی قدر مسترد کر دے اور اس غرض
 سے ایک تازہ قانون بند و بست جاری کیا مگر اسے بھی اس ملک
 کی اصلاح نہوئی کیونکہ کئی ہزار اہل کیتھولک اس کے حقوق منسوبہ
 کی مکافات بہت قلیل کی گئی بلکہ کچھ بھی انھیں نہ دیا اور وہ چارلس
 کی نا انصافی کی شکایت کرتے ہوئے فرانسیس اور اسپانیہ
 میں چلے گئے۔

اہل سکائٹ لینڈ پر یہ بڑی مصیبت کا زمانہ تھا۔
 سابق میں بیان ہو چکا ہے کہ شاہ چارلس اور نواب کلیرینڈن
 اسپر آمادہ تھے کہ مذہب پر نہیں بٹھوریں گے اور اس ملک میں بیخ و بن
 سے اکھاڑ ڈالیں اور مسلک اسقفی کو وہاں بستی حکام تمام قائم کریں
 اس گمن کا ایک پادری جیمس شارپ نامزد نہیں مل گیا۔ یہ پادری لائق
 آدمی تھا مگر حق و باطل سے اسے کچھ بحث نہ تھی اور اس اہل یونین بٹھوریں

نے اپنے مقدمات کی پیروی کے واسطے لنڈن بھیجا تھا۔ وہاں جا کر
 اوسنے اپنے محسنوں سوداگی اور اون سے منحرف ہونے کے صلہ میں
 چار لکس نے اوسے کلیسائے سینٹ انڈروز کا اسقف اعظم
 مقرر کر دیا۔ ایسے ایسے انعامات شاہی کی طمع میں نو شخص اور فرقہ
 پوئس بٹلویئ سے چار لکس کے اغوا میں آگئے اور منصب اسقفی
 پایا۔ نواب لیڈرٹیل کہ کسی زمانہ میں یہ بھی پادری شارپ کا اہم
 مشرب تھا یعنی پوئس بٹلویئ تھا اب مرتد ہو گیا اور اوس مذہب
 کا عدوئے جان ہو گیا اور پادشاہ نے اوسے اسکاٹ لنڈ کا
 چیف کمشنر مقرر کیا اور جن لوگوں نے مسلک اسقفی کے موافق
 عبادت کرنے سے انکار کیا اونپر سپاہی تعینات کر کے زبردستی جبراً
 لئے اور اکثر لوگوں کے مکانون پر پھرے بٹھوادئے یہاں تک کہ جب
 اونسے ایک ایک کوڑی وصول کر لی جب اون بیچاروں کی جان
 چھوڑی۔ آخر کھلکھلایٹ کے زمینداروں نے بلوے
 کر دیا اور قریب ہزار آدمی کے ایڈیل کو روانہ ہوئے مگو جنرل
 ڈیلنرٹیل نے اونھیں مقام مرلین گراپن پر قریب کو ہمائے
 پینٹ لنڈ کے شکست دی۔ بعد اوسکے بہت سے اہل پوئس بٹلویئ
 قتل کئے گئے اور ایسی ایسی سخت مراثیں اونھیں دیں کہ معاذ اللہ چنانچہ
 اشدّ عقوبات یہ تھی کہ ٹانگ پر لکڑی کے موزے چڑھا کر بڑی بھاری
 موگرے سے لوہے کی میخیں ٹھوک دیتے تھے یہاں تک کہ گوشت و

بغاوت و شکست زمینداران اسکاٹ لنڈ و ہنگارنگستان

استخوانِ سُرمہ ہو کر ایک خون کا لٹخہ ہو جاتا تھا مگر سُبْحَانَ اللہ اون لوگوں کی شجاعت و حمیت دیکھا چاہیے کہ باوجود ان عقوباتِ شدیدہ کے وہ ایک ہاتھ میں صُحُفِ سماویہ اور دوسرے میں تلوار اور طینچہ لئے ہوئے میدانِ مین آ کر نمازِ جماعت پڑھتے تھے اور جون جون ظلم و تعدی اوپر زیادہ ہوتی جاتی تھی وُون وُون اونکا غلو اور خلوص بڑھتا جاتا تھا

گوپی چار دہم پادشاہِ فرانس کی طمع ملک گیری نے مدت سے یوٹراپ مین تلامطم ڈال رکھا تھا اور اب اسے ملکِ نِڈرلینڈس نے نیکی ہو س ہوئی کہ اس ملک کا زوجہ کی جانب سے اسے کچھ استحقاق بھی تھا۔ پادشاہانِ انگلستان و سوئیڈن و ہالینڈ نے یہ سمجھ کر کہ تمام سلاطینِ یوٹراپ کی مقدارِ حکومت برابر رہے اور پادشاہِ فرانس کو اورون پر غلبہ نہو جائے اس کے مقابلہ پر اتفاق کیا۔ اس اتفاق کو اہل تاریخ کی اصطلاح میں اتفاقِ سلطنت کہتے ہیں اور یہی امر کہ پاپہ حکومت ہر پادشاہ کی جانب برابر ہو بہت سے ہنگاموں کا منشاء ہوا جنکا حال آئندہ لکھا جائے گا۔ غرض اس اتفاقِ سلطنت سے رعایاے انگلستان بہت خوش ہوئی اور چارلس اس سے بہت عزیز ہو گیا مگر افسوس ہے کہ اسے اسکی خبر نہ تھی کہ ہم سے کیا تریب ہو رہا ہے اور پادشاہِ سلامت اپنی عزت میں

بٹ لگار ہے ہیں۔ چارلس ظاہرین تولوی کا دشمن بناتا تھا مگر پیرڈ
 اوسکا ملک غارتھا اور بیٹل لاکھ روپیہ سالانہ اوستے پنشن پاتا تھا اور دونوں
 پادشاہوں میں نامہ و پیام ہو رہا تھا اور ایک عورت فرانسسی صیدم
 کارول نامی کہ نہایت حسین تھی اوکے درمیان میں واسطہ تھی۔ تھوڑے
 ہی دنوں میں اس عورت نے پادشاہ کا دل لہجھا لیا اور رئیس پوٹسٹم
 کا خطاب پایا۔ قصہ مختصر شہر دوور میں شاہ چارلس نے پادشاہ
 فرانس سے خفیہ معاہدہ کر لیا اور شرط معاہدہ یہ قرار پائی۔ اول چارلس علی
 روٹس لاشہاد یہ اقرار کرے کہ میرا مذہب کیتھولک ہے۔ دوم وہ
 تولوی کی طرف سے ہالینڈ کی سلطنت جمہوری ہوگی۔ سوم وہ تولوی
 کے دعوے کی نسبت سلطنت اسپانیہ کی تائید کرے۔ اس کے عوض میں شاہ فرانس
 نے چارلس سے یہ اقرار کیا کہ میں بہت سا روپیہ آپ کو دوں گا اور اگر آپ
 کی رعایا فساد کرے گی تو اسے دفع کرنے کے واسطے فوج دوں گا۔ تو اب
 کلیئرنگ آف نو پادشاہ کی اس بے ایمانی اور بے حیثیتی کا بہت شکوہ کیا آخر
 مور و عتاب سلطانی ہوا اور آزر وہ خاطر ہو کہ یہ اعظم یوسٹ
 میں چلا گیا۔

اب پنج شخص پادشاہ کے مشیر اور ان پانچوں
 کے نام کے پہلے حرف سے لفظ کیٹال مرکب ہوئے اور ان کی کیتال
 ہو گیا۔ اوکے نام یہ ہیں۔ کلیئرڈ۔ آرلنگٹن۔ بکنگھم۔ ایسٹلی

لاڈر ٹریل۔ ان اصحابِ خمسہ کی صلاح ایسی بد تھی اور لوگوں کو
اسے ایسی نفرت تھی کہ اوس زمانہ سے انکے لقب یعنی لفظ کیبکال
کا اطلاق کئی متفقہ آدمیوں کے جیسے پہ ہوتا ہے جو کسی سرکار میں اپنے
رسوخ کے واسطے لوگوں کو لڑوا کر تے ہیں۔

۱۷۹۷ء میں اہل ہالینڈ سے پھر لڑائی شروع ہوئی۔ ادھر
انگلستان سے ایک بیڑا جازون کا روانہ ہوا اور دھڑلوی شاہِ فرانس نے
دریائے دھاین سے عبور کر کے ممالکِ متفقہ ہالینڈ کو
ماخت و تاراج کیا مگر اہل ہالینڈ نے اپنے سردارِ شجاع ولیعہ
شاہزادہ ارنج کے حکم سے باندہ کاڈتے اور سمندر کا پانی جوش مارتا
ہوا ملک میں بھر گیا اور شاہِ فرانس کی فوج اپنی جان لیکر بھاگی۔
اسکے بعد بھی ان پادشاہوں میں لڑائی یہی مگر ۱۷۹۷ء میں مقام
نیمکن پر مصاحم ہو گیا۔

چارلس کی اور یہودہ حرکتوں میں سوا ایک بے غیرتی کی
حرکت یہ بھی تھی کہ اوسنے خزانہ عامرہ بند کر دیا۔ لنڈن کے
سناروں اور اور دولت مند تاجروں نے ایک کروڑ تیس لاکھ روپیہ
آٹھ یا دس روپیہ سیکر پر پادشاہ کو قرض دیا تھا اور اس روپیہ کی
ضمانت میں اوسنے محاصلِ ملکی لکھ دئے تھے۔ ایک دن اون بھارون

بڑی بے اعتنائی سے پاوشاہ نے کھلایا سچا کہ اصل روپیہ تھیں نہ ملے گا
فقط اس کے سود پر اکتفا کرو۔ یہ پیام حیرت فرجام سنکر سارا شہر ہراس
ہو گیا اور جب سود اگروں سے اوروں کا روپیہ نہ ادا ہو سکا تو انھوں
نے داد و ستد موقوف کر دی اور کچھ عرصہ تک تجارت میں بڑی اتری ہی
غرض یہ سب کچھ ہوا اگر پاوشاہ ذرا بھی نہ پسچا بلکہ اور خوش ہوا کہ تماش بینی میں
اُڑانے کے واسطے مفت کار روپیہ ہاتھ لگا۔

جب سے لنڈن میں وہ قیامت کی آگ لگی تھی جس کا ذکر
سابق میں ہوا جسے لوگوں کو فرقہ کیٹھولٹک سے عداوت زیادہ ہوتی
جاتی تھی۔ اوکی عداوت کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ شاہزادہ یوسٹ نے
بالاعلان اعتقادات مذہب کیٹھولٹک کا اقرار کر لیا تھا اور یہ بھی
اکثر گوگمان تھا کہ پادشاہ دل سے اپنی مان کے مذہب کا معتقد ہے۔
غرض مذہب کیٹھولٹک کو سدباب کو واسطہ پارلیمنٹ فرسٹ ایکٹ لینے
قانون آزمائش جاری کیا جس میں یہ حکم لکھا تھا کہ کل عہدہ داران سرکاری اسبات
کی قسم کھائیں کہ ہم مسئلہ قلب المابیت کو باطل جانتے ہیں۔ اس

سابق میں لکھا گیا کہ یہ مسئلہ منجملہ اصول عقائد مذہب کیٹھولٹک کے ہوا اور اسکو منویہ میں کہ پادری
کو دعا پڑھنے سے روٹی اور شراب مقبول المابیت ہو کہ حقیقتہً لامحراز اور استعارہً جناب مسیح کا گوشت بخون
ہو جاتے ہیں معاذ اللہ اس سخافت عقیدہ و خرافت عقل کو دیکھا چاہیے کہ مرتبات و برہنات
اولیہ کے خلاف اعتقاد کرتے ہیں نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ ۱۲۔

قانون سے تمام اہل کیتھولک عہدہائے سرکاری سے خارج ہو گئے اور شاہزادہ یوسٹ بھی فوج بحری کی سپہ سالاری سے معزول ہوا۔ بعد اوسکے ایک ہر کردار ناہنجار پادری ٹائیس اولس نامی نے یہ خبر مشہور کر دی کہ یوپ نے لوگون سے سازش کی ہے اور پادشاہ اور کل اہل پروٹیسٹنٹ کے قتل کے درپے ہے۔ اوسی قسم کے اور چند شخصوں نے اس لغو خبر کی تصدیق کی اور آخر کو اونکا کذب ثابت ہوا۔ اس سازش موہوم کو واقعیت کی دوسری دلیل یہ ہاتھ لگی کہ ایک مشہور کیتھولک ادورڈ کولمین نامی کے یہاں سے کچھ کاغذات مہم و مشوش بنکے اویہ شخص شاہزادہ یوسٹ کے بی بی کا دار و قعہ تھا۔ تیسرا امر اس خبر کا مصدق یہ ہوا کہ سٹر ادمنڈس بوی گوڈ فری منصف اعلیٰ جسکی اجلاس پر پادری اولس نے اوس سازش کے واقعیت کی قسم کھاتی تھی اوسکی نعش ایک کھیت میں قریب لنڈن کے اسطرح سے ملی کہ اوسکی تلوار اوسکے سینہ میں پیری ہوئی تھی۔ اب سارا انگلستان مارے خوف کے سڑی ہو گیا اور اہل لنڈن محصورین قلعہ کی طرح ہر وقت مسلح رہتے تھے اور عجب طرح کا خوف و ہول طاری تھا۔ انجام کار اہل کیتھولک کا خون پانی کی طرح بہا گیا اور مغبری کے صلہ میں پادری اولس کو بارہ ہزار روپیہ سالانہ کی پنشن ملی اور قصر شاہی میں رہنے کو جگہ ملی۔ اس پادری مکار کی سرخ روئی سے اور بد معاشوں کو جو صلہ بڑھا اور لنڈن کے قمار خانوں اور میخانوں سے بدلی

اور ڈیجیٹل وغیرہ دروغ خلفا و ٹھانیوالے نکل پڑے۔ اور
اونکی مجبوری سے صد ہا کی ٹھوٹا قتل کئے گئے۔ ان کشکان ظلم و جفا میں سے
ولیم ہا ورسڈ جسکا خطاب امیر امیڈیفرڈ تھا بڑا عالمی نسب شخص
تھا ظالمون نے اوسکے بڑے پے پر بھی رحم نہ کیا اور ناحق قتل کر ڈالا۔
بعد معزولی اصحاب خمسہ ملقب بہ کی بال نواب ڈین بی وزیر اعظم
مقرر ہوا۔ اوسنے ایک خط شاہ فرانس کو مشعر طلب زر لکھا وہ خط پکڑا
کیا اور اوسکی بیاد دی کا باعث ہوا۔ اوسکے بعد سر ولیم ٹیمپل
کہ نہایت ذی لیاقت شخص تھا پادشاہ کا ہمدوم و ہمراز ہوا اور اوسنے یہ
تہہ پیر کی کہ چالیس آدمیوں کی ایک کونسل پادشاہ اور پارلیمنٹ کے درمیان
میں واسطہ فی الثبوت رہے۔ جو لوگ کہ شخص موصوف کے ساتھ انتظام
امور سیاست میں شریک تھے اُن میں سے نواب ہینلی فوگس نہایت
معزز و ممتاز تھا اور از بسکہ بغواے خیر الامور اوسٹھا
امور سیاست میں افراط و تفریط دونوں سے وہ احتراز کرتا تھا اور ہر دو فرقہ
متضادہ ارباب سیاست یعنی وہنگ اور ٹورسچی کے بین میں ایک
طریق مستقیم اختیار کر لیا تھا لہذا اوس زمانہ کے مدبران ملک اوسے
زائل القدیمین کہتے تھے مگر اس لقب کو وہ اپنی ہتکت سمجھتا تھا۔

انگلستان کی تاریخ میں وہ دن بھی یادگار ہے جس دن
قانون ہیبیاس کورپس کو پادشاہ نے منسوخ کیا اور یہ قانون اوس ملک میں

عَلَى الدَّوَامِ وَالْإِسْتِمْرَارِ نافذ ہو گیا۔ بلحاظِ رفاه و آزادی عامہ رعایا و کاؤتیر یا یہ قانون فرمانِ عظیم کا ثانی ہے اور رعایا کی آزادی کا کفیل ہے چنانچہ سابق کے پادشاہوں کا یہ دستور تھا کہ دشمن کو مڑب اور رومی قید خانوں میں بلا تکلف قید کرتے تھے اور وہ بیچارہ مین پڑا ہوا گھلا کرتا تھا۔ اسکی ایک نظیر یہ ہے کہ میٹری ملکہ اسکاتلنڈ انیس برس تک زندانِ بلا میں پڑی رہی یہاں تک کہ اوس بیچارے کو وجعِ مفصل ہو گیا اور جوانی ہی میں پیر ہو گئی آخر کو اسے قتل کر ڈالا۔ ایسٹ سے سٹروالٹر ٹریلی بارہ برس سے زیادہ محبس میں پڑا رہا اور لاد اسقف اعظم چار برس تنہا حجرہ میں قید رہا۔ مگر قانونِ ہیبیاس کو سٹریس کی بموجب کسی پادشاہ کو یہ اختیار نہ رہا کہ ذلیل ترین آحادِ ناس میں سے کسی شخص کو بلا تحقیقات جرمِ میحاو معین سے زیادہ قید خانے میں رکھ سکے۔ یہ قانون مشہور شاہ چارلس دوم کی دوسری پارلیمنٹ نے جاری کیا تھا۔ اوسکی پھلی پارلیمنٹ اٹھارہ برس برسرِ حکومت رہ کر ۱۶۸۹ء میں برخاست ہوئی۔ جب قانونِ ہیبیاس کو سٹریس جاری ہوا تو انگلستان میں راقینِ اخبار کو اول مرتبہ ابراہام مقاصدِ رعایا کی آزادی حاصل ہوئی مگر یہ آزادی چند روزہ تھی۔

شاہزادہ یوسٹ برادرِ پادشاہ سے رعایا ایسی خلاف تھی

۱۔ اس فرمان کا نام میگنا چارٹا ہے اور شاہ جاکن نے جاری کیا تھا جیسا کہ سابق میں لکھا گیا

کہ پارلیمنٹ نے یہ سمجھ کر کہ پادشاہ کو اولادِ حلال نہیں ہے کہ وہ وارثتِ
وتاج ہو لندا اوسکو بعد ہی شاہزادہ پادشاہ ہوگا ایک قانون اسواسطے
تجویز کیا کہ شاہزادہ موصوف کو محبوب لارٹ کر دے۔ اس قانون پر بدترین
سیاست یعنی فرقہ وھگ اور فرقہ ٹوڑی میں بڑا شدید و غلیظ مباحثہ
ہوا لکن محکمہ عوام میں ۷۹ ممبرین کو غلبہ رائے سے یہ قانون جائز ٹھہرایا
مگر پھر محکمہ امرا میں امیہیلی فوکس کے حسنِ تقریر اور بلاغتِ کلام سے
منسوخ ہو گیا تب چارلس اور اوسکے بھائی کو دم میں دم آیا۔ ان مباحثات
و مناقشاتِ شدیدہ میں ہر دو فرقہ متضادۃً اربابِ سیاست و وزراء تحقیق تو ہیں
ایک دوسرے کو نام وھگ اور ٹوڑی رکھا مگر اب ان ناموں میں کچھ اہانتہ
و استہجان نہیں باقی رہا ہو۔ فرقہ وھگ میں کم مویان یعنی معاندینِ شاہ
چارلس اول داخل تھے اور فرقہ ٹوڑی میں شہسواران یعنی
ہوا خواہانِ پادشاہ موصوف شامل تھے۔ لفظ ٹوڑی کے معنی مجھے
دوہین اور یہ اصل میں ایئرلنڈ کے قزاقوں کا نام تھا۔ لفظ وھگ
کے معنی کھٹا دودہ ہیں۔ شہسواران رند مشرب و کم مویان
صافی طبیعت و صوفی منش کو بسبب اونسکے زہد خشک کے ازراہ
طعن وھگ یعنی شیر تلخ خطاب دیا تھا۔

اُسکاٹ لُنڈ کی زمین اُونِ مظلوموں کو خونِ ناحق سے
اب تک رنگین ہو رہی تھی جنھوں نے حفظِ آزادی اور حُر اسیت دین کے

واسطے باہم معاہدہ کر لیا تھا لہذا اونھیں گروہ معاہدین
 کہتے ہیں۔ اب نواب لادکر ڈیل صدر کونسل نظامت اسکاٹ
 لند تھا۔ اچھے آٹھ ہزار کو بیون کا شکر نیٹ اضلاع کے کسانوں
 کے گھروں پر تعینات کر دیا تھا اور اون کو بیون کو اجازت دیدی
 تھی کہ شوق سے ان غسر بیون کو لوٹو اور کسی پر رحم نہ کھاؤ اور کسی
 شخص کو اجازت نہ تھی کہ بلا منظوری کونسل اسکاٹ لند سے
 چلا جائے۔ بڑی مدت سے وہ مظلوم یہ ظلم بلکہ اسے بھی اشد
 سہرے تھے اور دم نہ مارتے تھے لکن اب اونھیں اس قدر ستایا کہ
 بیخود کر دیا اور انکے غیظ و غضب کی پہلی علامت یہ ظہور میں آئی کہ
 اونھوں نے شارپ اسقف اعظم کو قریب کلیسائے سینٹ
 انڈروز کے مقام میگزس مووس پر مار ڈالا۔ کیفیت اوسکے
 قتل کی یہ ہے کہ بارہ شخص جنین سے ایک کا نام ہیا فر تھا مقام مذکور
 پر ایک اور شخص کے قتل کے ارادہ سے کھڑے تھے جو شارپ
 سے کم مرتبہ تھا کہ اتنے میں اونھوں نے اسقف مذکور کو آنے
 دیکھا اور اوسکے قتل کا معصم ارادہ کر کے گاڑی پر سے کھینچ لیا اور
 اوسکی بیٹی کے سامنے اوسے قتل کیا۔ اسقف مذکور کے قتل کے
 بعد بلو سے ہو گیا اور ایک سردار گریٹر ہاشدہ قریہ کلیوٹھوس
 اور اوسکے سوار کہ مدت سے معاہدین کو ہنگام نماز جماعت پریشان
 کر دیتے تھے قریب کوہ کوڈن کے مقام ڈرمکلوگ پر پھرانکی

قتل شارپ اسقف اعظم ہاشدہ

جماعت پر لگندہ کرنے کو جمع ہوئے مگر دلاوران گروہ معاہدین
 نے ان مفسدون کو شکست دے کر پریشان کر دیا۔ بعد اسکے چار ہزار
 آدمی مسلح ہو کر بسمدری ہیملٹن بونٹھول کو پل پر جمع ہو کر کہ فوج
 انگلنڈ کو دریائے کلاید سے نہ عبور کرنے دین۔ ادھر چارلس
 پادشاہ انگلنڈ نے اپنے ولد غیر حلال شاہزادہ مونموتھ کو کہ ویلس
 کی ایک عورت لیوسی والنسی کے بطن سے تھا بسمعریت تمام
 لنڈن سے باغیان اسکاٹ لنڈ کے مقابلہ کو بھیجا اور وہ اونپر
 حملہ کرنے آگے بڑھا مگر فوج معاہدین میں امور مذہبی اور مقدسات
 ملکی کی وجہ سے باہم نفاق پڑ گیا تھا اس سبب سے جو گروہ قلیل
 اس فرقہ جہار سے اوس پل کو روکے کھڑا تھا اوسے کمانت پنہنجی
 اور اوسکے پاؤن اٹھ گئے اور اوسمین ستین سے آدمی مارے گئے
 اور بارہ تنے انے ہتھیار رکھتے اُن میں سے بعض کچھائی
 ویدی بعض کو جزائر پارٹیل و زمین بھیج دیا۔ اب معاہدین
 پر بیشتر سے بھی زیادہ ظلم و تعدی شروع ہوئی اور انھیں کمیون
 مین گولیان مار مار کے گرا دیا اور جانوران صحرائی کی طرح کوہ و شہت
 میں انھیں رگیدتے پھرتے تھے حالانکہ اُن پچارون کا کچھ گناہ
 نہ تھا سوا اسکے کہ وہ خدا کی عبادت اپنے ابار و اجہاد کے طریقہ پر
 کرتے تھے اور اگرچہ انھوں نے بڑی بڑی مصیبتوں میں شاہ
 چارلس کا ساتھ دیا تھا مگر اب اوکی خیر خواہی و وفا شعار ی میں

فرق آگیا اور اوتھین سے ایک فرقہ نے جسکا نام کیمرونین تھا پادشاہ سے منحرف ہو کر اونکا نام جائرسفاح رکھا اور اسے اور اس کے وزیر اور کو مرقد و ملکی ٹھہرایا۔ نواب لادرس ڈیل کے مقام پر اب جیمس شاہزادہ یورک اسکاٹ لڈ کا ناظم مقرر ہوا۔ یہ حاکم ایسا ظالم تھا کہ جب یہ کاروبار سے فرصت پاتا تھا تو اپنا جی یون بھلاتا تھا کہ مظلوموں کو اپنے سامنے بلا کر کسی کی ٹانگ پر لکڑی کا موزہ چڑھواتا تھا اور کسی کے پاؤں کا انگوٹھا پیچ دے دیتا تھا۔ اکثر لوگ بظاہر اس کے مطیع تھے اور اس کے ظلم سے جان بچانے کے واسطے جھوٹ بولنا گوارا کرتے تھے اور اکثر امریکا کی بستیوں میں بھاگے جاتے تھے اور انگلنڈ میں جو فرقہ پیورٹن کے لوگ تھے وہ بھی ایسے ہی ایسے ظلموں میں مبتلا تھے۔

چارلس دوم کے عہد میں سب کو بعد یہ مشہور واقعہ ہوا کہ فرقہ وھگ نے پادشاہ کے مخالف سازش کی۔ اس سازش کا یہ سبب ہوا کہ اکثر لوگ شاہزادہ مونتھ کو سبب اسکی وجاہت صفت اور صفات طبعیت کے بہت چاہتے تھے اور اسے چارلس کا ولدِ حلال اور وارثِ شرعی اور مستحقِ سلطنت سمجھتے تھے اور یہ افواہ اُڑا تھا کہ پادشاہ نے شاہزادہ موصوف کی مان لیووسی والڈس سے نکاح کر لیا تھا اور نکاح نامہ اب تک ایک سیاہ صندوق میں رکھا ہے الغرض ولیم شل اور الگرن سڈنی یہ دو امیر سازش میں سربراہ کا بنے

اور اب یہ تمام ملک مین پھیل گئی اور چند بھلے مانسوں نے یہ ارادہ کیا کہ جب پادشاہ نیو مارکٹ کی گھر دُور سے آنے لگے تو او سے مار ڈالیں مگر اس قصد عظیم کی خبر شاہزادہ مونتہ اور امیر سرسل کو اصلاً نہ تھی اور انش کر نو الو نذیہ تدبیر سوچنی تھی کہ جب پادشاہ کی گاڑی گھر دُور سے پلٹ کر سرائی ہوؤس مکان کے قریب پہنچے گی جمیع کسان غلہ رکھتے ہیں تو راہ مین ایک چھکڑا الٹ دین گے اور جب او سکے سبب سو پادشاہ کی گاڑی ٹرک جائے گی تو او سے گولی مارین گے پس طرح سے سازش در سازش اونہوں نے کی تھی مگر اسکا حال جلد ظاہر ہو گیا اور اب پادشاہ کا غضب و ناک حراموں کی جان پر نازل ہوا۔ مونتہ تو برا عظیم یو فر پ مین بھاگ گیا اور امیر سرسل اور سٹڈنی قتل کئے گئے اور بہت سے لوگ جو انسی بہت مرتبہ تھے پھانسی دیدیئے گئے۔ باقی عہد سلطنت مین چارلس بالکل خود مطلق العنان رہا۔

یہ پادشاہ ایک ہفتہ سو کم بیمار رہ کر مر گیا۔ بوقت مرگ او نو اپنا مذہب کیٹھولک ظاہر کیا اور ہڈا لسن قسپس کو خفیہ اپنے پاس بلا کر سوم آخری یعنی تلقین و عشا سے رہائی موافق مذہب مذکور ادا کروائے۔ او سکی مرنے کے سبب مین اختلاف ہو بعضے کہتے ہیں کہ او سوزہر ویدیا۔ اس پادشاہ کو کوئی اولاد حلال نہ تھی۔

چارلس دوم میں فقط ایک بات تو اچھی تھی کہ ہمیشہ خوشدل
 و شاہ دمان رہتا تھا۔ اسی سبب سے اس کی گردش کے دن اوجھل
 کے ایام اچھی طرح گٹ گئے اور اس کا لقب پادشاہ خوشدل ہو گیا
 مگر یہ پادشاہ ذی النفس اور مکار اور بدکار تھا اور چونکہ خود فاسق و فاجر
 تھا لہذا اور رن کی آبرو اور عصمت و عفت کا کچھ پاس نہ کرتا تھا اور
 اس کی اوقات صحبت بد میں گذرتی تھی اور گنبد بازی میں بڑا مشاق تھا اور
 بڑا باتیں کرنے والا تھا اور اکثر جی بھلانے کے واسطے کہیں کو منے
 بنا یا کرتا تھا۔

۴۹۰ء میں رُوئے سوسیٹی یعنی انجمن پادشاہی
 برائے اشاعتِ علوم مقرر ہوا اور اس نے علوم و فنون کی ترقی
 میں بڑی کوشش کی۔ اور ایک شخص ولیم ڈاگسٹ نامی ساکن لندن
 نے ایک ڈاکخانہ قائم کیا جس میں خطوط کا محصول اٹھ پائی دینا پڑتا تھا۔
 اگرچہ بہت لوگ اس کے سہرا ہوئے مگر اس نے اپنا ڈاک خانہ جاری کیا۔
 اربابِ سیاست یعنی وہنگ اور ٹورری کی باہمی خصومت و رقابت
 سے اخبار بھی خوب چمکے اور ان میں سیاست ملک کی باتیں چھپو لگین
 اور لندن گزٹ اور اوپن رِویو جیسا کہ متقدم رجسٹروں میں تھا
 اس طرح کے اخبار تھے کہ ان کے ذریعہ سے اربابِ سیاست کی رائے
 ظاہر ہوتی تھی۔

سلاطینِ معاصرین

سنه وفات

فرانس

لویی چهاردهم

اسپانیہ

سنه ۱۶۶۵ ع

فلپ چارم

چارلس دوم

سویڈن

چارلس یازدهم

ترکستان

محمد چهارم

شہنشاہِ جرمنی

لیوپولڈ اول

پوپ

سنه ۱۶۶۷ ع

الکساندر ششم

سنه ۱۶۶۷ ع

کلینٹ ششم

سنه ۱۶۶۷ ع

کلینٹ دہم

انوسینٹ یازدهم

باب پنجم عہد شاہ جیمس دوم

سنہ ولادت ۱۶۳۳ء سنہ جلوس ۱۶۸۵ء سنہ مغزولی ۱۶۸۸ء —
سنہ وفات ۱۶۸۸ء

اپنے بھائی کے انتقال کے پاؤ گھنٹہ کو بعد شاہزادہ یورک فریبلقب
شاہ جیمس دوم کونسل میں اجلاس کیا اور اپنا ارادہ یہ ظاہر کیا
کہ میں اس ملک کو آئین کے موافق حکمرانی کروں گا اور مسلک مسیحی
کو برقرار رکھوں گا اور جب وہ پارلیمنٹ میں آیا تو کچھ تعزیر کی
اوسمیں بھی اس اقرار کا اعادہ کیا۔ یہ پادشاہ مذہب کیتھولک
میں بڑا متعصب تھا پس کیا عجب تھا کہ لوگ سب سے پہلے کیتھولک
پادشاہ یعنی ملکہ ماری کے زمانہ کے ظلم و ستم یاد کر کے خائف ترسان
ہوتے مگر برخلاف اسکے رعایا کو پادشاہ سے کمال حسن ظن اور سپر اعتماد
کلی تھا اور ہر طرف سے سپاس نامے آنے لگے۔ پادشاہ مذہب
کیتھولک کی نفاذ جماعت میں بلا تفریق شریک ہوا بعد ازاں اوسکی
تاجدار کی کے رسوم بہ شکوہ و تجمل شاہانہ ادا ہوتے۔ محکمہ عوام نے
ایک کروڑ نوے لاکھ روپیہ سالانہ اوسکے واسطے مقرر کیا اور لوی
شاہ فرانس سے جو اوسے ملتا تھا وہ اسکے علاوہ تھا۔

ایرلینڈ
۱۶۸۵ء
جولائی ۱۶۸۳ء

جو مفسد راہی ہوئیں کی سازش کے افشا ہونے کے بعد بچ گئے تھے وہ ہالانڈ میں بھاگ گئے تھے اور شاہزادہ مؤمنتہ اور نواب اسرا گائل اور اور بہت سے لوگ جنکا مرتبہ اونسے کم تھا وہاں موجود تھے آخر ان سب نے شہر امسٹرڈم میں جمع ہو کر مشورہ کیا اور یہ رائے قرار پائی کہ نواب اسرا گائل تو اسکاٹ لینڈ کی طرف سے حملہ کرے اور شاہزادہ مؤمنتہ خود انگلینڈ پر یورش کرے۔ الغرض نواب اسرا گائل اسکاٹ لینڈ کی طرف روانہ ہوا اور مقام کینٹائر پر وارد ہوا اور اپنے اہل قبیلہ کو صلیب آتشی بائیں غرض بھیجی کہ وہ سب مسلح ہو کر اس کے شریک ہوں اور کوئی دو ہزار کو ہی اسکی طرف جمع ہوتے اور انھیں ساتھ لے کر وہ شہر گلاسگو کی سمت چلا گیا اسکی فوج ضلع ڈبیرٹن میں منہم ہوتی اور وہ بھیجیس بد لکر بھاگا لکر گرفتار ہو گیا اور چند روز کے بعد وہ ایڈنبرا میں قتل کیا گیا اور جو صبر و تحمل عیسائیوں کو چاہیے وہ اندر کیا اور اسکا سر کاٹ کر مجلس ٹوکیو تہ کے دروازہ پر لٹکا دیا گیا کہ وہ سڑ گیا۔

اب شاہزادہ مؤمنتہ کا حال سنئے کہ وہ تین جہاز لے کر ساحل ڈورسٹ پر پہنچا اور مقام لایم میں وارد ہوا اور بہت سے کسان اور بچن کھودنیوالے اسکی کمک کو جمع ہوئے اور

زمیندار اپنے بار برداری کے گھوڑوں پر کد کر اوسکے سوار نہیں
 شریک ہوئے مگر امرا اور شرفاء اوسکے شریک ہوئے۔ جب شاہزادہ
 موصوف قصبہ ٹانٹن میں پہنچا جہاںکا اونی کپڑا مشہور ہوا تو اوسکے
 حوصلے بڑھے اور وہاں اوسنے پادشاہ کا لقب اختیار کیا اور اوسکی
 پادشاہت کی خوشی میں اہل قصبہ نے اپنی بیویوں میں سبز ٹھنیوں کو طرے
 لگا دیے اور وہاں کی جوان لڑکیوں نے ایک نسخہ صُحف سماویہ کا
 اور ایک بہت بھاری کار چوبی علم اوسے نذر دیا۔ شاہزادہ مومنٹہ
 کا قصد مضم تھا کہ شہر جو سٹیل کو فتح کرے کہ اوس زمانہ میں یہ شہر لندن
 کا ثانی تھا اس سبب سو وہ جو ج وائر کی سمت روانہ ہوا اور قصبہ بآٹہ
 کے قریب پہنچ گیا مگر جب اوسنے دیکھا کہ فوج شاہی میرے مقابلہ کو
 علی الاتصال چلی آتی ہے تو وہ ہمت ہار گیا اور پس پاموا اور اوسکو
 ہمراہیوں اور سپاہ شاہی سے مقام فلیس ٹورٹن پر کچھ لڑائی ہوئی
 مگر جس لڑائی میں شاہزادہ مومنٹہ کا خاتمہ بالآخر ہوا وہ مقام بیچو
 پر ہوئی جو برج وائر سے قریب ڈیرہ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے۔
 اس مقام پر فوج شاہی بجمیعت ستہ ہزار نفر مقیم تھی اور اوسکا سپہ سالار
 ایک شخص بزدل و کاہل فیورٹ شیم نامی تھا۔ شاہزادہ مومنٹہ
 فوج شاہی پر شیخون مارنے کی نیت سے نصف شب کو برج وائر سے
 آگے بڑھا اور مقام بیچو میں پہنچا۔ یہ وہی مقام تھا جہاں شاہ
 الفیرٹ چھپا تھا اور یہاں جا بجا پانی بھرا ہوا تھا اور بیچ میں خندقیں

جنگ بیچو و شکست شاہزادہ
 مومنٹہ ۴ جولائی سنہ ۱۶۸۵ء

کھدی ہوئی تھیں جنہیں کچڑ اور پانی بافراط تھا۔ انہیں سے دو خندقوں کو
 تو شاہزادہ مؤمنتہ اور اوسکی فوج چپکے سے طے کر گئے اور دشمن
 کے سر پر آ پہنچ کر یہاں پر شاہزادہ نے ایک بڑی گھڑی خندق دیکھی جسکی
 خیر او سے گویندوں نے نہ دی تھی تب تو وہ بہت گھبرایا اور وہیں بھر
 گیا کہ اتفاقاً کسی کا پلنچہ چل گیا بس پلنچہ کے چھوٹتے ہی فوج شاہی میں
 جنگ کے نقارے بجنے لگے اور خندق کے اوسطوں سے باغیوں کی فوج
 پر برابر بندھتوں کی بارڑ پڑنے لگی اور سواران لشکر شاہی گھوڑے اڑاتے
 ہوئے میدان کارزار میں پہنچے۔ شاہزادہ مؤمنتہ کو اپنی شکست کا یقین
 ہو گیا اور وہ بھاگا مگر اوسکی فوج کے پیادے عرصہ تک بڑی بہادری
 سے لڑا کئے یہاں تک کہ پادشاہی توپوں کی بارڑ اوپر پڑنے لگی اور انکی
 صفیں ٹوٹ گئیں اور وہ بھی پریشان ہو کر بھاگا اور ہزار آدمی اون میں سے
 مارے گئے۔ جنگ بچھڑوس کے بعد پھر کہیں زمین انگلستان پر نہیں لڑائی
 ہوئی۔ دو روز بعد لڑائی کے لوگوں نے شاہزادہ مؤمنتہ کو
 نیو فورسٹ کے قریب ایک خندق میں چھپا دیکھا اور اوسکی جیب
 میں کچے مسر بھرے دیکھے غرض جب او سے گرفتار کر کے لندن لجا کر
 لگے تو راہ میں اوسنے بڑی منت و عاجزی سے پادشاہ کو خط لکھا اور جب
 وہ لندن میں پہنچا اور پادشاہ کے حضور میں اوسے لاتے تو اوسنے
 اپنے تئیں زمین پر گر دیا اور پادشاہ کے قدموں کو اشکِ ندامت سے
 تر کیا مگر اوسکی گریہ وزاری محض سیفائدہ تھی اویسوقت اوسکے قتل کا

حکم سنایا گیا اور ٹاؤن ہل پر اوسکا سر جدا کیا گیا۔ اب بادشاہ نے
 باغیوں سے انتقام لینا شروع کیا اور پھلے تو اون کبختوں کے قتل و قمع کے
 واسطے کرائیل پوسٹی گراٹ کو مقرر کیا جس نے قصبہ ٹاؤن مین ایک
 سراسے کے دروازہ پر سیکڑوں کو پھانسی دیدی بعد اوسکو جعفر بن
 منصف اعلیٰ کو اوتکے قتل پر مامور کیا اور اسنے ایسا ظلم شدد کیا کہ اس
 ظالم کرائیل نے بھی کیا تھا چنانچہ اوسکی سنگدلی اور بدزبانی ضرب المثل
 ہے۔ اس سنگدل نے شہر ونچسٹر مین ایک عدالت
 مقرر کی جسکا نام عدالت خوئین مشہور ہے پیشتر اس عدالت
 مین ایک عورت ایس لیری کی سو بکاری ہوتی یہ کس و مول
 کے ایک سردار کی بی بی تھی اور اس پر یہ جرم قائم کیا گیا کہ اسنے
 دو باغیوں کو ہنگام فرار کھانا دیا اور اپنے یہاں پناہ دی۔
 جعفر بن منصف اعلیٰ نے اہل جور کی ایسی لعنت ملامت کی اور
 ایسا دھمکایا کہ اونہوں نے اس عورت کو مجرم ٹھہرا کر زندہ جلا
 کا حکم دیا مگر اوسکے شفیق دوستوں کی سعی سفارش سے حکم خرق
 تبدیل یہ حکم قتل ہوا اور ونچسٹر کے بازار مین اوسکا سر جدا
 کیا گیا اور بوقت قتل وہ سطن و بشاش رہی۔ بعد اوسکے یہ سفاک
 (جعفر بن) تمام بلاد مغربی مین پھرا اور سیکڑوں کا خون بہایا چنانچہ
 اوسکے فتوے سے تین سو بارہ بیگناہ قتل ہوئے اور ہزار ہا آدمی
 جو قتل سے بچے اونسکے اعضا قطع کر ڈالنے یا قید کیا یا ملک بدر کیا۔

اس فتح سے شاہ جیمس اس قدر خوش ہوا کہ اباؤں
 ارادہ عظیم کی تعمیل کے درپے ہوا جسکی فکر میں وہ مدت سے دیوانہ
 سرشار تھا۔ وہ ارادہ عظیم یہ تھا کہ مذہب کی تھوڑی مملکت
 برطانیہ میں علی وجہ الاتم از سر نو قائم ہو جائے۔ غرض اس امر میں
 اسے ایسی کد تھی کہ ٹینیٹ ایکٹ (قانون آزمائش) کو بھی
 اسنے بالائے طاق رکھا اور اہل کیٹھولک کو فوج میں عہدے
 دینے شروع کئے اور از بسکہ اسے عفو جراتم کا اختیار حاصل تھا
 لہذا اسنے کیٹھولک لوگوں کو سب سزاؤں سے بری کر دیا اور
 تمام کلیسا (یعنے امور دینی) کا اختیار ایک محکمہ اعلیٰ کو دے دیا
 جس میں سات ممبر تھے اور جفریز کو اسکا منصف اعلیٰ مقرر کیا۔
 بعد اس کے جیمس نے فوج دائمی کے زیادہ کرنے کا سامان کیا اور
 قہر و ہایت ہال میں یوپ کے وکیل کی دعوت کی حالانکہ
 یہ امر کہ مایڑی کے زمانہ کے بعد پھر کہنچ ہوا تھا۔ اب فرقہ جسٹ
 کے لوگوں نے لندن میں پھر باؤن پہلائے اور انکا ایک پادری
 اڈورڈ پیٹر کہ نہایت جالاک شخص تھا پادشاہ کا معتمد علیہ
 اور راز دار ہو گیا۔ ڈسٹمنڈ نوآب پرتہ کو پادشاہ نے
 اسکاٹ لینڈ کا ناظم مقرر کیا کہ اس سے اسے نہایت محبت
 ہو گئی تھی اور اسکا باعث یہ ہوا تھا کہ ڈسٹمنڈ نے ایک انہی پیج
 ایجاد کیا تھا کہ اسے مجرموں کے انگوٹھے میں ٹھوک دیتے تھے

اور اوستے کمال اذیت و آلم ہوتا تھا۔ پھر پادشاہ نے ایک بڑے خوشخوار و
 ناخدا ترس امیر ٹو کو نل نامی کو جسکا لقب کذاب مشہور تھا ایئرلنڈ
 کا ناظم مقرر کیا۔ مگر ایک امر پادشاہ سے ایسا وقوع میں آیا کہ اوستے
 اوسکے مزاج کا رنگ بخوبی معلوم ہو گیا۔ وہ امر یہ تھا کہ اوستے اپنے
 سالوں کو مناصب جلیلہ سے معزول کر دیا اور بڑے سارے سو جسکا
 نام کلیئرلنڈ تھا ایئرلنڈ کی نظامت چھین لی اور چھوٹے سالو
 سٹراچسٹر نے جو مہتمم خزانہ عامرہ تھا بمجبوری خود استعفا دیدیا اور
 ان دونوں کی معزولی کا فقط یہ سبب ہوا کہ یہ لگے پوائسٹنٹ
 تھے۔

بعد اوسکے جیمس نے مدارس عالیہ اکسفورڈ
 و کیمبرج پر تشدد کیا اور دارالعلم کیمبرج کے منتظمین تعلیم
 کو ایک شقہ لکھا کہ البن فرانسس کو کہ فرقہ بندی کٹائیں گا ایک
 راہب تھا خطاب ایم ای یعنی رب العلمون دو۔ علمائے کیمبرج
 نے پادشاہ کی یہ درخواست نہ قبول کی اس واسطے کہ جو شخص اس خطاب کا
 طالب ہو اوستے بوقت حصول خطاب ایک طرح کی قسم کھانی پڑتی ہے
 اور کیتھولک وہ قسم نہیں کھا سکتا۔ اس انکار کا یہ نتیجہ ہوا کہ نائب
 صدر انجمن مدرسہ کیمبرج اور آٹھ عالم جنہیں ایئرلنڈ یوٹن
 حکیم بھی تھا عدالت ہائی کمیشن میں حاضر کئے گئے اور نائب

صدر انجمن عہدہ سے معزول ہوا۔ دارالعلم اکسفر ڈپر
پادشاہ نے اسے بھی زیادہ تشدد کیا۔ اس مدرسہ عالیہ سے متعلق
وِیکڈالین کلج تھا اور سکی صدر نشینی کا عہدہ خالی تھا وہ پادشاہ کے
ایک کیتھولک اینٹنی فاکر ہونا مچی کو دیدیا مگر اس مدرسہ کے
ممبروں نے جان ہف بس عہدہ کے واسطے منتخب کیا تب تو
پادشاہ کو بڑا طیش آیا اور خود جا کر انھیں بہت سادھمکایا مگر وہ بھی
بڑے مضبوط تھے کہ ہرگز اس کا حکم نہ مانا۔ آخر پادشاہ نے چند اشخاص
کو حاصل اس کام پر مقرر کیا کہ اس عہدہ پر پارکس اسقف اکسفر ڈکو
مقرر کریں اور ممبران مدرسہ عالیہ اکسفر ڈ کو زمرہ منتظمین تعلیم سے
نکال دیا اور انھیں قسیمی کا پیشہ کرینکی ممانعت کر دی اور وِیکڈالین
کلج کا انتظام ایک کیتھولک اسقف کے سپرد کیا اور ایک دن
میں بارہ کیتھولک مذہب شخصوں کو اس مدرسہ کا ممبر مقرر کیا۔
مگر دو ہی برس کو بعد جیٹس نے اپنے تعصب ہی کا مزہ چکھا اور
اس سے ثابت ہو گیا کہ یہ کڑی چوٹیں جو اپنے مذہب پر اسٹینٹ
پر لگاتی تھیں پلٹ کر میری ہی سلطنت پر پڑیں اور میری ہلاکت کا
باعث ہوئیں۔

اپریل ۱۸۶۷ء میں پادشاہ نے فقط اپنے حکم سے
اور خلاف آئین ایک اشتہار جاری کیا کہ ہر شخص کو اختیار ہے کہ

اپنے طریقہ پر عبادت کرے۔ اگرچہ اسمین شگ نہیں کہ یہ اشتہار
پادشاہ نے اہل کیتھولک کی رعایت سے جاری کیا تھا مگر اس
بعض فرق پر ایسٹنٹ یعنی خوارج و مخالفین مسلک اسقفی
کو بھی حق و باطل میں تمیز کرنے کی آزادی حاصل ہو گئی۔ اوسکو بعد
ایک اور اشتہار جاری ہوا کہ وہ پچھلے اشتہار سے بھی اہم و اعظم تھا
اور ایک ہفتہ کے بعد کونسل شاہی نے حکم دیا کہ سب پادری اس اشتہار
کو برابر دو اتواروں کو معابد و کنائس میں منابر و عظیم پر پڑھیں مگر
قسبسن لندن نے اس حکم کی تعمیل سے سرتابی کی اور مسکین
کس وقت اسقف اعظم اور چھ اسقفوں نے اسکی رد میں
عرضی لکھی۔ اسپر پادشاہ کو بڑا طیش آیا اور اون ساتون اسقفوں
کو مجسٹاوس میں قید کیا مگر ایک ہفتہ کے بعد انھیں ضمانت لے کر
چھوڑ دیا۔ اس اضطراب و انتشار میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ جیمس کے
بیان لڑکا پیدا ہوا ہے مگر بہت کم لوگوں کو اسکا یقین ہوا کہ یہ لڑکا پادشاہ کا نطفہ
ہو بلکہ اکثر اشخاص کی بھی بات تھی کہ محل میں ایک لڑکا چھپا رکھا تھا اوسیکو پادشاہ
کا بیٹا بنا دیا ہے۔ یہی لڑکا بعد چند عرصہ کے جیمس کذاب اُدعی
سلطنت ہوا۔

اب اون سات اسقفوں کی تحقیقات شروع ہوئی یہ
مقدمہ بھی تاریخ انگلستان میں یادگار ہے۔ اسکی تحقیقات

عدالت شاہی میں ہوئی اور اون استفقون پر یہ جرم عائد ہوا کہ انہوں نے ایسی عرضی لکھی ہو جسے انکا کذب و بہتان اور مفسدہ پردازی اور بغض و عناد نسبت پادشاہ کو ظاہر ہو غرض اس میں مانہ میں سب سے لائق کیل تھو وہ او کی طرف سے جوابدہی کے واسطے مقرر ہوئے۔ اور دن بھر اس مقدمہ کی وکائی رہی اور بڑی مشکل سے وکلائے پادشاہی نے ثابت کیا کہ ان استفقون نے وہ عرضی لکھی تھی اور اس پر دستخط کئے تھے اور اسے پادشاہ کے ہاتھ میں دیا تھا اب اس امر کا انفصال جو رمی پر موقوف تھا کہ اس عرضی سے کذب و بہتان ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔ ججون کی رائے میں اختلاف ہوا دو کے نزدیک وہ عرضی مشتمل بر کذب و بہتان تھری دو کی رائے میں نہ تھری۔ شام کو ارباب جو رمی مشورہ کے واسطے ایک علیحدہ مکان میں گئے اور اس میں قفل دیدیا گیا اور ساری بات وہ اوس میں بند رہے صبح کو دس بجے عدالت کھلی اور اہل جو رمی نے اپنی رائے سنائی۔ اوس وقت سب اہل کچھری خاموش ہو گئے مگر جب سر پنچ یا مقدم جو رمی کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ یہ اسقف مجرم نہیں ہو سکتی تو صدائے تنیت و شادمانی سے ساری کچھری گونج گئی اور اسے سنکر باہر بھی تماشائیوں نے غل مچایا اور تھوڑے ہی عرصہ میں تمام لنڈن میں یہ خبر مشہور ہو گئی اور لوگ فوط مشرت سے آبدیدہ ہوئے اور ساری رات شہر میں خوب روشنی ہوتی اور ہر گھر کو دروازہ پر سات سات تو غین روشن ہوئیں اور اون کے بیچ میں

ایک سب سے لمبی توغ اُسقفِ اعظم کے نذر کی رکھی گئی اور بازارِ نمون
اگل روشن ہوئی اور سیکڑوں ہوائیاں چھوٹیں۔

اس شکست سے طیش میں آکر جیمس نے رعایا کو بزور
شمشیر زیر کرنا چاہا اور پوکاؤن وزیرِ فرانس کے مشورہ سے کوئی رجسٹ
فوج کے ایئرلنڈ سے بلوائے۔ چونکہ ان رجسٹوں کے لوگ مذہب
میں کیتھولک اور قوم کے سلیٹ تھے لہذا انیچ قوم کے لوگ
ان سے بہت بیزار تھے اور ایک گیت اسطرح کا فتنہ انگیز بنایا تاکہ اوتے
تمام قوم انگریز خصوصاً اہل فوج پادشاہ اور ان ایئرلنڈ کی رجسٹوں
سے اگل ہو گئے اور یہ گیت ہر جگہ گایا جاتا تھا اور اسکی سیٹیاں بجائی جاتی تھیں۔

بعد ازاں وہ سات اُسقفِ جسم بغاوت سے برہنہ ہوئے
اوسیدن بعض عاظمِ امرا و سپہ سالار انگلنڈ نے ایک خط ولیم شاہزادہ
اسپینج ناسا کو لکھا کہ آپ مع فوج یہاں تشریف لائیں اور ہماری آزادی
اور ہمارے دین کی حمایت کریں۔ یہ شاہزادہ ہالینڈ کا منبر مانڑا
اور شاہ جیمس کا داماد اور بھتیجا تھا۔ چونکہ وہ جگ اور ٹوٹا ہوا
ان دونوں متضاد منبر قون کو پادشاہ سے برابر اذیت پہنچی
تھی لہذا کچھ عرصہ تک وہ باہم متفق و یکدل رہے۔ شاہزادہ ولیم نے
امراے انگلستان کی دعوت قبول کی اور مہم انگلستان کی تیاریاں کرنی شروع

کین۔ مگر جیمس اوسے ڈھکے پر چلا گیا اور اپنی حرکاتِ ناشائستہ سے کہ اوسکے حق میں ستم قاتل تھیں باز نہ آیا اور ہر چند ٹوی چہاڑیم نے اوسے ولیم کی فوج کشی سے آگاہ کیا اور مدد دینے کا بھی اقرار کیا لیکن اوسے کچھ نہ اثر ہوا ہاں وہ اس وقت خوابِ غفلت اور نشہ کبر و نخوت سے چونکا جبکہ اوسکے سفیر نے شہرِ ہیگ سے لکھا کہ ہالانڈ کی پارلیمنٹ نے شاہزادہ ولیم کو انگلستان پر فوج کشی کرنے کی اجازت دیدی ہے اور اب اوسنے اشتہار جاری کیا ہے اور اوسمیں حملہ انگلستان کو وجوہ دلائل لکھے ہیں۔ اب جیمس کو اتنی مہلت کہاں تھی کہ وہ کچھ پس و پیش کرتا غرض چند ساعت میں اوسنے وہ سب امور منظور کر لیے جنکے بارے میں وہ تین برس سے رعایا سے لڑ رہا تھا۔ اگرچہ اوسکے پاس تین ہزار اور چالیس ہزار آرمودہ کار سپاہ و سوار تھا مگر وہ یہ جانتا تھا کہ یہ میرے کس مصروف کے ہیں رعایا کے دل تو مجھ سے پھرے ہوئے ہیں اور انکی آنکھیں ولیم کے جہازوں کے اشتیاق میں سمندر پر لگی ہوئی ہیں۔

طوفان کے سبب سے شاہزادہ ولیم کو منزل مقصود پہنچنے میں کچھ دیر ہو گئی مگر آخر وہ مقام ٹورنہ واقع ضلع ڈون میں بخیر و عافیت اور بلا مقابلہ و مزاحمت وارد ہوا اور پندرہ ہزار کی فوج ساتھ لیکر اوس آفت کے مہلے اور اوس قیامت کی کیمچڑ میں آہستہ آہستہ

درد شاہزادہ ولیم اس پر در انگلستان

نیوٹن آئبٹ مین ہو کر اگن ٹرمین پہنچا وہاں کے لوگ اسو حامی مین
 پراسٹنٹ سمجھا کر اسکے آنے سے نہایت محظوظ و مسرور ہوئے
 اور دوسرے اتوار کو اسنے اپنے دوست پادری بونٹ کا وعظ
 کر جا مین جا کر سنا غرض ایک ہفتہ یوہین گذر گیا مگر شاہزادہ کو اپنی تہویت
 کا سامان کچھ نظر نہ آیا۔ آخر ثواب اینگلڈن اور کرنیل کوئس نڈری اور
 اور افسران فوج شاہ جیمس یکے بعد دیگرے شاہزادہ کو ظفر پناہ کی
 نصرت کو آئے۔ جب پادشاہ نے یہ رنگ دیکھا تو وہ بسرعت تمام سٹیبل
 کو روانہ ہوا اور یہ سوچا کہ آخر سلطنت تو جاتی ہی ہے ایک لڑائی وارے
 نیارے کی لڑیجئے۔ مگر شاہزادہ ولیم یہ تدبیر سوچا کہ خونریزی نہو اور
 پھر اپنا مطلب نکل آئے کچھ زمانہ کانگ وکھیکر کہ کیا ہوتا ہے رعایا پادشاہ
 سے ایسی افروختہ خاطر ہے کہ انشا اللہ اپنا مطلب یونہی نکل آئے گا۔
 غرض کئی مرتبہ کچھ خفیف سی لڑائی ہوئی باقی خیر۔ ثواب باآئہ نے بندر گاہ
 بلی مٹا پر ولیم کا قبضہ کروادیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین لاساڈ
 چڑچھل جو بعد اسکے بخطاب ثواب اعظم مار لبر امتناز ہوا جہاں
 شاہزادہ ڈینارک جسے پادشاہ کی بیٹی آئن منسوب تھی۔ اور خود شاہزادی
 آئن نے پادشاہ کا ساتھ چھوڑ دیا اور ہر روز ولیم کے مددگار بڑھتے گئے
 اور جیمس کے عکبار کم ہوتے گئے۔ جب پادشاہ نے یہ رنگ دیکھا
 تو بھاگنے کی تدبیر کی اور اپنی بی بی اور بیٹی کو فرانسیس بھیج دیا اور جیا ونگر
 بخیر و عافیت انگلستان سے نکل جانے کا یقین ہو گیا تو شب تیرہ و تار

میں مجلس سے نکل کر شیئرمنس کو روانہ ہوا جہاں ایک چھوٹی سی کشتی
اوسکے لیجانیکو منتظر کھڑی تھی۔ جب پادشاہ دریا ریٹیمس سے عبور کرنے
لگا تو مہرسلطانی پانی میں ڈال دی کیونکہ اوسے یہ خیال خام تھا کہ جب
مہرسلطانی نہوگی تو نئی سلطنت کا کام کیونکہ چلے گا۔ ہنوز پادشاہ کشتی پر نہ ہوا
ہوا تھا کہ کیٹیٹ کے ماہی گیروں نے لوٹ کی طمع سے اوسے گرفتار
کر لیا اور قید شدید میں رکھا مگر دو ہی چار روز کے بعد محکمہ امرا کو حکم سے
اوسے رہائی پائی اور دار الخلافہ کو پھر آیا اور وہاں سے سر وچسٹر
کو چلا گیا۔ وہاں سے پھر بھاگا اور چند روز کے بعد یہ خبر آئی کہ پادشاہ
صحیح سلامت سیٹیٹ جرنیلینس میں پہنچ گیا اور لوی شاہ فرانس
بڑی محبت سے اوسے پیش آیا۔ اس اثنا میں شاہزادہ ولیم وینڈسٹر
سے لندن کو روانہ ہوا اور جب وہاں پہنچا تو ہر شخص نے اوسکے آنے
کی خوشی میں نارنجی فیتے باندھے۔

لندن میں پہنچ کر شاہزادہ ارنج نے ایک کونسل منعقد کی۔ اس
کونسل اور پارلیمنٹ میں فقط اتنا فرق تھا کہ جن حکنا مون کے بموجب ممبران
کونسل طلب ہوئے تھے وہ اوس شخص نے جاری کئے تھے جو اب تک پادشاہ

سے چونکہ اس شاہزادہ کا لقب شاہزادہ اس ہے تھا اور ادنیٰ انگریزی میں نارنجی کو کہتے
ہیں اس سبب سے لوگوں نے نارنجی فیتے باندھے تاکہ معلوم ہو کہ وہ شاہزادہ ارنج
کے خیر خواہ ہیں ۱۲۔

نہ تھا اور پارلیمنٹ وہی ہے جسے پادشاہ مقرر کرے۔ مگر شاہزادہ اور اس کے مشیروں کو اس بات کا بڑا خیال تھا کہ کوئی امر خلافتِ آئین و تسلیم انگلستان ظہور میں نہ آئے اسوجہ سے انھوں نے اس کو نسل کا نام پارلیمنٹ نہ رکھا بلکہ صرف مجلسِ شعور کے نام رکھا۔ اب اہل کو نسل میں اس بات پر بڑے مباہتے ہوئے کہ پادشاہ تو مغرول ہو گیا آنرا بسلطنت کا انتظام کیونکر ہوگا بعض اہل کو نسل نے شاہزادہ اسرنجے کی تولیت تجویز کی بعض نے کہا کہ میٹری ملکہ مقرر کی جائے اور جب تک وہ زندہ رہے جب تک اس کا شوہر ولیعہد شاہزادہ اسرنجے بھی پادشاہ کھلائے مگر شاہزادہ موصوف نے یہ دونوں باتیں نہ قبول کیں اور کہا کہ مجھے اپنے ملک ہالینڈ میں پھر جانا قبول ہے مگر اپنی بی بی سے کم مرتبہ رہنا نہیں منظور۔ آخر کار اہل کو نسل نے ایک ستاویز لکھی اور اس کا نام سندِ اظہارِ حقوق رکھا۔ اس دستاویز کے بموجب شاہزادہ ولیعہد اور شاہزادی میٹری دونوں انگلستان کے پادشاہ مقرر ہوئے اور انتظامِ سلطنت خالص فیہم کے سپرد ہوا اور بعد ان کی وفات کے پہلے میٹری کی اولاد وارثِ تاج و تخت قرار دی گئی بعد اسکے اس کی بہن این کی اولاد اور اگر ان دونوں شاہزادیوں کو اولاد نہ ہو تو کسی اور زوجہ سے جو ولیعہد کو اولاد ہو وہ وارثِ سلطنت قرار پائی۔ پس سطرچ سے جیمس دوم کا بیٹا اور اس کی اولاد احماد کلا و قاطبۃ سلطنت سے خارج ہو گئی۔ امیر کھیلی فوکس نے ولیم کو تاج دینے میں تعلیم کی اس نے اپنی اور اپنی زوجہ کی طرف سے تاج قبول

کر لیا اور اقرار کیا کہ تمام قوانین انگلستان کا پابند رہوں گا۔

اب یہ انقلابِ عظیمِ سلطنتِ انگلستان کمال کو پہنچ گیا

اور پادشاہ اور پارلیمنٹ میں جو مناقشہ عظیم ہو رہا تھا اس کا انجام یہ ہوا کہ غیر منتظم سلطنت جمہوری نہیں مقرر ہوئی بلکہ سلطنت کے تین رکن بجا آواز قائم ہوئے یعنی پادشاہ۔ اُمراء اور عوام یعنی وکلاء رعایا۔ یہ ارکانِ ثلاثہ سلطنت مثل عناصرِ ربیعہ عالم کوئن و فساد کے ہیں کہ انکی مساوی قوت و اعتدال کیفیت اور کسر و انکسار باہمی پر مملکتِ انگلستان کا دار و مدار

پادشاہ مفروز (یعنی جیمس) نے باقی ایامِ حیات سینٹ جیمزس

میں قریب پائیس کے بسر کئے اور ٹوٹی شاہ فرانس کا وظیفہ خوار رہا اور لٹامین و ہین انتقال کیا۔ اس پادشاہ کو مذہب کی تخصیص میں بڑا غلو تھا اور ہوس خود سری و مطلق العنانی سے کہ تمام سلاطین اسٹوارٹ

کو دامنگیر ہی یہ تعصب اور شدید ہو گیا تھا آخر وہ کبخت سلطنت ہی کھوٹھا اسکی خباثتِ طینت و دناستِ نفس اور کینہ جوئی اور بفسدہ مزاجی اس کے تذکرہ کے ہر صفحہ سے آشکار و ہویدا ہے۔ اس میں دو وصف اچھے تھے ایک جفاکشی دوسرے پابندیِ اوقات۔ مگر جب یہ خیال آتا ہو کہ ان وصفا حمیدہ کو اس نے ظلم و جور کا ذریعہ گردانا تو انکی تعریف کرنے کو بھی جی نہیں چاہتا۔

اس پادشاہ کو پھیلی بی بی ایکن ہائیڈ سے دو بیٹیاں تھیں
میٹری اور آئن اور یہ دونوں پادشاہ ہوتیں۔ بعد وفات ملکہ آئن
ہائیڈ کے پادشاہ نے میٹری رتیں ادبی موڈ پنا سے شادی کی
اوستے ایک بیٹا ہوا جس نے کئی مرتبہ مدعی بکر سلطنت کو لے لینا چاہا اس
سبب سے اس کا لقب جیمس گڈاب ہو گیا۔

اس انقلاب عظیم سے جس کا ذکر ابھی کیا گیا کئی فائدہ
ہوے۔ اول یہ کہ ایک اصل کہ اہم اصول آئین انگلستان سے ہے قائم
ہو گئی یعنی پادشاہ کو قانون بنانا یا منسوخ کرنا اختیار نہ باقی رہا۔ دوم یہ
کہ خواجہ یعنی مخالفین مسلک اسقفی ظلم و جور سے محفوظ ہوئے۔
سوم یہ کہ سابق میں ججوں کا موقوف کرنا پادشاہ کے اختیار میں تھا اب
یہ قاعدہ نکل آیا کہ ہر ایک چینی کے وہ اپنے عہدوں پر ناوام اخیوتہ قائم
سلاطین مجامیرن توکستان سراوم سنہ وقت

محمد چہارم سنہ ۶۱۴

سلیمان دوم

شہنشاہ جرمنی

لیوپولڈ اول

پوپ

انوسینٹ یازدہم

فرانس سنہ وقت

لوئی چہارم

اسپانیہ

چارلس دوم

سوڈن

چارلس یازدہم

باب ششم

عہد شاہِ ولیم و ملکہ مئری دوم

ولیم [سنہ ولادت ۱۷۴۷ء - تقریباً سلطنت ۱۷۵۸ء - سنہ وفات ۱۷۶۰ء]
مئری [سنہ ولادت ۱۷۱۹ء - تقریباً سلطنت ۱۷۵۸ء - سنہ وفات ۱۷۹۲ء]

ولیم اور میری کے رسوم تاجداری و ٹیٹ منسٹرین ادا ہوئے اور
اوسوقت پادشاہِ متوفی جیمس کے وزرائے عظام بھی موجود تھے
مگر وہ بیجا مُنصف جفریز جسکے گناہ عفو پذیر نہ تھے قید خانہ میں پڑا
ہوا تھا۔ اوسکی گرفتاری کی یہ کیفیت ہے کہ لوگوں نے دیکھا کہ وہ ایک
مینخانہ میں ملاح کا بھیس بدلہ ہوئے اور مُنہ پر سیاہی ملے ہوئے پڑا ہوا ہے
غرض اوسے گرفتار کیا اور ایک انبوہ کثیر اوسکے خون کا پیا سا مائل مچا پانا
ہوا قید خانہ تک اوسکے پیچھے پیچھے گیا۔

انگلنڈ میں تو یہ انقلابِ عظیم ہوا مگر کیسی کمی کسیر بھی چھوٹی
لکن اسکاٹ لینڈ اور ایرلنڈ میں بڑا فساد ہوا۔ تفصیل اسل جمال
کی یہ ہے کہ اگرچہ اسکاٹ لینڈ کی پارلیمنٹ نے صاف صاف
کہدیا تھا کہ جیمس کو اب سلطنت کا استحقاق نہیں رہا اور اب وہ قید
اور میری ہمارے پادشاہ ہیں مگر تمام قوم اسکاٹ لینڈ کی ساتھی

جسٹس انصاف علی کا قید ہونا
۱۱- اپریل ۱۷۵۸ء

ایک نہ تھی۔ آخر قبائل کوہی کہ ہمیشہ لڑائی پر مرتے تھے اور شاید انھیں یہ حیثیت بھی دامنگیر ہوئی کہ سلاطین اسٹوارٹ کا نام نہ مٹنے پائے آماؤ فساد ہوتے اور گن پتھر رئیس کلورھوس کو اپنا سردار بنایا۔ اوسکی ساتھ ہی نواب گوسڈن بھی بگڑ کھڑا ہوا اور اڈنبرا کے قلعہ میں کچھ عرصہ تک لڑا کیا۔ مگر یہ فساد چند ہی روز رہا اور حصوین قلعہ پر دوبہی تین تین کو عرصہ میں پادشاہ کو مطیع ہو گئے۔ اب ہاگتھرھم سو اوسے اور جنرل میٹلی سپہ سالار فوج شاہی سے مقام کلی کوینکی واقع ضلع پرتھین لڑائی ہوئی اور جب گن پتھر کو اہل قبیلہ نے فوج شاہی کو دیا یا اویس وقت اوسے گولی لگی اور وہ مر گیا۔ جب افسر مارا گیا تو فوج کوہی دم بھر میں کا فور ہو گئی۔

ہزیت قبائل کوہی اسکاتلنڈ
۱۸۵۰ء

لکن آئرلنڈ میں اسے بھی عظیم تر واقعات ہوئے کیونکہ وہاں پادشاہ معزول (جیمس) موجود تھا اور وہاں کے لوگ کہ قوم سلیٹ سے تھے قبل از شہادت ہی اوسے شہید راہ خدا سمجھتے تھے اور اوسکی نصرت و حمایت کو مستعد تھے۔ آخر پادشاہ معزول نے سلطنت خود کو کمزور کے استحصال میں پھر کوشش کی مگر عبث۔ لوی شاہ فرانس نے اس عزم آخری میں اوسکی تقویت و تحریص کی اور ٹرکوئل نے جو اب تک آئرلنڈ کا ناظم تھا کیٹھولک مذہب کی فوج اوسکی نصرت کے واسطے نوکر رکھی۔ امیر مونٹ جوئی آئرلنڈ میں فرقہ پر اسٹینٹ کا سرگروہ تھا اوسے شاہ فرانس نے اپنی دار السلطنت پیرس میں

و غا سے بلا کر قید کیا۔ غرض ایسی ایسی تقویت کی باتوں سے جیمس
 'ایرلینڈ' میں آیا اور شہر 'ڈبلن' میں بہ ترک و احتشام داخل ہوا۔
 پیشتر اس نے شہر 'لندن' کی سرکاری محاصرہ کیا کہ یہ صوبہ 'اسٹورک' کے اہل
 'پیراٹسٹنٹ' کا امن و ماوے تھا۔ باوجودیکہ محصورین 'لندن' نہ سڑی
 رسد کے بند ہو جانے سے اس قدر مصائب و آلام قحط میں مبتلا
 رہے مگر پادری جارج واکس کی تشویق و ترغیب سے کئی مہینے
 تک لڑا کئے۔ اس پادری کی یادگار ایک مینار اس شہر میں اب تک موجود
 ہے۔ آخر کار ایک جہاز 'انگلینڈ' سے پہنچ گیا اور اون دھنیوں کو
 جو محصورین کی مدد روکنے کے واسطے دریائے فویل پر ڈال تھیں
 تو اُن کو اون فاقہ کشوں کو رسد پہنچائی۔ آخر پادشاہ معزول کی فوج
 خائب و خاسر ہو کر محاصرہ سے باز آئی۔

بعد اختتام محاصرہ 'لندن' کی سرکاری سو مہرگ سپہ سالار
 سولہ ہزار کی فوج لیکر 'ایرلینڈ' میں آیا اور تھوڑے عرصے کے بعد خود
 شاہ ولیئم بھی کیٹرک فرگس میں پہنچا اور چالیس ہزار آدمی اسکی
 طرف جمع ہو گئے۔ ساترہ دن کے بعد ڈیڑھ لاکھ آدمی اسے چند میل
 کے فاصلہ پر کنارہ دریائے بوین جنگ عظیم ہوئی۔ سو مہرگ
 کہ بڑا آزمودہ کار سردار تھا اور شاہ ولیئم کا دوست صادق تھا
 ہنگام عبور دریائے گولی سے سارا گیا۔ آخر جیمس نے شکست

کھائی اور شہر و اتر فرسڈ میں بھاگ گیا اور وہاں سے بے جلت تمام
فرانسیس کو روانہ ہوا۔ لیکن اوسکو ہوا خواہ بغیر ٹرکونل اور سیلنٹ روتہ برس
روز تک لڑا کہی۔ اگر م کی لڑائی میں سیلنٹ روتہ کو گولہ لگا اور وہ مر گیا۔
بعد اوسکو بقیہ اسکی فوج ہوائیہ غول شہر میں لڑے میں قلعہ بند ہوئی۔ آخر اسکا انجام یہ ہوا
کہ پادشاہ انگلستان اور اہل ایرلینڈ میں مصاحہ ہو گیا چنانچہ جس
پتھر پر بیٹھ کر صلح نامہ پر فریقین نے دستخط کئے تھے وہ اب تک پل ٹھونڈ
واقع دریا سے نشیمن پر موجود ہے۔ اس مصاحہ سے شاہ ولیم
حتمًا و جزما ایرلینڈ کا پادشاہ ہو گیا اور دس لاکھ ایکڑ زمین اوس ملک
کی ضبط کر لی اور اوسکے مالکون کو ملک سے نکال دیا۔

انصاف و صلح در میان پادشاہ و انگلستان
و ایرلینڈ ۱۳ جولائی ۱۸۰۱ء

شاہ ولیم کی حکومت میں ایک بڑا ظلم ہوا۔ وہ یہ ہے
کہ قبیلہ گلنگو کہ منجملہ قبائل کو ہی اسکات لینڈ تھا قتل کیا گیا۔
یہ قبائل کو ہی موافق اپنی عادت مستمر کے اب تک بہرشی کر رہے تھے
اونکی منہ بھرائی کو ولیم نے ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ اونکے امیر
بوڈ لین کو بھیجا اور اسکے ساتھ ہی یہ حکم دیا کہ تمام شیوخ
قبائل کو ہی کو لازم ہے کہ قبل اختتام ۱۸۰۱ء ہماری اطاعت و فرمانبرداری
کی قسم کھاتین۔ قبیلہ گلنگو کے سردار میکڈونلڈ نے دوسرے
سردار یعنی بوڈ لین کی ضد سے حلف سوا نکار کیا لیکن اس انکار
کا باعث یہ نہیں ہوا کہ وہ پادشاہ کا عدو تھا بلکہ یہ سبب ہوا کہ اوستے

اور برڈ لیبین سے اوس روپیہ کی تقسیم پر نزاع ہوتی جو پادشاہ نے قبائل کو ہی کو عطا کیا تھا۔ مگر بعد اوس کے میکڈونلڈ اپنی سرکشی و سرتابی پر نادم ہوا اور فورٹ ولیمین حلف اٹھانے کو گیا مگر وہاں کے قلعہ دار نے کہا کہ مجھے تم سے حلف لینے کا حکم نہیں ہے تمہیں چاہیے کہ اس گائیل کے حاکم پاس جاؤ۔ چونکہ راستہ میں بھارت پر شدت سے برف گر رہی تھی اور دریا طغیانی پر تھے اس سبب سے اوس بھارت کو ہی سردار کو ایک دوروز کا عرصہ لگ گیا مگر تاہم اوس قسم لی گئی اور وہ خوشی خوشی اپنے گھر آیا کہ احمد شاہ اس آفت سوجان بچی۔ مگر چند ہفتہ کے بعد کپتان کیمبل شیخ قبیلہ گلین لین کچھ سپاہی لیکر گلنگو کے وادی میں آیا اور یہی وادی وحشت ناک قبیلہ میکڈونلڈ کا سکُن تھا۔ اون بھارتیوں نے اپنے ملک کو دستور کے موافق اونکی بہت خاطر و مدارات کی اور دو ہفتہ تک خوب ناچ رنگ رہا اور دعوتیں ہونیں اور شکار کھیلے گئے خلاصہ یہ کہ قبیلہ میکڈونلڈ نے کوئی دقیقہ ممانداری کا فروگذاشت نہیں کیا اور سینہ بانوں کو مہانوں پر ڈرا بھی گمان بد نہ تھا۔ مگر جب کیمبل نے موقع پایا تو نصف شب کو اون بھارت کو ہیوں کو غافل پا کر قتل و قمع کرنا شروع کیا اور شیخ قبیلہ میکڈونلڈ اور اوسکی بی بی اور اور چھتیس شخصوں کو تہ تیغ بیدریغ کیا باقی ماندہ اوس عالم اضطراب میں جسم بڑھنے پہاڑوں میں بھاگ گئے اور بہت سے برفیں

ٹھٹھ کر گئے۔ صبح جو ہوئی تو اوس آتش زدہ بستی کا عجیب و سوز حال نظر آیا کہ مکانات جل کر خاک سیاہ ہو گئے ہیں اور خون کے تھالے بندھے ہوئے ہیں۔ یہ ظلم و ستم اون بیچارے غریب پہاڑیوں پر بڑے کلبین کی عداوت اور کینہ جوئی سے ہوا اور شاہ ولیعمر نے بے سمجھے انھیں قتل کرنے کا حکم دیا تھا مگر عدیم فہم مقدمہ تو پادشاہ کی برأت کی دلیل نہیں ہو سکتی اس واسطے کہ جو گناہ غفلت اور بے اعتنائی سے سرزد ہوتے ہیں اونکا عذر خود غفلت نہیں ہو سکتی لہذا ولیعمر پر اون بیگناہوں کے خون کا وبال رہا۔

لوی شاہ فرانس کی قوت کو توڑنا شاہ ولیعمر کا مقصد اعظم تھا کیونکہ سلاطین کی تھوٹ میں لوی سب سے زیادہ قوی تھا اور ولیعمر کو لوگ سپہ سالار افواج قاہرہ پرائسٹنٹ سمجھتے تھے۔ لوی نے جیمس کی معزولی کو لڑائی کا حیلہ قرار دیکر بڑے زور و شور سے انگلنڈ پر فوج کشی کا سامان کیا مگر لاھوگ کے قریب جو افواج بحری انگلنڈ و ہالینڈ اور سپاہ فرانس سے مقابلہ ہوا تو فرانسیس کے جہاز ایسے شکستہ اور تباہ ہوئے کہ پادشاہ فرانس کی ساری تدبیریں خاک میں مل گئیں۔ بعد اس لڑائی کے ولیعمر کا یہ دستور ہو گیا کہ باوجودیکہ اکثر بیمار رہتا تھا مگر ہر سال گرمی کی فصل میں بڑے اعظم یورپ میں جا کر لوی سے مصروف جنگ رہتا تھا اور

شکست فوج بحری فرانسیس

۱۷۹۲ء

اگرچہ وہ شاہِ فرانس کی قوتِ تونہ توڑ سکا مگر پھر بھی اوسے روکے رہا اور اوسکے رُکے رہنے سے تمام پادشاہانِ یورپ کو فائدہ ہوا۔ انجامِ کار ۱۶۹۹ء میں مقامِ سولہ پر فریقین میں مصالحو ہو گیا اور جنگِ فرانسیس کا خاتمہ بالآخر ہوا۔

ان لڑائیوں میں اس قدر روپیہ صرف ہوا کہ پادشاہِ انگلستان قرضدار ہو گیا اور اس زمانہ سے یہ فرض جسے قرضۂ قومی کہتے ہیں بڑھتے بڑھتے اس مقدار کو پہنچ گیا ہے کہ اللہمَّ احفظنا پارلیمنٹ جانتی تھی کہ جو کچھ عظمت و وقار سلطنتِ انگلستان کا ویکم کی نظروں میں ہے وہ فقط اس سبب ہے کہ اس ملک کے پادشاہ ہونے سے اوسکی وقعت پادشاہانِ یورپ میں زیادہ ہو گئی ہو پس اس خیال سے پارلیمنٹ نے اوسے جنگِ فرانسیس کے واسطے بہت سا روپیہ دیا مگر یہ شرط کر لی کہ اپنی ملک کی حکومت میں ہمیں زیادہ دخل دیجیے۔ پہلے تو پادشاہ نے بہت ناک بھون چڑھائی مگر پھر کچھ سونچکر پارلیمنٹ کی عرضِ نچوشتی اور بلائمت و متبول کر لی۔ یہ بات بھی اوسکی عقلمندی پر دلالت کرتی ہے۔ غرض جو مدتِ محکمہ عوام نے سیاستِ ملک میں اس طرح سے حاصل کی تھی وہی مداخلت اب تک باقی ہے۔

۱۶۹۴ء میں ملکہِ میاؤری نے بعارضہٴ چیچک انتقال کیا

اور اب اسکا شوہر ولیم تینا پادشاہ رہ گیا اور آٹھ برس تک بلا شرکتِ غیر حکمرانی کی۔ اس عرصہ میں محکمہ عوام نے پادشاہ کی حکومت پر تین وار کرٹے کئے اور تینوں وار چل گئے۔ پہلا وار قانون ستہ سالہ تھا۔ دوسرا فہرستِ مصارفِ پادشاہ۔ تیسرا قانون وراثتِ سلطنتِ قانون ستہ سالہ میں یہ حکم لکھا تھا کہ پارلیمنٹ کا اجلاس تین سال سے زیادہ نہ ہا کرے آتے پادشاہ کا اختیار پارلیمنٹ پر بہت کم رہ گیا۔ فہرستِ مصارف کے بموجب شہر لاگھروپیہ پادشاہ کے مصارفِ ذاتی اور تنخواہ ملازمین وغیرہ کے واسطے مقرر کر دیا گیا۔ باقی ماندہ آمدنی ملک پر محکمہ عوام کا اختیار ہا اور اوس میں سے فوجِ بری و بحری کی تنخواہ اور دیگر مصارفِ سلطنت ادا کئے جاتے تھے۔ قانون وراثتِ سلطنتِ اشتہارِ اطہارِ حقوق کا ضمیمہ تھا اور اوس میں یہ احکام مندرج تھے۔ اول جج یعنی حکامِ عدالت بشہ طنیک چلنی کے لاوامِ بحیوۃ اپنے عہدوں پر قائم رہیں اور انکی تنخواہوں میں زیادتی یا کمی نہ کی جائے۔ دوم مملکتِ برطانیہ کے پادشاہ پر اسٹینٹ ہوں۔ سوم وہ بدو اجازتِ پارلیمنٹ اپنی عملداری سے قدم نہ نکالیں۔ چہارم شاہ ولیم کے بعد شاہزادی سو فیاریسہ ملکِ ہیٹنووٹس وراثتِ تختِ سلطنتِ انگلستان تصور کی جائے۔

نفاذِ قانون وراثتِ سلطنتِ انگلستان

۱۶۹۱ء میں اسکاٹ لینڈ کی پارلیمنٹ کی اجازت سے وہاں کے سوداگروں کی ایک جماعت نے خاکناے ڈیوین واقع امریکا میں بستی بسائی اور اسے امریکا اور ہندوستان کی تجارت کا مرکز قرار دیا۔ اگرچہ اس زمانہ میں اہل اسکاٹ لینڈ اس پر مشتمل نہ تھے مگر انھوں نے چالیس لاکھ روپیہ اس عظیم تجارت میں شریک کیا اور اس قدر روپیہ لنڈن اور امسٹرڈم کے سوداگروں نے بھی دیا۔ مگر وہ بستی اُجڑ گئی اور سارا روپیہ ڈوب گیا۔ کیونکہ جب ایسٹ انڈیا کمپنی نے جماعت تاجران ہند نے دیکھا کہ یہ سوداگر ہماری تجارت میں مغل ہوئے ہیں تو پادشاہ انگلستان کو سمجھا بوجھا کر اسے روگردان کر دیا۔ ادھر اون بیچارے نے بستی بسائی و ا لون کو اپنے اہل وطن سے مدد کافی نہ پہنچی اور وہ مفلس ہو گئے اور بیماری کی یہ شدت ہوئی کہ سیکڑوں اون میں سے حضرت عزرائیلؑ کی نذر ہو گئے۔ اور ان کے قرب و جوار میں جو اور بستیاں انگریزوں کی تحسین انھوں نے بھی خواہ ازراہ حسد خواہ بھکم پادشاہ اونھیں مدد دی۔ اس سب پر طرہ یہ ہوا کہ اسپانپہ والون نے اونھیں اس زمین کا غاصب سمجھ کر جسر اونکا قصبہ نیواڈیلبرا آباد تھا مارے حملوں کے اون بیچاروں کو بولا دیا۔ غصہ بھی اون بد نصیبوں میں سے فقط نفس چند کو اپنا وطن اسکاٹ لینڈ بھر دیکھنا نصیب ہوا۔

شاہ ولیم قصر کنسنگٹن سے قصر ہیملٹن کو رٹ
کو چلا جاتا تھا کہ گھوڑے پر سے گر پڑا اور ہسٹلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔
اگرچہ یہ چوٹ تو کچھ ایسی شدید نہ تھی مگر چونکہ پادشاہ خلقت نہ نحیف
ولاغرتھا اور ذوق النفس کے عارضہ سے اور بھی ضعیف ہو گیا
تھا لہذا سقوطہ موٹ ٹھمی ہوا اور اوسی تب مین اوسنے قصر
کنسنگٹن مین انتقال کیا۔ اوسے کوئی اولاد نہ تھی۔

دفتار شاہ ولیم سوم و ماریہ ثانیہ

ولیم اس رنجہ جوانی ہی مین پر ہو گیا تھا اور چونکہ صغر سنی مین
یتیم ہو گیا تھا اور صعوبت اٹھائی تھی اس سبب سے اوسے اپنے
نفس پر تکیہ کرنے اور خاموش رہنے کی عادت ہو گئی تھی اور جس عمر
مین لڑکے لمو لعب کے سو اکسی چیز کا خیال نہیں کرتے اوس سن مین
وہ فن سیاست کا عالم متبحر تھا اور انتظام فوج سے بخوبی واقف تھا۔
فن ادب اور علوم حکمیہ سے اوسے چندان شوق نہ تھا۔ اوسکا دل
ایسا قوی تھا کہ کسی نوع کے خوف مین اوسے انتشار و اضطراب نہ ہوتا تھا
اور جیسے لڑائی کے دن اوسے خوشی ہوتی تھی ویسی کہی نہوتی تھی۔
ولیم ٹینٹ کے ملک ہالند کا شراف مین سے تھا اوسکا ہمد
وہمراز تھا اور آخر کو پادشاہ نے اوسے تو اب پورٹ لینڈ کا خطاب
دیا تھا۔ یہ پادشاہ نجف الجٹہ تھا اور سبب طول مرض کے اوسکا
چہرہ زرد ہو گیا تھا مگر تادم واپسین اوسکی آنکھوں کی آب و تاب اور

ہونٹھون کی قطع وہی رہی جسے صاف معلوم ہوتا تھا کہ استقامتِ اَللّٰہ
جسمانیہ سے اوسکی آن بان میں ذرانہ فرق آیا تھا۔

۱۹۵ء میں پیٹرسن ساکن اسکاتلنڈ
نے ایک کروڑ بیس لاکھ روپیہ جمع کر کے بینک انگلستان کی بنیاد ڈالی
اور دوسرے سال انگلنڈ کے ایک سو دو گراہا لنڈ نامی نے فقط دس
لاکھ روپیہ لگا کے بینک اسکاتلنڈ قائم کیا اور اسی زمانہ
میں نوٹ کا رواج ہوا۔ شاہ و لیکر اور ملکہ میوئی فرنگرے
موتے اور ضعیف سپاہیوں کے واسطے مقام چلیسی میں ایک
دارالشفا مقرر کی اور فوج بحری کے پرانے پرانے سپاہیوں
کے رہنے کے واسطے اپنی مجلس گورنمنٹ میں خالی کردی اسی زمانہ
میں پیٹرسن اعظم شہنشاہِ روس نے جہاز خانہ ڈیپوٹ میں بڑھتی
بنکر جہاز بنانا سیکھا۔

سلاطین معاصرین

| فرانس | ترکستان روم |
|---------------|-----------------|
| لوئی چارم | سلیمان دوم |
| اسپانیہ | اسمٰئل دوم |
| چارلس دوم | مصطفیٰ سوم |
| فلپ پنجم | شہنشاہ جرمنی |
| سوڈن | لیو پولد اول |
| چارلس یازدہم | یوپ |
| چارلس دوازدهم | انوسینٹ یازدہم |
| | الگزندرششم |
| | انوسینٹ دوازدهم |
| | کلینٹ یازدہم |

باب ہفتم
عہد ملکہ آئین

سنہ ولادت ۱۶۶۵ء - سنہ جلوس ۱۶۸۵ء - سنہ وفات ۱۷۰۲ء
ولیم سوم کی وفات کے بعد جیمس دوم کی منجلی بیٹی آئن پادشاہ

ہوتی۔ اوس کا شوہر جارج شاہزادہ ڈینی مارک بختاب نواب
مکبر لند محکمہ امرا میں شریک ہوا مگر امور سیاست میں کچھ
داخل نہیں دیا۔ اس ملکہ نے بھی سیاست ملک میں پادشاہ ہنری کا
وتیرہ اختیار کیا اور فرقہ و جھگ کو پیر حکومت رکھا اور شاہ فرانس
سے لڑائی جاری رکھی۔

پادشاہ فرانس سے لڑائی کا ایک تازہ سبب پیدا
ہوا۔ وہ یہ تھا کہ جب اسپانیہ کا پادشاہ مر گیا تو لوی شاہ فرانس
نے چاہا کہ میرا نواسا فلپ وہاں کا پادشاہ ہو جائے اور چارلس
رتیس عظمیٰ اسٹریا نے کہا کہ سلطنت اسپانیہ مجھے ملنی چاہیے
ملکہ انگلستان رتیس موصوف کی شریک ہوئی اور پادشاہان جرمنی
وہا لند بھی ملکہ کے شریک ہو کر شاہ فرانس سے لڑائی پر آمادہ ہوئے۔
غرض چنانچہ ہنری پہ سالار انگریزی جو بعد چند روز کے نواب مارک
بجرا کے خطاب سے ممتاز ہوا ان تینوں پادشاہوں کی فوجوں کو لڑائی
لے گیا اور اسپانیہ اور نندر لند میں بڑے مچر کی لڑائی
ہوئیں اس سبب سے ان دونوں ملکوں کا نام مقاتل متاحسین
یورپ ہو گیا ہے۔ امیر بیٹلبرائے اسپانیہ میں کئی لڑائیاں
سکین مارک وک امیر البحر اور سن کلود سلی شول سے بڑا کاناں
ہوا کہ انھوں نے قلعہ جبل الطارق کو تسخیر کیا۔ یہ قلعہ اس طرح

مسخر ہوا کہ فوج انگریزی اوس خاکناے پروار دہوتی جو جبل الطارق
اور اسپانیا کے درمیان واصل ہے اور باوجودیکہ دشمن نے وھسوں
سے برابر توپیں ماریں مگر سپاہِ پھر منی کی مدد سے فوج انگریزی نو دھاوا کر کے
وھس چھین لئے۔

ادھر تو اب مارل بورا نے چار لڑائیوں میں شاہِ فرانس کو
شکست دی اور ایسکانزور توڑ دیا۔ ایک لڑائی سنہ ۱۸۰۷ء میں شہر بلن جیم
واقع ہوئی یا میں ہوتی جس میں سپہ سالار انگریزی نوٹالو سپہ سالار
فرانسیسی کو شکست دی دوسری لڑائی سنہ ۱۸۰۷ء میں مقام میں ٹیمپلیس
واقع صوبہ بریٹن میں ہوتی اور اس میں بھی فوج انگریزی نوٹالو کوئی ہزار
فرانسیسی کو شکست دی تیسری لڑائی سنہ ۱۸۰۷ء میں اوڈنارٹ واقع صوبہ
ایسٹ فلینڈرس میں ہوتی اور اس میں پندرہ ہزار فرانسیسی مارے گئے
اور سو سو زیادہ نشان اونکو لشکر کے چھن گئے۔ اس لڑائی کو فتح کر کے شہر
لیپل بھی سپاہ انگریزی نو فتح کر لیا۔ چوتھی لڑائی سنہ ۱۸۰۷ء میں مقام مال پلاکی
میں ہوتی جو فرانسیس کی سرحد شمالی مشرقی پر واقع ہو اور اس لڑائی میں
بھی تو اب مارل بورا کی ذکاوت و فطانت سے فوج انگریزی کو فتح مبین
حاصل ہوئی آخر کار جب پادشاہانِ یورپ آپس میں لڑتے لڑتے تھک گئے
تو سنہ ۱۸۰۷ء میں شہر یوٹرکٹ میں باہم مصاححہ کر لیا۔
اگرچہ مدت سے ملکہ آئن دل سے فرقہ ٹوڑی کی طرفدار

تھی مگر چونکہ اوسکے وزیر فرقہ وھگ سے تھے لہذا اوسے اونپر مشورہ پر عمل کرنا پڑتا تھا۔ گوڈ ولفن مہتمم خزانہ عامرہ۔ مارل برا قائد عساکر بری و مالک توپ خانہ۔ اور سسٹنڈنٹ وزیر محاکمہ غیر ملکہ کے وزیر اعلیٰ عظام تھے۔ اس زمانہ میں ہر فرقہ متصادفہ اور باب سیاست یعنی ٹوڑی اور وھگ میں مناشہ و مجادلہ اس شدت سے ہوا کہ کبھی نہواتھا اور نور و بحث دو امر عظیم تھے۔ اول لڑائی رہی یا صلح کر لی جائے۔ دوم کلیسا کے حقوق و اختیارات کیا ہیں۔ فرقہ وھگ امور مذہبی میں میانہ روی پسند کرتا تھا اور مسلک استغفی اور مراتب ائمہ کلیسا کو حد اعتدال سے بڑھانا جائز نہ جانتا تھا لہذا اوسے تفریق پائیہ کہتے تھے اور از بسکہ فرقہ ٹوڑی مسلک استغفی کو بہت دوست رکھتا تھا اور اصحاب کلیسا یعنی اساتذہ کے مراتب و حقوق کا بہت اعظام کرتا تھا لہذا اوسکا لقب تفضیلیہ ہو گیا تھا۔ — فرقہ ٹوڑی نے ایک قانون پارلیمنٹ میں پیش کیا اور اوسکا نام قانون حرمت تقلید جزئی رکھا۔ اس قانون کا یہ مفاد تھا کہ جو لوگ کہسٹنٹ ایکٹ کے موافق متابعت مذہب مختار یعنی مسلک استغفی کی قسم کھا چکے ہیں اور سرکاری عہدے پا چکے ہیں لیکن اب نقصان نہیں کرتے ہیں اور مذہب مختار کے خلاف عبادت کرتے ہیں وہ موقوف کئے جائیں اور اونپر سخت جرمانے کئے جائیں۔ محکمہ عوام میں یہ قانون منظور ہو گیا مگر محکمہ امرا

میں منسوخ ہو گیا۔ اگرچہ یہ قانون نافذ نہیں ہوا مگر اس سے ظاہر ہے کہ سیاست ملک میں فرقہ ٹوس چکی کو زیادہ قوت ہوتی جاتی تھی۔

مقدمت سیاست کی یہ کیفیت تھی کہ ایک وراثر عظیم ارباب سیاست کو درپیش ہوا۔ وہ یہ تھا کہ پارلیمنٹ انگلنڈ پارلیمنٹ اسکاتلنڈ کو متحد کر لینا ضرور ہے۔ مگر ان دونوں ملکوں کے لوگوں میں موافقت نہ تھی اور اسکاتلنڈ کی پارلیمنٹ کو خاکناثر ٹیوٹین میں اپنے ہم وطنوں کے برباد ہونیکا صدہ و ملال اب تک باقی تھا لہذا اس نے ایک قانون جاری کیا اور اسکا نام قانون خطا حقوق رکھا۔ اس قانون کا یہ مفاد تھا کہ جب ملکہ این مر جائے تو اسکاتلنڈ کا پادشاہ وہ شخص بنو جسے انگلنڈ کی پارلیمنٹ مشخص کرے الا اس صورت میں کہ منافع و اختیارات تجارت بحال انگلنڈ کو حاصل ہیں وہی بچینہ ایل اسکاتلنڈ کو بھی دے جائیں۔ جب اس مقدمہ میں زیادہ تکرار ہوئی تو ایل اسکاتلنڈ آمادہ جنگ ہوئے۔ مگر پھر دونوں ملکوں کی طرف سے تین تین سال شخص فصل خصومت کے واسطے مقرر ہوئے اور انھوں نے عہد نامہ اتحاد مرتب کیا۔ اگرچہ پہلے ایل اسکاتلنڈ نے اس عہد نامہ پر بڑی رد و تہج کی مگر آخر کو ایک سال دس مہینوں کی غلبہ رائے سے یہ عہد نامہ پارلیمنٹ اسکاتلنڈ نے منظور کر لیا۔ اس میں تیرہ

آئندہ پارلیمنٹ انگلنڈ و اسکاتلنڈ

مندرج تھے آ۔ اگر شاہزادی سٹوفیا ریمس ملکہ ہیڈن ورس اور
اوسکے ورثہ مذہب پرائیسنٹ پر قائم رہیں تو ممالک متحدہ
انگلنڈ و اسکاٹ لینڈ کے پادشاہ مقرر کئے جائیں۔

۲۔ پارلیمنٹ پادشاہی لندن میں منعقد ہو کرے اور اہل
اسکاٹ لینڈ کی طرف سے سٹولہ امیر اور پینتالیس وکلائر عایا
اوسمین شریک رہا کریں

۳۔ اسکاٹ لینڈ کے سودا گروں کو تمام بندر گاہوں اور نوآباد
ملکوں میں جو سلطنت برطانیہ سے متعلق ہیں تجارت کرنے کی
اجازت ملے۔

۴۔ جو قوانین رفاہ عام سے متعلق ہیں وہ دونوں ملکوں میں
ایک ہی رہیں مگر جو قوانین املاک و حقوق شخصی عایا سے متعلق ہیں
وہ نہ بدلے جائیں الا اوس صورت میں کہ رعایا ماسکاٹ لینڈ
کا رفاہ متصور ہو۔

۵۔ اسکاٹ لینڈ کی عدالت سیشن اور اور محکوم میں کچھ
تغیر نہ کیا جائے۔

۶۔ کلیسائے اسکاٹ لینڈ اوسی حیثیت پر باقی رہے جس طرح
کہ حسب قانون مقرر ہو چکا ہے۔

اب جواہل اسکاٹ لینڈ پر بڑے بڑے بھاری
محصول مقرر ہوئے اونکی مکانات میں ۲۹ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ

اومھین دیا گیا کہ اپنے ملک کا سکہ درست کریں۔

اتحاد ہر دو پارلیمنٹ سے اہل سکات لینڈ کو ایسے فائدے ہوئے کہ اونکا قیاس نہیں ہو سکتا۔ پہلے اس اتحاد پر یہ قوی اعتراض ہوا تھا کہ اسکات لینڈ کی آزادی جاتی رہے گی اور اوپر محصول کا بار بڑھ جائے گا مگر یہ خرابیاں فقط بادئی النظر مین تھیں اور آخر اسی اتحاد کا یہ نتیجہ ہوا کہ اسکات لینڈ کی تجارت اور دولت اور عظمت و شوکت آنا فنا ہو گئی اور گلاسگو اور ڈنڈی اتنے اتنے بڑے شہر ہو گئے اور ایسے سبز و آباد ہوئے اور چن دیہات مین لوگ مچھلیاں پکڑا کرتے تھے اب وہ بڑی بڑی بندر گاہیں ہو گئیں۔ غرض یہی لوگ جنھوں نے بڑی مشکل مین ایئرین رگزر گزر کے چالیس لاکھ روپیہ خاکناے ڈیرین مین بستی بساؤں کو جمع کیا تھا اونھیں لوگوں مین اب ایک ایک سوداگر ایسا ہے کہ اوسکی دولت اُس مقدار سے بڑا تب زیادہ ہے۔

جب کوی چہار دہم شاہ فرانس نے دیکھا کہ اتحاد ہر دو پارلیمنٹ سے اسکات لینڈ کو لوگ نارض اور فروختہ خاطر ہیں تو اس موقع کو غنیمت جانکر ایک بیڑا جازون کا ڈنگرک سے بھیجا کہ جیمس کڈاب کو تخت سلطنت اسکات لینڈ پر بٹھا دے۔

مگر اس کے غم فاسد کی خبر انگلند میں بروقت پہنچی اور امیر البحر فرانسسی
خلیج فارس تہ میں جارج بائیگ امیر البحر انگریزی کو مع فوج مستعد
پیکار دیکھ کر بے نیل مرام پھر گیا اور ایک جہاز بھی اپنا کھو گیا۔

اس اثنا میں دیوان وزیر ار میں فرقہ ٹوڑی کی قوت
زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ مگر فرقہ و ہلک کو بھی ایک عورت کے باعث سو
ملکہ پر غلبہ و استیلا رہا۔ اس عورت کا نام سادہ تھا اور یہ نواب آمل بوا
کی بی بی تھی اور ملکہ کو اس سے کمال محبت تھی مگر آخر کو وہ ایسی گستاخ ہو گئی
اور ہر امر میں اپنی حکومت جتانے لگی کہ ملکہ کو اس سے نفرت ہو گئی۔ جب
ملکہ کی خواص آپ کی گیل ہل عرف میٹیم بیگم نے اس کو مزاج کا یہ نگ
دیکھا تو اپنے رقیب یعنی سادہ کی طرف سے اور ملکہ کے کان بھرے اور
اپنا رنگ ایسا بھایا کہ ملکہ اس سے چاہنے لگی اور نہایت معتبر سمجھنے لگی۔
چونکہ یہ خواص فرقہ ٹوڑی کی طرفدار تھی لہذا اس کو تقریباً سوخ کاٹرہ بیوا کہ دو
پیشوایان فرقہ مذکورہ میں سوزمرہ وزیر امور عظام میں داخل ہوئے۔ انہیں
سو ایک کا نام رابوٹ ہارلی تھا اور خطاب نواب آگسفرڈ تھا اور
دوسرے کا نام ہنری سیلنٹ آجان تھا اور خطاب نواب بولنگبروک تھا۔

انہیں دنوں میں کچھ ایسے سانحے ہوئے کہ تمام انگلستان
فرقہ ٹوڑی کا طرفدار اور دلسوز ہو گیا۔ ہنری سیلنٹ رابوٹ

کلیسائے سینٹ پیٹرک نے ایک خطبہ ۱۵ اگست کو مقام ڈربی میں پڑھا اور ایک ہ نومبر سالہ عین کلیسائے سینٹ پال میں لندن کے کوئال کے سامنے پڑھا اور ان دونوں خطبوں میں سالہ کے انقلاب کی بڑی ہجو و مذمت کی اور کہا کہ ہر شخص کو واجب ہے کہ خواجے یعنی مخالفین مسلک اسقفی پر نہایت تشدد کرے اور اپنی دین کی حمایت کرے کہ مخالفین اس کے مٹانے کے درپے ہیں —

محکمہ عوام نے اس پادری کو فت نہ پر داری اور اغوائے خلافت کا الزام لگایا اور اب اس کا مقدمہ محکمہ امرامین پیش ہوا اور تین ہفتہ اس مقدمہ کی روکاری رہی اور سب پادری اور عوام الناس سشور کی طرف ہو گئے اور ملکہ خود چھپکراوسکی تقویت و تحریص کیواسطہ روکاری میں آتی تھی اور آئوٹوبی اسقف نے اس پادری کی طرف سے جواب لکھا۔ لوگوں کی آشفتنگی کا یہ حال تھا کہ ہر روز جب سشور لکچری میں جاتا تھا اور وہاں سے ہلٹ کر آتا تھا تو سیکڑوں آدمی اسکی بگھی کے پیچھے غل مچاتے جاتے تھے۔ مگر انہیں اسپر بھی صبر نہ آیا اور جوش تعصب میں انہوں نے خواجے کے عبادت خانے کھود ڈالے اور ایک ہنگامہ شدید برپا کیا۔ الغرض سشور لکچری پر جسم اغوائے خلافت ثابت ہو گیا اور حکم ہوا کہ تین برس تک یہ وعظ نہ کھنے پاتے اور وہ دونوں خطبے سر بازار جلادے گئے۔

اس مقدمہ کے انفصال سے وزراء اے وہگ پر

۲۴۔ فروری سالہ
روکاری پادری سشور

نروال گیا اور گوڈ ولفن اور سنڈ ٹر گنڈ اور اور وزیر جو
 اونسے پست مرتبہ تھے موقوف ہو گئے اور انکو مقام پر ہارلی اور سینٹ
 جان وزیر اسے ٹوٹری مقرر ہوئے۔ چونکہ ایک فرانسیس وغیرہ سے
 لڑائی ہو رہی تھی اس سبب سے تو اب ماسٹرل برا اعمدہ سپہ سالاری
 پر بحال رہا مگر وزیر اسے ٹوٹری اوسکی ذلت اور آبروریزی کے درپے
 تھے اور جوہن اونھین صلح کرنے کی راہ ملگنی تو اب موصوف پر تھمت
 لگائی کہ تم نے اوس یہودی سے جو تمھاری فوج کو روٹی پھنچا یا کرتا
 تمھارے شوت لی ہے آخر اوس بیچارے نے ناچار ہو کر استعفا دینا
 اور بلنہیم یا سرائے میں جا کر گوشہ نشین ہوا کہ یہ باغ اوسکی قوم نے
 اوسے جنگ بلنہیم کی فتح کے صلہ میں عنایت کیا تھا۔ یہ سپہ سالار
 فن جنگ میں اعلیٰ درجہ کی لیاقت رکھتا تھا مگر کاذب اور طماع و تکبر تھا۔

مصالحہ یوٹریکٹ جسکا ذکر سابق میں کیا گیا وزیر اسے
 ٹوٹری کی تحسین سعی اور کارپردازی سے ہوا تھا۔ جو شرطیں اس معاہدہ
 کی سلطنت برطانیہ سے متعلق تھیں وہ یہ ہیں۔ اول لوی چارلم
 شاہ فرانس پادشاہان خاندان برٹن کے کو فرمان رواے مملکت
 برطانیہ جانے۔ دوم پادشاہ موصوف جیمس کذاب مدعی سلطنت
 انگلستان کو مدد نہ دے۔ سوم وہ قلعہ ڈنکس کے دھس وغیرہ
 توڑ وادائے۔ چہارم جبل الطاسرق اور جزائر مابشور کا

وَنُورًا اِسْكُوشِيَا وَيُوقُونَ لِيَكُنْدُ خَلِجْ هَدَسُنْ اَنگريزوں کے قبضہ میں رہیں۔ ہارلی اور سینٹ جان کو ملکہ نے درجہ امارت عنایت کیا مگر اون میں باہم اتفاق نہ باقی رہا اور آئندہ سے وہ ایک دوسرے کے رقیب اور عداوت ہو گئے لیکن ملکہ سینٹ جان کی طرف راہی رہی۔

اصحاب کلیسا و اِسْكَاطْ لِنڈین اس بات پر بڑی بحث ہوئی کہ امام جماعت مقرر کرنے کا اختیار کسے دیا جائے آخر فیصلہ یہاں تک بڑھی کہ ملکہ اِن کے آخر عمر میں کسی شخص کلیسا و اِسْكَاطْ لِنڈ سے منحرف ہو گئے۔ انھیں ایام میں وکلائے اِسْكَاطْ لِنڈ جو پارلیمنٹ انگریزی میں نئے نئے داخل ہوتے تھے ذرا اسی بات پر بگڑنے لگے کیونکہ یہ دستور ہے کہ جب ایک ملک کے لوگ بچھلے پھل دوسرے ملک میں جاتے ہیں تو ذرا اسی بات بھی جو خلاف طبیعت ہوتی ہے ناگوار گذرتی ہے چنانچہ یہی کیفیت وکلائے اِسْكَاطْ لِنڈ کی بھی ہوئی کہ جب فصحاء اِنگلنڈ اور خطیبان پارلیمنٹ انگریزی نے ان نووارد ممبروں کے ملک اور طرز گفتار اور اسلوب لباس اور شکل و شمائل پر طعن و تشنیع کرنی شروع کی تو وہ ایسے برہم ہوئے کہ ۱۷۱۳ء میں شیخ اتحاد و پارلیمنٹ کی گفتگو کی مگر دونوں ملکوں کی خیر ہوئی کہ بعد مباحثہ بسیار دو تین شخصوں کی غلبہ راے سے یہ تجویز محکمہ امرا میں رد ہو گئی۔

ملکہ آئین مرض سکتہ میں مبتلا ہوئی اور دو ہی دن میں مر گئی۔ یہ شاہزادی بھی کیا بنصیب تھی کہ بیس لاکھ کون میں سے ایک بھی نہ زندہ رہا۔ انہیں سے ایک شاہزادہ جا بجا گیارہ برس کا ہو کر مر گیا باقی سب چھٹپن ہی میں مر گئے۔ یہ ملکہ کچھ ایسی ذیشعور اور حساب سلیقہ نہ تھی اور علم بھی اسے کچھ واجبی ہی واجبی تھا اور اسکی عادت اور رفتار میں نہایت سادگی تھی اور مطلق تکلف نہ تھا۔ اور اسکو پھرہ سے ہمیشہ افسردگی عیان رہتی تھی یہاں تک کہ اگر کوئی نظر سرسری سے اس سے دیکھتا تو کہتا کہ یہ شاہزادی تو کچھ احمق سی معلوم ہوتی ہے مگر اس افسردگی کا باعث یہ تھا کہ اس پر غم کا آسمان ٹوٹ پڑا تھا اور اولاد کے صدمہ سے اسکا دل ٹچھ گیا تھا اور فی الحقیقت جس مان کی آنکھوں کے سامنے ایسے ایسے گل سرسبداؤں کے باغ مراد کے صرصر مرگ سے پڑھ رہے تھے وہ جانتے اور سنا غنچہ دل کیونکہ شگفتہ ہو بقول شاعر یارب کہیکا باغ تمنا خزان ہو +

سنہ ۱۸۷۱ء میں ایسا طوفان آیا کہ منارہ اڈی اسٹون جو جہازوں کی رہنمائی کیواسطے بنایا جاتا تھا بگیا اور وینسینٹی معمار جو اسکی تعمیر میں مشغول تھا وہ بھی ہلاک ہوا۔ سنہ ۱۸۷۲ء میں کلیسا سے سمیٹ پال تیار ہو گیا۔ اس گرجہ کی تعمیر میں قریب دس لاکھ روپیہ کے صرف ہوا اور ۳۳ برس میں یہ تیار ہوا۔ ملکہ آئین کو عین

علوم کو پڑی رونق ہوئی اور ایدل کپسن اور سوفٹ بڑے شہر ہوئے
اور پوپ سرحد شعر اہوا۔

سلاطینِ معاصرین

ترکستان دوم سنہ ۱۲۵۴
مصطفیٰ سوم
احمد سوم

شہنشاہانِ جرمنی

لیوپولڈ اول
جوزف اول
چارلس ششم

پوپ

انوسینٹ یازدہم

فرانس سنہ ۱۷۹۲
لوئی چہارم

اسپانیہ

فلپ پنجم

سویڈن

چارلس دوازدهم

باب ہشتم

طرز معاشرت اہل انگلستان در عہد پادشاہان اسٹوارٹ

ہر چند کہ پہلے پادشاہوں کے وقت میں بھی جون جون زمانہ گذرتا گیا انگلستان کا رنگ بدلتا گیا مگر جیسا تغیر بین سلاطین اسٹوارٹ کے عہد میں ہوا ویسا کبھی نہ ہوا تھا۔ چنانچہ اب جن مقامات پر سبزہ زار و مین سبزہ لہلہاتا ہے اور کھیتوں میں زرد زر درخت لہرائی ہیں اور موسم بہار میں باغوں میں سفید سفید پھول چاندی کے پتھر سو چمکتے ہیں اور فصل خزاں میں زرد زر درخت میوے سونے کی طرح دکتے ہیں اور درختوں کے سایہ میں کسانوں کے اُجلے اُجلے گھر نظر آتے ہیں انہیں مقامات پر آگے جنگل اور خارزار اور دلدل کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ پرانے جنگلوں میں فوجین کی فوجیں آہوان صحرائی کی گشت کیا کرتی تھیں اور جنگلی سانڈوں کی افراط تھی اور بندیلے سورون کا پادشاہ شکار کھیلا کرتے تھے اس سبب سے اسے کوئی نہ بول سکتا تھا مگر جنگ خانگی کے زمانہ میں کسانوں نے بندیلوں کو توفی اُتار کر دیا۔ انگلند کے جنوبی اور مشرقی میدانوں میں بچو۔ بن بلاؤ۔ بڑے بڑے جنگی عقاب بکثرت تھے۔ مگر اس زمانہ کی بھیڑ اور بیلوں سے اس زمانہ کی بھیڑیں اور بیل بہت چھوٹے

ہوتے تھے اور انگلستان کے گھوڑے جو اب سارے زمانہ میں مشہور ہیں جب چپیس بچپیس و پیہ کو بکتے تھے۔ اسپانیہ کو ناگن سواری کے کام آتے تھے اور فلیکینڈرس کی سرخی گھوڑیان بگھیون میں جوتی جاتی تھیں۔

انگلستان میں معدن بہت ہیں مگر اوس زمانہ میں ٹینک اور کوئلا وغیرہ اون میں سے اچھی طرح نہ نکالا جاتا تھا چنانچہ جس قدر ٹینک ضلع کوئٹہ نوال کی کانوں سے اب نکلتا ہے اور جس افراط سے تانبہ ملک ویلس کے معدن سے اب نکالا جاتا ہے اوس زمانہ میں اسکا عشر عشر بھی نہ نکالا جاتا تھا۔ اب نمک انگلستان سے اور ملکوں میں بافراط جاتا ہے مگر جب ایسی بری طرح سے بنایا جاتا تھا کہ اطباء کہتے تھے کہ نمک سے امراض جلدی اور عوارض ریشہ پیدا ہوتے ہیں۔ لوگوں نے ایسی داویلا مچائی کہ لکڑی سب بگھیون میں چھلکی جاتی ہے کہ لوہے کے کارخانے دھیمہ ہو گئے۔ دھات کے گلانے والے کوئلے سے دھات گلانا نہ جانتے تھے اور اس زمانہ تک کوئلہ کا استعمال بجائے ہیمہ سوختنی کے ہوتا تھا اور جن اضلاع میں کوئلا بافراط پیدا ہوتا تھا وہاں جلایا جاتا تھا اور لنڈن میں بھی جلایا جاتا تھا اور وہاں سمندر کی راہ سے آتا تھا۔

سترھویں صدی عیسوی کے آخر میں انگلستان کی آبادی

قریب ۵۵ لاکھ کے تھے اور اضلاع شمالی میں اضلاع جنوبی سے
بمقامت زیادہ آبادی تھی۔ اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد اتحاد
سلطنت انگلنڈ و اسکاٹ لینڈ (سنہ ۱۷۰۷ء) اضلاع شمالی نو
بہت جلد ترقی کی۔ اسے پیشتر غارت گرانِ سرحدِ جنوبی انگلنڈ کے
شمالی ضلعوں کو تاخت و تاراج کیا کرتے تھے اور کوئی گھر اور کوئی
گلہ مویشی کا اونکے شر سے نہ محفوظ تھا مگر اب ان قزاقوں کو کھرب
کھرب کر مارا یہاں تک کہ رفتہ رفتہ اونہیں نیست و نابود کر دیا۔ ان
غارت گروں کے خوف کے مارے اکثر شمالی ضلعوں میں لوگوں نے
خونی کتے پالے تھے جو نشانِ قدم سے ان قزاقوں کا پتا لگا لیتے تھے
اور انکے غاروں تک پہنچا دیتے تھے۔ اسی زمانہ میں انگلستان
کی راہیں جو مدت سے کسیکو نہ معلوم تھیں کھل گئیں اور رعیت
کی جان و مال دونوں محفوظ ہو گئے۔ کوئلہ کی کانیں معلوم ہوئیں
اور وہ قصبات جنہیں آلاتِ آہنی اور کپڑے وغیرہ کے کارخانے
میں ترقی پذیر ہوئے اور بہت جلد سرسبز و آباد ہو گئے۔

سلاطین اسٹوارٹ کو عہد میں بعد دارِ سلطنت
(لنڈن) کو شہرِ بڑا جسٹل کا مرتبہ تھا اور یہ بڑی عظیم الشان بندرگاہ
تھی اور جن شہروں میں کارخانے ہیں ان میں نادچ بہت آباد
اور مالدار شہر تھا۔ بریٹنل کے لوگوں میں شکر صاف کر نیوالے

سب سے بڑے ہوئے تھے اور اونکی تمویل واستفادہ اور مہمان نوازی کا بڑی بڑی دور شہرہ تھا۔ جن مقامات میں اب بڑے بڑے کاخانہ ہیں اوس زمانہ میں وہ چھوٹے چھوٹے بد قطع قصبے تھے۔ مثلاً اب شہر مینچسٹر گویا کپڑے کی کھان ہے مگر جب یہ کل ۲۰۰ آدمی کی بستی تھی اور نہ یہاں کوئی چھاپہ خانہ تھا نہ کرایہ کی گاڑی میسر آتی تھی۔ شہر لیڈس میں اب دنیا بھر کا اون بکتا ہے مگر جب اس میں کل ۱۰۰ آدمی تھے۔ شہر شفیلڈ میں اب کیسے کیسے عمدہ آلات قطع و برید بنتے ہیں اور ساری دنیا میں جاتے ہیں مگر جب یہاں پورے ۲۰۰ آدمی بھی نہ تھے۔ شہر بکسٹن گھماب رونق پکڑتا جاتا تھا مگر بڑی مباحثات کی بات یہ تھی کہ یہاں کے ساختہ ظروف کچھ اتنی دور ایولنڈ میں جاتے تھے۔ لوہا پول کی بندرگاہ میں ۲۰۰ سے زیادہ ملّاح نہ تھے۔ بکسٹن اور باتھ اور ڈنٹن ج کے کوون میں اکثر لوگ نہانے جاتے تھے مگر وہاں قیام کو واسطہ مکانات بہت بڑے تھے اور کھانا تو ایسا خراب ملتا تھا کہ معاذ اللہ۔ برائین اور چیلٹنہم کے خوشگوار چشے اب مشہور ہوئے ہیں اور اب بہت لوگ انکے پانی کو مفرح سمجھ کر نہانے جاتے ہیں۔

اب لندن کا حال سنئے کہ جب شاہ چارلس دوم نے وفات کی تو یہاں کل پانچ لاکھ کی آبادی تھی اور ایک پُرانا پل

دریائے ٹیمس پر بنا ہوا تھا اور مکانات میں اوپر کے درجے باہر
 کی طرف اتنے نکلے ہوتے تھے کہ نیچے کی دوکانیں گویا چھپ جاتی تھیں۔
 اوس زمانہ میں یہ شہر گویا سودا گروں کا گھر تھا کہ دن رات یہیں گھنسی
 رہتے تھے آج کل کی طرح جب تھوڑے تھا کہ دن کو اپنے کاروبار سے
 فراغت کر کے شام کو مضافات شہر میں چلے گئے وہاں نفیس نفیس
 کوٹھیاں بنی ہوئی ہیں اون میں استراحت کی۔ اوس زمانہ میں مکانات
 پر شناخت کے واسطے نمبر نہ بنے ہوتے تھے ہاں دوکانوں کو سانہو
 شناخت کے تحت نصب ہوتے تھے اور اون پر مختلف شکلیں بنی
 ہوتی تھیں کسی پر مسلمان کا سر بنا ہوتا تھا اور کسی پر سنہری کنبی۔
 انھیں علامات سے لوگ اپنے مکانات کا پتا بتلاتے تھے اور اجنبی
 آدمی راہ پاتا تھا۔ چارلس دوم کے عہد تک بازاروں میں روشنی
 نہوتی تھی اوسکے زمانہ میں فقط جاڑوں میں روشنی ہونے لگی۔
 ایک تو سڑکوں پر روشنی کا قحط تھا دوسری چوروں کا زور تھا اور اور
 خوف لگا رہتا تھا چنانچہ ایک آفت بھی تھی کہ رات کو شہر میں گرے
 سڑکوں پر ٹھلا کرتے تھے اور عورتوں کو بیعت کرتے تھے اور
 مردوں کو مارنے لگے اور یہ اونکے نزدیک بڑی وضعداری کی بات
 تھی۔ چوکیدار ایک تو مرجھینہ تھے دوسرے نشہ میں چور وہ بچاری
 عورتوں اور بھلے مانسوں کو اون دہنگوں سے کیا بچاتے۔
 قمرہ خانے جو کرومول کے وقت سے شروع ہوئے تھے بیٹھکر

کے ٹھکانے تھے جیسے ہندوستان میں افیونیوں کی دوکانیں ساری دنیا کی خبریں وہاں سنتے اور تمام زمانہ کی غیبت و بدگوئی کسی قہوہ خانہ میں وضعداروں اور نفیس مزاجوں کے مجمع رہتے تھے اونکی قطع شریف سنتے کہ سر پہ جانوروں کے بالوں کے بڑے بڑے ٹوپ پھنوسے گلے میں زرق برق کامدانی کے کرتے ہاتھوں میں دستاں اور ان میں چوڑی چوڑی جھالرٹکی ہوتی ایک چٹکی میں خوشبودار ناس کی ڈبیا ہے دوسری چٹکی سے سُڑک سُڑک ناس لیتے جاتے ہیں۔ کسی قہوہ خانہ میں عالموں کے جگمگاتے رہتے تھے اور وہ جان ڈرلڈن شاعر اور لطیفہ گو کے لطائف و ظرائف سُنا کرتے تھے۔ کسی قہوہ خانہ میں یہودیوں کے جماؤ رہتے تھے کسی میں مذہب کی کتھولک کے پیر و بھرے رہتے تھے کسی میں نبی پیوسرائٹن کے معتقد جمع رہتے تھے۔ غرض ہر فرقہ اور ہر مذہب کا ایک علیحدہ قہوہ خانہ تھا

اب تو شرفائے اہل دیہت شائستہ اور صاحب سلیقہ اور ذی وقعت ہیں مگر انقلاب سلطنت کے زمانہ میں کندہ ناتراش تھے اور برائے نام خواندہ تھے۔ جب اونکی مالگزاری آج کل کی چارم تھی اپنے اپنے ضلع سے وہ قدم نہ باہر نکالتے تھے اور لندن جیسے شہر کو بھی گاہرہا ہے دیکھنے جاتے تھے اور دن بھر سیر و شکار میں مشغول رہتے

تھے یا قریب کے بازاروں میں جا کر غلہ وغیرہ بیچا کرتے تھے اور رات کو شرابیں پیا کرتے تھے کلیرٹ اور کنیوی شرابیں فقط وہ لوگ پیتے تھے جو بہت مالدار ہوتے تھے۔ اوس زمانہ میں شراب خوار فی اندازہ حساب بہت عام و شایع تھی اور یہ عادت مذموم اس صدی کی ابتدا تک باقی رہی۔ اشراف زادیوں میں یہ بڑا کمال تھا کہ سمو سے پکالیتی تھین اور گو سبٹری کے پھل سے شراب بنالیتی تھین اور اپنے گھر کا کھانا پکالیتی تھین اور رات کو سینے اور کاتنے سے اپنا جی بھلایا کرتی تھین۔ آج کل جو چائے نوشی میں نفاستین اور تکلفات ہوتے ہیں انھیں اوس زمانہ کے اہل دیہ کیا جانتے تھے۔ یہ دوائے مرغوب و مطہف لاسرڈ اسر لینکلن اور لاسرڈ او سو سی ۱۶۹۶ء میں انگلستان میں لائے تھے اور اہل یورپ کو یہ دوا اھالندہ والوں سے ملی تھی۔ قریب سو برس بعد اس زمانہ کے لندن اور اڈنبرا میں اوسط درجہ کے لوگوں نے ہر روز چائے پینی شروع کی پادشاہان جارج کے زمانہ میں اڈنبرا کے لوگ چار بجے دن کو چائے پیتے تھے۔ اشراف اہل دیہ ظاہر میں بد سلیقہ اور کندہ و ناتراش تھے مگر انہیں ایسے اوصاف حمیدہ مخفی تھے کہ وہ انگریزوں کی رفعت و افتخار کا باعث ہوتے۔ سلطنت مورٹی کا اعظام و احترام اور مذہب پیالسنٹ سے کمال خلوص محبت یہ دو باتیں ان کو اصول

عقائد میں داخل تھیں۔

دیہات کے پادری اپنے امثال و آقران میں بہت بہت مرتبہ تھے کیونکہ جب سر دین مذہب شایع ہوا تھا قسطنطین منبرہ کیتھولک کی شان و شوکت سب تشریف لیگتی تھی اور معلوم ہوتا کہ مالک کلیسا کو یہی منظور تھا کہ جس طرح ابتدائین اونکا دین باہر کی یعنی حواریین رضی اللہ عنہم کے ذریعہ شایع ہوا اور جس طرح سب اب بھی اونکی امت کی ہدایت احقر افرادِ ناس سے ہو۔ امراء اور اہل دل کی سرکار میں ایک پیش نماز رہتا تھا اور لاوی کتو تھی اور نور و سپہ سالار اور ملتا تھا اور اسکا مرتبہ مغز خدنگاروں کے برابر تھا اور اسکا عقد مالک کے باورچی خانہ کی کسی ماما اسیل سے کر دیا جاتا تھا۔ اگر وہ کسی پر گنہ کا پادری ہو جاتا تھا تو بھی کسانوں کی طرح بسر کرتا تھا۔ اور کھیتی باڑی میں مشغول رہتا تھا اور اسکو بیٹے ہل جوتا کرتے تھے اور بیٹیاں ماما اسیلون میں نوکری کر لیتی تھیں مگر واضح ہو کہ انڈن کے پادری ان ذلیل خدمتوں سے بری تھے اور اونکا بجائے خود ایک علیحدہ فرقہ تھا اور اونکا علم و فضل اور فصاحت و بلاغت اور جد و جہد ترویج دین میں مشہور و معروف تھا۔ انہیں

۱۔ اسے حضرت رُوح اللہ مراد بہن ۱۲۔ یہ لقب بنی اسرائیل میں اولادِ لاوی

ابن یعقوب کا تھا جسے خدمتِ امامت جماعت و اہتمام ہیکل مقدس و حفاظت

تا بوقت سکینہ متعلق تھی ۱۲۔

سے شر لاک۔ ٹلٹ سن۔ اور سٹلنگ فلٹ نہایت مُغرز
و ممتاز تھے۔

یو مَن یعنی چھوٹے چھوٹے کسان جنہیں چھٹے سے
سات سے روپیہ سالانہ تک آمدنی تھی بہت کثرت سے تھے اور ذمی تیار
تھے۔ انہیں بڑا و صفیہ تاکہ مذہب پیورٹن سے رنجت قائم رکھتے تھے
اور مذہب کی تھولک سے نہایت کارہ و مت نفرت تھے۔
کراؤ مول کی سپاہ آہنی مین اکثر لوگ اسی فرقہ سے تھے۔ اس
زمانہ کے مزدور پیشہ لوگوں کا حال اچھی طرح نہیں معلوم ہاں اتنا جانتا
ہیں کہ انہیں سے چار خُمس کاشتکار تھے اور ضلع ڈون اور سٹلنگ
اور اسٹیکس مین کاشتکاروں کی مزدوری زیادہ سے زیادہ
اڑھائی روپیہ روز خشک تھی مگر جو لوگ کارخانوں میں کام کرتے
تھے وہ ہفتہ میں تین روپیہ کمالیتے تھے۔ سوداگروں کی کوٹھیوں
میں لڑکے بہت نوکر ہوتے تھے اور اس زمانہ کے رحم دل اور
خدا ترس لوگ بھی چھٹہ چھٹہ برس کے معصوموں کو کام کرنے کے
لائق سمجھتے تھے۔ غربا کی غذا بھڑ اور سرائی اور اوٹس تھی اور جس
بات کی اونچین شکایت ہوتی تھی اوسکے بے سرے اور بے تگے
گیت بنا لیتے تھے اور گلی گلی گاتے پھرتے تھے۔ مساکین کی

سایہ دونوں غلہ کے اقسام سے ہیں اور جو کے مشابہ ہوتے ہیں ۱۲۔

پرنس کو اس طرح محصول مقرر کیا جاتا تھا وہ عسایا پر گھلتا تھا اس واسطے
کہ فقرا کی یہ کثرت تھی کہ قریب ایک چھٹس کے لوگ محتاج و فقیر تھے۔

سڑکوں وغیرہ کی صفائی بہت کم ہوتی تھی اور شہروں کا
کاتو کیا ذکر خود دار سلطنت کے بازاروں میں مہریان کھلی رہتی تھیں
اور کوڑی کے انبار لگے رہتے تھے جنسے ہوا مسموم ہو جاتی تھی ۱۸۶۵ء
میں خاص لندن کا یہ حال تھا کہ ہر سال بحساب اوسط ۲۳ آدمیوں میں سے
ایک آدمی مرنے لگا تھا۔ ۴۰ میں ایک مرنے لگا ہے۔ ہر فرقہ میں درشت
اطوار اور بھاتم خصلت لوگ بکثرت تھے مگر یہ کچھ تعجب کی بات
نہیں ہے کیونکہ اس زمانہ میں تہذیب اخلاق اور رفیق ولینت کا یہ
حال تھا کہ ہر روز آقا نوکروں کو مارتے تھے اور شوہر بیویوں کو دھنستے تھے
اور معلموں کو سوار و کوکب کے اور کوئی طریقہ تعلیم کا نہ معلوم تھا پسر
جب بزرگوں کا یہ حال ہو تو خردوں کا خدا حافظ۔ یہ تو شراف
کی کیفیت تھی اب از دال کا حال سنئے کہ ہر قسم کی لڑائی سے خوش
ہوتے تھے اور سڑکوں پر ہنگامے کیا کرتے تھے اور جب مار پیٹ
جوئی پزار میں کیسلی آنکھ بھوٹ جاتی تھی یا انگلی اڑ جاتی تھی تو انھیں
عید ہوتی تھی اور سب کے سب ملکر واہ واہ کا غل مچاتے تھے۔
جب کیسکو بچانسی ہوتی تھی تو لوگ کس اشتیاق سے دیکھنے آتے
تھے کہ توبہ۔ قید خانے ہمیشہ قیدیوں سے بھرے رہتے تھے اور

اونین نجاست اور بیماری اور بدکاری کی ہمیشہ شدت رھتی تھی۔

اس مختصر مین اتنی گنجائش کھان ہے کہ اس زمانہ کی طرح طرح کی پوشاک اور مختلف اطوار بیان کئے جاتین مگر دو تین باتین بطور نمونہ از خروارے لکھی جاتی ہیں۔ فرقہ شہسواران اور فرقہ کم مویان کے لباس اور عادات میں عجب تناقض و تضاد تھا۔ شہسواران کی پوشاک میں وہ شوخ شوخ رنگ اور وہ نفیس نفیس قطعیں اور وہ طرح طرح کی کٹافات اور تراش خراش دیکھنے کے قابل تھی۔ اب اونکی قطع سننے کہ بیماری بھاری عباتین پہنے ہوئے اونین پر کٹاف حاشے لگے ہوتے۔ اونکے نیچے نفیس نفیس لٹمی کرتے پہنے ہوئے گردن میں کارچوبی گلوبند باندھے ہوئے۔ سر پر سمور و سنجاب کی چھچھو دار ٹوپیاں اون پر سفید پروں کی کلغیاں لگی ہوتیں۔ بال زلفون کی طرح چھوٹے ہوئے پاؤں میں بوٹ اون میں کٹاؤ بنے ہوئے اور اونکی ایڑیوں میں شہری کٹیاں لگی ہوتیں۔ غرض اونکی صورت خدا کی قدرت معلوم ہوتی تھی جسکا مثل و نظیر کسی زمانہ میں انگلستان میں نہیں ہوا۔ مگر اب یہ بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا کجا۔ کم مویان کی قطع ملاحظہ کیجئے کہ سیاہ یا خاکستری عباتین پہنے ہوئے۔ گردن میں سادے سادے چھال کے کپڑے کے گلوبند اکلیں سجھو

بندھے ہوئے سر پر چھوٹے چھوٹے کتروان بال اونپر بڑی بڑی اونچی کلسنار ٹوپیاں پہنے ہوئے۔ یہ لوگ ایسے متقی و پرہیزگار تھے کہ بوقتِ اصطلاح جو انکے نام رکھے جاتے تھے اونھیں بدل کر عجب عجب فقرے تورات و انجیل کے اپنا لقب ٹھہرا لیتے تھے اور انکی زبان پر اکثر آیاتِ صحیفِ سماویہ جاری رہتے تھے اور یہ آیات وہ عجب طرح انکے غمغنا کے پڑھتے تھے کہ سننے سے منسی آتی تھی اگرچہ یہ لوگ ایسے ایسے وساوسِ اوہام میں مبتلا رہتے تھے مگر سب صحاف اور کھربے تھے جیسے طلائے خالص و بغشِ لہذا یہ لائقِ احترام ہیں۔ چارلس دوم نے ایک ایسی لمبی بالون کی ٹوپلی رواج دی تھی کہ اوستے شانے تک ڈھک جاتے تھے۔ یہ ٹوپلی سلاطینِ اسٹوارٹ کے آخرِ عہد تک رائج رہے۔

اس زمانہ میں انگلستان کے راستے ایسے خراب تھے کہ سفر کرنا بڑا مشکل تھا۔ برسات کی فصل میں راستوں میں مونون طوت تو گھری گھری نالیاں کیچڑ کی بنجاتی تھیں اور بیچ میں ایک پتلی سی منڈیر بنجاتی تھی۔ پھاڑوں کے راستے ڈھالونہ تھے بلکہ سیدھو تھے مسافر اپنا اسبابِ گاڑیوں یا گھوڑوں پر لا کر لیجاتے تھے اور اونھیں پر آپ بھی بیٹھ لیتے تھے۔ بڑے آدمی اپنے گھر کی گاڑیوں میں سفر کرتے تھے اور اکثر چھ چھ گھوڑے گاڑیوں میں جوتے تھے

تاکہ دکن کے سے نکل جائیں سلسلہء امین ایک اٹرن گاڑی نکلے جو
چھ بجے صبح کو آگسفرڈ سے چلتی تھی اور سات بجے شام کو لندن میں پہنچ
جاتی تھی اوس زمانہ میں یہ تیز روی بہت عجیب اور خطرناک تصور
کیجاتی تھی۔ جاڑے کی فصل میں چسٹا اور یوٹرک اور اگسٹ
سے چھ روز میں آدمی لندن پہنچتا تھا۔ مگر اوس زمانہ میں اب سڑکیں
بہت درست ہو گئی ہیں اور اسکا سبب خاصہ یہ ہے کہ سڑکوں
پر محصول کی چوکیاں مقرر ہو گئی ہیں اور انکی مرمت کے واسطے
مسافروں سے محصول لیا جاتا ہے۔ سرائین اچھی ہوتی تھیں اور
اونہیں مسافر کو آرام ملتا تھا مگر جبکہ اتنی راتیں مسافر کو راہ میں کاٹنی
پڑتی تھیں تو سرائین خواہ مخواہ اچھی ہوا چاہیں۔ راہزن خوب مسلح و مکمل
عمدہ عمدہ گھوڑوں پر سوار مسافر کی تاک میں بڑی بڑی سڑکوں پر کھڑے
رہتے تھے اور یہ بھی لکھا ہے کہ راہزن سراوالوں کو روپیہ دیتے تھے
کہ جو مسافر لوٹنے کے قابل ہوں ہمیں بتا دینا۔ خط گھوڑوں کی ڈاک پر
ایک گھنٹہ میں اڑھائی کو سن جاتے تھے۔ مگر بہت سو دیا تھو کہ ہاں ہفتہ میں فقط ایک بار
خطوط پہنچتے تھے۔

آج کل کی اخباروں کے سامنے اوس زمانہ کے اخبار کچھ
حقیقت نہ رکھتے تھے۔ جب تک پارلیمنٹ میں اوس قانون پر بحث نہ ہی
جسکے بموجب جیمس دوم اور اوسکی اولاد آخفاد کو سلطنت سے
خارج کر دینا تجویز ہوا تھا جب تک ایک ایک ورق کو اخبار ہفتہ میں بار

چھپتے تھے۔ بعد اس مباحثہ کے فقط لنڈن گزٹ کے چھپنے کی اجازت ملی مگر اوسمیں بھی کُل دو ورق ہوتے تھے اور ہفتہ میں دو بار چھپتا تھا اور مضمون بہت کم ہوتا تھا۔ پارلیمنٹ کے مباحثے اور بڑی بڑے مُقَدِّمون کی کیفیت اخباروں میں نہ چھپنے پاتی تھی مگر ایک خاص قسم کا اخبار جاری تھا جسے *مَحْرَبُ الْأَخْبَارِ* کہتے تھے۔ یہ اخبار ایک خط ہوتا تھا جو ہفتہ میں ایک بار دیہات میں بھیجا جاتا تھا اور جس میں قہوہ خانوں کی گپ شپ اور لنڈن کی خبریں لکھی ہوتی تھیں۔ اسکی صورت یہ تھی کہ کسی خاندان آپس میں چندہ کر کے کسی لنڈن کے رہنے والے کو مخبر مقرر کرتے تھے اور وہ ادھر ادھر پھر پھر کے جو کچھ خبریں مل جاتی تھیں اونھیں لکھ بھیجتا تھا چنانچہ اب جو اخباروں میں ہمارے کارسپانڈنٹ لکھا جاتا ہے یہ اوس زمانہ کے مخبر کا نغمہ اَلْبَدَل ہے۔ اوس زمانہ میں چھاپہ خانے انگلستان میں بہت کم تھے فقط لنڈن میں اور مدارس عالیہ سے متعلق چھاپے خانے تھے۔ دریاے ٹونٹ کے شمال کی جانب فقط شہر ٹویرک میں ایک مطبع تھا۔ اس سبب سو کتابیں ناؤر الوجود اور گرائفیت تھیں اور دیہات میں بڑے بڑے آدمیوں کے یہاں بھی بہت کم کتابیں ہوتی تھیں۔ لنڈن میں کتاب فروشوں کی دوکانوں میں پڑھنے والوں کی بھیڑ لگی رہتی تھی۔ عورتوں کی تعلیم بہت ناقص تھی اور جو عورتیں بڑی ذی استعداد ہوتی تھیں وہ بھی اِطْلَاعِ غلط

لکھتی تھیں۔ مدارسِ عالیہ میں زبانِ یونانی بہت کم پڑھائی جاتی تھی مگر چونکہ سرکاری کاغذات لاطینی زبان میں تحریر ہوتے تھے لہذا یہ زبان ترجمہ اور تقریرِ افصاحت و سلاست کے ساتھ استعمال کی جاتی تھی۔ مگر معاملاتِ سیاست و مکاتباتِ سیاست میں فرانسیسی زبان کو آہنا فائزِ زیادہ دخل ہوتا جاتا تھا۔ ہیلن اور فلیمسٹڈ نے علمِ ہیئت کو خوب رونق دے رکھی تھی۔ فلیمسٹڈ سب سے پیشتر سرکار شاہی میں علمِ ہیئت کی تحقیق و تنقیح کی واسطے مقرر ہوا تھا۔ علمِ طبیعیات ایزک نیوٹن کی بدولت علم ہو گیا۔ مگر بادشاہانِ استوارٹ کے آخر زمانہ میں علمِ کیمیا کا لوگوں کو بہت شوق ہوا اور یہ علم خوب شایع ہوا چنانچہ چارلس دوم نے اپنے قصہ و ہائیک ہال میں ایک کیمیا خانہ بنوایا تھا۔ مردوں کا تو کیا ذکر خورتوں کو بھی علومِ حکمت کا از حد شوق تھا اور حجرِ مقناطیسی کو خواص اور خرد بین کے فوائد سے عالمانہ بحث کیا کرتی تھیں۔ علمِ کیمیا ایک عرصہ دراز سے محض بیسو سمجھا جاتا تھا مگر اب تحقیق و تجربہ سے ثابت ہوا کہ یہ علم زراعت کو بہت نافع ہے اور مختلف زمینوں کا تجربہ موافق اصولِ علمِ کیمیا کیا گیا اور باغات میں نئے نئے میوے اور ترکاریاں بونئی گئیں اور اب کسانوں کو بھی خیال ہوا کہ تحصیلِ علومِ فائدہ سے خالی نہوگی۔

شاہیر ایل تصنیفِ عہدِ سلاطینِ اِسْوَاط

فلانِ یس یوموٹ ۱۹۱۵ء سے ۱۹۱۶ء تک رہا۔ اسنو جان

فلچر کی شرکت سے نقلین نظم کہیں

جان فلچر ۱۹۱۵ء سے ۱۹۱۶ء تک رہا۔ اسنے

یوموٹ کی نظم کی ہوئی نقول کو

خوب جلا دیکر تماشہ گاہوں میں شہید

بنانے کے قابل کر دیا۔

بن جان سن ۱۹۱۵ء سے ۱۹۱۶ء تک رہا۔ اسنے

بھی تماشہ گاہوں میں شہید بنانے

کے واسطے نقلین نظم کہیں پھلے یہ

شاعر معمار تھا پھر سپاہی بنا۔ پھر ۱۹۱۹ء میں

ملک الشعرا کا خطاب پایا۔ سب سے

پیشتر اسنے ایک نقل نظم کی جسکا

نام اور پی میں اِنْ هُنَّ هَيَّوْهُنَّ

یعنی ہر کس خیال خویش خبط وار دے

فلچر سنج ۱۹۱۵ء سے ۱۹۱۶ء تک رہا۔ اسوبھی شہید بنانے

کے واسطے نقلین نظم کہیں یہ اکثر لندن میں رہتا تھا اور بہت غریب اور گناہ

تھا۔ اسکی نقول میں سو ایک نقل جسکا نام قرصِ اکبر کا نیا طرِ قیہ بہت مشہور ہے

سراپٹ ھمراہ اور

سرمجان سنگھ

ولیم ڈرمنڈ

یہ دونوں شاعر چارلس سوم کے

عمد میں ہوئے اور انہوں نے گیت بناؤ

۱۸۵۰ء سے ۱۸۶۹ء تک رہا۔ یہ شاعر

اسکاٹ لینڈ کا تہذیبی الاستیلائی

گیت بنائے اور عاشقانہ غزلین بھی ہیں

۱۸۱۳ء سے ۱۸۶۹ء تک رہا۔ ڈیوڈ اور

کوئز کا اسقف تھا۔ اسرار الہیات

میں کتابیں تصنیف کیں جنہیں

ھولی لونگ اور ھولی ڈائینگ

مشہور ہیں۔

۱۸۰۱ء سے ۱۸۶۲ء تک رہا۔ یہ افضل

واگمل شعرائے انگلستان تھا اور فردوسی

طوسی کا ہمایہ تھا۔ یہ کرومولی اللہ

سلطنت جمہوری کا وزیر تھا۔ اسکی

تصنیفات میں سے پیڈائز لوسٹ

یعنی بہشت کم کروہ بہت

عمدہ کتاب ہو۔ یہ کتاب نظم ہو اور اسکی

بارہ جلدیں ہیں اور اسمیں حضرت آدم و حوا

کے بہشت سے نکالے جانے کا قصہ بحال

جرمی ٹیلز

جان ملٹن

قصاحت و بلاغت و حالی و غمونی و نازک خیالی نظم کیا ہو۔ یہ کتاب اس کے
عالم فقر و نابینائی میں تصنیف کی تھی اور سلسلہ کے سلسلہ ایک اس کی تصنیف
میں مشغول رہا۔ اس کے سوا اس شاعر جلیل کی اور بہت سی تصنیفات
ہیں۔ انہیں سے پیرڈ ایز سرگینڈ یعنی بہشت باز سداوہ
کتاب مذکور القدر سے چھوٹی ہے اور اس میں حضرت آدم کی توبہ قبول
ہونے کی کیفیت نہایت لطیف اور عارفانہ طرز سے نظم کی ہے۔ کوئس
لستیدس۔ سیمسن اگونسٹس۔ لیکرو۔ الپس ورو
یہ پانچ مثنویاں بھی اسی شاعر عظیم النظر کی تصنیف ہیں اور علاوہ ان کے
اوسنے بہت سی غزلیں کہیں۔ اوسنے نثر میں بھی بہت کچھ لکھا اور وہ
چاہتا تھا کہ عبارت انگریزی میں لاطینی زبان کی ترکیب اور محاورات
داخل کرے مگر یہ کوشش اوسکی بیکار ہوئی۔

ادورڈ ہائیڈ..... سلسلہ ایک تک ہا۔ نو اب

کلیرنڈن خطاب پایا۔ یہ شخص
چارلس اول کا وزیر تھا اور سلطنت
جمہوری کے زمانہ میں ملک بدر کر دیا
گیا تھا۔ پندرہ سو ۱۶۶۷ء تک صدر
رہا۔ اسنے تاریخ بناوت انگلستان
تصنیف کی اور اوسین جنگ خانگی کے
حالات لکھے مگر یہ تاریخ ملکہ این کو زمانہ تک نہیں پہنچی

جمہوری

محمول بٹلر

..... ۱۱۶ء سے ۱۱۷ء تک رہا۔ یہ شاعر
پیشتر ایک کسان تھا اور ضلع ورسٹر
کا رہنر والا تھا۔ اسکی تصنیفات میں
سویٹوڈیو اس مشہور مشنوی ہے
اس مشنوی میں اسنے فرقہ پورٹن
کی بڑی ہجو کی ہو اور یہ چار کس دوم
کے عہد میں شتر ہوئی۔

جان بنین

..... ۱۲۱ء سے ۱۲۲ء تک رہا۔ ضلع
بڈ فرڈ کا ٹھہیرا تھا۔ پھر فوج میں
بھرتی ہوا۔ پھر و غلط کننا شروع کیا
اور اسی سبب سرقید ہوا۔ اسکی تصنیفات
میں سوئلگر ہس پر اگر اس نے
منہج اسکا لکین بہت مشہور ہے۔
اس کتاب میں اسنے ایک مسافر کا
خیالی قصہ لکھا ہے کہ بعد قطع منازل
وطی مراحل و تحمل مصائب صعوبات سفر
منزل مقصود تک صحیح و سالم پہنچا اور اس
کنایتہ وہ مرد عیسائی مراد ہو جو اس وار مجوز
میں انڈوین میں ثابت قدم رہے۔

سیر چارٹرڈ بیکسٹرو..... ۱۹۱۵ء سے ۱۹۱۶ء تک یہ ایک قسمن مشہور

قریب پوسٹ بٹھپوین کا تھا۔ اسنو ۱۹۲۶
کتابین تصنیف کیں۔

جان ڈرائڈن..... ۱۶۳۱ء سے ۱۶۳۲ء تک ہا۔ منجمدہ آجلاؤ

شعراے انگریزی ہے۔ اسنو تھو اور
غزلین خوب کین اور ورس جل شاعر
رومی کے دیوان کا ترجمہ شعرا انگریزی
مین کیا۔

جان کوک..... ۱۶۳۲ء سے ۱۶۳۳ء تک رہا۔ مدرسہ

عالیہ اکسفرڈ مین علم حاصل کیا۔
اپنوزمانہ مین بڑا فلسفی کامل و حکیم جید
تھا۔ اسکی تصنیفات مین سوا ایک کتاب

مبحث عقل مین بہت مشہور ہے
یہ کتاب ۱۶۹۹ء مین شتہ ہونی تھی۔

کلارٹ برٹ..... ۱۶۳۳ء سے ۱۶۳۴ء تک ہا۔ اسکات

لنڈ کا رہنوالا تھا اور ولیو سوم کا ہم
وہمراز تھا۔ آخر سیبلینبری کا اسقف
مقرر ہوا۔ اسنو ایک اپنوزمانہ کی تاریخ لکھی ایک
تاریخ کلیساؤ انگلستان کو حال تصنیف کی

صنّاعانِ مشہور

..... ۱۵۵۷ء سے ۱۵۶۱ء تک رہا۔ لٹن کا

رہنؤ والا تھا یہ انامی سہارا لٹن میں
جو بادشاہی مکان قصیر سفید کے نام سے
مشہور ہے اوسکے عشرت خانہ کا نقشہ اسی
بغمار نے بنایا تھا۔

..... ۱۵۷۱ء سے ۱۵۷۳ء تک رہا۔ ایک مشہور

مصور بلجیو کا رہنؤ والا تھا چارلس
دوم اوسکا مرنی اور قدردان ہوا اور
اوسکی حکم سے اوسے قصیر سفید کے
عشرت خانہ میں نقش و نگار بنائے

..... ۱۵۹۹ء سے ۱۶۰۱ء تک رہا۔ بلجیم

کا مصور تھا اور سارو بنس مصور کا
شاگرد تھا۔ چند مدت تک چارلس

اول کی سرکار میں رہا اور اوسکی تصویر کھینچی

..... ۱۶۱۷ء سے ۱۶۱۹ء تک رہا۔ یہ مصور و سٹ

قیلیا کا رہنؤ والا تھا۔ چارلس دوم فرانس کی
قدردانی اور عزت افزائی کی۔ اوسنو حسینان
دربار شاہی کی تصویریں کھینچیں۔

سپینر لی

سٹر کی سٹو فرین ۱۶۳۲ء سے ۱۶۳۳ء تک رہا۔ پادشاہان

اسٹوارٹ کے آخر زمانہ میں فقط یہی

صنّاع مشہور ہوا۔ فرین محاری میں

دستگاہِ کامل رکھتا تھا۔ اسی نے

کلیساؤ سینٹ پال کا نقشہ بنایا تھا

سٹر کوڈ فری نڈر ۱۶۴۸ء سے ۱۶۴۹ء تک رہا۔ جرمنی

کا مصوّر تھا۔ ولیم سوم اور جارج

اول اور ملکہ آئن کا ملازم رہا۔

سوانح عظیمہ زمانہ پادشاہانِ اسٹوارٹ

| سنہ وقوع | عہد وقوع | وقائع عامہ |
|----------|-----------|--|
| ۱۶۵۰ء | جیمس اول | پارلیمنٹ کو ہاروت سے اڑا کر دینرو کی تدبیر کی گئی |
| ۱۶۱۸ء | ایضاً | وزیرِ برٹنی کا سر جدا کیا گیا |
| ۱۶۳۷ء | چارلس اول | ہیلمپڈن کی رو بکار ہوئی |
| ۱۶۴۹ء | ایضاً | چارلس اول قتل کیا گیا |
| ۱۶۴۵ء | چارلس دوم | لنڈن میں باغی عظیم نازل ہوئی |
| ۱۶۶۶ء | ایضاً | لنڈن میں قیامت کی آگ لگی |
| ۱۶۸۸ء | جیمس دوم | سات اسقفوں کی رو بکار ہوئی |

| واقعه | عهد وقوع | سنه وقوع |
|---|----------|----------|
| ولیم شاہزادہ از بچہ انگلستان میں وارد ہوا | جیمس دوم | ۱۶۸۸ء |
| پادری سیشورل کی روبکاری ہوئی | ملکہ آئن | ۱۶۸۸ء |

تغییرات سلطنت

| | | |
|-------------------------------------|-------------|-------|
| اتحاد سلطنت انگلند و اسکاتلند | جیمس اول | ۱۶۰۳ء |
| تحریر عرصہ ضد اشت حقوق | چارلس اول | ۱۶۴۸ء |
| آغاز پارلیمنٹ و راز | ایضاً | ۱۶۴۹ء |
| کرومولز پارلیمنٹ و راز کو شکست کیا | سلطنت جمہوی | ۱۶۵۳ء |
| سلطنت شخصی بحال ہوئی | چارلس دوم | ۱۶۶۰ء |
| سٹیمٹ ایکٹ جاری ہوا | ایضاً | ۱۶۶۲ء |
| قانون حبس نیاس کو رہنمائی فانی ہوا | ایضاً | ۱۶۷۹ء |
| آزادی مذہب کو دوسرا اشتہار جاری ہوا | جیمس دوم | ۱۶۸۸ء |
| انقلاب سلطنت انگلستان ظہور میں آیا | ایضاً | ۱۶۸۸ء |

| واقعه | عدد وقوع | سنه وقوع |
|---------------------------|----------|----------|
| سند انهار حقوق کمی گئی | چیمس دوم | ۱۴۸۸ |
| قانون وراثت سلطنت جاری | ولیم سوم | ۱۶۸۹ |
| استاد پروپارلیمینٹ انگلند | ملکه آئن | ۱۶۸۹ |
| و اسکاتلند | | |

فتوح

| | | |
|-------------------------|--------------|------|
| جزیرہ جمیکا پر | سلطنت جمہوری | ۱۶۵۵ |
| انگریزون کا تسلط ہوا | | |
| جبل الطارق پر | ملکہ آئن | ۱۶۵۵ |
| انگریزون کا قبضہ ہو گیا | | |

محراب و مصالحت

| | | |
|------------------|-----------|------|
| آغاز جنگ سی سالہ | چیمس اول | ۱۶۱۸ |
| جنگ اچھل | چارلس اول | ۱۶۴۲ |
| جنگ اول نیو بوری | ایضاً | ۱۶۴۳ |
| جنگ مارٹن مورو | ایضاً | ۱۶۴۴ |
| جنگ دوم نیو بوری | ایضاً | ۱۶۴۴ |
| جنگ نیربی | ایضاً | ۱۶۴۵ |

| واضع | عهد وقوع | سنه وقوع |
|-------------------------|--------------|----------|
| جنگ دُنبار | سلطنت جمهوری | ۱۶۵۰ |
| جنگ وِسترستر | ایضا | ۱۶۵۱ |
| مصاحبه مخفی بمقام دُوور | چارلس دوم | ۱۶۵۲ |
| جنگ بیچمور | جیمس دوم | ۱۶۸۵ |
| جنگ کلی کربنکی | ولیم سوم | ۱۶۸۹ |
| جنگ بوین | ایضا | ۱۶۹۰ |
| جنگ لاهوک | ایضا | ۱۶۹۲ |
| مصاحبه رتولک | ایضا | ۱۶۹۶ |
| جنگ بلنهم | ملکه آین | ۱۷۰۴ |
| جنگ راملیس | ایضا | ۱۷۰۶ |
| جنگ اوڈنارد | ایضا | ۱۷۰۹ |
| جنگ مال پلاکی | ایضا | ۱۷۰۹ |
| مصاحبه یوٹل گٹ | ایضا | ۱۷۱۳ |

زمانه سلطنت خاندان بریتانیا

| | |
|--|---------------------|
| از سال ۱۷۱۴ تا آن هند - ۱۵۱ سال - ۶ پادشاه | شعبه جلوس |
| جارج اول | (جیمس اول کاتولیکا) |
| جارج دوم | (پسر) |
| جارج سوم | (نیره) |

سنہ ۱۸۱۱ء

تولیت ولیعہد (یعنی جارج چہارم)..... سنہ ۱۸۱۱ء

جارج چہارم..... (پسر)..... سنہ ۱۸۲۰ء

ولیم چہارم..... (برادر)..... سنہ ۱۸۲۰ء

ملکہ عظمیٰ و کٹوس یا..... (برادرزادی)..... سنہ ۱۸۳۷ء

ان پادشاہوں کے زمانہ میں یہ امر عظیم ہو کہ محکمہ عوام پالیمنٹ کا اختیار و اقتدار نسبت زمانہ پادشاہان سابق کے زیادہ ہو گیا

باب اول

عہد شاہ جارج اول

سنہ ولادت ۱۶۸۹ء - سنہ جلوس ۱۶۸۹ء سنہ وفات ۱۷۰۲ء

جارج اول ۵۴ برس کے سن میں سریر آرائے سلطنت برطانویہ ہوا۔ یہ پادشاہ ہیٹنور واقع ملک جرمنی کا شاہزادہ تھا۔ اس کا باپ ارنسٹ اگسٹس رئیس ہیٹنور تھا اور مان سووفیا دختر الزبتہ تھی اور الزبتہ ملک بھیمیا کی ملکہ اور شاہ جیمس اول کی بیٹی تھی لہذا جارج اول جیمس اول کی بیٹی کا نواسا یعنی اس کا نواسا ہوا چونکہ یہ پادشاہ از سن طفولیت جلوس تخت سلطنت جرمنی میں رہا تھا لہذا انگلستان کے حال سے بہت کم واقف تھا اور تادم

شجره نسب خاندان پادشاهان برنزلک

جاسر ج اول

جاسر ج دوم

شاهزادی سوفیازوب
پادشاه پوتشیا و مادر
شاه فرسدرک اعظم

فرسدرک ولیعهد
(اعظم) مین مرگیا

ولیم نواب گمبرلنگ

پسر شاهزاده
اور شاهزادیان

جاسر ج سوم

سات اور شاهزاده
اور شاهزادیان

جاسر ج چهارم

شاهزادی شاکل
ولیم مرگیا

فرسدرک
ولیم مین مرگیا

شاهزادی شاکل
ولیم مین مرگیا

ولیم چهارم
شاهزادی شاکل

آدم و خدیو یکنگ
دوفون پیک زنگلین

آرتسب پادشاه
حیو ووس

آدم و خدیو یکنگ
شاهزادی شاکل

شاهزادی شاکل
ولیم مرگیا

شاهزادی شاکل
ولیم مرگیا

شاهزادی شاکل
ولیم مرگیا

شاهزادی شاکل
ولیم مرگیا

شاهزادی شاکل
ولیم مرگیا

شاهزادی شاکل
ولیم مرگیا

شاهزادی شاکل
ولیم مرگیا

شاهزادی شاکل
ولیم مرگیا

انگریزی زبان میں تقریر و تحریر سے عاجز رہا۔ اوسکی بی بی سُو فیا خاندان برٹش کی شاہزادی تھی اور اوسکی رشتہ کی بہن بھی تھی۔ اوسنے بی بی پربرٹراٹم کیا کہ چالیس برس تک اوسے ہیٹنورٹھ کے قلعہ میں قید رکھا اور اوسکے بچوں کو بھی اوسکے پاس نہ جانے دیتا تھا۔ اس پادشاہ کی تخت نشینی سے سلطنت برطانیہ اور ریاست ہیٹنورٹھ متحد ہو گئی۔

امور سیاست میں جاریہ فرقہ و ہنگ کا طغیان تھا کہ اسی فرقہ نے اوسے تخت پر بٹھایا تھا اور فرقہ ٹوٹنے سے کارہ و منتہی اور خائف و ترسان رہتا تھا اور اس کراہت و تنفر کو چھپاتا نہ تھا جس عنوان سے اوسنے سلطنت کی وہ دو باتوں پر مبنی تھا۔ اول یہ کہ وہ اپنی ریاست ہیٹنورٹھ کی کمال محبت رکھتا تھا۔ دوم یہ کہ وہ جیمس کذاب مدعی سلطنت اور اوسکے ہوا خواہوں سے ہمیشہ خائف و ترسان رہتا تھا۔ چونکہ اس شاہزادہ کا نام جیمس یعنی یعقوب تھا لہذا اسکے اتباع و موالی کا لقب جیکو بایلس یعنی یعقوب بین ہو گیا۔

پادشاہ کی مخالفت سے وزیرائے ٹوٹھی پر جلد زوال آ گیا۔ معاہدہ یوٹھ کپ میں جو کارروائی انہوں نے

کی تھی اوسکی تحقیقات کیواسطے از باب محکمہ عوام نے ایک کمیٹی
مخفی مقرر کی اور اس کمیٹی کا صدر سر اَبَوْتُ وَالْپُوْل کو مقرر کیا۔
یہ شخص ۱۷۶۷ء میں پیدا ہوا تھا اور مدرسہ عالیہ کیمبرج میں تعلیم پائی
تھی اور ۱۷۸۷ء میں اوس قسم کا وزیر مقرر ہوا جس سے انتظام امور
جنگ متعلق ہوتا ہے اور اب وہ افواج انگریزی کا بخشی تھا۔
الغرض پیشوا یانِ فرقہ ٹوئسری یعنی نواب آگسفرؒ و بولنگبروؒ
ٹاؤس مینڈل جنہیں اس امر کا شبہ قوی ہوا تھا کہ یہ جیمس کذاب سے
خفیہ خط و کتابت رکھتے ہیں بجرم بدخواہی پادشاہ ملزم و ماخوذ ہو کر
نواب آگسفرؒ کو مجس ٹاؤس میں قید کیا مگر اوسکے جرم کی نسبت
محکمہ امرا اور محکمہ عوام کی رائے میں اختلاف ہوا اس سبب سر
اوس بیچارے کی جان بچ گئی۔ نواب بولنگبروؒ اور اوس منڈ
براہعظم ٹوئس پٹ میں بھاگ گئے اور جیمس کذاب کو مشیر ہو کر

اب انگلستان میں بڑے ہنگامے برپا ہوئے اسواسطے کہ
تمام قوم انگریز فرقہ ٹوئسری سے موافق تھی اور جب نواب آگسفرؒ
کو قید کر کے مجس ٹاؤس کی طرف لیچلے تو ایک ابنوہ کثیر اوسکی گاری
کے ارد گرد غل مچاتا ہوا گیا بعد اوسکے انہیں لوگوں نے ضد کے
مارے اُسمتہ قیلد میں ویکم سووم کی تصویر جلادی۔ اوسری
اسقف نو علی رٹوسل لاشہاد شاہ جارج کو غاصب سلطنت کہا۔

اور پادشاہ کو جلائی کے واسطے مدرسہ اگسفرڈ کے طالب علموں نے
۲۹ مئی کو عید کی کہ اسی تاریخ پادشاہان اسٹوارٹ کو دوبارہ سلطنت
ملی تھی۔ ضلع اسٹیفورڈ میں مفسدون کے مجمعے رہتے تھے
اور جب یعقوبین یعنی ہواخواہان جیمس کذاب اس شاہزادہ
کی حقیقت اور سببوں کی بیان کرتے تھے تو وہ سب خوش ہوتے تھے
اور واہ واہ سبحان اللہ کہتے تھے۔ آخر کار سرکار نے تاخیر مناسبانی
اور ان مفسدون کا تدارک قرار دے کر قانون انسداد ہنگامہ داری
جاری کیا۔ اس قانون میں یہ حکم لکھا تھا کہ جب بازاء آدمیوں سے زیادہ
کسی مقام پر جمع ہوں اور ایک وقت میں متفرق نہ ہو جائیں
تو سرکاری سپاہی ان کی جمعیت کو پراگندہ و منتشر کر دیں۔ علاوہ
بریں یہ اشتہار جاری کیا کہ جو شخص جیمس کذاب کا سر کاٹ
لائے اس سے دس لاکھ روپیہ انعام ملے گا اور افواج بری و بحری
لڑائی کی واسطے تیار ہونے لگیں۔

آخر کو معلوم ہوا کہ پادشاہ اور اسکے وزیروں کا خوف
بیجانہ تھا اور فی حقیقت جیمس کذاب فرانس میں موجود
تھا اور فتح کی امید سے پھولا ہوا تھا اور شاہ فرانس کے وعدہ نصرت
سے اوسکا دل اور بڑھ گیا تھا مگر پادشاہ فرانس کے مرنے سے مدعی
سلطنت انگلستان کے عضو شکست ہو گئے اور امید فتح بالکل منقطع ہوئی

نفاذ قانون انسداد ہنگامہ داری ۱۸۱۷ء

اس واسطے کہ نواب اوسر لینس جواب متولی سلطنتِ فرانس مقرر ہوا تھا اپنے ملک کے محاصل کے انتظام میں مصروف تھا اوسے کیا غرض نہی تھی کہ ناحق انگلستان پر فوج کشی کر کے اپنا روپیہ غارت کرتا۔

اسی اثنا میں نارتھ فساد اسکاتلنڈ اور انگلنڈ میں افروختہ ہوا۔ پھلے اسکاتلنڈ کا حال سننے کہ نواب مار نے دس ہزار آدمی قبائل کو ہی سے مقام بری مار پر جمع کئے اور تمام بلاؤ کو ہی پر قبضہ کر لیا۔ ادھر نواب اسر گائیل نے فوجِ پادشاہی کو ہمراہ بیکر شہر اسٹولنگ میں خوب مضبوط مورچہ باندھا اور نواب مار کی حرکتات و سکنات کو دیکھتا رہا۔ انگلنڈ میں نواب ڈسروینٹ وائر اور فورسٹر نے جو ضلع نور تھمبرلنڈ کی طرف سے پارلیمنٹ کا ممبر تھا اوس ضلع کے لوگوں کو فوجِ شاہی کو مقابلہ کے واسطے طلب کیا مگر بہت کم لوگوں نے اوسکا حکم مانا۔ لیکن نواب ڈسروینٹ وائر اور فورسٹر کی مدد کو نواب مار اسر اسکاتلنڈ میں ۱۸۰۰ کو ہی بھیجے اور بعض امراء سے سرحدِ جنوبی بھی اؤکھ شریک ہوئے۔ مگر فوجِ شاہی نے فورسٹر کو ایسا دبا یا کہ وہ قصبہ پوسٹون واقع ضلع لنکشیئر میں گھس گیا اور مایوس ہو کر ہتھیار ڈال دئے۔ اوسے روز شریف میور واقع ضلع پورٹھ میں نواب اسر گائیل سپہ سالارِ فوجِ شاہی نے نواب مار کو شکست فاش تو نہیں دی

بغارت اسکاتلنڈ ۱۷۴۵ء

مگر ایسا شدید مقابلہ کیا کہ تھوڑی دیر لر کے نواب ماسٹر بجلت تمام شہر پرتہ کو پھر گیا۔

جیمس کذاب کو اہل فرانس جیٹس غازی کہتے تھے اور انگلند میں جو اسکو ہوا خواہ تھے وہ اسے جیمس سوم کہتے تھے۔ اور اسکاٹ لینڈ میں جو اس کے خیر خواہ تھے وہ اسے جیمس شتم کہتے تھے۔ اب کذاب موصوف یہ سوچا کہ دیکھوں اپنے وطن یعنی اسکاٹ لینڈ میں جانا میرے حق میں مفید ہوتا ہے یا نہیں اس خیال سے وہ پیپٹر ہڈ میں پھنچا مگر بالکل بے سرو سامان تھا نہ اس کے پاس فوج تھی نہ روپیہ تھا نہ میخربن تھا۔ جب اسکو ہوا خواہوں نے اسے بالکل تھیدست دیکھا تو وہ بھی مایوس ہو کر کھسک گئی کیونکہ انھیں اسکی امید قوی تھی کہ ہمارا سردار فرانسس سے مدد لیکر آئے گا اور خاندان اسٹوارٹ کا پھر رنگ جمائے گا۔ مگر اس شاہزادہ کی بیوقوفی دیکھو کہ ابھی سلطنت کے نام خاک نہ ملا تھا لکن وہ اپنی تاجداری کی تیاری کر رہا تھا اور کئی دن اسنے اسی سامان میں اپنی اوقات شہر پرتہ میں ضائع کی اور وہاں بیٹھا ہوا خیالی پلاؤ پکار رہا تھا کہ اب تو سلطنت اپنا مال ہے حالانکہ کچھ ہونا ہونا خاک نہ تھا کہ اتنے میں ہر کارے نے اگر خبر دی کہ پیر و مرشد آپ کا دشمن نواب ارگایل مع فوج آگے بڑھتا چلا آتا ہے۔ بس یہ خبر سنکر جیمس کے سارے نقشے ہرن ہو گئے اور شمال کی سمت مونت روڈ کو روانہ ہوا اور وہاں پھنچ کر وہ خود

اور نواب مار جہان پر سوار ہو کر فرانسیس چلے گئے اور فوج کو اسکی تقدیر پر چھوڑ گئے۔ کذاب موصوف کی شرکت کے جرم میں نواب ڈروٹ وائٹ اور کلاؤڈ کیٹمیوس اور اوربیس شخصوں نے پھانسی پائی اور بھتوں کی جاگیریں ضبط ہو گئیں۔ اور ہزار آدمی سے زیادہ امویکائی شمالی مین نکال دیے گئے۔ غرض شائع کی بغاوت کا انجام یہ ہوا۔

جارج اول کے عہد میں ایک تغیر عظیم آئین سلطنت میں واقع ہوا۔ وہ یہ ہے کہ قانون ہفت سالہ جاری ہوا جسکا مفاد یہ تھا کہ پارلیمنٹ سات برس سے زیادہ نہیں اجلاس کر سکتی یہ تدبیر صائب فرقہ و ہنگ کی سعی سے عمل میں آئی تھی اور اس سے بہت سے فساد مٹ گئے اس واسطیکہ اسے پیشتر بموجب قانون ستر سالہ کے کوئی پارلیمنٹ تین سال سے زیادہ نہ رہ سکتی تھی اور آئین یہ بڑی قباحت تھی کہ ایک پارلیمنٹ کے تقرر کے وقت جو لوگوں کو اس میں شریک ہونے کا جوش و خروش پیدا ہوتا تھا ہنوز وہ کم ہونے پاتا تھا کہ دوسری پارلیمنٹ کی دھوم مچ جاتی تھی اور اور زیادہ ہلچل مچ جاتا تھا فرقہ و ہنگ اور فرقہ ٹورچی میں خصوصیت حد سے سے زیادہ بڑھ گئی تھی۔ یہ سچ ہے کہ ارباب سیاست کا تشا جرت مخالف مثل قدو جزر دریا کے ملک کو بہت نافع ہوتا ہے اور اس کے سبب سے لوگوں کی طبیعت میں ہمنجان و سوران رہتا ہے اور غفلت و کاہلی نہیں

آنے پاتی اور انتظام ملک میں خطا اور ظلم نہیں ہونے پاتا مگر جب وہ ملی مخالفت باہمی حد اعتدال سے تجاوز کر جاتی ہے تو اس سے زیادہ کوئی چیز ملک کو مضر نہیں ہوتی۔ اس سبب سے ایسے ایسے قوانین کا جاری ہونا جیسے قانون ہفت سالہ ہے نہایت ضروری اور مفید تھا

اپنے وطن ھینڈوؤں کی خاطر سے جہاں پادشاہان سویدن و اسپانیہ سے لڑا اس نزع کا منشا یہ ہوا کہ جارج نے برصغیر اور ورسٹرن کی ریاستیں پادشاہ ڈینیئرک سے مول لی تھیں اب چارلس شاہ سویدن نے ان ریاستوں پر اپنی ملکیت کا دعوئے کیا۔ غرض لڑائی ہونے کو تھی کہ پادشاہ سویدن ہنگام محاصرہ فساد برپا کیا۔ شاہ مارا گیا اور انگلستان اس کے حملہ سے مامون و مطمئن رہا۔ بعد ازاں ملوک اربعہ یعنی پادشاہان بحر منی و انگلند و فلانس و ہالند نے اسپانیہ کے پادشاہ سے لڑنیکو باہم سازش کی اسکا منشا یہ ہوا کہ فلپ شاہ اسپانیہ نے بعض بلاد اطالیہ میں جو شاہ بحر منی کے زیر حکومت تھے مداخلت بیجا کی۔ عساکر اربعہ میں سے فوج انگریزی نے سرداری باینگٹن البحر اسپانیہ کی فوج بحری کو جزیرہ صقلیہ میں قریب اس پسارو کے شکست دی۔ اس شکست کا انتقام البرٹوی وزیر اسپانیہ

نے یہ لیا کہ جیمس کذاب کی طرف سے اسیکات لندہ پر فوج کشی کی مگر اس شدت سے طوفان آیا کہ اسپانیا کے ہارون کے پر خچے اڑ گئے اور وہ بے تیل مقصود پھر گئے۔ جب شاہ اسپانیا نے جنگ بحری و بری دونوں میں شکست کھائی تو ملکِ اربعہ سے سائل صلح ہوا۔

از ملوکِ اربعہ و لشکرِ عام
شکستِ پادشاہِ اسپانیا و سوالِ صلح

جس سال یہ معرکہ ہوا اسی سال مجلسِ اساقفہ و قسبیں جو انتظامِ امورِ کلیسائی کے واسطے قانون بناتی تھی اور شل ہالیمینٹ کے پادشاہ کو روپیہ بھی دیتی تھی موقوف ہو گئی اور پھر کبھی یہ مقرر ہوئی۔ جسے سیاستِ ملک میں فقط اساقفہ کبار اور اساقفہ صغار کو مداخلت رہ گئی ہے اور محکمہِ امرار میں شریک شورشے ہوتے ہیں۔

۱۹۱۰ء میں سودا گروں پر عجب بلا نازل ہوئی۔ پیرس پائے تختِ فرانس میں ایک صاحبِ کلام نے کہ اسیکات لندہ کا باشندہ تھا ایک جماعت سودا گروں کی اس غرض سے مقرر کی کہ روپیہ اور اشرافی کے بدلے ٹوٹ کے کاغذ چلائیں۔ اب ان سودا گروں کا دوا لائیکل گیا اور ہزاروں آدمی جو انکے شریک ہوئے تھے تباہ ہو گئے۔ دوسرے سال ایک جماعت سودا گروں کی انگلستان میں قائم ہوئی۔ اس جماعت کا نام تجارتِ بحرِ جنوبی تھا اور

اسکی بھیس بوی کا یہ باعث ہوا کہ قرضہ قومی بڑھتے بڑھتے ۵۳ کروڑ روپیہ ہو گیا تھا اور جن لوگوں نے روپیہ قرض دیا تھا سرکار کو چھ روپیہ سیکڑا کے حساب سے اونھیں سود دینا پڑتا تھا اور سود کی تعداد ۳ کروڑ ۱۸ لاکھ روپیہ سالانہ تک پہنچ گئی تھی۔ یہاں کل آمدنی ملک ۸ کروڑ روپیہ سالانہ تھی لہذا اس قدر سود دینا سرکار کو بہت کھلا اور اب بڑے بڑے سیاق دان اس امر عظیم میں غور و خوض کرنے لگے کہ کوئی تدبیر ایسی بھی نکل سکتی ہو کہ اس بار قرض سے سرکار سبکدوش ہو جائے نہین تو خیر کچھ تو یہ بار گران کم ہو جائے۔ بینک انگلستان اور تجارتی بحر جنوبی نے اس مقصد عظیم کی انجام کی کئی تدبیریں سرکار سے عرض کیں اور تجارتی بحر جنوبی کی عرض سرکار نے قبول کی۔ اس جماعت کا بہ منتظم اور سربراہ کار بلنٹ تھا اس نے سرکار سے عرض کی کہ تمام قرضہ قومی ہمارے ہاتھ بیچ ڈالئے اور جس قدر روپیہ آپ کو درکار ہو ۴ روپیہ سیکڑا پر ہم سے لیجئے بلکہ سات کروڑ روپیہ اور ہم سرکار کو نذرانہ کے طور پر دیتے ہیں۔ اس تدبیر سے سرکار کو یہ فائدہ ہوا کہ قرضہ قومی کا سود ہر سال ایک ٹکٹ گھٹتا جاتا تھا اور پھر بہت سا نقد روپیہ بھی سرکار کے ہاتھ آتا تھا۔ اس حسن سلوک کی مکافات میں سرکار نے تجارتی بحر جنوبی کو یہ حق عطا کیا کہ اوکے سوا کوئی جنوبی دریاؤں میں تجارت نہ کرے۔ اب انگلستان میں

جا بجایہ تذکرہ ہونے لگا کہ جزائر بحر اگاہل میں اسقدر روپیہ ہے
 جسکی حد و پائین نہیں اور اس ذکر کو لوگ کس اشتیاق سے سنتے
 تھے کہ اللہ اکبر۔ یہ خبر سنکر سیکڑوں آدمی سراپہ
 تجارت بحر جنوبی کے کارخانوں میں دوڑے اور انہو
 کہا کہ جسقدر روپیہ ہمارا قرضہ قومی میں شریک ہو وہ آپ المین
 اور اس کے عوض میں ہمیں اپنی تجارت میں شریک فرمائیں۔
 اللہ اکبر حرص مال کیسی عالمگیر تھی کہ اہل دول اور زنان بیوہ اور ارباب
 سیاست یہاں تک کہ ہر کارے ایک دوسرے کو دھکیلاتے ہوئے
 سراپہ دوڑے اور ان سوداگروں کی میز پر روپیہ پھینک دیا اور انکو
 مقصد یوں نے اوتھیں کچھ کاغذ کے پرزے دیدے ان پر زون
 کو وہ سادہ لوح یہ سمجھے کہ ان سے بسکئی دولت ملے گی۔ جب ان
 سوداگروں نے یہ اقرار کیا کہ جو ہمارے ساتھ روپیہ شریک کرے
 کم سے کم پچاس روپیہ سیکڑا دیں گے تو اور بہت سے لوگ شریک
 ہوئے۔ غرض حریصوں کو روپیہ کے عشق میں مایخو لیا ہو گیا اور
 مایخو لیا جو بڑا تو خاسا جنون ہو گیا۔ فقط اس امید موہوم پر کہ بحر
 جنوبی کی تجارت سے ساری دنیا کی دولت ہمارے ہی گھر میں چلی
 آئی گی لوگوں نے ہزار کی جگہ دس ہزار دے دیے اور اس بڑی کارخانہ
 کی دیکھا دیکھی بہت سے چھوٹے چھوٹے کارخانے تجارت کے
 قائم ہوئے اور کسی نے یہ اشتہار دیا کہ ہم سپسہ سے چاندی نکالنے پڑے

کیتنے یہ مشہور کیا کہ ہم آب شور کو شیرین کر دیتے ہیں کیتنے یہ خبر اڑادی کہ ہم اسپانیا سے گھوڑے لاکر بیچیں گے جسکا جی چاہے ہمارا شہر یک ہو۔ منتظین کا خانہ شجارجہر جنوبی نو پارلیمنٹ کی حمایت سمران چھوڑ چھوڑے کارخانوں کو دبا لیا مگر جب یہ کارخانے ٹوٹ گئے تو اونکا کارخانہ بھی کہ ان سب کی ناک تھی برباد ہو گیا اور اب اونکے شرکار بھی خواب غفلت سے بیدار ہوتے اور سب اپنے اپنے حصے نیچنے کو دوڑے لکن اب کون لیتا تھا۔ خلاصہ کلام یہ کہ شجارجہر جنوبی کے دفتر بند ہو گئے اور ہزاروں کے دوائے بخل گئے اور جھاڑی زمین پر بیٹھ گئے۔

نَوَابِ وَالْپُولِ ابتدا سے کتنا تھا کہ آریے یہ بڑا جوا ہے اسمین نہ پھنسو مگر اوس بیچارے کی کون سُنتا تھا آخر اب اوسی نے اپنی قوم کی عزت رکھ لی اور یہ تجویز کی کہ جن جن کا روپیہ ڈوب گیا ہو اونکا نقصان لوگ آپس میں بانٹ لیں تاکہ کل قوم پر بار نقصان کم ہو جائے چنانچہ شجارجہر جنوبی کے سرمایہ میں سے نو کروڑ کے حصے بنکر انگلستان کو دئے گئے اور نوہی کروڑ اسپسٹ انڈیا کمپنی کے سرٹھیے اور سرکار نے سات کروڑ روپیہ نذرانہ کے معاف کر دئے۔ اگرچہ اس انتظام سے لوگوں کا خوف واضطرار کم ہو گیا اور کسی قدر اونکا نقصان بٹ گیا مگر اسپر بھی صد ہا آدمی نان شبینہ کو محتاج ہو گئے اور سب فری

دوہائی دی کہ ہائے ہمین پادشاہ کے وزیروں نے اس جال میں جھنسیا
اب ہم اونسے طالب انتقام ہیں۔ انہیں کے خوف سے یوآب مسند
کنڈ وزیر اعظم اور ایل پی متمم خزانہ عامرہ نے استعفا دیا۔
غرض تجار بحر جنوبی کا دوا لاکھنے سے سیکڑوں گھرویران ہو گئے
اور صد ہائے شک تہ دل ہو کر اپنے ہاتھ سے اپنے تئیں ہلاک کر ڈالا
اور یہ عظیم اٹشان کا رخانہ مثل حباب بر سر آب ایک دم میں فنا ہو گیا۔

بعد اسکے راجوت والپول متمم خزانہ عامرہ

مقرر ہوا اور بینل برس تک اس عمدہ جلیلہ پر مامور رہا۔ وہ انتظام
محاصل ملکی میں مداخلت تامہ اور دستگاہ کامل رکھتا تھا اور انگلستان
اوسکا بندہ احسان ہے کہ اوسکی تدبیرات صائب سے تجارت اور
دستکاری کو بڑی رونق اور ترقی ہوئی۔

جارج اول کے آخر عہد میں یہ سانحہ عظیم ہوا کہ یعقوب

یعنے ہوا خواہان جیمس کذاب نے بنیت فساد سازش کی
اور وہ ظاہر ہو گئی اور اوسکی مشارکت کے جرم میں اٹو بی
اسقف سرا و چھانو تمام عمر کو انگلستان سے نکال دیا گیا دوسرا واقعہ
ہوا کہ پادشاہ انگلستان اور پادشاہان اسپانیہ و جرمنی
سے خفیف سی لڑائی ہوئی۔ اس کا منشا یہ ہوا کہ ایسٹ انڈیا

کمپنی یعنی جماعت تاجران ہند کے مقابلہ پر شہنشاہِ حجاز منیٰ نے
ایک جماعتِ تجارتی شہر اوسٹریڈل میں مقرر کی تھی۔

جاسرجہ اول صوبہ ھینو ورس میں گشت کر رہا تھا
کہ اثنائے سفر میں قریب قصبہ اوسنابرک کے مرضِ سکتہ میں
مبتلا ہوا اور دوسرے دن مر گیا۔ اسے ایک بیٹا تھا یعنی
جارج دوم جو اسکا جانشین ہوا اور ایک بیٹی تھی جسکا نام سو فی
تھا اور جو پادشاہِ پرتگیا سے منسوب تھی۔

اس پادشاہ کے خصائل و عادات بالکل اہلِ حجاز منیٰ
کے سے تھے یعنی یہ اکثر افسردہ و منقبض رہتا تھا اور انجامِ مہین
اور کم گو تھا اور جو اوصافِ کاروبار دنیا کے انصاف کے واسطے
ضرور ہیں یعنی جفاکشی اور ضبطِ اوقات وہ اس میں جمع تھے
مگر اسنے اپنی بی بی سے ایسی بدسلوکی کی کہ اسکا جواب ہمے چھ
نہیں ہو سکتا علاوہ برائین انگلستان کی حکومت میں اسنے فرقہ
وہیک کی از حد جنبہ داری کی اور ہر امر میں ھینو ورس کو نفع کو
انگلستان کے فائدہ پر مقدم سمجھا۔ اسکی صورت سے سادگی
اور مضبوطی ظاہر تھی۔

جو ترقی و توسیعِ علوم و فنون اس پادشاہ کے عہد میں

ہوتی اوسمیں متین باتوں کا ذکر کرنا ضرور ہے۔ ایک بات تو یہ ہے کہ فائونڈیشن نے مقیاس حرارتہ اختراع کیا۔ دوسری یہ کہ ریشم بافی کی کل نے رواج پایا۔ یہ کل لومب اطالیہ سے انگلستان میں لایا تھا۔ تیسری یہ کہ چمک کے ٹنگہ کا تجربہ کیا گیا اور پھر اس علاج کا امتحان مجرموں پر کیا گیا۔ چوتھی یہ کہ انگلستان میں اول مرتبہ سسے کے حروف ڈھالے گئے۔

سلاطین معاصرین

| فوانس | سنہ وفات | پروشیا | سنہ وفات |
|------------------|----------|---------------|----------|
| لوی چارم | ۱۸۷۱ء | فرڈرک | ۱۸۷۱ء |
| لوی بائزدہم | | فرڈرک ولیم | |
| اسپانیہ | | ترکستان | |
| فلپ پنجم | ۱۸۷۴ء | احمد سوم | |
| لوی | ۱۸۷۵ء | شہنشاہ جرمنی | |
| فلپ ششم | | چارلس ششم | |
| سویڈن | | یوپ | |
| چارلس دوازدہم | ۱۸۷۱ء | کلمنٹ یازدہم | ۱۸۷۲ء |
| ملکہ الیکا لیوٹو | | انوسینٹ | ۱۸۷۴ء |
| سرفس | | بنڈ کٹ سیزدہم | |
| پیر اعظم | ۱۸۷۵ء | | |

مشاہیر اہل تصنیف زمانہ جارج اول

جوزف ایڈیسن ۱۸۷۴ء سے ۱۹۳۱ء تک ہا۔ برائٹن اور

شاعر تھا۔ اوسکی طبع زامضامین کتاب

اسپیکٹریٹر نے زحمت الناطقین میں

مشہور و معروف ہیں۔ اوسکی

نظمون میں سے ایک قسم کامرثیہ اور ایک

خط منطوم مشہور ہے۔ یہ شخص ملکہ آئن

کے عہد میں وزیر ممالک غیر مقرر ہوا۔

سارنک نیون ۱۸۲۲ء سے ۱۸۹۷ء تک رہا۔ ضلع

لنکن کا باشندہ تھا۔ مدرسہ عالیہ کیمبرج

میں مدرسہ علی تھا۔ اس شخص کو ابو الحکم انگریزی

کہہ سکتے ہیں جو مقابلہ میں اس مسئلہ متناہ

بالکریر ثابت کیا اور فلسفہ طبیعیہ میں

مسئلہ جذب اجسام مستنبط کیا۔

اوسکی تصنیفات میں سے ایک رسالہ علم طبیعیات

میں مشہور ہے اور زبان لاطینی میں لکھا ہے۔ اوس

حضرت دانیال اور اثبات وحی کو باب میں بھی لکھا

سیر چارٹر اسٹیل ... ۶۴۹ء سے ۶۵۰ء تک رہا۔ ایولنڈ کا بیٹا

والا تھا۔ اسنو ۶۵۰ء میں ایک رسالہ

جاری کیا جس کا نام ٹیکسٹ

یعنی ہزل گو ہے۔ بعد اوسکو ۶۵۱ء

میں کتاب مشہور بہ نثر حثۃ الناطقین

میں مختلف مضامین لکھو شروع کئے

اور بہت سی نقول و حکایات تماشہ گاہوں

میں شیشہ بنانے کے واسطے نظم کئے

باب دوم

عمید شاہ جارج دوم

سنہ ولادت ۶۸۱ء اور سنہ جلوس ۷۰۲ء اور سنہ وفات ۷۱۱ء

جارج اول کے بعد اوسکا بیٹا جارج دوم پادشاہ ہوا۔ اوسکی ولیم

کے زمانہ میں اوسکے باپ نے اوسے اور اوسکی ماں کو حسد کے مارے

انگلستان میں نہ آنے دیا تھا۔ اب یہ پادشاہ سن کھولت کو پہنچ چکا تھا

یعنی ۴۴ برس کا تھا اور اسکی شادی آنسپاک کی شاہزادی کیوولا کی

سے نکلت سے ہو چکی تھی۔ یہ شاہزادی عقل مند اور خجستہ اطوار تھی اس

یادشاہ کے عہد میں بھی ہر دو فرقہ متضادہٴ ارباب سیاست میں سے
فرقہ و ہنگ کو غلبہ رہا اور فرقہ ٹوٹ پی معرضِ حمل و ڈھول میں پڑا۔

جارج دوم کے عہد میں سسر رابرٹ و آلپول پندرہ
برس تک وزیر اعظم رہا۔ باوجودیکہ یہ شخص بہت کم علم اور بڑا اگھڑا و
درشت مزاج تھا مگر منصبِ جلیل وزارت کو بڑے استحکام اور دانائی
سے سنبھالے رہا لکن بددیانتی بھی کی اور پندرہ برس جو وہ وزیر
اعظم رہا تو رشوت کی بدولت۔ اوسکی دنیا داری اور مردم سازی کا
یہ حال تھا کہ بعضوں کو اوسنے خطابا بھائے عزت عنایت کئی بعضوں
کو تاج بھائی کر امت سے سرفراز کیا بعضوں کو تمنہائے دلاوری سے
ممتاز کیا بعضوں کو خدماتِ جلیلہ و کثیر المنفعۃ عطا کیں اور
ممبرانِ محکمہ عوام پر وپیہ کا منہ بربسا دیا۔ غرض وپیہ کے زور سے
اکثر ممبرانِ محکمہ امراد محکمہ عوام ہمیشہ اوسکے کلمہ گورہے۔

سٹیمین ایسٹ انڈیا کمپنی یعنی جماعتِ تاجران
ہند کو ایک نیا فرمان سرکار شاہی سے عنایت ہوا اور اسکے شکریہ
میں اوسنے ۲۰ لاکھ وپیہ خزانہ عامہ میں داخل کیا۔ مگر و آلپول
کے عہد وزارت میں ایک واقعہ اعظم وقایع ہوا۔ وہ یہ ہے کہ محصول
کے باب میں ایک قانون جاری ہوا۔ واضح ہو کہ انگلستان میں مال

تجارت پر دو قسم کا محصول لگایا جاتا ہے۔ ایک یہ کہ بعض اشیاء
تجارت اور ملکوں سے انگلستان میں آتے ہیں اور پھر جو محصول لگایا
جاتا ہے اسے کسٹم کہتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ بعض اشیاء تجارت
خود انگلستان میں بنتی ہیں اور پھر جو محصول لگایا جاتا ہے اسے
اکیسائٹس کہتے ہیں۔ اب بعض بے ایمان سوداگروں نے یہ وتیرہ
اختیار کیا تھا کہ شراب اور تمباکو کا محصول صاف اڑا جاتی تھے۔ اسکے انسداد
کے واسطے والپول وزیر اعظم نے ایک قانون دوسرے قسم کے محصول
یعنی اکیسائٹس کے باب میں تجویز کیا اور چاہا کہ یہی قانون شراب
اور تمباکو میں بھی جاری ہو۔ جب سوداگروں نے یہ رنگ دیکھا تو ہا ہو
واویلا مچاتی کہ اس قانون سے ہم برباد ہو جائیں گے اور جو فریق پارلیمنٹ
کا وزیر اعظم موصوف سے مخالف تھا اسے بھی ان سوداگروں کی تائید
کی اور کہا کہ اس قانون سے اس کا صاف پینشا معلوم
ہوتا ہے کہ اس محصول کی تحصیل اور انتظام کے واسطے بہت سوائے
لوگ نوکر رکھے کہ جب پارلیمنٹ کے واسطے ممبر منتخب کیے جائیں اور
وہ ان متوسلین خاص کو اشارہ کرے تو یہ اویسکو موافق اسے دین
جب وزیر اعظم نے کہ بڑا دور اندیش تھا یہ زور و شور مخالفین کا دیکھا
تو اپنے دل میں کہا کہ بلا سے بات جائے مگر وزارت تو بچے اور یہ سوچ کر
اس قانون سے بالکل دست بردار ہو گیا جب فریق مخالف نے دیکھا کہ وزیر
اعظم دب گیا تو خوب بغلین بجا تین اور پارلیمنٹ کے دوسرے اجلاس میں

نفاذ قانون و باب محصول

چاہا کہ قانون ہفت سالہ کو بھی منسوخ کروالین مگر کچھ ہوا ہوا نہیں

۱۳۶۶ء میں اسکات لینڈ میں ایک ہنگامہ شدید
برپا ہوا اور تمام ملک میں تلاطم مچ گیا۔ اسکی کیفیت یہ ہے کہ شہر انڈرا
میں ایک سوداگر ولسن نامے سرکاری محصول اُراجاتا تھا اس جرم
میں وہ گرفتار ہو کر جیل خانہ بھیجا گیا وہاں سے اسنے ایک اور
قیدی سربوٹ سسج نامے نکلنے کا لہ یا لہذا لوگوں نے
ولسن کی مرڈت و ہت پر بڑی تحسین و آفرین کی اور جب اسے
پھانسی دینے لے گئے تو اونھوں نے جلاد اور سپاہیوں کو مارے
وہیلوں کے بولا دیا۔ جب پوسٹیس فرکہ محافظین شہر مذکور کا دفتر تھا
یہ ہنگامہ دیکھا تو مفسدون پر بند و قین مارین اور اونہیں سے کئی
شخص مارے گئے۔ اس جرم کی پاداش میں افسر مذکور کو پھانسی کا
حکم صادر ہوا مگر لنڈن سے حکم آیا کہ ابھی اسے پھانسی نہ دیا اور یہ آفواہ
اُڑا کہ اب کی ڈاک میں اس کے عفو قصور اور رہائی کا حکم آ جائے گا
مگر لوگوں نے یہ تجویز کی کہ یہ شخص کی طرح سے بچنے نہ پائے اور ۱۷
ستمبر کو بوقت شب بہت سے آدمی اس جیل خانے میں گھس گئے
جس میں وہ قید تھا اور اسکو نکال کر ایک نگیز کی بلی پر پھانسی دیا
اس ظلم سے سرکار بہت غضب ناک ہوئی اور پارلیمنٹ میں ایک
قانون اس مضمون کا پیش ہوا کہ دیوار ہائے شہر انڈرا منہدم

کر دی جائیں اور وہاں کے لوگوں کو جو فرمانِ شاہی عطا ہوا تھا وہ چھین لیا جاتے۔ مگر اسکاٹ لینڈ کے ممبروں نے اس جرات و استقلال سے اس قانون کو رد کیا کہ آخر یہ جاری نہ ہونے پایا لیکن یہ کب ہوا جبکہ تمام اہل اسکاٹ لینڈ کو کلاً و قاطبہ اہل انگلنڈ سے بغض و عداوت شدہ پیدا ہو گئی۔

۱۸۰۱ء میں ملکہ کینز و ولیم مرگئی۔ یہ ملکہ والپول وزیر اعظم کی بڑی دوست شفیق اور حامی و مددگار تھی۔ اسپرٹو یہ ہوا کہ ۱۸۰۱ء میں جنگ اسپانیا میں سپاہ انگریزی شکست فاش کھاتی اور مصائب میں مبتلا ہوتی۔ اس شکست پر وزیر موصوف کی حکومت ایسی متزلزل ہوئی کہ اب اسکا سنبھالنا غیر ممکن تھا۔ ادھر بادشاہ اور فرسڈی ملکہ و لیچمد او سے مخالف تھے اور دھڑ بڑے بڑے علماء و فضلاء و شعر و شاعری اور جان سن اور سو فٹ اور پوپ کے اسکے مٹانے میں لگ کر رہے تھے۔ فرقہ و ہنگ کا ایک گروہ بھی وزیر موصوف سے ناراض ہو کر اسکے دشمنوں کا شریک ہو گیا اور اب میزان حکومت میں اسکا پادشاہی ایسا جاری ہو گیا کہ والپول فقط ایک پاسبان رہ گیا۔

اب جنگ اسپانیا کی کچھ کیفیت سنئے کہ اس لڑائی کا

نشانہ ہوا کہ جب انگریزی جہاز ساحل امریکا کی جنوبی پر پہنچے تو اسپانیہ کے جہازوں کے ناخدا جو ساحل مذکور پر قابض و متصرف تھے کہتے تھے کہ ہمیں شبہ ہے کہ ان انگریزی جہازوں میں اس قسم کا مال ہے جس پر محصول پڑتا ہو پس ہم ان کی تلاشی لینے کے مستحق ہیں کیونکہ یہ ملک ہمارا ہے۔ نواب والپول نے ہر چند چاہا کہ اس معاملہ میں اہل اسپانیہ سے مصاحم ہو جائے مگر اسکی سعی بڑی ہوئی اور لڑائی کا ارادہ ظاہر ہوا۔ جب اہل لندن نے سنا کہ سرکار نے لڑائی کا عزم باجزم کیا ہے تو خوب خوشی کے گھنٹے بجائے مگر جب وزیر موصوف نے انہیں اس قدر خوش دیکھا تو چپکے چپکے کہنے لگا کہ اب تو یہ لوگ خوشی کے گھنٹے بجاتے ہیں مگر آخر کو کت افسوس بلین گے۔ غرض لڑائی ہوئی اور سپاہ انگریزی نے قصبہ پوسٹو بلو جو خاکنا سے ڈیوین میں واقع ہو چھین لیا مگر تھوڑے دنوں کے بعد شکست بھی ایسی کھائی کہ یہ فتح بھول گئی۔ تفصیل اس جمال کی یہ ہے کہ ورنن امیر البحر اور وینٹورٹہ سپہ سالار ایک بڑا بھاری بیڑا جنگی جہازوں کا لیکر شہر کارڈ تھا جتنا پر حملہ کرنے کو گئے مگر شکست کھائی اور اس شکست کا باعث سرداران انگریزی کے آپس کی نا اتفاقی ہوئی۔ اسپرٹز یہ ہوا کہ وہاں کی آب و ہوا ایسی خراب تھی کہ سیکڑوں انگریز یوہن مر گئے اس سبب سے حمایت انگلستان سرکار سے بہت ناراض ہوئی اور آئسٹن سردار

کو کچھ جنگی جہاز لیکروئس لنن امیر البحر کی کمک کو بھیجا۔ یہ سردار بھی کامیاب نہوا اور اس مقام سے ہٹکر جنوب کی طرف چلا گیا اور بندہ گاہ پینا واقعہ صوبہ چلی کو لوٹ لیا اور تین برس تک سمندر میں غنیمت کی فکر میں پھر کیا آخر کو ایک جہاز اسپانیا کا جو مانڈلا کو جاتا تھا اور جس پر ۳ لاکھ روپیہ بار تھا پکڑ لیا۔ جب یہ سردار (آنسن) سمندر میں فقط ایک ہی جہاز لیکر انگلستان میں پھر آیا تو ۳ لاکھ روپیہ کا گنجھا دیکھ کر لوگوں کی باچھین کھل گئیں اور اس کے آنے کی بڑی خوشامناسیاں منائیں۔

اسی زمانہ میں وہ فرقہ حادث ہوا جس کا نام متھڈسٹ
یعنی اصولی ہے۔ اب اس فرقہ کے لوگ انگلستان میں بکثرت ہیں

یہ ترجمہ مشابہت لفظی کے لحاظ سے کیا گیا ہے کیونکہ متھڈسٹ کے لفظی معنی پابند طریقہ ہیں اور یہی لفظ اصولی کا بھی مفاد ہے مگر باعتبار معنی اصطلاحی کے ان دونوں لفظوں میں ولایت تغایر ہے کیونکہ اصولیین اہل اسلام کا مسلک تواجد و تقلید اور استدلال بطور کتاب و سنت اور اجماع و استصحاب پر مبنی ہے مگر متھڈسٹ یعنی اصولیین قصارے کا مذہب یہ ہے کہ محض اقرار باجماع اور تقریب الے اشد اور خضوع بالہد اور رجوع القلب الے اللہ حقیقت ایمان اور موصول الے الجماع نہیں ہے بلکہ عمل بالارکان اور تتبع طرق مخصوصہ و انجاء منصوصہ عبادت بھی فرض ہے جیسا کہ عبارت متن سے مترشح ہے ۱۲۔

اور ذی وقعت و ذی اقتدار ہیں۔ اس فرقہ کا بانی جان و زلیٰ
ہوا۔ جب یہ مرد دیندار مدرسہ عالیہ آگسٹرٹ مین اکتسابِ علوم میں مشغول
تھا تو اکثر مدرسہ ہی میں لوگوں کو جمع کر کے نماز جماعت پڑھایا کرتا تھا
اور جب مدرسہ سے باہر جاتا تھا جب بھی اقامتِ صلوٰۃ اور وعظ میں
مصرف رہتا تھا آخر چند ہی روز میں وہ بڑا واعظ مشہور ہو گیا۔ اوسکو
وعظ میں یہ تاثیر تھی کہ بڑی بڑے ذی علم لوگ اوسکے گرجے میں وعظ سننے
کو آتے تھے حالانکہ اوس زمانہ میں دینداری کا یہ حال تھا کہ عباد و عیال
پر لوگ سُخریہ و استہزا کرتے تھے۔ اس کارِ خیر میں وہایتِ فیلا
نے اوسکی بڑی اعانت کی۔ یہ قسطنٹینس فرقہ اصولی نصاریٰ یعنی
وِزلی سے بھی لائق و فائق تھا اور فصاحتِ لسان و بلاغتِ بیان
میں اپنا عدیل و نظیر نہ رکھتا تھا۔ فی الحقیقت ان دو بزرگوں نے
اہل انگلستان پر بڑا احسان کیا اسواسطیکہ ہی حیاِ علوم دینِ مُنقذہ کی بکثرت
بنے اور انہیں کی سعی جمیل و کوششِ بلیغ کا یہ ثمرہ ہے کہ اہل انگلستان
آج تک دولتِ دینداری سے متمتع و بہرہ مند ہیں۔

اب وَالپُولُ وزیرِ اعظم کو بہت سخت مشکلیں درپیش ہوئیں
اور جب اوسنے دیکھا کہ جو لوگ میرے مخالف و معاند ہیں وہی پارلیمنٹ
میں بکثرت مقرر ہوئے ہیں تو اوسنے استعفاء دیدیا اور اسے نوآباد
اوسٹرڈ کا خطاب عنایت ہوا اور اسی کو غنیمت سمجھکر وہ قصبہ

مین جا کر عزت گوین ہوا۔ اوسکے بعد نواب گسٹینول منصب وزارت پر مقرر ہوا مگر اوسنے چند ہی مدت وزارت کی۔ اوسکے بعد عمان حمام سلطنت وزیر اے پلہ کے قبضہ اقتدار میں آئی اور وہ بزور امارت و ریاست اور بہرہ و اثر شاپندرہ برس تک مسند وزارت پر متمکن جاگزین ہو۔

ان وزیر ارکو عہد وزارت میں ۱۷۴۱ء سے ۱۷۵۵ء تک
براعظم یو رپ میں لڑائی رہی۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ ۱۷۴۱ء میں چارلس
ششم شاہ آسٹریا نے انتقال کیا اور وصیت نامہ میں یہ لکھ
گیا کہ میرے بعد میری بیٹی ہو یا کچھ بیٹا وارث تخت و تاج ہو۔
ہنوز یہ شاہزادی تخت سلطنت پر جلوہ افروز نہ ہوئی تھی کہ بی بی شاہزادی
نے اوسپر غم کیا۔ صوبہ بھیرپا کے رئیس نے ہنگری کی
ریاست کا دعویٰ کیا اور فرڈرلک دوم شاہ پوسٹیا نے صوبہ
سیلیشیا دیا اور لوئی شاہ فرانس نے تو اوس بیچارہ شاہزادی
کو بالکل محبوب الارث ہی ٹھہرایا۔ جب انگریزوں نے دیکھا کہ فرانسس
پوسٹیا کے پادشاہ متفق اور یکدل ہو گئے ہیں اور فرڈرلک اعظم
کی اولوالعزمی اور عالی جہتی سے پوسٹیا کی سلطنت روز بروز عروج
کرتی جاتی ہے تو وہ ڈرے کہ مبادا اوسکی ترقی ہمارے تنزل کا باعث
ہو اور جب اونھیں یہ خیال آیا کہ ہمارے اس نازنین شاہزادی پر اس
سین میں کیسا آسمان ٹوٹا ہے کہ ایسا چاہئے والا باب مرگیا اور ابھی

عزت گزینہ و ابوالیوسف دقتر نواب گینوی بعدہ وزارت ۱۳۲۷ھ

اس بد نصیب نو اور کا سوگ بھی نہیں اُتتا ہے کہ ان بے ایمانوں نے
سلطنت کی طمع میں چار طرف سے او سپر غر کیا ہے تو شجاعان انگلستان
کو حمیت و مروت نے جوش کیا۔ غرض او دھر سے ہنگامی کوششیں اُس
قیم شاہزادی کی حمایت کو پہنچا دھر سے خود شاہ جارج مع فوج ظفر
موج خلیج ڈوور سے عبور کر کے او کی نصرت کو پہنچا۔ اس یادگار
معرکہ کے بعد پھر کبھی پادشاہ انگلستان بہ نفس نفیس حریف کے مقابلہ کو
نہیں گیا۔ آخر ایک دینے کے قریب جسکا نام ڈیٹنجن ہے اور دریائے
میان پر واقع ہے لڑائی ہوئی اور سپاہ انگریزی نے فوج فرانسیسی
شکست دی۔ گرد و برس کے بعد جارج کا منجھلا بیٹا تواب مکمل شدہ
تعبہ فوڈنٹوی واقع ملک بلجیئم میں ماسٹر شل سیکس سالہ
فرانسیسی سے منہزم ہوا۔ اس لڑائی میں فوج فرانسیسی کو بس ہی
ایک فتح نصیب ہوئی اور اسکا انجام یہ ہوا کہ ملکہ ماریا تھرسا نے فتح ہوئی
اور او کا شوہر فرانسیس سٹینون رئیس اعظم ملک کسٹنی شدہ
میں اسٹریا کا پادشاہ مقرر ہوا اور اسی سال مدعیان سلطنت
مذکورہ میں شہر ڈس سٹڈن میں مصاحہ ہو گیا اور لڑائی کا خاتمہ بخیر
ہوا۔ ملکہ موصوفہ کہ شہنشاہان اسٹریا میں بڑی نامی و گرامی
ہے نہ ام تک تا دم مرگ متکلمن سیر سلطنت رہی۔

ملکہ موصوفہ کہ شہنشاہان اسٹریا میں بڑی نامی و گرامی ہے نہ ام تک تا دم مرگ متکلمن سیر سلطنت رہی۔

انہیں ایام میں خاندان اسٹوارٹ کو شاہزادوں

نے عالمِ جلا وطنی میں پادشاہانِ فرانس و اسپانیہ کی تقویت و
تحریر سے استحصالِ سلطنتِ برطانیہ کی واسطے بڑی کوشش
کی۔ اب اس خاندان کا رئیس شاہزادہ چارلس اڈورڈ تھا
جس کا لقب کڈاب مشہور ہو گیا تھا۔ بہا خواہانِ خاندانِ اسٹوارٹ
نے جو بلقبِ یحقوقِ بین مشہور تھے جو شِ محبت و ولولہ مودت
میں ایسے دلسوز و جگر خراش گیت بنائے تھے کہ ان کے سننے سے
لوگوں کو ولولہ و ہنسی پیدا ہوتا تھا اور پیارا شاہزادہ چارلس
کچھ کہے کہ شاہزادہ موصوف کی تعریف گاتے پھرتے تھے۔ غرض
اب یہ شاہزادہ سلطنت لینے کی نیت سے ساحلِ ضلعِ انورس
پر قریب قصبہ مؤید سٹ کے وارد ہوا مگر اس کی اولوالعزمی
اور عظمیٰ ارادت دیکھا چاہیے کہ کل سات افسر لیکر اتنی بڑی سلطنت
کو فتح کرنے آیا تھا کیا ہوا پچیس برس کے سن میں آدمی کے
حوصلے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ بہت سے سردارانِ قبائل کو بھی
اسٹوارٹ لڈ اس شاہزادہ کے شریک ہوئے انہیں سو گھنٹہ
نہایت معزز و ممتاز تھا۔ آخر اس شاہزادہ کا جھنڈا مقامِ کلن
فٹان میں کھرا ہوا اور وہ وحشی کو ہیون کو ساتھ لیکر جنگِ دل
پھاڑی پوشاک پہنکر اسے لٹھ لیتے تھے جنوب کے سمت روانہ
ہوا۔ ادھر سے جان کو پ سپہ سالارِ فوج شاہی نے بڑی نادانی
کی کہ انورس لڈ کی طرف چلا گیا اس سبب سوزِ استہ خالی ہو گیا

شاہزادہ کڈاب در اسٹوارٹ لڈ ۲۵ جولائی ۱۷۴۵ء

اور اوسى راستہ سے شاہزادہ چارلس شہر نوتھ مین پہنچا اور وہاں کے لوگوں نے اوسکے باپ کی طرف سواو سے متمولی سلطنت مقرر کر دیا۔ وہاں سے لٹلتی گوبین ہو کر وہ اڈنبرا مین پہنچا اور اس کشادہ روئی اور خندہ پیشانی اور خلق و تواضع سے پیش آیا کہ لوگ اوسپر فریفتہ ہو گئے اور اب اوسکی فوج قلیل اسقدر بڑھی کہ ۱۰۰ آدمی ہو گئے۔ سوا کرٹیل گارڈ نو کرسلے کے اور کوئی فوج اڈنبرا کی حفاظت کو نہ تھی مگر اوس شہر کے حکام بڑے نمک حلال اور خیر خواہ بادشاہ تھے اور اہل قلعہ بادشاہ کی طرف سے لڑے لیکن اہل شہر نے بخوشی شہر کے دروازہ کھول دیے اور شاہزادہ چارلس داخل شہر ہو کر قلعہ چھو لی مراٹھ مین فروکش ہوا۔

اس اثنا مین کوپ سپہ سالار فوج شاہی آبرو پن مین جہاز پر سوار ہو کر مع فوج ڈنبار مین پہنچا اور مشرق کی سمت سے اڈنبرا کو روانہ ہوا۔ اوہر ۱۰۰ کوہی اور شاہزادہ چارلس کی کمک کو آئے اور انھیں ہمراہ لیکر وہ فوج شاہی کے مقابلہ کو روانہ ہوا۔ مقام پینٹن پینٹس مین دونوں لشکر دو چار ہوئے اور رات بھر بیدار اور ہوشیار رہے۔ دوسرے دن علی الصباح شاہزادہ چارلس سپاہ کوہی کو لیکر اوس

واقعہ شاہزادہ کی جانب سے اس وقت لکھا گیا تھا کہ شاہزادہ

خندق کو طے کر گیا جو اسکے اور غنیم کے درمیان حائل تھی۔
اور صفوں فوج انگریزی پر بڑے زور و شور سے حملہ کیا۔
پہلے تو کوہیون نے اپنی لڑائی کے دستور کے موافق پلنچ مارے
بعد اسکے بھجالیان لیکر ٹوٹ پڑے اور فوج شاہی کے ٹکڑے
اُڑا دیے۔ آخر اسکے قدم اٹھ گئے اور توپ خانہ اور میخزین
اور روپیہ کے صندوق شاہزادہ ظفر پناہ کے ہاتھ آئے۔
مقتولین فوج شاہی میں کرئیل گاسرڈ بھی شامل تھا۔ شخص
آخر عمر میں نہایت متقی و پرہیزگار ہو گیا تھا۔

اگر شاہزادہ چارلس اسی وقت فوج کو لئے ہوئے
لندن میں چلا جاتا تو سلطنت جانداران گولیوں کے ہاتھ سے
جا چکی تھی مگر اسکی سپاہ بہت کم رہ گئی تھی اور چھ ہفتہ میں اسکو
کمین ۵۰۰ آدمی جمع کئے۔ اس چھ ہفتہ کے زمانہ میں فوج
شاہی مثل سیل دریا صوبہ فلینڈرس سے آئی اور نواب
گنبرلٹ نے بھی کچھ فوج پادشاہ کی حمایت کو تیار کی۔ اودھر
شاہزادہ چارلس نے اہل اسکاتلینڈ کی تالیف قلوب میں
کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا اور کئی رات قصر ہولی رڈ میں خوب
جلسے رہے اور بڑے بڑے امیر اور امیرزادیاں صحبت رقص و ہرود
میں شریک ہوتی تھیں اڈنبرا کی بیگمیں تو شاہزادہ کے حسن پر

جان ہی دیتی تھیں مگر وہ بھی اس لطف و نزاکت سے بات کرتا تھا اور
ایسی محبت کی نگاہ سے دیکھتا تھا کہ اون نازنینوں کے گورے گورے
گال خوشی سے دکنے لگتے تھے۔

غرض شاہزادہ چارلس سرحد مغربی کی جانب سر
انگلنڈ میں داخل ہوا اور تین دن میں شہر کارڈیف لے لیا۔ اور
امید تھی کہ انگلنڈ میں جو میرے ہوا خواہ ہیں وہ میری نصرت ضرور
کریں گے مگر نہ وہ کارڈیف میں اس کے شریک ہوئے نہ ملینچسٹر
میں اس کی حمایت کو آئے۔ آخر یہ دسمبر کو وہ ڈسٹرپی میں داخل
ہوا مگر وہاں سے آگے نہ بڑھا کیونکہ سرداران فوج کو بھی میں آپس میں
نقیض پڑ گئی تھی اور کئی مرتبہ علانیہ لڑائی ہوئی اس سبب سے
ہر کوچ میں شاہزادہ کذاب کی فوج منتشر و پریشان ہوئی اور اب سردار
کو ہی نے متفق لفظ ہو کر اسے اصرار کیا کہ پیچھے ہٹ چلتے۔
غرض جبراً و قہراً شاہزادہ نے اس کی عرض قبول کی اور میدان جنگ سر
رجبت قہرری کی۔ بعد طے منازل و قطع مراحل شاہزادہ کذاب
یاوس و متحدہ مع فوج دل شکستہ و افسردہ خاطر کو ہستان اسکات
لنڈ میں پھنچا اور نواب کمبلنڈ نے اس کا تعاقب کیا۔
مقام فالکسٹ میں شاہزادہ نے جرنیل ہالکی کو شکست
دی اس سبب سے اس کا دل پر مردہ پھر ذرا تازہ ہو گیا

مرتبہ شاہزادہ کو اس کے افسران جنگ و سپاہی

اور تین مہینے تک وہ جبال گسٹیمپین میں بیکار پڑا رہا۔ آخر کو مقام کلوڈن موری میں انورلنس سے ساڑھے چار کوس کے فاصلہ پر خاتمہ کی لڑائی ہوتی اور نواب کمدیولنڈ نے شاہزادہ کذاب کو شکست فاش دی۔ اب اس آخری لڑائی کی کچھ کیفیت سنئے کہ ایک نبجے دن کو باغیوں پر شاہی توپوں کی بارہ پڑنے لگی۔ ادھر سے میمنہ لشکر کو ہی نے بھی بڑی بہادری سے حملہ کیا مگر اوسپر گولیوں اور گراں کی ایسی بوچھاڑ ہوئی کہ چند ہی شخص اوس میں سے سپاہ پادشاہی کی صفوں تک زندہ پہنچے۔ میسرور شکر کو ہی میں قبیلہ میکہ وٹلہ کے لوگ اس صدمہ سے کہ ہمیں میمنہ میں کیوں نہ جگہ دی کھڑے اپنی بوٹیاں کاٹ رہے تھے آخر فوج شاہی فرار و خین بھی پریشان کر دیا اور بیسیوں کو قہر تیغ کیا۔ غرض پورا گھنٹہ بھر بھی نہ گذرا تھا کہ لڑائی ہوتی بھی اور فتح بھی ہو گئی۔

جنگ کلوڈن موری میں شاہزادہ کذاب ۱۴ اپریل ۱۸۵۷ء

چارلس کذاب لڑائی سے بھاگ کر ہارٹون

میں چلا گیا اور اوسکا سر کاٹ لانے کا انعام ۳۰ لاکھ روپیہ مقرر ہوا مگر باوجود اس مبلغ خطیر کے وعدہ کے کسی نے اوسکے چھپنے کی جگہ نہ بتلائی اور پانچ مہینے تک وہ جبال گسٹیمپین اور جسنائر ہیئرڈ یوز میں آوارہ

وسہ گردان رہا اور مصائب فقر و فاقہ میں مبتلا رہا
 اور دشمن اوسکی تفتیش و تفحص میں رہے۔ مگر اس مصیبت
 میں بھی کچھ جان نثاروں نے اوسکا ساتھ دیا اور ایک امیر آدمی
 فُلُوْرَا مَیْکڈُوْنلڈ نے بھی کہ جرات و جوانمردی میں
 مردوں پر فائق اور حسن میں یکتا تھی اوس بد نصیب شاہزادہ
 سے بڑی رفاقت کی۔ آخر کار اوسی مقام پر جہاں وہ چودہ
 مہینے پیشتر بادشاہِ فرانس کے دربار کے جلوے دیکھ کر اور
 حسینانِ فرانس کی صحبتوں کے مزے اٹھا کر حرم و شادمان
 نشہ اُمید و شمع و فیروزی میں چورا اور اندیشہ شکست و ناکامی
 دل سے کوسوں دور وارد ہوا تھا اب ایک فرانسیسی کشتی
 کرایہ کی لیکر اوسمیں چھپکے سے سوار ہوا مگر کس حیثیت سے
 کہ چہرہ زرد گلے پتھے ہوئے آنکھیں خون کیو تر چھپتھری لگے ہوئے
 صورت کو دیکھ کر ہول آتا تھا۔ اگرچہ دو انگریزی جہازوں نے
 شاہزادہ مفرور کا تعاقب کیا مگر وہ مودلی واقع فرانس میں
 بخیر و عافیت پہنچ گیا۔ ۸۰ آدمیوں نے اوسکی رفاقت کے
 جرم میں پھانسی پائی اور اسکاٹ لڈ کے دو امیر بھی جنکا نام کلیئر لڈ
 اور پائل مٹو تھا اوسی جرم میں ماخوذ ہو کر معاقب بن کر موت ہوئے
 اور اسکاٹ لڈ کو قبائل کوہی کو پہاڑی پوشاک پہننے کی ممانعت ہو گئی
 اور اوسکو سرداروں سے مکمل اختیارات جو قدیم آلائیام سے انھیں حاصل تھے سلب

ہو گئے اور شریف کا عہدہ جوہت سے قبائل کو ہی مین موروثی چلا آتا
تھا اب اس کا تقرر پادشاہ کے اختیار میں ہو گیا۔

شاہزادہ چارلس ادورڈ نے آخر قیام زندگانی شہر
دوم قدیم میں بسر کئے اور اپنا خطاب نواب الہنی مشہور کیا۔ اگرچہ
اس شکست کے بعد بھی اس کے ہوا خواہ یعنی یعقوب پٹن مت تک
یارون کی صحبت میں اس کی خیر منایا کئے اور اس کی سلامتی کے جام
پیا کیے مگر خاندان ایسٹوارڈ کا خاتمہ ۱۷۵۷ء کی لڑائی میں ہو چکا
تھا اور پھر کبھی اس خاندان نے استحصالی سلطنت کی کوشش نہیں
کی۔ کسی زمانہ میں اس شاہزادہ کی شجاعت و جوانمردی کا ایسا شہرہ تھا
کہ اس کی تعریف و توصیف میں نظم و نثر کے طومار لکھ گئے مگر آخر عمر میں کثرت
میخواری سے وہ ضعیف و ناتوان ہو گیا آخر ۱۸۱۸ء میں بعارضہ سکتہ

انگلستان کو ہر ضلع میں پادشاہ کی طرف سے ایک حاکم مقرر ہوتا ہے اور شریف کنوین اور اس کا کام یہ ہے
کہ اپنے ضلع کو مقدمات کا فیصلہ کرتا ہے اور امن و صلح اور حفاظت و حرارت اہل ضلع کا نگہبان رہتا ہے
اور احکام شاہی اور قوانین کو نافذ کرتا ہے اور بڑے بڑے مقدموں میں ججوں کو بھی
مدد دیتا ہے اور اور خدمات ضروریہ اس کے سپرد ہوتی ہیں۔ شاید شریف کا لفظ شریف
سے کچھ مناسبت معنوی اور مجازت لفظی رکھتا ہے مگر شریف کو محکمہ و مدینہ منورہ سے
مخصوص ہو۔ اس لفظ کا ترجمہ حامل اور چکلہ دار اور فوجداران سب لفظوں سے ہو سکتا ہے
مگر کوئی لفظ ٹھیک نہیں بیٹھتا اس سے یہ مراد رہنے دین تو اچھا ہے ۱۷۔

اس دنیا سے فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت کی اور اوسکی وفات کے انیس برس کو بعد اوسکا بھائی ہنری بھی مر گیا۔ اس شانزادہ کو مرنے سے نہایت پادشاہانِ اِسٹوارٹ کو ورثہ و کورین سے کوئی نہ باقی رہا۔ چنانچہ کلیساے سٹینٹ پیٹر واقع روم قدیم میں گیتو و اسنگ تراش کر بنایا ہوا مقبرہ اب تک موجود ہے اور اوسپر چیمس سوم اور چارلس سوم اور ہنری نہم ان تین پادشاہوں کے نام کندہ ہیں مگر فرستہ سلطانین بوطانیہ میں انکا پتا نہیں لگتا اور مدت ہوئی کہ چارلس ڈی ویرڈ اور اوسکے بھائی کی ہڈیاں قبر میں گل کر خاک بھی ہو گئیں اور اب کوئی اونکا ذکر بھی نہیں کرتا بقول شاعر بس نامور بزرگ زمین دفن کردہ اندک کر بہتیش نشان نماند در بسطِ خاک *

بڑا عظیم یورپ میں اب تک لڑائی ہو رہی تھی۔ آخر ای لاشیل کے مصاحبہ سے اس لڑائی کا خاتمہ ہوا اور متخاصمین میں سے جس نے جسکا ملک فتح کر لیا تھا اوسے ستر ذکر دیا۔ جو فوج اس لڑائی کی ہڈیاں نکال رہی تھی جب وہ بعد اختتام جنگ و انعقاد صلح موقوف ہوئی تو اوسمین سے اکثر سپاہی نو و الاسکو شیا واقع امریکا میں چلے گئے اور وہاں شہر ہالی فوکس بسایا۔

اس عرصہ میں ولیم پیٹ جسے محکمہ عوام پرہیز

رکن اعظم کہتے ہیں روز بروز مقدماتِ سیاست و مہاتم سلطنت
 میں زیادہ دخیل ہوتا جاتا تھا۔ اس وزیرِ باوقیر کا جدِ عالی مقدادِ مدرس
 کا گورنر تھا اور یہی گورنر ہندوستان سے وہ ہیرالایا تھا جو اب تک بیٹش
 تاجِ خسروانِ فرانس ہے اور پٹ کی سوغات مشہور ہے۔ ولیئم
 پٹ نے مدرسہ عالیہ اکسفورڈ میں علم تحصیل کیا تھا اور بعد اسکے
 چند عرصہ تک فوج میں ملازم رہا تھا پھر ۱۷۹۷ء میں قبضہ اولد سبرم
 کی طرف سے محکمہ بحوام کا ممبر مقرر ہوا اور وزیرِ ار او کی جودت سے
 ایسے تنگ ہوئے کہ والپول وزیرِ اعظم نے اسے فوج سے برطرف
 کر دیا۔ اس برطرفی کے بعد وہ فنِ سیاست میں تدبیرِ المنزل کی طرف
 متوجہ ہوا اور ولیئم کا مقرب و مخصوص ہو گیا اور وزیرِ اریپلہم کو
 صدرِ وزارت میں فوج کا بخشی مقرر ہوا۔ یہ شخص بڑا سیاست دان اور
 مدبرِ الملک تھا اور اس میں صیغہ بہت عمدہ تھا کہ رشوت سے نفرت کلی
 رکھتا تھا اور سرکاری روپیہ کو بڑی دیانت و آمانت داری سے صرف کرتا
 تھا اور ہجو یلیج اور طعنہ زنی میں اسے کمال حاصل تھا۔ اگر کوئی شخص
 ممبر پارلیمنٹ کا اسکے مقابلہ میں زبان کھولتا تھا تو ایسا پتھا جاتا تھا
 کہ چپٹی کا دودہ یاد آتا تھا اور وہ چند ہی جملے بھنے فقرے ایسا گرگ کے
 کہتا تھا کہ خصم کی دلیلیں بجا کیں مل جاتی تھیں۔ ولیئم پٹ حادثہ
 سن سے مرضِ نفرس میں مبتلا تھا اور اوشو نہایت متاثر و متاذنی ہوتا تھا
 چنانچہ کمی مرتبہ اسے عصا پر تکیہ کر کے اور ہاتھ پاؤں میں کپڑا باندھ کر

پارلیمنٹ میں ایسی ایسی تقریریں کیں کہ وہ آج تک مشہور ہیں۔

نواب نیوکیٹل کے عہد وزارت میں براعظم یورپ میں جنگ ہفت سالہ شروع ہوئی۔ اس لڑائی کا انتشار یہ ہوا کہ فرادہ سرائے اعظم شہنشاہ پوشیا ٹو طبع ملک گیر ہی ایسی دامن گیر ہوئی کہ معاہدہ سابق کا کچھ لحاظ نہ کیا اور صوبہ سلطیٹیا ملک ہمایا تھم ٹیسٹا کو واکہ نہ کیا۔ آخر پادشاہان فرانسیس و روس و پولینڈ ملک موصوفہ کی طرف ہو گئے اور پادشاہ انگلستان سلطان پوشیا کا شریک ہوا۔ اسی جنگ ہفت سالہ سے ایک اور لڑائی درمیان پادشاہان انگلستان و فرانسیس کے نسبت بہ ممالک نوآباد امریکا پیدا ہوئی آئیں بابہ الفراع یہ امر تھا کہ جو نوآبادستیان امریکا میں ان دونوں پادشاہوں کے تحت حکومت ہیں انہیں حد فاصل کیا ہے۔ غرض ہندوستان اور امریکا میں بازار جنگ خوب گرم رہا۔

۱۷۵۶ء موسم خزان میں پٹنڈیرا و سرگروہ محکمہ عوام مقرر ہوا۔ وہ پانچ مہینے وزیر رہا اور اسکی عہد وزارت میں جنگ امیر البحر اس جرم پر ملزم و ماخوذ ہوا کہ وہ جزیرہ منوس کا کوسپہر فرانسیسیوں نے قبضہ کر لیا تھا نہ چھین سکا تھا اور اسے گولی مار کر پٹنڈیرا نے امیر البحر مذکور کی طرف سے بڑی جوانمردی سے اور بلا تقیہ

آغاز جنگ ہفت سالہ ۱۷۵۶ء

۱۷۵۶ء

گورنگھو کی نگراوسکی جان بری نہوتی۔ جب کلاے رعایا کا رکن جمنم
(جسٹ جٹ) پادشاہ کی چشمک سے عمدہ وزارت سے معزول ہوا
تو رعایا ایسی برہم ہوتی اور ایسا غلّ مچا کہ پادشاہ کو اس عمدہ وزارت سے
محال کر دینا پڑا اور اسکی حسن تدبیر اور اولوالعزمی اور کارگذاری سے
پادشاہ برطانویہ کو فتح پر فتح علی التواتر والا اتصال حاصل ہوئی اور
دنیا سے قدیم اور دنیا سے جدیدین اسے غلبہ حاصل ہوا

اب کچھ ہندوستان میں سلطنت برطانویہ کے آغاز کا
حال سنئے کہ پیشتر اس ملک میں انگریزوں اور فرانسیسیوں اور پرتگیزیوں
اور قوم ڈچ فی تجارت کے واسطے کچھ کارخانے یا کوٹھیاں قائم کی
تھیں اور ان سب میں انگریزوں کے کارخانے زیادہ سرسبز تھے۔
جتنی بستیاں فرانسیس کی ہندوستان میں تھیں ان سب میں پونڈی
چری واقع ساحل ملا باربری بستی تھی اور اس بستی کے حاکم یا عامل
فرانسیسی کا نام ڈیو پٹی تھا۔ اس شخص نے یہ قصد عظیم کیا کہ تمام
ہندوستان کو فتح کر لے اور شاہزادگان و راجگان ہند سے مدد حاصل
کر کے چاہا کہ انگریزوں کی بستیوں کی تیج و تیج ہندوستان میں نہ باقی
رکھے۔ الغرض مندراس کو تو چند مدت سے فتح کر کے اسنے اپنی حکومت
میں شامل ہی کر لیا تھا۔ اب تمام کارناٹک کو تاخت و تاراج کرنا شروع
کیا۔ مگر کل دیوسپہ سالار انگریزی کی شجاعت و جوانمردی سے انگریزوں کا

نیز اقبال اوج رفعت و جہان بینی پر چھنچا اور فرانسیسیوں کی حکومت
ہندوستان سے منقص منقرض ہوئی۔ سپہ سالار موصوف پیشتر مرکا
کپنی میں بعدہ منشی گری ملازم ہوا تھا بعد اسکے سکتہ اعین فوج میں
لوکر ہوا اور تھوڑے عرصہ میں اس کا کٹ کو فتح کر کے بڑا نام حاصل کیا
بعد اسکے اس نے مندراس میں قلعہ سیکنٹ ڈیوڈ کو مستخر کر لیا
اس سبب سوکارناٹک پر اس کو تسلط نام حاصل ہو گیا۔ مگر جو جو مہم اس نے
سرکٹرو میں سے فتح بنگالہ بہت مشہور و معروف ہے۔ یہ معرکہ نوشہرہ
ہے کہ سراج الدولہ ناظم صوبہ بنگالہ نے ۱۸۵۷ انگریزوں کو کلکتہ میں ایک
حجرہ تک و تاریک میں جس کا طول بیس فیٹ اور عرض ۴۰ فیٹ تھا
ساری رات قید رکھا اور دوسرے دن صبح کو اون میں سے کل ۲۳
آدمی زندہ نکلے باقی سب گرمی میں گھٹ کر مر گئے۔ اس ظلم و ستم
کا عوض کلائیو نے ناظم بنگالہ سے لیا اور جنگ پلاسی میں اسے
شکست فاش دی۔ اسی لڑائی کی فتح ہوئی صوبہ بنگالہ کہ نہایت وسیع
و سرسبز و شاداب اور دریاے گنگ سے سیراب ہے اور ہزار ہا
زرخیز و زرین شہر و سمیں واقع ہیں سلطنت برطانیہ میں شامل
ہو گیا۔

امریکا و شمالی مین صوبہ کینڈا فرانسیسیوں کو قبضہ میں

۱۔ اصل انگریزی میں جو یہاں پر فقرہ لکھا ہوا اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ۔ کلائیو نے سیکنٹ کو فتح و
غیر ذی فرانسیسیوں کی طرف سپلٹ دیا۔ اس کا مطلب بھی یہی ہے جو متن میں لکھا ہے ۱۱

تھا اور وہ صوبے جو اب محالک متحدہ کے لقب سے نامزد بین انگریزوں کے قبضہ و تصرف میں تھے۔ انگریزوں اور فرانسیسیوں کی عملداری میں دریائے سینٹ لارنس اور اوسکی جھیلین حد فاصل تھو۔ اب اہل فرانسیس نے اس میں اصرار کیا کہ ان جھیلوں سے دریائے مسیچی تک ایک قطار قلعوں کی بنائیں تاکہ انگریز امریکا کو اصلی باشندوں سے پوستین کی تجارت نہ کرنے پائیں۔ فرانسیسیوں کی اس زیادتی اور نا انصافی سے نیو انگلنڈ کے سکینہ انگریز بہت افروختہ خاطر ہوئے اور کئی حملے فرانسیسی قلعوں پر کئے مگر فتح نہ پائی لکن جب پٹ وزیر اعظم کے حکم پر انھوں نے عمل کیا تو فتح و فیروزی حاصل ہوئی اور قلعہ پر قلعہ انھوں نے چھین لیا یاف فرانسیسیوں نے خود چھوڑ دیا۔ کیوبک پائے تخت امریکا کے شمالی کے قریب لڑائی ہوتی اور جنرل ولف سردار فوج انگریزی ایسا زخمی ہوا کہ جان بر نہوا مگر انگریزوں نے فتح پائی اور اس شہر کے مغلوب کرنے سے تمام صوبہ کینڈا پر قابض و متصرف ہو گئے۔

نیو انگلنڈ

۱۷۵۹ء میں ایک معرکہ عظیم یہ بھی ہوا کہ شہر منڈن واقع جرمنی میں انگریزوں نے فرانسیسیوں کو پھر شکست دی۔ بعد اوسکے قریب ساحل بیٹین کے لڑائی ہوئی اور اس لڑائی میں

مالک

ہالک امیر البحر انگریزی نے شب تیرہ دن اور شدت طوفان و تلاطم
امواج میں فرانسیس کے جنگی جہاز بالکل تباہ و برباد کر دئے اور فتح
عظیم حاصل کی

۲۵ اکتوبر ۱۸۵۷ء میں شاہ جارج دوم نے بعوضہ
وجع القواد صبح کو انتقال کیا۔ اس بادشاہ کو آٹھ اولاد تھے۔
اکبر اولاد فرسڈہ رک و بیعت تھا۔ اس شاہزادہ کی شادی ۱۸۵۷ء
میں سیکس گونہا کی شاہزادی اگسٹا سے ہو گئی تھی اور یہ ۱۸۵۷ء
میں ۴۴ برس کے سن میں گیتھ کی چوٹ سو ہلاک ہوا۔ اس شاہزادہ کو
۹ اولاد تھے اور اکبر اولاد شاہ جارج سوم تھا جو بعد اپنی داد کو سریر آراء
سلطنت انگلستان ہوا۔

بمبادِ اُولدِ سِرِّ لا بئیہ جارج دوم کا مزاج بالکل اپنی
باپ کا سا تھا اور جن لوگوں سے اسے محبت تھی انھیں سے
اسے بھی اُنس تھا یعنی یہ بھی فرقہ و ٹھگ کو عزیز رکھتا تھا اور
انگلستان سے ہمیشہ بخل کرتا تھا مگر اپنی ریاست ہینڈوور کی توسیع
و تشبید اور تقویت و استحکام کیواسطے انگریزوں کی جان و مال
سے مطلق دریغ نہ کرتا تھا۔ علوم حکمیہ و فنون ادبیہ اور صنایع و ہدایع
پر بھی اسے چندان التفات تھا اور انھیں اس نے اپنے حال پر

چھوڑ دیا تھا۔ کئی مرتبہ لوگوں نے اسے یہ کہتے سنا کہ مصوری اور شاعری سے کیا فائدہ ہے۔ اس پادشاہ کارنگ سرخ و سفید تھا اور پستہ قدر تھا مگر متناہب الاغضا اور خوش قطع۔

اس پادشاہ کے عہد میں تقویم سال و ماہ میں تغیر عظیم ہوا۔ تفصیل اسکی یہ ہے کہ جس طرح بعضی گھڑی بہت سریع ہو جاتی ہو اور سی طرح کیوسرپ میں سنہ میں بھی کئی روز زیادہ ہو گئے تھے۔ اسکی تعدیل و تسویہ کیواسطے ۱۵۲۷ء سے گیارہ دن کی تنقیص کی گئی اور ستمبر کی تیسری تاریخ کو چودھویں قرار دیکر سال و ماہ کا حساب درست کر لیا۔ یہ تغیر یوہاں گیگولی نے ۱۵۸۲ء میں ملک اطالیہ میں کیا تھا اور چونکہ جارج دوم کے عہد میں یہ طریقہ جدید انگلستان میں جاری ہوا لہذا اس طریقہ جاسرجہ کہنے لگے۔ اسی تغیر کے سبب سے انگلستان کی تقویموں میں عید ولادت حضرت مسیحؑ کے دو دن لکھے جاتے ہیں یعنی یوم العید باعتبار حساب قدیم اور یوم العید بنا بر طریقہ جدیدہ۔ مگر اہل روس اب تک اسی قدیم طریقہ کے موافق سال و ماہ کا شمار کرتے ہیں۔

۱۸۳۷ء میں ایک کتاب فروش اڈورڈ کیوی

نامی نے ایک رسالہ مشتمل بر مضامین مختلفہ جاری کیا اور اسکا نام

تحفۃ النخباء۔ رکھا۔ ۵۲ء میں عجمی خانہ انگریزی لندن میں
مقرر ہوا۔ ۵۸ء میں اول مرتبہ انگلستان میں نخر کھودی گئی۔

ملکہ این کے زمانہ سے جانح سوم کے جلوس کے بعد تک
شرفار کے لباس کی یہ صورت رہی کہ نیچے لمبے شلو کے جنکے دامن
گھٹنوں تک ہوتے تھے۔ اونکے اوپر چوڑے چوڑے کلف دار دامن
کے محملی پاریشمی کرتے۔ سر پر گنتی اونچی اونچی ٹوپیاں۔ پایا جو گھٹنوں
تک۔ جو تون کی ایٹریان اونچی۔ اور اونکے بکسوں میں کبھی کبھی ہیرے
مگر اکثر اوقات شیشے کے نگ جڑے ہوتے تھے مرد اور عورت دونوں
بالوں میں بکٹی ملتے تھے۔ مگر عورتوں کے رخت میں ایک چیز
عجیب غریب ہوتی تھی یعنی پھولے پھولے سائے جنکے نیچے حلقے
لگے ہوتے تھے۔ یہ دور دار سائے تو اب انگلستان کی اشراف
زادیوں میں ایسے عام ہو گئے ہیں کہ انکی تشریح کی کچھ ضرورت نہیں
ہے۔ اس زمانہ میں یہ رسم نہایت عجیب تھا کہ سارے منہ پر کا جل
کے ٹیکے لگاتے تھے چنانچہ گولڈ اسمتھ شاعر نے ایک کتاب میں
اس رسم کی بڑی جو بلیج کی ہے۔ اور ایک چینی سا فر کی طرف سے
اوسکے کسی دوست کو ایک خط لکھا ہے اور اوسمیں یہ فقرہ بھی لکھا
ہے کہ ایک نقشہ انگریزی چہرہ کا بھی بطور تحفہ کے خدمت شریف
میں ارسال کیا جاتا ہے یقین ہے کہ اس گورے گورے منہ پر سیاہ

کاجل کے ٹیکے دیکھا بہت خوش ہو جیسے گلاب انگلستان میں یہ نرالا
 رسم نکلا ہے۔ سردار یون میں پوچھا اوس زمانہ کے لوگوں کو بہت پسند
 تھا اور رات کو شیشے کی تلواروں کی روشنی میں سواری کے آگے چلتے
 تھے کہ بازاروں میں گلوں کے تیل کی اندھی روشنی ہوتی ہے اچھی طرح
 راستہ بھی نہیں ہو جیسا ایسا نہ کہ سواری کو کچھ گزند پہنچے۔ سردار یون
 پر گاڑی کی راہ علیحدہ بنی ہوتی تھی اور پیادوں کے چلنے کی ایک علیحدہ
 اور ان دونوں کے درمیان میں ایک قطار لکڑیوں کی حد فاصل ہوتی
 تھی مگر ایک لکڑی کو دوسرے سے بڑا فاصلہ ہوتا تھا۔ جاڑوں میں
 تو بڑی جھپٹش ہوتی تھی کہ جو گاڑی سڑک پر سے نکلتی تھی اوسکی رگڑ سے
 غلیظ کیچر کی چھٹی میں اڑا کر بڑی دور پھینچتی تھیں۔ ہر وضع و شریف
 تلوار باندھتا تھا اور یہ تو ہر روز کی دل لگی تھی کہ دو آدمیوں میں ذرا
 سی بات پر تکرار ہوتی اور تلوار میان سے باہر تھی یا گولی چلی اوس زمانہ
 میں قمار بازی کی بھی بڑی شدت تھی۔ مرد اپنے دوستوں کو جلسہ میں اور
 عورتیں اپنے گھروں میں جو اکھلا کرتی تھیں اور ایک رات میں گنجیفہ
 پوسٹ میں لاکھ روپیہ کی ہار جیت تو کچھ بات نہ تھی۔ وضع دار لوگ دن کو تین
 یا چار بجے اور رات کو سات بجے خاصہ نوش زبانی تھے۔ گھروں میں بھی
 ناچ کے جلسے رہتے تھے اور کچھ مکان علیحدہ بنے ہوئے تھے جسکا
 بے چارہ تھا وہاں جا کر اپنے دوست آشناؤں کے ساتھ مجلس عام
 میں ناچتا تھا اور باجا بجاتا تھا۔

سلاطین معاصرین

| | | | |
|-------------------|-------|-------------------|-------|
| فرانس | سندھ | تورکستان دوم | سندھ |
| لوئی پانزدہم | | احمد سوم | |
| اسپانیہ | | محمد پنجم | |
| فلپ ششم | | احمد چہارم | |
| فرڈینند ششم | | شہنشاہان جرمنی | |
| چارلس سوم | | چارلس ششم | |
| سویڈن | | چارلس ہفتم | |
| ملکہ الیزابت دوم | | فرانسس اول | |
| ادولفس فرڈرک | | ولیم اول یا تھامس | |
| روس | | یوپ | |
| ملکہ کیتھرین اولی | | پنڈکٹ سیزدہم | |
| پیٹر دوم | | کلیمنٹ دوازدهم | |
| ایون ششم | | پنڈکٹ چہارم | |
| ملکہ الیزبتہ | | کلیمنٹ سیزدہم | |
| پروشیا | | | |
| فرڈرک ولیم اول | | | |
| فرڈرک اعظم | | | |

مشاہیر اہل تصنیف عمر شاو جمارج دوم

دانیال ڈی فو ۱۸۷۱ء سے ۱۸۷۳ء تک ہا۔ لنڈن کا

جڑاب فروش تھا۔ پھر اخبار نویس ہوا۔
نثر میں قصص و حکایات اختراعی لکھی۔ انہیں
سے سرائس کمر و زو کا قصہ بہت مشہور
ہے۔ یہ کتاب ۱۸۷۱ء میں چھپی تھی۔

الکینڈر ٹیوٹ ۱۸۷۱ء سے ۱۸۷۳ء تک رہا اس شاعر کا

باپ لنڈن کا بزاز تھا۔ اس نے بارہ برس
کی عمر میں عمدہ اشعار نظم کئے۔ اس کی تصنیفات
میں سے ہٹھوہر شاعر یونانی کے دیوان
کا ترجمہ نظم انگریزی میں بہت مشہور ہے۔
یہ شاعر بد صورت اور دائم المرض اور چڑچڑھا۔

جون اتھان سوف ۱۸۷۳ء سے ۱۸۷۵ء تک ہا۔ کلیسائے

سجینٹ پیٹریک واقعہ شہر ڈبلن کا سقف
تھا۔ علم سیاست مڈن و تدبیر المنزل میں آہو
عمدہ عمدہ مضامین لکھو ہیں۔ یہ شخص شاعر بھی
تھا۔ اور عجوبہ خوب کرتا تھا یہ دیوانہ ہو کر مر گیا۔

جیمس ٹامسن ۱۸۵۷ء سے ۱۸۹۰ء تک ہا۔ شاعر تھا۔
اسکی تصنیفات میں سے ایک قصیدہ فول
اربعہ کی تعریف میں اور ایک قصیدہ سستی
و کاہلی کی مذمت میں بہت مشہور ہے۔
اسنے مرثیے بھی کہے۔

جوزف بٹلر ۱۷۹۲ء سے ۱۸۵۷ء تک ہا۔ ضلع یوک
پیدا ہوا تھا۔ ڈرہم کا اسقف تھا۔

اسکی تصنیفات میں سے ایک کتاب
جس میں اسنے مطلق نہایت بدیور نظام عالم سے

ثابت کیا ہے بہت مشہور ہے اور اب تک معتبر و مستند ہے۔

ایلن ریمزئی ۱۸۱۶ء سے ۱۸۵۸ء تک ہا۔ شاعر تھا۔

اسکی تصنیفات میں سے ایک مثنوی جس میں

اعراب و رعاۃ کو خصائل عادات بڑی خوبی
کے ساتھ نظم کرتے ہیں بہت مشہور ہے۔

صناع مشہور

سبریمس تھورن ہل ۱۸۱۶ء سے ۱۸۵۷ء تک ہا۔ مصوّر تھا۔ کلیسا کی سینٹ

پال کو گنبد نقش نگار بناؤ۔ اسکو کھینچو جو خاک و راتک

قصر ہیٹسٹن کو رٹ میں جو برین یہ مصوّر ملکہ آبن اور

جارج اول کا ملازم رہا۔

باب سوم

عہد شاہ جاوہ سوم

سنہ ولادت ۱۷۳۸ء سنہ جلوس ۱۷۶۴ء سنہ وفات ۱۷۸۲ء

جب یہ پادشاہ زیب بخش دہلیم خسروی ہوا تو سلطنت برطانیہ کا کوکب اقبال کمال امج پر تھا اور پٹ وزیر اعظم کی جودت و فطانت اور اولوالعزمی و دور اندیشی سے انگلستان سب ملکوں پر گو سبقت لے گیا تھا۔

پادشاہان فرانس اسپانیہ نے کہ دونوں پور پور کے خاندان سے تھے پادشاہ انگلستان سے لڑنے کے واسطے باہم خفیہ عہد و پیمان کیا۔ جب پٹ کو اس مخفی معاہدہ کی خبر پہنچی تو اس نے بحال صرا کر کہا کہ پادشاہ اسپانیہ سے فوراً جنگ کی جاے۔ مگر پادشاہی خزانے میں روپیہ کی قلت تھی اس سبب سے اس کو مشورہ پر کسی نے عمل نہ کیا اور اس نے خفا ہو کر وزارت سے استعفا دے دیا اور اس کی خدمات جلیلہ کے صلہ میں سرکار نے تیس ہزار روپیہ سالانہ کی پشن او بے مقرر کر دی اور اس کی بی بی کو بیٹرونیس یعنی امیرزادی کا خطاب عنایت کیا۔ اس کے بعد تو اب بیوٹ جو کئی ماہ میں پادشاہ کا لائق

تھا وزیر اعظم مقرر ہوا۔ آخر پٹ کا قول صادق آیا اور پادشاہ اسپانیہ لڑائی پہ آمادہ ہوا۔ مگر اس لڑائی میں پادشاہ موصوف سے جزیرہ ہیوانا اور مینلا چھن گیا اور جزائر غربہ لندین سے کئی عمدہ جزیرے شاہ فرانس سے چھن گئے آخر دونوں پادشاہ خسرو انگلستان سے صلح کے سائل ہوئے اور پیکس دار سلطنت فرانس میں صلح منعقد ہوئی اور تین صیہن نے ہمہ دستخط خود صلح نامہ کو مستند و وثوق کر دیا۔ اوسے سال مقام ہیویو بسجک میں مجاہدین جنگ ہفت سالہ میں بھی مصاحم ہو گیا اور اس لڑائی کا بھی خاتمہ ہوا۔

چند ہی دن کے بعد تو اب بیوٹ عمدہ وزارت سے معزل ہوا اور اوسکے مقام پر چارچ گسٹنول وزیر اعظم مقرر ہوا۔ اوسکے عہد وزارت میں بڑا واقعہ یہ ہوا کہ ایک شخص ممبران پارلیمنٹ میں سے جان ولکسن نامی ماخوذ و نریا ہوا۔ اس کو ماخوذ ہونے کی یہ کیفیت کہ شخص ایلسن بھی کی طرف سے پارلیمنٹ کا ممبر تھا اور ایک اخبار کا منشی تھا جو حقیقتہً وارچھا کرتا تھا اس کے پینتالیسویں پرچے میں ولکسن نے یہ لکھا کہ پادشاہ فلان تقریر میں جھوٹ بولا۔ پادشاہ کو متہمم کہ جب کہ نیکے جرم میں یہ شخص گرفتار ہوا اور مجلس ٹاؤر میں مقید ہوا۔ مگر اوسکی رو بکاری میں پڑی وقت پر محاکم عدالت نے کہا کہ کوئی ممبر پارلیمنٹ کا قید نہیں ہو سکتا لہذا وہ شخص جو بدخواہی سے کار یا جرم سنگین یا فتنہ پرداز ہی خلل اندازی

تفصیل در بیان پادشاہان انگلستان و فرانس

۱۰۰۰

امن خلائی ان جرائم میں ماخوذ ہوا ہو۔ دوسرا اعتراض محکام عدالت نے یہ کیا کہ جس وارنٹ میں کسی شخص خاص کا نام نہ ہو وہ قانوناً ناجائز ہو مگر باوجود اس کے ایسے ایسے عذر اس مقدمہ میں موجود تھے تاہم ولکس پادشاہ کی بدگوئی اور تکذیب کا مجرم قرار پایا اور حفاظت قانونی سے محروم کیا گیا اور فرانسیس میں نکال دیا گیا۔ مگر شہداء میں وہ دہانے پھر آیا اور اہل پارلیمنٹ کو غلبہ اسے سے ضلع مدلل سیکس کی طرف سے محکمہ مذکورہ کا ممبر مقرر ہوا مگر ممبران محکمہ عوام ذراوسکی شرکت اپنے زمرہ میں نہ قبول کی اور اگرچہ سزاوی محرومی حفاظت قانونی کا حکم جو اسکی نسبت صادر ہوا تھا منسوخ ہو گیا لیکن دوبرس کی قید کا حکم ہوا۔ اسکی قید ہونے سے بڑے بڑے ہنگامے برپا ہوئے اور لوگوں کو اس سے ایسی محبت تھی کہ اسکی تصویریں اور مورتیں بیچتے پھرتے تھے۔ غرض مدلل سیکس کے لوگوں نے چار مرتبہ ولکس کو اپنی طرف سے ممبر کر کے بھیجا مگر چاروں مرتبہ ممبران محکمہ عوام نے اسے پارلیمنٹ میں نہ دھسنے دیا بلکہ اسکی عوض میں اس کے حریف کرنل لٹل کی شرکت منظور کر لی۔ لیکن آخر کو ولکس ہی غالب آیا اور پارلیمنٹ



میں جگہ پائی اور لنڈن کا کو تو ال مقرر ہوا۔ اسی ہنگامہ و فساد کے زمانہ میں نواب گسٹاؤن اور اہل کاران شاہی کی ہجو و مذمت میں کچھ خطوط اخباروں میں چھپے جو خطوط جونیس کے لقب سے مشہور ہیں۔

اس اثنا میں بعض امریکیوں نے یہ تصور میں آئے کہ امریکا سے جنگ عظیم واقع ہوئی۔ اس لڑائی کا منشا یہ ہوا کہ گسٹاؤن وزیر اعظم نے اس غرض سے کہ سابق کی لڑائی کے مصارف کی مکافات ہو جائے بعض کاغذات اور دستاویزوں پر جو امریکا میں رائج تھے ٹیکسٹ کرنا چاہا اور ایک اسٹامپ جاری کیا۔ امریکا کے نوآبادیہ قبضوں میں اون انگریزوں کی اولاد متوطن ہو گئی تھی جن کا مذہب پیٹون تھا اور جنھوں نے چارلس اول کو قتل کر کے سلطنت جمہوری قائم کی تھی۔ اب جو یہ قانون جاری ہوا تو اون لوگوں نے با استقلال تمام سکی رو و قدح کی اور کہا کہ نہ ہم کو انگلستان کی حکومت میں کچھ دخل ہے نہ ہماری طرف سے پارلیمنٹ انگریزی میں جمہوریکہ میں پھر ہم با دشاہ انگلستان کو ٹیکس کیون دین اور اسٹامپ کو کاغذ کیون مول لیں۔

جب یہ عذر اہل امریکا کا گسٹاؤن وزیر اعظم نے سنا تو فوراً استعفا دیدیا اور اسکے مقام پر نواب روکین گھم وزیر اعظم مقرر

ہوا۔ اوسکے بعد قلیل وزارت میں ایک سال سا مہینے تو منسوخ ہو گیا مگر امریکا کی نوآبادیستوں پر ٹیکس مقرر کرنا کا استحقاق بحال خود باقی رہا۔ اوسکے بعد نواب گسٹیفٹن اور پیٹ وزیر مقرر ہوئے اور اگرچہ اس سیاست دان ویرچینہ (یعنی پیٹ) نے بہت تنہا و تنہا کی کہ خبردار اب ٹیکس کا نام نہ لینا مگر اوسکی کسی نے نہ سنی اور امریکا کی نوآبادیستوں میں چائے۔ سیدہ۔ شیشہ۔ کاغذ۔ نقاشی کے رنگ۔ ان اشیاء تجارت پر تازہ محصول مقرر کئے۔ اس سبب سوداگران کے لوگوں کی آزردگی آنا فائدہ بڑھتی گئی۔ ۱۸۶۸ء میں پیٹ داروغہ دیوا شجاعہ فی طبیعت کی ناسازی ہو یہ عہدہ ترک کیا اور محکمہ اصرار کا ممبر مقرر ہوا۔ مگر اس محکمہ میں وہ بھرم ارباب سیاست اور وہ زور و شور کے مباحثے اور وہ دلولہ انگیز و حرارت خیز تقریریں کمان تھیں کہ وہ اپنی طبع رسا اور فکر گھرانوں کے جلوے اس طرح دکھلاتا جس طرح ہنگام گرم بازاری مباحثہ محکمہ عوام میں دکھلاتا تھا۔ وہ ویرس کے بعد نواب گسٹیفٹن کو ہی اپنی ہم منصب یعنی پیٹ کی تقلید کی اور وزارت سے استعفا دیا اور اب نواب ٹوئس تھ وزیر اعظم مقرر ہوا۔ یہ وزیر فرقہ ٹوئس پی سے تھا اور اسکی وزارت میں اس کے برابر لڑائی رہی۔

نواب ٹوئس تھ وزیر اعظم مقرر ہوا

اس اثنا میں انگلستان میں ایک اور گلچھولا۔ وہ

یہ ہے کہ لندن کے اخبار نویسوں اور پارلیمنٹ میں اس بابت پر

جھگڑا ہوا کہ وہ کتنی تکوین محکمہ آہر اور محکمہ معوام کو مباحتر چھاپیں گے یا لیمٹ کتنی تھی ہم نہ
چھاپو دین گروڈ فال جنو خطوط جو نلیسن چھاپو تھو اس نزع میں سہا بنو یسوں
کا سرگروہ بنا اور بعض حکام کی اعانت اور دوستگیری سے وہ مقدمہ جیتو
اوس زمانہ میں آج کل کی طرح وقایع نگار پارلیمنٹ کی تقریریں حسباً
بالحرف نہ قلب نہ کرتے تھے بلکہ اونکا آلب کتاب لکھ لیتے تھے اور اپنو
گھر پر آ کے یاد سے اون تقریر ون کو نوں کر لیتے تھے۔

فوتی راولہ وزیر اعظم کے حکم سے اب تک امریکا میں جو
چاے بھیجی جاتی تھی اوں پر محصول مقرر کر لیا جاتا تھا مگر اہل امریکا
نے ابتدا سے جو محصول دیو سے انکار کیا تھا اوس میں یک سر نو نہ فرق
ایا علی الخصوص ضلع مکیٹنٹو چسٹنس کہ لوگوں نے انکار میں سب سے
زیادہ مبالغہ کیا۔ انجام کار اون میں سے بیس چار نوں ڈالر امریکا کو
وحشیوں کا لباس پہنکار اور اونھیں کی طرح اپنے بدن کو رنگ کر بندرگاہ
بوسٹن میں جا کر انگریزی چاے کے جازون پر حملہ کیا اور چاے کے
صندوق اوٹھا کر سمندر میں انڈر ٹیلڈ تے۔ جب سرکار انگریزی نے یہ ماجرا
سنا تو بندرگاہ مذکور کو بند کر دیا اور محصول کا محکمہ وہاں سے قصبہ
سینلہ میں منتقل کر دیا۔ اس اثنا میں ڈاکٹر فرینک لن نے کہ اب بڑا ناہی
عالم تھا گو کسی زمانہ میں لندن کے ایک چھاپو والے کا خدمتگار تھا ہزار سہرتکا
کہ کی طرح سرکار انگریزی اور اہل امریکا سے مصالحو ہو جائے مگر عین ہیکار

آخر سوا ضلع جائے جیسا کہ امریکا کے تمام ضلعوں کو لوگوں نے اپنے اپنے وکیل شرفیلڈ کلفیامین بھیجے اور ان سب فرمشورہ کر کے ایک عرضداشت پادشاہ انگلستان کو لکھی جس کا مضمون یہ تھا کہ یہ محصول جواب مقرر ہوئے ہیں ہم پر بہت شاق ہیں لہذا امیدوار ہیں کہ ان سے بری کئے جائیں۔ جب یہ عرضی انگلستان میں پہنچی تو کسی نے اس پر مطلق توجہ نہ کی ہاں عقیل لوگ اپنا سر ہلایا کہ اچھا دیکھو سرکار کیسا تنگنی کا تار ناچتی ہے کہ ساری قدر و عافیت معلوم ہو جائے گی پیٹ نے بھی محکمہ امر کے ممبروں سے کہا کہ صاحب یہ کیا صحت ہے صیرغھا دیکھتے ہو کہ ساری اقلیم امریکا بگڑی ہوئی ہو اوپر محصول محصول کئے جاتے ہو۔ اڈمنڈ نیوٹن کہ یہ بھی کنکین تھا محکمہ عوام کے ممبروں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ذرا اس مقدمین سمجھو جو جہ کے دخل دیتے گے گا آپ جانتے ہیں کہ ہمارا اور اہل امریکا کا گوشت و خون ایک ہی آخر وہ بھی تو ہمیں مین سے ہیں اور اسی ملک سے جا کر وہاں بیوی ہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی حق تلفی اور سلب اختیارات سے رشتہ قرابت اور ملکہ رحم ہمارے اونسکے قطع ہو جائے اور یہ رشتہ عجب طح کا رشتہ ہے کہ کوہ سے مضبوط ہے مگر بال سے نازک ہے۔ مگر وزیرانے اس کلام فصیح اور اس تنبیہ و تحویف پر مطلق اعتنائے کی اور ان طوفان عظیم سے ذرا نہ خوف کیا جسکے آثار کا اشمس فی رباعۃ الثمار ہو دیا و آشکار تھے اور شہر بوسطن پر انگریزی

ایک امریکا کے پادشاہ انگلستان کو عرضداشت لکھی جس کا مضمون یہ تھا کہ یہ محصول جواب مقرر ہوئے ہیں ہم پر بہت شاق ہیں لہذا امیدوار ہیں کہ ان سے بری کئے جائیں۔ جب یہ عرضی انگلستان میں پہنچی تو کسی نے اس پر مطلق توجہ نہ کی ہاں عقیل لوگ اپنا سر ہلایا کہ اچھا دیکھو سرکار کیسا تنگنی کا تار ناچتی ہے کہ ساری قدر و عافیت معلوم ہو جائے گی پیٹ نے بھی محکمہ امر کے ممبروں سے کہا کہ صاحب یہ کیا صحت ہے صیرغھا دیکھتے ہو کہ ساری اقلیم امریکا بگڑی ہوئی ہو اوپر محصول محصول کئے جاتے ہو۔ اڈمنڈ نیوٹن کہ یہ بھی کنکین تھا محکمہ عوام کے ممبروں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ذرا اس مقدمین سمجھو جو جہ کے دخل دیتے گے گا آپ جانتے ہیں کہ ہمارا اور اہل امریکا کا گوشت و خون ایک ہی آخر وہ بھی تو ہمیں مین سے ہیں اور اسی ملک سے جا کر وہاں بیوی ہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی حق تلفی اور سلب اختیارات سے رشتہ قرابت اور ملکہ رحم ہمارے اونسکے قطع ہو جائے اور یہ رشتہ عجب طح کا رشتہ ہے کہ کوہ سے مضبوط ہے مگر بال سے نازک ہے۔ مگر وزیرانے اس کلام فصیح اور اس تنبیہ و تحویف پر مطلق اعتنائے کی اور ان طوفان عظیم سے ذرا نہ خوف کیا جسکے آثار کا اشمس فی رباعۃ الثمار ہو دیا و آشکار تھے اور شہر بوسطن پر انگریزی

مونٹ گمری اور اکر ٹولڈ نے کیڈز اپر حملہ کیا مگر کامیاب نہ ہو۔
 جرنیل مونٹ گمری نے شہر مونٹ ہیل کو مغلوب کر لیا اور کریٹیل
 اکر ٹولڈ بھی ضلع مین کے جنگلوں کو طے کر کے شہر کو ویلک کو قریب
 اوسے آکر ملا اور وہاں کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا مگر ان دنوں شکست کھائی اور پرت
 ہوئے اور مونٹ گمری مارا گیا۔ اس اثنا میں فوج انگریزی کی کمک
 کو... اکا لشکر حرج منی سے آگیا تھا اور اب امریکا میں فوج سلطانی
 میں ۵۵۰۰ آدمی کی جمعیت ہو گئی۔

دوسرے سال کی لڑائی میں امریکا والوں نے اتنی توہین
 مارین کہ ہٹو سپہ سالار انگریزی کے رخ چھوٹ گئے اور اوسے بوسٹن
 کو خالی کر دیا اور جہاز پر سوار ہو کر ہیملی فوکس کو روانہ ہوا۔ اسکو بعد ضلع
 امریکا کے وکلا نے جو شہر فلڈ لفیا میں بتقریب مشاورت جمع ہو
 تھے وہ نصیح وبلغ اشتہار جاری کیا جسکا نام اظہار خود سری شہر
 ہے۔ مارچ کے مہینے میں تو انگریزوں کو یہ مصائب پیش آئے
 جنکا ذکر ابھی کیا گیا مگر گسٹ کے مہینے میں انکی تلافی بھی خوب ہوئی کہ
 جرنیل ہٹو نے اپنے بھائی کی مدد سے لانگ آیلنڈ کو مغلوب کر لیا
 اور واشنگٹن سپہ سالار فوج امریکا کو نیو یورک سے نکال دیا اور
 فصیل قلعہ پر نشان ظفر بنیان برطانوی کلان گاڑ دیا۔

اور اسے اشتہار خود سری ہوا کی شہادت

تیسرے سال آغاز جنگ میں اہل امریکا کی مدد کو فرانسیسی

تیسری بار لکھی گئی اور اس بار اس کی تیسری بار لکھی گئی

فوج اور روپیہ آیا۔ اس فوج کے ساتھ جوائسٹران فرانسیمی آتے تھے
اونہیں سے ایک سردار مارکو سیٹی لافیت نامی کم سن اور شجاع
وجہی تھا۔ آخر ریاستہ بریٹنی وائیں پر لڑائی ہوئی اور انگریزوں
نے فتح پائی۔ بعد اوسکے شہر فلڈ لافیا اونہوں نے مسخر کر لیا۔ ان
دو فتحوں سے انگلستان میں لوگوں کو امید قوی ہوئی کہ اب امریکا کی
نو آباد بستیاں ہمارے ہاتھ سے کہاں جاتی ہیں چند ہی روز میں فتح
کی خبر آتی ہے۔ مگر پھر اونہوں نے ذلت بھی ایسی اٹھائی کہ امید فتح مٹل
بریم شکست ہو گئی۔ اسکی صورت یہ ہوئی کہ جرنیل بگوین مع فوج کینڈا
سے روانہ ہوا راہ میں امریکا کے لشکر نے اسے مقام سٹیواٹو گا میں
ایسا پادوں طرف سے گھیر لیا کہ مجبور ہو کر اسے سب برنجی توپیں اور بند قہیں
اور میخیزین دشمن کے گذر کر دیا۔ اسکے بعد پانچ برس لڑائی رہی اور امریکا
والوں کو ہر لڑائی میں غلبہ رہا۔

جاڑے کی فصل میں جرنیل واشنگٹن کی فوج پام ہند
و شکستہ فیلڈ لافیا کے قریب ایک وادی وحشت ناک میں پڑی ٹھہر
کی گئی اور اس کے پھر اس کے اوسے یہ مصیبت بڑی ہوئی اور
بھیلی۔ چوتھی لڑائی جون میں شروع ہوئی۔ اسکی کیفیت یہ ہے کہ جرنیل
ہٹ کے مقام پر اب تھر ہٹری کلنٹن سپہ سالار فوج انگریزی مقرر
ہوا اوسے چند ہی مدت میں شہر فلڈ لافیا جہاں انگریزی فوج جاڑ

آٹھویں بار لکھی گئی

کی فصل میں ہی تھی چھڑ دیا اور امریکا والوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ اور
 انگلستان میں ایک قیامت برپا ہوئی کہ وہ مدبر یا توقیر اور سیاست دان
 بنے بغیر یعنی ہٹ امریکا اس طرح سے کہ ایک دن اس پرانہ سالی اور
 دولت مند اور نے محکمہ امرامین اس زور و شور اور دلولہ وطن نے
 جنگ امریکا کی مذمت کی کہ آخر غش کھا کر زمین پر گرا اور اسے وہاں
 اٹھا کر گھر لے گئے پھر وہ بستر بیماری سے نہ اٹھا۔

پانچویں لڑائی امریکا کے اضلاع جنوبی میں ہوئی مگر اس میں
 کوئی امریکا نہیں ہوا کہ قابلِ صبح تاریخ ہو۔

چھٹی لڑائی میں کلینٹن سپہ سالار انگریزی نو شہر چارلس
 ٹن لے دیا اور جنرل آرٹور کولڈ کہ دریائے ہڈسن پر ایک قلعہ کا حکم
 تھا اہل امریکا کو چھوڑ کر انگریزوں سے آگیا اور فوج انگریزی کا سردار
 مقرر ہوا۔ میجر اینڈری نے انگریزوں کا قبضہ چارلس ٹن پر کر دیا
 تھا لہذا جاسوسی کی علت میں امریکا کے سپاہیوں نے اسے گرفتار کیا
 اور جنرل واشینگٹن نے اسے پھانسی دیدی اور اگرچہ اسنو بہت
 مدت وسامت کی مگر کچھ شنوائی نہوتی۔

ساتویں سال سپاہ انگریزی پھر صیدت عظیم میں مبتلا ہوئی۔

وہ مصیبت تھی کہ لارڈ کوئر نو الپس جسے گیلٹس اور لافیت سرداران فرانسیسی کو شکست دی تھی قبضہ یوٹرک ٹوئن مین گھر گیا اور جنرل واشنگٹن نے اس حکمت سے اپنی فوج کو لیجا کر اوسکا محاصرہ کر لیا کہ کور نو الپس کو کچھ نہ بن پڑا سوا اسکے کہ ... آدمی سہو جو اس کے ساتھ محصور تھے ہتھیار رکھوا دئے جس یہ انگریزوں پر قیامت کی چوٹ پڑی اور اگرچہ اسکے بعد بھی برس روز تک لڑائی رہی مگر امریکا کی نوآبادستیان بس اوسی وقت سے سلطنتِ بوٹانیا سے جدا ہو گئیں اور چند روز کے بعد متناہمین نے باہم معاہدہ کر لیا اور سرکار انگریزی نے امریکا کے تیرہ ضلعوں کی خود مختاری اور خود سری تسلیم کر لی — ان اضلاع کا لقب ممالکِ متحدہ ہے اور انہیں جسے اب تک برابر سلطنتِ جمہوری چلی آتی ہے اور تیسری برس ایک شخص اوسکا سربراہ کار مقرر ہو جاتا ہے۔

خود سری ممالک متحدہ امریکا

جنگِ امریکا کے سالہائے آخری میں پادشاہِ انگلستان ایک اور لڑائی میں چنسن گیا۔ یہ لڑائی انگلستان کے قریب جوار کے پادشاہوں سے ہوئی اور اسمین انگریزوں کو بڑا خون جگر کھانا پڑا — اسکی کیفیت یہ ہے کہ پادشاہانِ فرانس واسپانیہ و ہالینڈ نے باہم متفق ہو کر خسر انگلستان سے لڑنے پر کمر باندھی اور سلاطینِ مس و سوڈن و ڈینمارک نے انہیں سے کیسی شرکت تو نہ کی مگر اپنی

مقام پرستھ پیٹھ رہے کہ جب مناسب موقع ملے اور خوفِ ضرر نہ ہو
یکبارگی انگلستان پر ٹوٹ پڑیں۔ مگر باوجودیکہ یہ چھہ بادشاہ اکٹھا ہوئے
تھے پھر بھی بادشاہ انگلستان ہی غالب آیا۔ اس لڑائی میں بڑا معرکہ یہ ہوا
کہ تین برس تک یعنی ۱۷۵۷ء سے ۱۷۶۲ء تک سپاہِ اسپانیہ اور
فوجِ فرانسیسی جَبَلُ الطَّارِق کا محاصرہ کئے رہی مگر فتح نہ نصیب
ہوئی۔

ادھر ۱۷۵۷ء میں لندن میں ایک ہنگامۂ عظیم اور قیامت
گہرے پڑ پڑی۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ دو برس کا عرصہ ہوا تھا کہ چند قوانین
مشعر شدہ دبر فریقہ کیٹھولک منسوخ ہو گئے تھے لہذا ۱۷۵۷ء
میں ایک شخص جانج گوٹسڈن نامی ایک انہوہ کثیر عوام کا اَلانعام
کاساتھ لیکر محکمہ عوام میں گیا اور ایک عرضی بدین مضمون پیش کی
کہ یہ قوانین شدیدہ نسبت فریقہ طاعنیہ کیٹھولک کو بحال کرو جائیں۔ یہ عرضی پڑھتے
تے منظور کی بس اس پر ایک ہنگامۂ عظیم برپا ہوا اور ان بدعاشوں فریقہ کیٹھولک
کے معابد و کتاس میں لگ لگادی اور محبس نہو گیت اور اور قید خانوں کے دروازے
کھول دئے اور قیدیوں کو رہا کر دیا۔ غرض سات روز تک لندن کو
بازار بدعاشوں کے قبضہ میں رہے اہل فوج نے تلواروں سے
بھی اونھیں مارا گولیوں بھی برسائیں مگر اونھیں کچھ افرینوا آخر جب
۲۰۰ مارے گئے تب سیدھی ہوئے۔ اونھاسربراہ کار گوٹسڈن

جھٹلنے بھجھو اویا گیا بعد اوسکے اوسکی تحقیقات ہوئی اور وہ جرم سے
بری کیا گیا۔ بعضوں کا قول ہے کہ بعد رہائی کے یہ شخص یہودی ہو گیا۔
اس ہنگامہ کا نام ہنگامہ گورڈن درج تاریخ ہے۔

اودھر تو سلطنت برطانیہ اور اضلاع امریکا میں جدال
وقال ہو رہا تھا اور ششہ قرابت و ہم قومی ان دونوں ملکوں میں قطع
ہوتا جاتا تھا اودھر کستان گوٹ اور طبقات زمین میں جزیرے دریافت
کر کر کے ممالک برطانیہ میں شامل کرنا جاتا تھا۔ یہ ہزاران کہنتہ
مشہور و معروف ہے اور کھ سکتے ہیں کہ اسی نے جزیرہ اسٹریلیا
میں اتنی اتنی بڑی بستیوں انگریزوں کی بسائیں ۱۷۷۸ء میں ضلع یوٹارٹ
میں پیدا ہوا تھا اور ۱۷۷۹ء اور ۱۷۸۰ء کے درمیان میں اسنے دریائی راہ
سے تین دورے تمام دنیا کے گرد کئے اور خاصہ بحار جنوبی اور ساحل
اسٹریلیا کی تفحص و تفتیش میں مشغول رہا ۱۷۸۰ء میں ایک اسٹریلیا
کے باشندے نو او سے جزیرہ اووی وی میں دغا سے مار ڈالا۔

۱۷۸۲ء میں پٹ وزیر اعظم کابینا ولیئم پٹ ۲۳ برس کو

سلان اضلاع کا نام نیوا انگلڈ لینے انگلستان جدید ہے اور انکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ
انھیں انگریزوں نے بسایا تھا۔ یہ اضلاع شمالی امریکا کے شمال و مغرب میں

سن میں وزیر اعظم اور ہتیم خزانہ عامرہ مقرر ہوا۔ اس وزیر کی کم سن کوئی وزیر انگلستان میں نہیں ہوا اور اس سے بہتر بھی بہت کم وزیر ہوئے وہ قبل وزیر اعظم ہونے کے تین برس تک پارلیمنٹ کا ممبر رہ چکا تھا۔

اب انگریزوں کی سلطنت ہندوستان میں یوگیا فوٹا بڑھتی جاتی تھی۔ سلاطین اور خوں نے پونڈ چری واقع ساحل ملا بار فرانسیسیوں سے چھین لیا۔ اس شکست سے ہندوستان میں حکومت فرانسیسی کی زوال آگیا۔ سلاطین اور خوں نے ہندوستان پہلا گورنر جنرل ہندوستان کا مقرر ہوا۔ یہ شخص سلاطین اور خوں کی عمر میں انگلستان سے آیا تھا اور پیشتر سرکار کمپنی میں منشی یا متصدی مقرر ہوا تھا۔ بعد حصول منصب گورنری وہ ہندوستان کی تسخیر میں مصروف ہوا اور وسط ہند میں مرہٹوں کو زیر کیا اور حیدر علی اور اسکے بیٹے ٹیپو سلطان والیان میسور کو مغلوب و مقہور کیا۔ مگر یہ گورنر جنرل دو باتوں سے بدنام ہو گیا۔ ایک یہ کہ اس نے ہندو کے مجیدی بنارس کو لوٹ لیا دوسرے یہ کہ نواب بہو بیگم مادر نواب آصف الدولہ وزیر اودہ کی دولت ضبط کر لی۔ یہ دونوں امر اس نے اس واسطے کئے تھے کہ مصارف جنگ کے لئے روپیہ ہم بچھنے اور ان امور سے اہل انگلستان اس سے ایسے آزرده

و نالان ہونے کہ جب وہ انگلستان میں پھر گیا تو بچہ قتل و تشدد
براہل ہند ماخوذ ہوا اور قصر الامارۃ ویسٹ منسٹر میں
پیشگاہ فرمان فرمایان محکمہ امرا و سکی روبکاری ہوتی۔ ہنگام پیشی
مقدمہ آڈ منڈ بڑک نے ایسی فصیح و بلیغ تفسیر کی
کہ اوسکا عدیل و نظیر نہیں ہوا جیمس فوگس اور نسل شرچڈن کہ
یہ دونوں بھی بڑے فصیح اللسان اور سحر بیان تھے بڑک کی طرف
ہو گئے۔ مجرم مدعی علیہ یعنی ہیسیٹنگس کی جانب سے تین کیلون ذر
رو بکاری کی اور بعد اختتام مقدمہ یہ تینوں اپنی لیاقت و قانون دانی
کے سبب سے خلعت ججی سے مخلص ہوئے۔ عرض سات برس
تک یہ مقدمہ لڑا گیا اور کسی قدر توقف و امتثال کے بعد رو بکاری
ہوا کی۔ انجام کار ہیسیٹنگس جرم سے بری ہو گیا مگر اس مقدمہ میں
اوسکا روپیہ اس قدر صرف ہوا کہ گویا وہ فقیر ہو گیا۔ اور آخر ایام زندگی
اوسنے اپنی املاک قدیم میں سے ایک مکان میں بسر کرا اور سرکار کمپنی سے
چالیس ہزار روپیہ سالانہ پنشن اوسے ملا کی۔

۱۹۹ء میں لارڈ کورن والیس گورنر جنرل

ہند مقرر ہوا اور اوسنے ٹیپو سلطان والی میسور کا آدھا ملک
چھین لیا۔ پھر جب ۱۹۹ء میں ولزلی گورنر جنرل ہوا تو اوسکے
عہد وزارت میں سری رنگ پٹن داؤرا خلافت میسور بھی

مستحق ہوا اور میوہ سلطان مارا گیا اور حیدر علی کی ریاست
باقی غارت ہو گئی۔ اس معرکہ کے چار برس کے بعد مرہٹوں نے
دہلی پر قبضہ کر لیا اور جنرل لیٹ نے انہیں چھٹا کے کنارے شکست
دی۔ بس اس شکست سے خاندان جلیل الشان سلاطین مغلیہ
دولت علیہ برطانیہ کا دست بگڑا اور وظیفہ خوار ہو گیا۔

باب چہارم بقیہ حالاتِ عہدِ جاویدِ سلو

اٹھارویں صدی عیسوی میں انقلابِ سلطنتِ فرانسیس
اعظم وقایع ہوا۔ یہ انقلاب ۱۷۸۹ء میں شروع ہوا اور ۱۷۹۱ء میں
تمام ہوا۔ اسکے تین سبب ہوئے۔ اول یہ کہ والیڈ اور روستوئی
کہ شاہِ سپرِ علمائے فرانس تھے ایسی کتابیں شائع کیں کہ کفر و ارتداد
تصنیف کیں کہ وہ باعث انتشار و اختلالِ عوام ہوتیں۔ دوم یہ کہ
امرائے خدار نے غریب پر ظلم و جبر کیا۔ سوم یہ کہ بادشاہ فرانس کو اسراف
اور فضول خرچی سے خزانہ خالی ہو گیا۔ غرض اس انقلابِ عظیم میں
خاندانِ قدیم شاہانِ بوس بون پر زوال آگیا اور لوی شانزدہم بادشاہ
فرانس اور اسکی ملکہ میڈوی آنٹائنٹ قتل ہوئے۔ سین مسیحی

میں حرج و اختلافِ عظیم واقع ہوا لوگ بندہ خدا سے بندہ عقل ہو گئے۔
اور تمام فرانسیس میں خون کے دریا بہہ گئے۔ یہ طوفانِ عظیم بر عظیم
یوٹارپ مین دوتک پھیل گیا اور اسکی موجیں ساحلِ برطانیہ
سے بھی ٹکرائیں مگر کچھ گزند نہ پہنچا سکیں۔

فرانس کی سلطنت سلطنتِ شخصی موروٹی تھی پس
جب ایک جمہور عوام اس سے برگشتہ و مخالف ہو گیا تو اور پادشاہان
یوٹارپ بھی جنکا ملک فرانسیس کے قریب واقع تھا خائف و ترسان
ہوئے کہ مبادا ہماری رعایا بھی ہم سے یہی سلوک کرے۔ آخر جب
لوئی پادشاہِ فرانس کو رعایا نے مار ڈالا اور سلطنتِ جمہوری
قائم کی تو پادشاہانِ برطانیہ و ہالینڈ و اسپین و اسٹریا
و پرتگال باہم متفق ہو کر اس سے لڑائی پر آمادہ ہوئے اور اورپانچ
چھوٹے چھوٹے رئیس بھی اس کے شریک ہوئے۔ اور اب جو آتشِ حرب
مشتعل ہوئی وہ ۲۲ برس تک افروختہ رہی۔

مگر چند ہی روز میں ظاہر ہو گیا کہ اس انقلابِ عظیم
سے فرانسیس کی قوت زائل نہیں ہوتی بلکہ اور زائد ہو گئی۔ اب کچھ
انگلستان اور فرانسیس کے لڑائی کی کیفیت سنو کہ ساحلِ بحیرہِ روم
پر ایک مستحکم قلعہ جسکا نام ٹولون ہے فرانسیسیوں کے قبضہ میں

اسان پادشاہانِ یوٹارپ نے جنگِ فرانسیس

تھا۔ جب انگریزی فوج بحری نے اوسکا محاصرہ کیا تو اہل قلعہ ستر
دست بردار ہوئے۔ مگر بعد اوسکے سپاہ فرانسیسی نے بے درستی نپولین
بوناپارٹ اوس قلعہ پر اتنی توپیں ماریں کہ انگریزوں کو اوسے
دے ہی دیتے بن پڑا۔ اب اس سردار جلیل الشان افخار سکندر و دارا
یعنے نپولین کا حال بگوش ہوش سنتے کہ یہ جزیرہ کو رسکا
کارہنے والا تھا اور فوج کے مدرسہ میں علم حاصل کیا تھا اور
علم ریاضی میں یدِ طولی رکھتا تھا اور فرانسیسی توپ خانہ کا افسر
مقرر ہوا تھا مگر ابھی تک اسے کچھ مرتبہ نہ حاصل ہوا تھا۔ ہان
فرانسیس میں اوسے اوسدن شہرت اور وقعت حاصل ہوئی
جس دن سپاہ فرانسیسی نے بمقتضیٰ خیر خواہی و دل سوزی غازی
شاہی مجلس رائے ٹومی لوتی پر پورش کیا اور نپولین نے ایسی
گراں ماری کہ اوسکے دھوین اڑا دئے اور اوس مجلس کے
سامنے سے اوسے بہکا دیا اور منتظمین سلطنت جمہوری فرانس
کی جان بچالی۔ یہ ماجرا ۱۸ اکتوبر کو ۱۷۹۵ء میں ہوا۔ دوسرے
سال نپولین نے جُوزفین بُوہاگرنی سے شادی کی اور
اوسکی وجہ سے وہ اطالیہ میں فوج فرانسیسی کا سپاہی مقرر ہوا
اور وہاں پادشاہ اسٹریا اور اوسکے شرکا کو ایک ہی سال میں

۱۔ یہ کونسل فرانسیس میں بعد اعدام حکومت پادشاہی و بقیہ سلطنت جمہوری
مقرر ہوئی تھی سمین پانچ شخص مقرر ہوئے۔ حکام و قوانین کا نافذ کرنا اور ان کو موافق عمل کرانا متعلق تھا ۱۷۹۵ء۔

اتنی شکستیں دین کہ اونکا زور ٹوٹ گیا اور ایسی ایسی معرکہ کی لڑائیاں
ہاریں کہ شجاعانِ یوسف کے زہرے آب ہو گئے۔

ادھر پارلیمنٹ انگریزی مین پیٹ وزیر اعظم بکمال صرا
واحاح کہہ رہا تھا کہ ہرچہ بادا باد نیپولین سے لڑائی چلی جائے۔
مگر فوکس اوسکا بڑا قریب موجود تھا اوسنے بھی ساری سحر بیانی اسی
مباحثہ میں ختم کی اور کہا کہ میری دانست میں مصالحتہ کر لینا انسب
اولیٰ ہے اسواسطے کہ قرضہ قومی بہت بڑھ گیا ہے اور ابا کی
تعداد چار ارب تک پہنچ چکی ہے اگر لڑائی رہی تو خدا جانے یہ قرضہ
کہاں تک پہنچ جائے گا۔

۱۸۵۷ء میں پادشاہِ اسپانیہ فرمانِ اتحادِ طانیہ
سے عازمِ پیکار ہوا اور شاہِ ہالینڈ تو پہلے ہی اوسکا ساتھ چھوڑ
چکا تھا۔ غرض اب وہ پادشاہانِ یوسف کے نرغہ میں تنہا
رہ گیا۔ وہ وقت بھی انگلستان پر بڑی قیامت کا وقت تھا اور
اوسے حال میں ایک اور آفت نازل ہوئی کہ بینک انگلستان
نے نقد روپیہ دینا موقوف کر دیا ادھر فوج بحری آمادہ فساد
ہوئی اور ناخداؤں نے ایک حشر برپا کر دیا کہ ہماری تنخواہیں زیادہ
کر دی جائیں۔ اسپلٹ ہڈ میں تو اونھیں سمجھا بوجھا کر دھمکیا

مگر نوٹس کے ملا حون نے ایک نہ سنی اور جہازون کو پکڑ کر دریائے
یٹمس کے اس کنارے سے اوس کنارے تک اونکی ایک قطار
باندھ دی کہ عبور و مرور کی جگہ نہ رہے۔ آخر یہ مفسد جب راضی بنے
جبکہ انکے سربراہ کارگر قمار ہو کر بھانسی دتے گئے۔ مگر اب دو بحری
لڑکیاں اہل انگلستان نے ایسی فتح کیں کہ تمام سال جو غم داند وہ طاری
رہا تھا وہ کم ہو گیا۔ ایک لڑائی تو ماہ فروری میں اس سلیٹ
ونسٹ کے قریب ہوئی اور اس میں جرمن امیر البحر اور نلسن
نے ۲۱ جہازون سے اسپانیہ کے ۳۲ جہازون کو شکست دی
دوسری لڑائی ماہ اکتوبر میں ہوئی اور اس میں ڈنگن امیر البحر نے
ہالینڈ کی فوج بحری کو قریب دیہ کیمرڈون کے شکست دی۔
دوسرے سال دو سانحے عظیم ہوئے۔ ایک یہ کہ
ایرلینڈ میں بلوے ہوا۔ دوسرے یہ کہ نیپولین فرمصر فر فرج کشی کی۔

انقلاب سلطنت فرانس میں فریسا اثر بد ایرلینڈ میں

پیدا کیا ویسٹ یورپ کو کسی ملک میں نہیں کیا۔ اہل امریکا کی سرخ روئی اور کامیابی
دیکھ کر ایرلینڈ میں فوج والنٹیر کو بھی دلولہ پیدا ہوا اور اونھوں نے

اسیہ ایک قسم خاص کی فوج ہوتی ہے جس میں خود بھرتی ہوجاتی ہیں اور قواعد وغیرہ سیکھتے ہیں اور اکثر اجرت پاتے ہیں مگر بعض
بلا اجرت بھی کام کرتے ہیں اس قسم کی فوج نیپولین بونا پارٹ کی لڑائیوں میں چاہ انگریزی میں بہت تھی۔ بلکہ یہی
لفظ والنٹیر کی خرابی ہے ۱۲۔

بھی دو غرضوں سے باہم اتفاق کر لیا۔ ایک اصلاح پارلیمنٹ۔ دوسرے
 ایشیا و استخلاص فرقہ کی تھوڑی کٹ از قوانین شدیدہ غلطیہ۔ مگر سرکار
 انگریزی نے اپنے حسن تدبیر اور حکمت عملی سے اونکا اجتماع توڑ دیا۔
 بعد اوسکے شاہ عین شہر نیفا سٹ مین پر اسٹینٹ اور کٹھو لٹ
 مین اجتماع نقصین ہوا اور ان دونوں فرقوں نے مشارکت یکدیگر
 ایک جماعت متحدہ قائم کی۔ اس جماعت کا مقصد و ظاہری تو
 وہی تھا جو فوج والنٹیوں کا تھا مگر باطناً اسے یہ منظور تھا کہ انٹرلنڈ
 کو سلطنت برطانیہ سے جدا کر لے۔ پس اس غرض سے اسنو
 پادشاہ فرانس سے مخفی مکاتبہ و مراسلہ جاری رکھا اور جب ساز و سامان
 خوب رست ہو گیا تو ایک دن مقرر کیا کہ سب کو سب ملکر بلو کر دیں۔ مگر سرکار اس ارشاد
 کی خبر بروقت پہنچی اور اسکو سربراہ کا جنین سے ایک نام لارڈ فٹونچر لڈ تھا حکم
 سرکار گرفتار ہوئے۔ بعد اسکو ایک و فساد ہوا مگر بڑا کڑا سزین بھی مفرد و فتنہ کی کھائی
 انٹریم اور ڈون مین تو اس فساد کا اثر کچھ خفیف سا ہوا مگر وکلو
 او وکسفرڈ مین دو مہینے تک نائرہ فساد بغایت التباب و انضام
 مشعل ہا۔ آخر ضلع وکسفرڈ مین پاتین کوہ ونگس لڑائی ہوئی
 اور جرنیل لیٹ نے ایک گروہ عظیم فوج بغاوت شعار کو شکست
 دی۔ جب اس فساد کا خاتمہ ہو چکا جب سپاہ فرانسیسی جمعیّت
 ۹۰۰ نفر خلیج کلا واقع ضلع میو مین باغیوں کی مدد کو آئے
 اور جہاز سے اتر کر آئرلینڈ گئے اندر داخل ہوئی۔ مگر مہینہ بھر بھی

بغاوت ایشیا و کٹھو لٹ

نہ گذرا تھا کہ کپولین واقع دریائے شیٹن مین اوئے فوج انگریزی کے سامنے ہتھیار ڈال دئے۔

اب کچھ نپولین کے قہر و غلبہ کا حال سنئے کہ دوسرے تک وہ مصر اور شام میں مقیم رہا اور اس بات میں سرگرم و ساعی نہ تھا کہ کوئی راہ ایسی نکل آئے کہ وہ ہندوستان کو جا کر فتح کر دے مگر یہ کوشش اس کی محض سود ہوئی۔ اس کی سفر کی کیفیت یہ کہ وہ شہر ٹولون سے ایک بڑا جہاز لیا اور ایک لکھ لیکر چلا اور راہ میں جزیرہ مالٹا کو فتح کیا یہاں تک کہ اسکندریہ میں پہنچ گیا۔ وہاں سے جو چلا تو قاہرہ میں دم لیا اور قریب اٹھ ماہ مصر یہاں کے عسکر ممالیک مصر کو شکست دی۔ مگر جب نپولین فرانس سے چلا تھا تو نلسن امیر البحر انگریزی بھی اس کے عقب میں آیا تھا۔ آخر خلیج ابوقریہ میں لڑائی ہوئی اور امیر البحر انگریزی نے فرانسیسی جہاز سب تباہ و برباد کر دیئے۔ یہ لڑائی قریب غروب آفتاب شروع ہوئی اور تا طلوع فجر رہی۔ نلسن کو سر میں ایک لوبے کا ٹکڑا اڑنے لگا اور بڑا زخم چڑ گیا۔ اور ہر فرانسیسیوں کا بڑا جہاز جس پر علم شکر نصب تھا مع امیر البحر اور ۱۰۰۰ خدام جہاز کے دھوین اڑ گیا۔ اور تیرہ فرانسیسی جہازوں میں سے نو جہاز انگریزوں کے ہاتھ آئے اور دو انھوں نے جلا دیئے فقط دو چھوٹے چھوٹے جہاز بچ کر نکل گئے۔ غرض اس جنگ بحری میں انگریزوں کو یہی فتح

جنگ ابوقریہ شکست فوج فرانس کو ۱۸۰۵ء

مبین و ظفرِ کامل حاصل ہوئی کہ کبھی نہ ہوتی تھی۔ اور اسکے سبب سے
نیپولین کی فوج ریگستانِ مصر میں پھنس گئی مگر اسے بے لڑائی کب
چین آتا تھا۔ آخر ۱۸۰۱ء میں وہ اپنے لشکر کو اس ریگستان سے
جو بامین مصر و فلسطین واقع ہے نکال کر لے گیا اور شہرِ یافہ کو
فتح کر کے شہرِ عکہ کا محاصرہ کر لیا۔ مگر سپاہِ برطانیہ اور فوج
دولتِ عثمانیہ نے بے سرداری میں سڈانی اسٹیٹ
اور سے عکہ سے ہٹا دیا۔ اسی وقت فرانس سے کچھ ایسی فوج
خبر آئی کہ نیپولین نے فوج کو تو مصر میں چھوڑا اور خود بجلت
تمام بسو و وطن مالوف روانہ ہوا۔ جب اسکی فوج بے سر رہ گئی
تو ہمت ہار گئی اور ۱۸۰۱ء میں مصر الف ابرکس و مبنی نے
اسے شکست دی مگر اسے بھی لڑائی میں ایسا زخم کاری لگا کہ جان بر
ہوا۔ بس اس شکست پر جنگِ مصر کا خاتمہ بالآخر ہو گیا۔

۱۸۰۱ء میں جو ایئرلنڈ میں غدر ہوا اسے
ثابت ہوا کہ اس ملک کو سلطنتِ برطانیہ سے زیادہ
متحد و مرتبط کر لینا ضرور ہے۔ اہل ایئرلنڈ نے اس باب میں
بڑی حجت کی اور اتحادِ ہر دو پارلیمنٹ سے بہت مانع ہوئے۔ آخر بعد
مباحثہ و مطارحہ بسیار و نون ملکوں کی پارلیمنٹ متحرک کر لی گئی۔
اس ۱۸۰۱ء میں اہل ایئرلنڈ کو اس اتحاد سے منافع

لا تَعْدُو لَمْ تَحْطَىٰ مُوسَىٰ هَينَ اُورِ جِسے یہ اتحاد ہوا جیسے یہ مقدر ہے
 کہ اہل ایولنڈ کی طرف سے ۳۲ امیر اور اوکلاؤر عایا پارلیمنٹ
 شاہی مین شریک شورے رہتے ہیں۔ اور ایولنڈ کے سودا گروں
 کو بہت سے جدید اور عمدہ اختیارات تجارت حاصل ہو گئے ہیں
 اور وہ ان کے لوگوں سے محصول بھی بہ نسبت رعایا یوٹانیا
 عظمیٰ کے بہت کم لیا جاتا ہے۔ بعد اتحاد ہر دو پارلیمنٹ اہل یولنڈ
 چند مدت تک بہت ملول اور آزرہ خاطر رہے یہاں تک کہ ۱۸۱۷ء
 میں شہر ڈبلن کے بازاروں میں ہنگامہ ہوا مگر اسے ہی بھر میں فیاد
 دفع ہو گیا اور بانی فساد مل بجٹ ایمپٹ کہ بڑا ذی لیاقت شخص تھا
 مگر مفسدون کے اغواء میں آکر اسکا سربراہ کاربنا تھا بجم فتنہ پر دازی
 معاقب سزائے موت ہوا۔ پٹ وزیر اعظم نے کہا کہ میری رائے
 میں اگر فرقہ کی تھوڑی قوانین شدیدہ سے برمی کر دیا جائے تو ایولنڈ
 سے جو اتحاد ہو گیا ہے اسے زیادہ تر دوام و استحکام ہو جائے گا مگر پادشاہ
 نے اسکی رائے نہ منظور کی لہذا اسنے وزارت سے استعفا دیا اور اسکی
 مقام پر ہنری ایڈنگٹن وزیر اعظم مقرر ہوا۔

اب پال شہنشاہ روس نے انگلستان پر پورش کرنے
 کا ارادہ کیا اور میوسرپ کے شمالی ملکوں کے پادشاہوں نے بھی
 سینے انگلنڈ اور اسکاٹلنڈ اور ویلس ۱۲۔

ترکیب کی جیسے سابق بین کی تھی کہ مسلح و مکمل ہو کر اپنے اپنے مقام پر منتظر رہے کہ جب موقع ملے انگلستان پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں۔ مگر نلسن امیر البحر انگریزی نے آبِ نائے سینڈن کی راہ سے جا کر چار گنٹھ میں ڈینمارک کے جنگی جہاز مقام کوئٹھین میں بائکل تباہ و برباد کر دیے۔ اس ماجرے سے چند روز پیشتر پال شہنشاہ روس مارڈا لایا اور اس کے بیٹے الکسندر نے پادشاہ انگلستان سے مصاححہ کر لیا۔ بعد اسکے تمام سلاطین یورپ نے مقام آمینس میں صلح نامہ مرتب کر کے اس پر حروف دستخط کر دیے۔ مگر یہ مصاححہ صرف برائے نام ہوا اور بریں فر کے اندر ہی پھر لڑائی شروع ہو گئی۔

سنہ ۱۸۷۰ء میں پٹ پھر وزیر اعظم مقرر ہوا۔ سنہ ۱۸۷۱ء میں نپولین فرانس کی سلطنت جمہوری کا مدار المہام مقرر ہو چکا تھا اور اب تو وہ شہنشاہ فرانس تھا اور اٹھارہ سو سالہ جرار و آزمودہ کار و جان نثار اس کی نصرت و حمایت کو موجود تھے پس اب اس نے عمانِ غریمت بسوئے تسخیر حاکم یورپ منعطف کی۔ اب پادشاہِ یورپ کو وَاَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ اَوْ خَشَعَتْ اَصْنَانُہٗ کا مضمون پیش آیا اور وہ ڈرے کہ ایسا نہ کہ نپولین کے قہر و استیلا سے میزانِ سلطنت کا ایک پلہ

فوق الثریا اور ایک تحت الثریا بچھنچ جائے۔ مگر جس ثبات استقلال سے اونھوں نے اس پادشاہ جبار کا مقابلہ کیا اور جیسا مخدول مقہور یہ فرعون بے سامان ہوا ویسا کوئی نہیں ہوا۔

نپولین نے جو یہ قصدِ عظیم کیا تھا کہ تمام ممالک یورپ کو مسخر کر لے اُسکا ایک جزیرہ بھی تھا کہ برطانیہ پر حملہ کرے۔ اس غرض سے اس نے بولٹون میں ایک جنگی جہازوں کا بیڑا مہیا کر رکھا تھا کہ طرفہ العین میں فرانسیسی لشکر انگلستان میں مثل سیل بچھنچ جائے مگر نلسن امیر البحر کی بیدار مغزی اور ہمت سے انگلستان شتر اعدا سے محفوظ و مستون رہا۔ جب ادھر نپولین کی دال نہ گلی تو فوج کو دریائے ڈینیوب کی طرف لگیا وہاں اسٹریا کی فوجیں اوسکا منہ لے لے کر تیار ہو رہی تھیں۔

پہلے پادشاہ اسپانیہ نپولین کا شریک ہوا تھا۔ مگر نلسن نے ان دونوں کی فوج بحری کو قریب رس ٹوا فلگا کر کے شکست فاش دی اور ۳۳ جہازوں میں سے ۱۹ اچھین لئے۔ اس لڑائی میں امیر البحر مذکور کو گولی لگی اور قبل غروب آفتاب اوسو انتقال کیا۔ اوسکی نعش کو بہ ترنگ احتشام شاہانہ لیا گیا کہ کیسا سب سے سلیفٹ پال میں دفن کیا اور سب کو اوسکے مرنے کا صدمہ عظیم ہوا۔

نپولین امیر البحر کو شکست دینے والا تھا
مگر نلسن نے اسے شکست دینے والا تھا
۱۸۰۵ء

۲ دسمبر ۱۸۵۷ء میں نیپولین نے اسٹریٹز کی لڑائی میں
 بادشاہ اسٹریٹز کی قوت توڑ دی۔ پھر ۵ اکتوبر ۱۸۵۷ء میں ایک ہین
 میں اور ایک ہی لڑائی میں بادشاہ پوشیا کو زیر کیا۔ اب ساری یورپ
 اس کے قبضہ میں آگیا سواروس اور انگلستان کے۔ روس تو شدت
 زمستان اور کثرت صحرا ہائے ناگزیر و بے پایان سے بچ گیا اور
 انگلستان کیلئے بحرہِ ذخا اور احاطہ دیوار باہر چین (یعنی جازون) اور
 محفوظ و مامون رہا۔ پٹ اور فوکس نے نظم امور سیاست میں
 اس قدر مشقت شدیدہ اور ریاضتِ شاقہ کی کہ کثرتِ بھلاکت ہوئی
 اور ۱۸۵۷ء میں چند ماہ کی تقدیم و تاخیر سے دونوں نے اس لڑائی
 سے رحلت کی۔ پٹ کا سن تو کل ۴۲ برس کا تھا مگر فوکس کو ۵۸
 سال کی عمر نصیب ہوتی۔

نیپولین خوب جانتا تھا کہ انگریزوں کی قوت تجارت
 سے ہے اور انہیں تو ہینا قوم دوکانداران کھتا تھا۔ پس
 اس نے شہر بزلن سے احکام جاری کئے کہ جزائرِ برطانیہ کی
 راہیں قطعاً مسدود کر دی جائیں اور تمام بنادرِ یورپ میں انگریزی
 جہاز نہ آنے پائیں۔ اسکی عوض میں وزیر اسے انگلستان نے
 یہ حکم جاری کیا کہ جو بادشاہ نہ ہمارا شریک ہو نہ نیپولین کا وہ اس کے
 ملک یعنی فرانس میں اور اس کے شرکاء کے ملکوں سے ہرگز تجارت

نکڑے۔ بعد اوسکے اہل برطانیہ نے شاہ دینارک کو جہاز چھین لے
حالاںکہ وہ متخاصمین میں سے کسی کی طرف نہ تھا۔ پس یہ سراسر اونکی یادتی تھی

اب نپولین نے ممالک یورپ کو مسخر کر کے اپنے
اعز او اقربا میں تقسیم کرنا شروع کیا۔ چنانچہ اپنے بھائی لوی کو ہالینڈ
کا پادشاہ کر دیا اور اپنے بھنوئی میونسٹ کو نیپلس کا فرمان روا
بنا دیا اور اب اوسنے چاہا کہ اپنے دوسرے بھائی جو نراف کو
اسپانیہ کا پادشاہ بنائے۔ بس اس حکم و دست درازی سے وہ
لڑائی پیدا ہوئی جسے اہل تاریخ جنگ جزیرہ نما کہتے ہیں اور جس سے
ہوس جہان بانی و کشور ستانی جو نپولین کے سرشوریدہ میں سمائی
ہوئی تھی اور یوٹانیو مان زیادہ ہوتی جاتی تھی ذرا کم ہو گئی۔

غرض جب اہل اسپانیہ نے دیکھا کہ نپولین کا دانت
ہمارے ملک پر بھی ہے تو وہ بھی لڑائی پر تیار ہو گئی اور پادشاہ انگلستان
سے مدد مانگی۔ اونکی عرض قبول ہوئی اور اسٹیمز و لیسلی سپہ سالار
افواج قاہرہ و برطانیہ کہ ہندوستان کو معرکوں میں جو ہر شجاعت و جوانمردی دکھا
چکا تھا جمعیت ہمارے سپاہ جبرائیل اسپانیہ کی مدد کو روانہ ہوا اور علیحدہ ہونڈیکو
واقعہ پرتگال میں پھنچ کر ۲۱۔ اگست کو زیوٹو سپہ سالار فرانسیسی کو
مقام و مہرا میں شکست دی۔ مگر انگلستان میں وٹولی کی

آغاز جنگ جزیرہ نما

دشمنوں نے کچھ ایسی ترکیب کی کہ اسے حکم سلطانی پہنچا کہ تم چلے آؤ اور خدمت سپہ سالاری ستر ہیوڈ یلس میل کے سپرد کر دو۔ اس سپہ سالار نے مقام سنٹرا مین فرانسیسیوں سے مصاحبہ کر لیا اور انہیں اجازت دیدی کہ پرتگال کو خالی کر کے مع ہتھیار و میخربین وغیرہ چل جائیں۔ اس حماقت کی سزا اسے یہ ملی کہ عہدہ سے معزول ہوا اور اس کے مقام پر ستر جان مئور سپہ سالار مقرر ہوا۔ اس سپہ سالار سے اسپانیہ کی کونسل نے مدد کا وعدہ کیا مگر اسے وفا نہ کر سکی اور اس مدد کے بھروسے پر وہ اپنی فوج صوبہ لین کے بیچو بیچ میں لے گیا اور وہاں اس نے یہ خبر وحشت انگیز سنی کہ اگرچہ اہل اسپانیہ نے بڑی جوانمردی سے سارا گلی سٹاکین نپولین کا مقابلہ کیا مگر وہ کی طرح نہ رہا اور میڈرڈ پائے تخت میں چنچکر اسے قید کر لیا۔ پس اب سپہ سالار انگریزی کو کچھ چارہ نہ رہا سوا اسکے کہ صوبہ کلشیا ٹیٹرف مراجعت کرے۔ اس جعت قہقری میں جو مصیبتیں سپاہ انگریزی پر پڑیں وہ بیان سے باہر ہیں۔ اول تو سردی کی شدت از حد تھی دوسرے کھانا نہ میسر آتا تھا تیسرے سولٹ سپہ سالار فرانسیسی براہر پچھا کئے چلا آتا تھا۔ آخر جب سپاہ انگریزی قحط و لباس دریدہ کوں نامین پہنچ تو دیکھا کہ ابھی تک کوئی جہاز ہمارا یہاں نہیں آیا ہے اور دشمن یعنی سولٹ ستر پہنچا ہے اب لڑائی کر سوا کیا چارہ ہے بس یہ سوچ کر انگریزی فوج پھر پڑی اور جنگ عظیم ہوئی

۱۶ جنوری ۱۸۵۷ء

جنگ کوئیٹا شکست فوج فرانسیسی فتح جنگ نیپولین ۲۸ جولائی ۱۸۱۵ء

مُوس سپہ سالار انگریزی کو قریب اختتام جنگ گولاگا اور اوسکی لاش کو اوسکی وردی کے کپڑوں میں لپیٹ کر کوسر تائی فیصل پر دفن کر دیا۔ آخر انگریزوں کو فتح مبین حاصل ہوئی۔ مُوس کو قتل ہونے کے بعد اس شخص وِٹزلی دوبار سپہ سالار مقرر ہوا اور اسپانیا پر حملہ کیا اور مقام نیپولین امین دریائے ٹیگس کے کنارے سپاہ فرانسیسی کو شکست فاش دی۔ اس فتح کے صلہ میں اسے امیر ولنگٹن کا خطاب عنایت ہوا۔ اب چونکہ تین فرانسیسی جین سرداری سٹولٹ وِٹزلی وِٹس ٹیورس شہر میڈرڈ کے ناکے روکے ہوئے تھے لہذا سپہ سالار انگریزی کو پیچھے ہٹ کر پنگال کی سمت جانا پڑا۔ اسی سال پادشاہ اسٹریا نے چلی شکست کی خفت مٹانے کے واسطے بہت کچھ خاک اڑائی لیکن وِیکسم کے معرکہ میں پھر مُٹہ کی کھائی اور نیپولین نے فتح پائی اور فوج ظفر بیج فرانسیسی بھستخ و فیروزی داخل ویاٹنا دار السلطنت اسٹریا ہوئی۔

اب جارج سوم کے جلوس کو پورے پچاس برس ہو گئے تھے اور چونکہ کسی پادشاہ انگلستان کو اتنی مدت سلطنت کرنی نصیب ہوئی تھی لہذا اسکی خوشی میں تمام ملک میں بڑی عید ہوئی۔ نیپولین کی مقابلہ میں پادشاہ اسٹریا کی مدد کے واسطے انگلستان سے لاکھ آدمی کی فوج سرداری نواب چنیلہ برادر کلان پٹ وزیر اعظم ساحل

نڈرلندس کی طرف روانہ ہوتی۔ اس فوج کا مقصد اعظم یہ تھا کہ فرانسیسیوں کے دھس جو دریائے شیلٹ کے کنارے پر تھے اونچیں چھین لے۔ جب یہ لشکر جزیرہ والشٹرن میں پہنچا تو رطوبت فاسدہ کی شدت سے بیماری پیدا ہوتی اور ہزاروں آدمی اوسمیں سے مر گئے اور اوس فوج قہار میں سے فقط نفس چند ماہ دسمبر میں انگلستان میں پھر آئے۔

دوسرے سال پونگال میں بزار قتال گرم رہا۔ اس ملک میں افواج فرانسیسی سب طرف سے سمت کر اس واسطے مجتمع ہوتی تھیں کہ سپاہ انگریزی کو کھری کہ جازون پر کر دیں۔ آخر بےساکو میں لڑائی ہوئی اور امیر ولنگٹن نے میکسپہنا سپہ سالار فرانسیسی کو شکست دی اور بہت سے فرانسیسی توتیف کئے۔ بعد اس لڑائی کے سپہ سالار انگریزی شہر لیسٹن کے شمال کی جانب روانہ ہوا اور کوہ ٹوٹس میں جاکر مورچہ لیا اور اس استحکام سے مورچہ بندی کی کہ سپہ سالاران فرانسیسی نے ہزار سپہ سالار کو اسے وہاں سے ہٹا دینا مگر اوسنے جنبش نہ کھائی۔

اسی سال نپولین نے اپنی بیابتابی بی جوز فائین کو طلاق دیکر اسٹریا کی شاہزادی مروایا لوینا شادی کی۔ اوہر پالینٹ انگریزی میں ایک اعظمیہ مباحثہ ہوا تھا وہ یہ تھا کہ مدت سربادشاہ کو ضعف و ضحلال رہتا تھا اور اب بسبب کبر سنی کے ضعف و قاحت اور زیادہ ہو گئی تھی اور بصارت

میں بھی فرق آگیا تھا لہذا کسی شخص کو موتی سلطنت مقرر کرنا ضروری ہوا آخر
 اور باب سیاست نے یہ تجویز کی کہ ولیم بطور موتی سلطنت کی حکمرانی
 کرے اور اوسمین اور پادشاہ مین مین حیث الحکومت کچھ فرق اعتباری
 رہے۔ الغرض ہر فروری ۱۸۰۱ء مین ولیم بطور موتی سلطنت مقرر ہوا۔

چوتھو سال جنگ جزیرہ نماین انگریزوں نے تین ٹیموہر
 فتح کئے۔ پہلے معرکہ مین گسٹھ سپہ سالار انگریزی نے وگٹو سردار
 فرانسیسی کو مقام بٹو وٹا مین شکست دی۔ دوسری لڑائی مین سپاہ
 انگریزی نے میسٹہنا سپہ سالار فرانسیسی کو مقام ڈی او فوس و
 مین شکست دی۔ تیسری لڑائی کی کیفیت یہ ہے کہ بسٹفرد ڈسوار
 انگریزی نے قلعہ بڈھوز کا محاصرہ کر دیا سٹولٹ سپاہ فرانسیسی
 محصورین قلعہ لے کر ملک کو چلا اٹھا۔ راہ مین مقام البورا پر لڑائی ہوئی
 فرانسیسی منہزم ہوئے اور بہت سے مارے گئے انگریزوں کو فتح مبین
 حاصل ہوئی۔ اس محاربہ طویل سے اب برطانیہ کی تجارت مین خلل
 عظیم واقع ہوا اور بہت سے سوداگروں کے دوائے نکل گئے۔ ممالک
 مشرقیہ یعنی ایشیا مین فوج انگریزی نے جزیرہ جاوا کا پانچ
 بٹو یا قوم ڈچ سے چھین لیا۔

انگریزوں نے تین ٹیموہر لڑائی مین فرانسیسیوں کو شکست دی

اسپانیہ پر تیسرا حملہ کیا اور چند ہی روز میں دو عظیم الشان قلعے
 اوس ملک کے سرحد مغربی میں مستحضر رہے۔ ایک قلعہ کا نام س قوڈیگا
 اور دوسرے کا بڈکھووز تھا۔ بعد اسکے اوسنے شہر سبلیانکا میں
 مارٹونٹ سپہ سالار فرانسیسی کو شکست دی اس سبب سے سبلیانکا
 بیت السلطنت اسپانیہ کا راستہ کھل گیا اور ۱۲ اگست کو سپہ سالار
 انگریزی مع فوج ظفر موج بفتح و فیروز سی داخل شہر مذکور ہوا اور لوگوں
 آنے سے اہل شہر کو سرور موفور ہوا۔ مگر دو فرانسیسی فوجیں جنوب
 اور مشرق کی سمت سی ہوئے ٹنڈ کے مانند آچھنچیں۔ آخرا امیر
 ولنگٹن نے چارنا چار پوٹنگال کی طرف مراجعت کی۔ اسی سال
 موسم بھار میں پوٹنگال وزیر اعظم محکمہ عوام کے ایک کمرہ میں گولی
 سے مارا گیا۔ اوسکا قاتل ایک سوداگر بلنگکھ نامی تھا جسکا کافرنا
 اس لڑائی میں خراب ہو گیا تھا۔

اس اثنا میں نپولین کی سلطنت پر بڑا قہر ٹوٹا کہ روس
 کی لڑائی میں اوسنے شکست کھائی۔ اسکی کیفیت یہ ہے کہ یہ پادشاہ
 جبار پانچ لاکھ سپاہ جبار لیکر ممالک وسیعہ روس میں مثل پیک آگیا
 پھنچا مگر جب وہ شہر موسکو میں داخل ہوا تو وہاں کے لوگوں نے شہر
 میں چار طرف آگ لگا دی آخر وہ خائب و خاسر ہو کر وہاں سے پھرا۔ راہ
 میں جو مصیبتیں اوسے پیش آئیں وہ ایسی عظیم و ہولناک ہیں کہ کسی تاریخ

میں ویسی صعوبتیں درج نہیں ہیں۔ پناہ لکھا ہے کہ ہنگامِ مہاجرت
سپاہِ فرانسیسی اس شدت سے جاڑا ہڑا اور اس قدر برف چھلی کہ شہر
موسکو سے دریا سے پتھر تک کہ خدا جانے کس قدر فاصلہ ہو جس
چار لاکھ آدمیوں کی ہڈیاں ہی ہڈیاں نظر آتی تھیں۔

ادھر تو نپولین روس سے یون، ناشا و نامراد پھرا
اودھرا سپانیہ میں امیر ولنگٹن نے اسکی فوج کو بھکا تو بھاگتے
جبال پر نپون کے اوس پار کر دیا۔ آخر وٹوریا واقع خلیج بسکی میں
وارے نیارح کی لڑائی ہوئی اور فوجِ فرانسیسی منہزم ہوئی۔ بعد اسکے
سینٹ سبسٹین اور پیمپی لیونا انگریزوں نے بہت جلد
مستحضر کر لئے اور امیر ولنگٹن دریا کے بدلیسوا سے عبور کر کے بفتح
و فیروزی داخل فرانسیس ہوا اور ۱۲ اپریل ۱۸۱۵ء میں بقیۃ السیف
لشکرِ بریت اثر فرانسیسی کو جسکا سردار جرنیل سولٹ تھا جنگ ٹولون
منتشر و پریشان کر دیا۔ اس معرکہ سے دس روز پیشتر شہر لیزرگ میں
جنگ عظیم واقع ہوئی اور نپولین شکست کھا کر بھاگا اور روس سویڈ
و جرمنی و اسٹریا و پروسیا کی فوجیں اس کے تعاقب میں پیوس
دار السلطنت فرانس تک چلی آئیں اور اسے ایسا عاجز کر دیا کہ وہ
فرانسیس کی سلطنت سے دست بردار ہو گیا اور اسپانیہ فرانسیس
کی سلطنت پھر خاندان بوسبون کے قبض و تصرف میں آئی۔ آخر

جنگ وٹوریا ۲۱ جون ۱۸۱۵ء

۳۰ مئی ۱۸۱۲ء میں شہر پیرس میں پہلی صلح منعقد ہوئی اور نیپولین مغلوب و مقهور ہو کر جزیرۃ البائین چلا گیا۔

ادھر تو بڑا عظیم ٹوپ میں یہ تغیرات عظیمہ ظہور میں آ رہے تھے اور دھر برطانیہ اور ممالک متحدہ امریکا سے لڑائی ہو رہی تھی اس لڑائی میں موردِ نزاع یہ امر تھا کہ انگریز کہتے تھے کہ ہم امریکا کے جہازوں سے ملاح اور ناخدا ڈھونڈ ڈھونڈ کر اپنی جنگی جہازوں کی خدمت کے واسطے لیجاؤ گے امریکا والے کہتے تھے واہ یہ ہرگز نہوگا۔ آخر لڑائی شروع ہو گئی اور ۱۲ ستمبر تک یہی۔ اہل امریکا نے صوبہ گینڈا پر حملہ کیا مگر عبث و بیکار۔ ادھر سے سپاہ انگریزی نے شہر واشینگٹن پر حملہ کر کے وہاں کے سرکاری مکانات میں آگ لگا دی۔ مگر نیوا اور لینس سے شکست کھا کر بھاگی اور کچھ انگریزی سپاہی مارے بھی گئے۔ بعد اسکے بحری لڑائیاں بہت سی ہوتی جن میں ایک ایک جہاز طرفین کا لڑا۔ آخر کار انگریزوں کو فتح پائی اور دسمبر ۱۸۱۴ء میں فریقین میں بمقام گھنٹ مصالحو و معاہدہ ہو گیا اور لڑائی کا خاتمہ ہوا مگر اصل نشانِ نزاع جو امر تھا وہ نہ منفصل ہوا۔

جنگِ جزیرہ نما میں جو ایسے ایسے معرکے اور جنگیں کی شجاعت و جوانمردی اور حسن تدبیر و فکر صائب سے سرپوش تو

اسکے صلہ میں سرکار نے اسے امیرِ الاُمراء کا خطاب عنایت کیا اور کل
 ارباب پارلیمنٹ یعنی کار فرمایانِ محکمہ امراء و محکمہ عوام نے سرورِ بار
 اوسکا شکریہ ادا کیا اور چالیس ہزار روپیہ اسے بجلد و سب سے خدایت
 جلیلہ مرحمت کیا۔ سالۂ ۱۷۹۱ء میں ویانا پائے تختِ آسٹریا میں
 اس غرض سے مجلسِ شوریٰ منعقد ہوئی کہ اس جنگ طویل و کثیر فیصلہ
 میں یورپ کے مقدمات نہایت اتر ہو گئے تھے اور انکی اصلاح کرے
 مگر مارچ سالۂ ۱۷۹۱ء میں ایسی خبر وحشت اُتر آئی کہ یہ مجلسِ خاصہ ہو گئی
 وہ خبر یہ تھی کہ نپولین جنریرۃ الباسے چلا اور یکم مارچ کو ساحل
 پورٹولنس پر پہنچا اور اب برابر کوچ کرتا ہوا پاریس کی طرف چلا
 آتا ہے۔ آخر نپولین منزل مقصود پر پہنچ گیا اور اوسکی فوج کے
 سردار اوسکی نصرت و حمایت کو حاضر ہوئے اور فرانسیسی سپاہی
 بھی خاندانِ یورپ کی حکومت سے ایسے بیزار تھے کہ وہ بھی جمعیت
 چند ہزار نفر آکر اوسکے شریک ہوئے۔ الغرض میں ہی روز کے عرصہ میں
 نپولین دار الخلافہ اور دینیم سلطنتِ فرانس پر پھر قابض و متصرف
 ہو گیا۔

جب نپولین نے محمود و موافق سابقہ کی مطلق رعایت
 و پابندی نہ کی اور فرانسیسی پھر قبضہ کر لیا تو تمام پادشاہانِ یورپ
 کے حواس باختہ ہو گئے اور اس پیمان شکنی پر انہیں غیظ و غضب آیا۔ اوس
 فضا و بر باد کرینک واسطے پارلیمنٹ انگریزی نے ایک ارب دس کروڑ روپیہ

دینا منظور کیا۔ اور ۸۰ ہزار آدمی کی فوج ہمدانی امیر الامر و لنگٹن روانہ کی۔ ایک طرف بلوگہ سپہ سالار پریشیا نے ایک لاکھ و ستر ہزار کی فوج آراستہ و پیراستہ کی۔ ایک طرف شہنشاہن روشن اسٹریا سامان جنگ کر رہے تھے اور اونکا ارادہ یہ تھا کہ مشرق کی جانب سے فرانسیسیوں کے حملہ کرین اور ایک فوج قہار اونھوں نے جمع کی تھی۔ جب نپولین نے یہ رنگ دیکھا تو پھر صلح کا سائل ہوا مگر اب اوسکی کون سنتا تھا آخر اوسے کچھ چارہ نہ رہا سوار سکے کہ فوراً مستعید کیا ہو۔

و لنگٹن نے یہ ارادہ کیا تھا کہ بلجیچہ میں جا کر پریشیا کی فوج سے ملے اور وہاں سے اوسے ساتھ لیکر شمال و مشرق کی سے پائیس کو روانہ ہو۔ نپولین نے چاہا کہ حتی الامکان سپہ سالار انگریزی کو پریشیا کی سپاہ سے نہ ملنے دے اور اس قصد سے وہ ۱۵ جون کو سرحد فرانسیسی سے آگے بڑھا۔ اوسوقت فوج انگریزی شہر بوسٹلس میں مقیم تھی اور پریشیا کا لشکر سرحد فرانسیسی سے چند میل کے فاصلہ پر مقام لین بی میں پڑا تھا۔ ۱۵ جون کو شام کے وقت و لنگٹن ایک امیرزادی کے یہاں بیٹھا ہوا ناچ دیکھ رہا تھا کہ اوسے خبر پہنچی کہ فرانسیسی لشکر آگے بڑھتا آتا ہے۔ بسج سنتے کے ساتھ ہی افسران فوج انگریزی نے جو صحبت رقص میں شریک تھے چٹکے چٹکے کچھ آپس میں مشورہ کیا اور دوسرے روز علی الصباح سپاہ

انگریزی بوسٹلس سے نکل کر مثل سچل کا ٹوبہ کی طرف روانہ ہوئی۔
 یہ مقام بوسٹلس سے سولہ میل کے فاصلہ پر تھا اور یہاں پر دوسرے کین
 آکر ملی تھیں۔ ۱۶۔ جون کو فی سپہ سالار فرانسسیسی نے فوج انگریزی
 پر حملہ کر کے چاہا کہ اسے پیچھے ہٹا دے مگر کچھ نہ ہو سکا۔ لیکن اوسے
 نپولین زلین بی پر حملہ کر کے پریشیا کی فوج کو وہاں سے نکال دیا
 اور ۳۵ ہزار آدمی گروچی سپہ سالار کے ہمراہ اوسکے تعاقب
 میں روانہ کئے اور اسے کہہ دیا کہ خبردار پریشیا کی فوج کو اسیر و لنگٹن
 کے لشکر سے نہ ملنے دینا۔ جب پریشیا والوں نے لین بی ٹینکٹ
 کھائی تو اسیر و لنگٹن بھی مجبور ہو کر پیچھے ہٹ کر ایک گاؤں میں چلا گیا
 جس کا نام واٹر لو ہے مگر وہاں سے بھی بلوکس سپہ سالار فوج پریشیا
 قریب ایک منزل کے فاصلہ پر تھا۔ اب نپولین کو اپنی فتح کا یقین
 ہو گیا اور وہ بہت خوش ہوا کہ اب تو پریشیا اور انگلستان کی فوجوں
 کے درمیان میں میرا لشکر حائل ہے اب وہ ایک دوسرے کی کمک نہیں
 کر سکتیں ہا ایک ایک کو مار لینا کیا بات ہے۔ غرض اتوار کے روز
 واس لو کے میدان میں سپاہ انگریزی اور فوج فرانسسیسی میں مقابلہ
 ہوا۔ جس روز لڑائی ہوئی اوسکی شب کو اس زور و شور سے سیر نہ بڑھا
 کہ خدا کی پناہ۔ دونوں فوجیں ساری رات کیچڑیاں مین پڑی رہیں اور
 کسی کو سونا نہ نصیب ہوا۔ جب رات بھر کے تھکے ماندے لوگ صبح کو
 اٹھے تو اس وقت تک ترشح ہو رہا تھا۔ دونوں لشکر ایک دوسرے کے

دو ٹوبہ کی پناہ میں رہ کر لڑائی ہوئی

مقابل ٹولون پر پڑے تھے سامنے تھوڑے فاصلہ پر شہر جو شلس
 کو شاہراہ چلی گئی تھی۔ امیر ولینگٹن کے لشکر میں ۷ ہزار آدمی سے
 زیادہ تھے اور نپولین کی فوج میں ۸ ہزار جوان کے قریب تھا۔
 اون دو ٹولون کے بیچ میں تھوڑا سا شیب تھا اوس میں دو کسانوں
 کے مکان بنے ہوئے تھے بس اونھیں کے آس پاس دن بھر
 کیا بازار موت گرم رہا کہ الاماں وَاخْفِیْط۔ نپولین جانتا تھا کہ بس
 آج میں براہ ہو اگر کچھ بچاؤ کی صورت ہو تو اس میں ہر کمیر اور ہر شلس
 درمیان میں جو فوج انگریزی اس کثرت سے پڑی ہے اسے توڑ کر
 بکھل جاؤں۔ بس اس خیال سے اوسے لڑائی کا یہ ڈھنگ کیا کہ پہلے
 تو صفوں لشکر انگریزی پر گراں اور گولوں کی بوچھاڑ کر دیتا تھا
 بعد اوسکے زرہ پوش سواروں کو لیکر صاعقہ وار ٹوٹ پڑتا تھا۔
 مگر انگریزی پیادوں نے بھی ایسی مستحکم ٹولیاں باندھ لیں کہ نپولین
 تو آدمی تھا دیو کے ہٹائے نہ ہٹ سکتے۔ سواران فوج فرانسیسی
 کئی بار اونپر حملہ کیا مگر ہر بار پس پا ہوئے اور سیکڑوں زین سواروں
 سے خالی ہو گئے۔ فی الحقیقت انگریزی فوج کو بڑی بلا کا سامنا
 تھا اور جب امیر ولینگٹن نے دیکھا کہ ہر لحظہ اور ہر آن صفوں سے
 قلت ظاہر ہے اور سپاہی پر سپاہی گرتا جاتا ہے اور جب ایک
 گرتا ہے تو دوسرا اوسکے مقام پر چھلکے سے چلا آتا ہے تو اوسپر
 دست دے دے آسمان بلند کئے اور کہا کہ خداوند ایا تورات آجا کر

یا بلوگس ہمارے ملک کو پہنچ جائے۔ آخر تیرے عاہدے کا جابت ہوا اور رات کو سات بجے دور سے پریشیا کی توپوں کی آواز آئی اور معلوم ہوا کہ بلوگس سپہ سالار گس فوجی سردار فرانسیسی سے کہیں آگے بڑھ آیا ہے اور واٹر لو کی طرف بہت جلد چلا آتا ہے۔ تب تو نپولین بھی جان پر کھیل گیا اور اپنی فوج کو پرانے پرانے کارآزموں سپاہیوں کو جنھوں نے اسٹریٹیز اور جینا کے معرکے مارے تھے ہمراہ لیکر صفوں شکستہ فوج انگریزی پر مثل بلائے بے درمان آ پڑا مگر سپہ سالار انگریزی نے کچھ ایسا سحر کا کلمہ کہہ دیا کہ پیادوں کی ٹولیاں پھٹ پھٹ کر پتلی پتلی صفیں بن گئیں اور اونکی سرخ سرخ کرتیاں اور براق سنگینیں دور سے چمکتی نظر آتی تھیں۔ پھلے تو انھوں نے اس زور سے نعرہ مارا کہ معلوم ہوا کہ آسمان کو توڑ کر نکل گیا بعد اسکے بِسْمِ اللہ جَبْرَیْہَا وَ مُرْسِہَا لکھ کر فرانسیسیوں پر کیا رگی ٹوٹ پڑی قصہ کوتاہ فوج فرانسیسی نے جھرمٹ کھایا صفیں ٹوٹ گئیں آخر قدم اوٹھ گئے اور واٹر لو کی لڑائی فتح ہو گئی۔ یہ تین دن بھی عجب قیامت کے دن تھے کہ ۴۴ ہزار فرانسیسی ۱۶ ہزار پریشیا کو سپاہی۔ ۳۴ ہزار انگریز اور جبر صحت کام آئے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب امیر وٹنگٹن چاندنی رات میں میدان قتال سے گذر تو اپنے یاران وفادار اور رفیقان جان نثار کے کشتوں کے پشتے اور لاشوں کے انبار دیکھ کر زار و قطار رونے لگا۔ اب اس پادشاہ جبار سوم

کے دل سے کوئی پوچھو کہ اوسپر کیا گزری جسکی خوشخوار تلوار فی بڑی مٹی
زبردستوں کو زیر کیا تھا اور لاکھوں بیگناہوں کو گلے کاٹے تھے
اور لاکھوں کچھلے لہو کے آئینوں لائے تھے اب وہی تلوار میدانِ کارزار
میں پیرزے اڑ گئی اور وہ خود ذلیل و خوار و بفرار ہوا بیک
گردش چرخ نیلوفری * نہ تاور بجا ماندو نے نادری *

نپولین اسطرح سے مغلوب مقہور اور منہزم و مغرور ہو کر
انہو دار السلطنت پیرس میں آیا اور بیٹے کو جانشین کر کے خود سلطنت
سے کنارہ کش ہوا۔ جب انگریزوں اور پرتگیزیوں نے وہاں
بھی اوسے دم نہ لینے دیا تو وہ مقامِ مرقوسفوس میں چلا گیا اور
وہاں سے امریکا بھاگ جانے کی تدبیر کی۔ جب یہ تدبیر بھی نہ چلی اور
کمین مضر نہ ملا تو آخر عاجز ہو کر ایکس کی بندرگاہ میں اپنے تئیں
ایک انگریزی جہاز کے ناخدا کے حوالہ کر دیا۔ انگریز اوسے پکڑ کر جزیرہ
سینٹ ہلینا میں لے گئے اور چھ برس تک اوسے وہاں
قید رکھا۔ آخر ۱۸۱۵ء میں اوسنے اس زندان بلا سوط
عالم بقا کے رحلت کی اور ۱۸۲۱ء میں اوسکی لاش کو لیجا کرفرنس میں
میں دفن کیا۔

غرض اسطرح سے جنگِ جزیرہ نما ختم ہوئی

اور اس میں انگریزوں نے بڑی زور ماری اور بڑی جانفشانیان کیں جنگ مفتیالہ کے بعد قرضہ قومی کی تعداد ایک ارب ۳۰ کروڑ روپیہ ہو گئے اور محاربہ امریکا کے بعد دو ارب ۳۸ کروڑ روپیہ اس کی مقدار اس قدر بڑھی کہ آٹھ ارب ۶۰ کروڑ روپیہ ہو گئی۔ یا تو اس زور و شور سے لڑائی ہو رہی تھی اور ہر چیز کی قدر و قیمت بڑھ رہی ہوتی تھی یا جواب یکبارگی لڑائی موقوف ہو گئی تو لوگ بڑی مصیبت میں مبتلا ہوئے کہ کھانے کی چیزیں تو ویسی ہی گر ان زمین مگر مزدوری کی مقدار بہت کم ہو گئی۔ اس پر قیامت یہ ہوتی کہ سالہ ۱۸۶۱ء میں گیہوں کی فصل تشریف لی گئی۔ آخر جب لوگ بھوکھوں کے مارے مرنے لگے تو جا بجا فساد کرنا شروع کیا اور بڑی دقت سے یہ ہنگامے فرو ہوئے۔ مگر جب قدر جلد اہل انگلستان کا قرضہ بڑھا اس سے جلد بہ وئی کی کلون کی بدولت دولت بڑھی۔ اور دھوین کے زور سے روئی اور کپڑے کے کارخانوں نے بڑی ترقی کی۔

اگست ۱۸۶۱ء میں انگریزی فوج بحری نے سرداری امیر اکس موتہ آکجن یوہ پر حملہ کیا۔ یہ ضلع منجملہ اضلاع بربر کے ہے جو افریقہ کے شمال میں مصر سے لیکر سرحد اسپانیہ کے قریب تک ہیں۔ اس ضلع میں دزدان دریا رہتے تھے اور وہ عیسائیوں کو پکڑ کر غلام بنا دیتے تھے۔ الغرض فوج انگریزی نے انھیں اتنی

ہم کے گولے مارے کہ چھٹ گھنٹہ کے عرصہ میں اونکے علم
سردنگون ہو گئے اور اونکے حاکم یعنی شیخ ابجزیرہ نے اقرار
کیا کہ ہم عیسائی غلاموں کو چھوڑے دیتے ہیں اور اب
کبھی نہ پکڑیں گے۔

۴ نومبر ۱۸۱۷ء میں ولیعہد بلکہ متولی سلطنت کی
اکلوتی بیٹی یعنی شاہزادی شہسار لٹ نے انتقال کیا۔ شاہزادی
شاہزادہ لیوپولڈ سے منسوب تھی اور تمام انگلستان کو اسکے
مزید کا صدقہ عظیم ہوا۔ ابھی یہ زخم تازہ تھا اور اس شاہزادی کو مر
ہوے برس ورنہ بھی نہ گذر تھا کہ اسکی دادی ملکہ شہسار لٹ نے
انتقال کیا۔ اس کے دو برس کے بعد خود شاہ جارج
سوم نے ۲۹ جنوری ۱۸۱۷ء میں بسن ہشتاد و دو سال
انتقال کیا۔ اس پادشاہ نے بڑی مدت تک سلطنت
کی اور اسے بارہ اولاد تھے۔ ان میں چار بیٹے سب
سے بڑے تھے یعنی شاہزادہ متولی سلطنت۔
فرڈیننڈ نواب یوٹاک۔ ولیم نواب کلیرنس۔
ادورڈ نواب کینٹ۔

جارج سوم عقلمند اور نیک پادشاہ تھا اور

اپنے باپ دادا کی طرح خود غرض اور اپنی ریاست ہیمنڈوسٹ کا
جنبہ دار نہ تھا بلکہ جتنی فکر اسے انگلستان کی بہبودی اور ناموری
کی تھی اتنی کسی کی نہ تھی۔ محمد پیری مین اسے لنڈن کا شور و غل اور
دھوان ایسا برا معلوم ہوتا تھا کہ وہ شہر کے باہر اپنی زراعت میں
چلا جاتا تھا اور جو مسرت و تفریح اسے وہاں ہوتی تھی وہ لطف
کہین نہ ملتا تھا۔ اس سبب سے اس کا لقب جانچ و ہقان
ہو گیا تھا۔ اسی لقب سے خوب ظاہر ہے کہ اس کے مزاج میں سادگی
تھی اور تمکنت مطلق نہ تھی اور امیر و فقیر سب اسے واقف تھے اور
محبت کرتے تھے۔

سنہ ۱۷۷۱ء میں ایک شخص رابرٹ سٹریکنس نامی نے
کہ ضلع گلوسٹر کا باشندہ تھا پھلی مرتبہ اتوار کا مدرسہ مقرر کیا
کہ اوسمیں غریب اور مزدور پیشہ لوگ اور اونکے لڑکے ہر اتوار کو تعلیم
پاتے تھے۔ اور قریب اوسی زمانہ کے ایک مرد دیندار و با خدا
جان ہاوسٹڈ نامی نے تمام کوشش کے قید خانوں میں دورہ
کیا اور قیدیوں کی راحت رسانی اور اصلاح کی تدبیریں کیں۔
سنہ ۱۷۷۱ء میں ٹائمس اخبار لنڈن میں جاری ہوا۔ سنہ ۱۷۷۱ء میں
اول مرتبہ لنڈن کی بازاروں میں گیس کی روشنی ہوئی اور اوسے سال
ایک امریکا کے ناخدا فلٹن نامی نے پہلے پھل ایک دھانی کشتی بنا کر

دریا و کھڈ سن میں چلائی - اور ۱۲۷۱ء میں ایک شخص ہنری
بل نامی نے اول تیرہ یورپ میں ایضاً جہاز بنا کر دریا و کھڈ میں جاری کیا

سلاطین معاصرین

| فرانس | پرتگال |
|---------------------------------|-------------------------|
| لوئی پانزدہم..... ۱۷۱۵ء | فرڈرک دوم..... ۱۷۱۱ء |
| لوئی شانزدہم..... ۱۷۱۵ء | فرڈرک اولیئم..... ۱۷۹۴ء |
| انقلاب سلطنت..... ۱۷۹۲ء | فرڈرک ولیم سوم..... |
| سلطنت جمہوری..... ۱۷۹۲ء | ترکستان روس |
| شہنشاہ نیپولین..... ۱۸۱۵ء | احمد چارم..... ۱۷۸۹ء |
| لوئی بچدہم..... | سلیم سوم..... ۱۸۰۷ء |
| اسپانیہ | مظفر چارم..... ۱۸۰۸ء |
| چارلس سوم..... ۱۷۸۸ء | محمد ششم..... |
| چارلس چارم..... ۱۷۸۸ء | شہنشاہان جرمنی |
| فرڈننڈ ہفتم..... ۱۸۰۸ء | فرانسس..... ۱۷۹۵ء |
| جوزف ٹوناپارٹ..... ۱۸۱۲ء | جوزف دوم..... ۱۷۹۰ء |
| فرڈننڈ ہفتم..... پھر بادشاہ ہوا | لیوپولڈ دوم..... ۱۷۹۲ء |
| | فرانسس دوم..... ۱۸۰۷ء |
| | شہنشاہ جرمنی..... ۱۸۰۷ء |
| | شہنشاہ اسپینا..... |
| | ہیوگب..... |

صموئل جانسن.....

۱۷۶۷ء سے ۱۷۹۰ء تک ایچ فیلڈ

میں پیدا ہوا تھا اور اکثر لندن میں رہا۔

اسکی تصنیفات میں سو تذکرہ اشعرا

قصہ رسالہ لغت انگریزی

مشہور ہیں بہ لندن بہت مشہور ہیں۔

۱۷۶۳ء سے ۱۷۹۰ء تک رہا۔

اسکاٹ لینڈ کا رہنے والا تھا۔

مدرسہ عالیہ کلاسکو میں مدرس

اعلیٰ تھا۔ اسکی تصنیفات میں

ولتہ اف نیشنس یعنی حساب

وتدابیر تحصیل مال و حسن معیشت بہت

مشہور ہے۔ یہی کتاب علم جدید

سیاست مدائن و تدبیر

المنزل کا ماتخذ و مبتو ہے۔

۱۷۶۱ء سے ۱۷۹۳ء تک رہا۔

اسکاٹ لینڈ کا قسطن تھا۔

اسکی تصنیفات میں سو تاریخ اسکاٹ لینڈ

تذکرہ چارلس بنجم تاریخ امریکا

بہت مشہور ہیں۔

ولیم رابوٹ سن.....

۱۷۶۱ء سے ۱۷۹۳ء تک رہا۔

اسکاٹ لینڈ کا قسطن تھا۔

اسکی تصنیفات میں سو تاریخ اسکاٹ لینڈ

تذکرہ چارلس بنجم تاریخ امریکا

بہت مشہور ہیں۔

اڈورڈ دیکین

۱۸۳۷ء سے ۱۸۹۷ء تک ہا۔ ضلع
 مہاراجہ میں پیدا ہوا تھا۔ اسکی تصنیف
 میں سر عروج و زوال سلطنت
 رومنہ الکبیرے یعنی روم قدیم بہت
 مشہور ہے۔ اس کتاب کی چھتہ
 جلدیں بین اور ۱۲ برس میں تصنیف
 ہوئی تھی

جارج کیمبل

۱۸۷۹ء سے ۱۸۹۷ء تک رہا۔
 ماسٹر سکل کالج واقع آبرڈین کا
 پرنسپل یعنی اعلیٰ المدرسین تھا۔
 ایک تفسیر اور اسکی اثبات معجزات
 میں بہت مشہور ہو۔ یہ تفسیر
 ہیوم ملر کے رد میں لکھی تھی اور
 جواب مسکت و دندان شکن ہے۔

سرایٹ برنس

۱۸۵۹ء سے ۱۸۹۷ء تک رہا۔ کسان
 تھا۔ اس شاعر کی غزلیں اور گیت مشہور ہیں
 ۱۸۳۷ء سے ۱۸۹۷ء تک ہا۔ ڈبلن میں
 پیدا ہوا تھا۔ بڑا خطیب فصیح و بلیغ تھا۔ اسکی
 بعض تصنیفات مشہور ہیں

اڈمنڈ بک

وَلِيْمَ كَوْبَرِ.....

۱۸۰۰ء سے ۱۸۰۱ء تک رہا۔ قانون
کی تعلیم پائی تھی۔ اسکے اکثر
اشعار نصیحت آمیز اور
عارفانہ ہیں۔ اسکی تصنیفات
میں سے ایک مشنوی اور
ترجمہ منظوم دیوان **هُومَى**
أَبُو الشَّعْرَاءِ یونان مشہور ہے

مُیُوبَلِیْر.....

۱۸۰۰ء سے ۱۸۰۱ء تک رہا۔ اَدَبِیُّو
کا واعظ تھا۔ کچھ خطبہ لکھے اور ایک کتاب
انشاء پر دازی اور عبارت آرائی کے اصول
و قواعد لکھے

وَلِيْمَ پَبِلِی.....

۱۸۰۲ء سے ۱۸۰۳ء تک رہا۔
کائرہ لائبل کا اُسقف تھا۔ اسکی
تصنیفات میں سے ایک کتاب
النبات میں اور ایک کتاب **مُتَوَاب**
شواہد و یقینات دینِ عیسوی
بہت مشہور ہیں

صنّاءان مشہور

| | |
|----------------------|------------------------------------|
| تا مسکین سبوا | ۱۲۷۱ء سے ۱۲۷۲ء تک ہار ضلع |
| | سَفَّک مین پیدا ہوا تھا۔ |
| | اچھا مصوّر تھا |
| سر جو شوارینڈس | ۱۲۷۲ء سے ۱۲۷۳ء تک ہار ضلع |
| | دُون مین پیدا ہوا تھا۔ صدر |
| | انجمن علوم شاہی تھا۔ وقائع تاریخی |
| | وغیرہ کی عمدہ عمدہ تصویریں کھینچیں |
| | فن مصوّر می مین ایک کتاب بھی تصنیف |
| | کی۔ زبدۃ العلماء ڈاکٹر جان پسن |
| | کا بڑا دوست تھا |

مختصر عین صنایع

| | |
|-------------------|-----------------------------|
| جیمس برنڈلی | ۱۲۷۱ء سے ۱۲۷۲ء تک رہا۔ |
| | ضلع ڈس پی کار ہنے والا تھا۔ |
| | اسی کے اہتمام سے وِس سلی |
| | سے مینچسٹر تک خرکھدی تھی |
| | پس خرکھنی کا یہی مُوجد ہوا۔ |

سنہ ۱۷۳۲ء سے سنہ ۱۷۹۲ء تک ہا۔ ضلع

لنکشیئر میں پیدا ہوا تھا۔ پیشتر بال
صاف کرنیوالا تھا۔ اسی ذریعہ کی کاتھری
کی کل ایجاد کی پس یہی انگلستان کی دنی
کے کارخانوں کا بانی ہوا۔

جوشوا وجرود..... سنہ ۱۷۳۱ء سے سنہ ۱۷۹۹ء تک ہا۔ اسے

چینی کے برتن عمدہ عمدہ بنائے اور
اس فن کو بڑی دقت دی۔ یہ ایک
کھار کا لڑکا تھا

جیمس واٹ..... سنہ ۱۷۳۶ء سے سنہ ۱۷۹۹ء تک ہا۔ ایک قسم
کی دخانی کل ایجاد کی

باب پنجم عمد شاہ جارج چہارم

سنہ ولادت سنہ ۱۷۲۵ء سنہ جلوس سنہ ۱۷۶۰ء۔ سنہ وفات سنہ ۱۷۶۰ء

یہ پادشاہ نو برس اپنے باپ جارج سوم کی زندگی میں متولی سلطنت
رہا تھا۔ ابا و سکے مرنے کے بعد بالاستقلال پادشاہ ہو گیا۔ چند روز
بعد اوسکی تخت نشینی کے بعض مفسدون نے سازش کر کے چاہا کہ وڈراکو

کہ ایک امیر کے یہاں دعوت میں گئے تھے مارڈالین۔ ایک بے کار اوباش آدمی تھسیل وڈ نامی اور کاسر براہ کاڈ اور انھوں نے یہ تدبیر کی کہ دُڑا کو اوس دعوت میں قتل کر کے قید خانوں کے دروازے توڑ ڈالیں اور لنڈن میں آگ لگا دیں غرض ایسا کچھ کریں کہ سلطنت منقلب ہو جائے جس دن شام کو انھوں نے اس امر عظیم کا ارادہ کیا تھا اہل پولیس کو اسکی خبر پہنچ گئی اور وہ دفعہ اون بد معاشوں پر جا پڑے۔ پہلے تو خوب مار پیٹ ہوئی اور ایک پولیس کا سپاہی مارا بھی گیا مگر آخر کو وہ سب گرفتار ہوئے اور اوسنامہ غنا تھسیل وڈ اور چار شخص اور پھانسی دئے گئے باقی بد معاش ملک بدر کئے گئے۔ بعد اوسکے اسکاڈ لنڈن میں بھی ایک گاؤں کلسایتہ نامی میں کہ ضلع اسٹولنگ میں ہے کچھ تھوڑا سا فساد ہوا مگر جلد دفع ہو گیا۔

جاسر چہارم نے اپنی بی بی کیرو ولاین سے بڑی

بدسلوکی کی اور اوسکی بدنادی جیسے اس سے ثابت ہوتی ہے ویسے اوسکے کسی فعل سے نہیں ثابت ہوتی۔ ملکہ موصوفہ بنو لک کی شاہزادی تھی اور ۱۷۹۷ء میں اوسکی شادی پادشاہ سے ہوئی تھی مگر میان بی بی میں بنی اور شادی کے چند ہی روز کے بعد قطع ہو گئی۔ فی الحقیقت پادشاہ کے افعال ایسے تھے کہ اوسپر کیا منحصر ہے کوئی بی بی اوس سے نباہ نہ کر سکتی۔ جب تک وہ ممتولی سلطنت رہا جب تک ملکہ بچاری ملک

اطلاکتہ میں پڑی رہی اب جو اسے سنا کہ اس شخص کا شوہر بادشاہ
 ہوا ہے تو وہ بے حجت تمام انگلستان میں آئی اور اسے امید تھی کہ جو
 مراسم شہانہ شاہزادیوں کی نسبت ادا کئے جاتے ہیں وہی میری نسبت
 بھی بجا لاؤ جائیں گی مگر یہاں اس بچاری کو اور لینے کے دینے پڑ گئے
 کہ اس پر بدکاری کی قحط لگائی اور ۶ جولائی ۱۷۷۱ء میں ایک قانون
 اس کی تعزیر و سزا دہی کے واسطے محکمہ امرا میں تجویز ہوا۔ بی وٹھم
 اور ڈن مین نے کہ دونوں بڑے وکیل تھے اس خوبی سے ملکہ کی
 طرف سے جواب دہی کی کہ اس سب کو وہ قانون مشعر سزا دہی منسوخ
 ہو گیا اور ملکہ جرم سے بری ہو گئی۔ اس کی برأت سے رعایا کو بڑی خوشی
 ہوئی کہ سب ایک طرف تھی۔ دوسری سال جب تقریب تاجداری بادشاہ ولیم
 منسٹر آئی مین جشن ہوا تو ملکہ بھی جشن میں شریک ہونے کو آئی
 مگر دسواڑہ پر پھر والون نے اسے روکا اور اندر نہ جانے دیا۔
 اس بد عزتی اور ناکامی کا اسے ایسا صدمہ ہوا کہ اُنھیں ہی دن
 میں مر گئی اور جب اس کا جنازہ لندن سے ہمارے کو پہنچا تو سپاہ
 اور رعایا میں اتنا غم تھا کہ اس قدر تکرار ہوئی کہ گشت و خون پر
 نوبت پہنچ گئی۔

دعوات ملکہ کو کنگسٹون ۱۹ جولائی ۱۷۷۱ء

جس عینے میں ملکہ نے انتقال کیا اسی عینے
 میں بادشاہ ایورکسٹن میں گیا اور وہاں کے لوگ اس کے آنے سے

بہت خوش ہو کر مگر اونکی خوشی کا باعث یہ نہ تھا کہ پادشاہ نے انھیں اپنے قدم میں منت لزوم سے سرفراز و ممتاز کیا تھا بلکہ یہ سبب تھا کہ یہ حضرت بہار اودہ جنگ نہ تشریف لے گئے تھے بخلاف پادشاہان سابق کے کہ وہ جب وہاں گئے لڑائی کے ارادہ سے گئے۔ دوسرے مہینوں پادشاہ اپنی ریاست قدیم ھینو و س کے ملاحظہ کو گیا اور اسکے برس روز کے بعد اسکاٹ لند کی سیر کو گیا اور تیرہ دن وہاں ٹھہرا۔ ایک دن وہاں پادشاہ کو خبر پہنچی کہ نواب لند نڈ شری نے وزیرائے عظام میں سے تھا اپنے ہاتھ سے اپنے تئیں مار ڈالا۔ اوسکے مقام پر پادشاہ نے جارج کیننگ کو وزیر ممالک غیر مقرر کیا۔

دھما کے پادشاہ نے انگریزوں کی بستیوں پر جو دریاے گنگ کے اوسط واقع تھیں ایسی زیادتیان کیں کہ آخر فروری ۱۸۵۷ء میں سرکار انگریزی نے والی جوہما سے لڑائی کا ارادہ ظاہر کیا۔ پہلے سال کی لڑائی میں سٹراچی بالڈکینیل سپہ سالار فوج انگریزی نے شہر رنگون کو مغلوب کیا اور کئی قلعے دریائے وادی پر مستحضر کر لیے۔ دوسرے سال ایک فوج قلیل نے سرداری جرنیل موثر پی سنن صوبہ ارکان کو چھین لیا۔

وزیر ممالک غیر سوادہ وزیر مراد ہے جو پادشاہ انگلستان کی طرف سے غیر ملکوں سے مکاتبہ و مراسلہ رکھتا ہے اور اونسے امور سیاست و مہام سلطنت طے کرتا ہے ۱۲۔

آخر ۱۸۲۶ء میں متخاصمین میں مصالحت ہو گیا جس کے بموجب وہ ملک ساحل
تینا سرم پر واقع ہے اور ضلع آرکان سرکار انگریزی کو مل گیا۔

۱۸۲۴ء میں اہل انگلستان اس خط میں مبتلا ہوئے
کہ روپیہ شریک کر کے تجارت کی کوٹھیاں قائم کریں۔ اس کا سبب
یہ تھا کہ لوگوں پاس روپیہ افراط سے تھا لہذا انھوں نے منافعت شیر
کی امید پر ایسے امور میں اسے صرف کرنا شروع کیا جن کا کچھ روپا
نہ تھا انصاف ممالک روے زمین کو روپیہ قرض دیا اور جنگ والوں
نے نوٹ کے کاغذ اس افراط سے جاری کئے کہ بالکل دانشمندی اور
دور اندیشی کے خلاف تھا۔ آخر اس بیجا اونٹوں غمی اور کوتاہ اندیشی کا
نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۸۲۵ء میں سودا گروں پر بڑی آفت آئی ۵۰ لاکھ گھر تو بالکل بند
ہو گئے اور ۲۰۰ سودا گروں سے زیادہ کا دوا لیکل گیا غرض ایک عجیب تلاطم اور کھرام تمام ملک میں پڑ گیا۔

۱۸۲۷ء میں نواب لورڈ پاول کہ پندرہ برس وزیر اعظم
رہ چکا تھا مرض فالج میں مبتلا ہوا اور منصب وزارت کیننگ کو عطا
ہوا۔ مگر یہ وزیر کہ بڑا لائق و فائق اور فصیح و بلیغ تھا اس منصب فنیع
کے بار کا متحمل نہ ہو سکا اور سال ہی بھر میں مر گیا۔ اس کے مقام پر لارڈ
گکٹر ریچر وزیر اعظم مقرر ہوا۔
جائے چارم کے اوائل عہد میں اہل یونان و ملت عثمانیہ

سے باغی ہو گئے۔ اذکی بغاوت کا یہ سبب ہوا کہ تین سو برس سے ترکی
 اور پیر ظلم و تعدی کر رہے تھے اور اذکی کا حال غلاموں کا سا کر دیا تھا
 یونان کے کوہی قوموں میں اب تک اپنی بزرگان سکن کی حمیت و شجاعت
 باقی تھی اور اس معرکہ میں ان سے ایسی جسرات و جوانمردی ظاہر
 ہوئی کہ تمام یوٹھسپ عیش و عشرت کر گیا اور اذکی ہمدردی اور دلسوزی کی
 چنانچہ بایرن نے کہ شاہِ شہزادہ انگلستان سے تہا اپنی شہزادی اور اپنی ولیعهدین
 کو نصرت و حمایت میں صرف کردی اور اپنی عقل و قیاس کو باقی ایام بھی و انھیں کی خدمت میں
 گزارے۔ غرض ۱۸۲۷ء میں اعظم سلاطین یوٹھسپ یعنی پادشاہان
 روس و فرانس و پرتگال نے لندن میں باہم عہد و میثاق کیا کہ
 سلطانِ روم سے اہل یونان کی آزادی اور خود سری ہر فور شمشیر
 قبول کر دالین گے۔ اس سال کے آخر میں ان تینوں پادشاہوں
 کی افواج بحری بسداری کوڈس ننگلن امیر البحر روانہ ہوئیں اور
 جزیرہ نما یوٹھسپا کے جنوب مغرب میں بندرگاہ ناوس پٹیا
 میں لڑائی ہوئی اور چند ہی گھنٹے کے عرصہ میں انھوں نے سلطان
 روم کے جہازوں کا سارا بیڑا تباہ و برباد کر دیا۔ آخر چند ہی روز کے
 بعد سلطان روم نے اپنی فوج کو یونان سے ہر خواست کر لیا اور یہ
 ملک خود سر و خود رہو گیا اور بوی یا کاشا ہزارہ جسکا نام اوتھو تھا وہاں
 کا پادشاہ مقرر ہوا۔

۱۸۲۸ء میں امیر و ننگلن وزیر اعظم مقرر ہوا اور لاچوٹ

فوج کشی ہر دولت شہزادہ کو برسرِ کار

پہل خاصۃً اُن امور کے انتظام و انصرام کے واسطے وزیر مقرر ہوا جو انگلستان سے متعلق تھے۔ ان دو وزیروں کے عہدِ وزارت میں قانون آزادی بائین مراد جاری ہوا کہ جو قوانین شدیدہ نسبت فرقہ گیتھولک کے زمانہ انقلاب سلطنت سے چلے آئے تھے اور اب انکی کچھ ضرورت نہ باقی رہی تھی اور اہل گیتھولک پر بہت صعب و دشوار تھے وہ منسوخ ہو گئے۔ مگر اب فرقہ مذکورہ نے بغاوت و فساد کی تحریف شروع کی لہذا ارباب سیاست پر لازم ہوا کہ ایسا تغیر کہیں مملکت میں کریں کہ فساد نہ ہونے پائے۔ بنا برآں کئی رپورٹیشن ایکٹ اور لٹسٹ ایکٹ جو چارکس دم کو عمائدین مذہب تھے اور علیٰ اخصوص فرقہ گیتھولک پر نہایت شاق تھے منسوخ کئے گئے۔ مگر اس فرقہ کے لوگوں نے اس تخفیفِ عذاب پر بھی اکتفا نہ کیا بلکہ سیاست ملک میں دخیل ہونا چاہا اور اگرچہ حسب قانون جو شخص مذہب گیتھولک کا معتقد ہو وہ پارلیمنٹ میں شریکِ شورش ہونے کا مجاز نہ تھا مگر تاہم اہل گیتھولک نے اپنے ایک ہم مذہب دانیال اوگول نامی کو کہ بڑا خوش تقریر وکیل تھا ایئر لگنڈ کے ایک ضلع کلیر کی طرف سے وکیل کر کے پارلیمنٹ میں بھیجا اور اس وکیل نے اپنی کلیسا یعنی اپنے مذہب کی ایسی نصرت و حمایت کی اور ایسا جی توڑ کے لڑا کہ آخر ایک قانون جاری ہوا جسکے بموجب تمام قوانین شدیدہ

۱۔ اس قسم کے وزیر کو ٹھوم سیکس ٹیجی یعنی اپنے ملک کا وزیر کہتے ہیں ۱۲۔

مذاقت اہل لہجہ و لک در امور سیاست و مہوئی
قوانین شہید بہ نسبت ایشان سقۃ ۶۱۲

نسبت فرقہ کی تھو لک کے منسوخ ہو گئے اور یہ فرقہ بھی امور سیاست
میں اوس قدر دخیل ہو گیا جس قدر فرقہ پرالسنٹ تھا۔

۲۶۔ جون ۱۸۵۷ء میں پادشاہ نے ۶۸ برس کے سن
میں انتقال کیا اور کوئی وارث نہیں چھوڑا۔

جاسر جہاں کے خوش آمدی اوسے اشرف الشرفاء
کہتے تھے مگر حق یہ ہے کہ اگر شرافت اسی کا نام ہے کہ آدمی قبول صورت
اور نازک مزاج اور صاحب سلیقہ ہو اور پوشاک بھی نفیس پہنتا ہو اور
لوگوں سے بہ خلق و مدارا ظاہری پیش آتا ہو تو البتہ یہ پادشاہ ایسا ہی
تھا جیسا اسکے خوش آمدی اسے کہتے تھے لیکن اگر بقول بعض
اشخاص کے شریف وہ ہے جسکے مزاج میں شفقت و مروت ہو اور
صاحبِ خلاق حمیدہ و اطوار پسندیدہ ہو تو حاشا و کلایہ پادشاہ ہرگز
شریف نہ تھا۔

اس پادشاہ کے عہد میں کپتان پائری اور کپتان
سکس نے اس تجسس میں کہ شمال و مغرب کی طرف سے ہندوستان
کی راہ دریافت کریں تمام سحر شمالی کو چھان ڈالا۔ ۱۸۵۷ء میں
ایک صاحب مہیک اڈم نامی نے سکون پر گنگوچھانار واج دیا۔

۱۸۲۲ء میں آہنی دودکش اول مرتبہ دریا کے ٹمبس میں جاری ہوا۔
 ۱۸۲۳ء میں صنایع دستی کی تعلیم کے واسطے مدرسے مقرر ہوئے۔
 ۱۸۲۵ء میں ایک ناخدا جان سن نامی نے اول مرتبہ دھانی جہاز پر
 ہندوستان کا سفر کیا۔ بحر و قیانوس میں تو دھانی جہاز اسے
 پیشتر یعنی ۱۸۱۹ء ہی میں روان ہو چکے تھے۔ ۱۸۲۶ء میں مدرسہ
 عالیہ لندن کی تقرر کے بارے میں فرمان شاہی صادر ہوا تھا اور
 ۱۸۲۷ء میں یہ مدرسہ جاری ہوا۔

سلاطین معاصرین

| فرانس | پرتگال |
|------------------|----------------|
| لوئی چہدہم | فرڈرک ولیم سوم |
| چارلس ہم | ترکستان روم |
| اسپانیہ | مجد ششم |
| فرڈرک تیندہفتم | اسٹریا |
| انقلاب سلطنت | فرانسس |
| سویڈن | یوپ |
| چارلس جان بوندوٹ | پائیس ہفتم |
| روس | لیودواز دہم |
| الکسانڈر | |
| نکولاس | |

مشاہیر اہل تصنیف عہدِ جاہلِ چہارم

لاہور، بایرون ۱۸۱۱ء سے ۱۸۱۲ء تک ہا، مشہور شاعر۔

زندہ مشرب تھا۔ اکثر شنوایان اسکی مجلس سخن
مملو ہین۔ کچھ عارضہ ویرانان ہین انتقال کیا

ڈیوگڈا سٹوارٹ ۱۸۱۳ء سے ۱۸۱۴ء تک ہا، مدرسہ

عالیہ ادب و ایمین علم اخلاق کا
مدرس اعلیٰ تھا۔ اسکی تصنیفات
میں سے فلسفہ نفس ناطقہ اور

تہذیب الاخلاق مشہور ہین

ٹامس بروکن ۱۸۱۴ء سے ۱۸۱۵ء تک ہا۔ اسٹوارٹ

کے مرینکے بعد اسکے عہدہ پر مقرر
ہوا۔ بعض تقریرات علمیہ اسکی
بعد وفات کے مشتمل ہوتین

صنا عان مشہور

بجٹن ۱۸۱۵ء سے ۱۸۱۶ء تک ہا۔ امریکا میں پیدا

ہوا تھا۔ وقائع تاریخی کی خوب تصویریں کھینچیں
۔ فن مصوری کو مدد سے شاہی نشین تھا

جان فلیکس مین ۱۸۲۶ء سے ۱۸۲۷ء تک ہاشریورسٹ

مین پیدا ہوا تھا۔ پتھر کی تصویر بنانے
میں اُستاد تھا۔ تصویراتِ حجری کے
مدرسہ شاہی کا مدرسہ اعلیٰ تھا۔ جن
لوگوں کا حال بڑے بڑے یونانی شاعروں
نے اپنی تصنیفات میں لکھا ہوا فلیکس
عمدہ مورخین اس مضمون نے بنائی ہیں۔

سِر ٹامس لارنس ۱۸۲۹ء سے ۱۸۳۶ء تک ہاشریورسٹ

مین پیدا ہوا تھا۔ مانی کاٹانی تھا۔
رینلڈس مضمون کے مقام پر جارج
سوم کا ملازم ہوا۔ ۱۸۲۰ء میں فن مصوری
کے مدرسہ شاہی کا صدر نشین مقرر ہوا

مختصر حین علوم

سِر ولیم ہرشل ۱۸۳۱ء سے ۱۸۳۲ء تک ہاشریورسٹ

پیدا ہوا تھا۔ پیشتر معنی تھا۔ بعد ازاں علم
ہیئت میں کمال حاصل کیا اور دو برین عکسی
کو بہت درست کیا ۱۸۸۰ء میں سیارہ یورینس
کو دریافت کیا اور قمر میں آتشی پھاڑ
اور بعض سیارات کے ضائع و اقمار

دریافت کئے۔ سرکار شاہی سو ۳۰۰ روپیہ سالانہ کی پنشن پاتا تھا۔
 سر ہمنسہ ہی ڈیوی ۱۸۶۰ء سے ۱۸۶۹ء تک رہا۔
 ضلع کوئٹہ نوال میں پیدا ہوا تھا۔
 ایک خراؤ کا لڑکا تھا۔ ایک جراح کا شاگرد
 ہوا۔ ایک قسم خاص کا چراغ ایجاد کیا کہ
 ادھر ہو اسو نہیں ضرر پہنچتا اور برابر روشنی
 دیتا ہے علم کیمیا اور علم برق میں
 بڑی بڑی مفید باتیں ظاہر کیں۔ علاوہ
 علوم حکمت کے اور مضامین میں بھی کتابیں
 تصنیف کیں جیٹو این انتقال کیا

باب ششم

عہد شاہ ولیعہد چارم

سنہ ولادت ۱۸۶۵ء۔ سنہ جلوس ۱۲۸۷ھ۔ سنہ وفات ۱۲۸۳ھ

جانب چارم کے بعد اوسکا بھائی نواب کلیدر نس خطاب ولیعہد چارم
 پادشاہ ہوا۔ اس پادشاہ نے جوانی میں فوج بحری میں کام کیا تھا
 لہذا اسکا لقب پادشاہ ملاح مشہور ہو گیا۔ اسکی بی بی سیکس

ہینچن کی شاہزادی تھی اوسکا نام اڈ پلید تھا۔

چند مدت بعد اوسکی تخت نشینی کے فرانسیس میں دوبارہ انقلاب ہوا اور تین روز پائیس کے بازاروں میں کشت و خون ہوا آخر چارلس ہم تخت سلطنت سے اٹھا دیا گیا اور لوی فیلیپ اور لیس فرانسیس کا پادشاہ قرار دیا۔ فرانسیس کو انقلاب نے بلجیم کے لوگوں پر بھی اثر کیا اور انھوں نے بھی پادشاہ ہالند سے منحرف ہو کر شاہزادہ لیوئولہ کو اپنا پادشاہ بنایا۔ اس زمانہ میں انگلستان کے لوگ بھی بہت آزر و نالان تھے اور اس بات کے خواہان تھے کہ محکمہ عوام پارلیمنٹ کی اصلاح کی جائے جس قسم کا تغیر اس محکمہ میں رعایا کو منظور تھا اسیر و گنکٹن وزیر اعظم کی رائے اوسکے بالکل خلاف تھی آخر اسنے استعفا دیدیا اور اب وزیر افریقہ وہنگ سے مقرر ہوئے اور نواب گرجی اور کلاہڈ جان راسل گروہ وزیر کو کے ارکان اعظم ہوئے۔

۱۸۳۱ء میں یہ تغیر وزیر میں ہوا اور اسی سال ۱۸۳۱ء کو لوسر پول سے ہینچسٹنرک وہ سلسلہ میل کا جاری ہوا جو اب تمام سلطنت برطانیہ میں مثل موہے کے جال کے پھیلا ہوا ہے۔ اکتوبر ۱۸۳۱ء میں ایک تازہ وبا جسکے آثار بیشتر ہندوستان

میں محسوس ہوئے تھے مغرب کی جانب سے ہوتی ہوئی ضلع متنازعہ کرنا
پر نازل ہوئی اور سال بھر سے زیادہ بازار موت خوب گرم رہا اور قریب
۶۰ ہزار آدمی کے اس وبا سے ہلاک ہوئے۔ اس زمانہ میں
مرتبہ وہاں انگلستان پر نازل ہو چکی ہے مگر چونکہ صفائی میں
اہتمام بیخ کیا گیا ہے اور زمانے میں صاف رہتی ہیں اور کثافت
ہوا اور بکتری میں لندا اس ہلاکت سے دیان کا اثر بہت خفیف ہو گیا ہے۔

اس بادشاہ کے عہد میں سیاست ملک میں اعظم ہو
کہ محکمہ عوام پارلیمنٹ کی اصلاح کے واسطے ایک قانون نافذ
یکم مارچ ۱۸۳۲ء میں لارڈ جان رسل نے یہ قانون محکمہ عوام
میں پیش کیا اور پارلیمنٹ کے دونوں محکمہ نے علی الخصوص محکمہ
امرا نے اس پر بہت نقصان کیا مگر جمہور عوام اس کے نفاذ میں
مقرر ہوا۔ الغرض پندرہ مہینے تک اس قانون کے باب میں رعایا اور
پارلیمنٹ میں جھگڑا رہا اور نوٹنگھم اور ڈسری اور برسٹل میں
بڑے بڑے ہنگامے ہوئے۔ ایک مرتبہ تو اس قانون پر اسقدر
جرح و فحش ہوئی کہ معلوم ہوتا تھا کہ بالکل رد ہو جائے گا۔ محکمہ
امرا کے ممبروں نے اس کی رد میں اسقدر بہانہ و اصرار کیا کہ تو اب
کسی وزارت سے مستعفی ہوا اور امیر و ٹینکٹن کو حکم ہوا کہ انہوں
طور پر وزیر مقرر کر لو۔ مگر یہ کام اس سے نہ بن پڑا اور دریا غصہ

خلاتق ایسا جوش میں آیا کہ اوس سردار جلیل الشان کو جس کو وائٹ لو کی لڑائی میں انگلستان کی عزت رکھ لی تھی اور نیپولین جیسے زبردست کوزیر کب تھا لنڈن کے بازار یون کے یورش سے اپنا مکان بچا نا پڑا بعد اسکے نواب گریچ پھر منصب وزارت پر مقرر ہوا اور وہ قانون اصلاح جس کے واسطے یہ قیامت کبرے برپا ہوئی تھی نافذ ہو گیا۔ اسی سال یعنی ۱۸۳۲ء میں ۱۷ جولائی کو آسکاٹ لنڈ کی اصلاح کا قانون اور ۱۱ اگست کو ایرلنڈ کی اصلاح کا قانون بادشاہ فی منظور کر لیا۔

نفاذ قانون بنا بر اصلاح
حکومت خواہم چون ۱۸۳۲ء

اس قانون سے آئین سلطنت میں تین تغیرات عظیم ہوئے۔ اول جن قصابات و دیہات میں ایسے لوگ کم تھے جو پارلیمنٹ کو وائٹ ممبر منتخب کر سکتے یا اگر ایسے لوگ بقدر نامائعت تھے تو وہ ان کے متوطن نہ تھے اور نہ پارلیمنٹ میں وکیل بھیجنے کا حق سلب ہو گیا۔ دوم جو قصابات کہ سترہویں صدی میں ترقی کر کے اول درجہ کے شہر ہو گئے تھے ان میں اب اول مرتبہ یہ استحقاق دیا گیا کہ اپنی طرف سے ممبر یعنی وکیل مقرر کر کے پارلیمنٹ میں بھیجیں۔ سوم پارلیمنٹ میں رائے دینے کا حق اوسط درجہ کے لوگوں میں زیادہ تر عام کر دیا گیا۔ اہل شہر و قصابات میں سے یہ حق اون لوگوں کو دیا گیا جو سو روپیہ سالانہ یا اس سے زیادہ کرایہ کے مکان کے مالک تھے یا اس قدر کرایہ کے مکان میں رہتے تھے۔ اضلاع میں یہ حق ان

لوگوں کو خنایت ہوا جبکہ پانچ روپیہ سالانہ نجاسی کی زمیندار می تھی
یا جو کم سے کم پانچ روپیہ سالانہ لگان دیتی تھی سب سے
محکمہ عوام میں اس امر کی تحریک ہو رہی تھی کہ نوآباد انگریزی بستیوں
میں جب قدر غلام ہیں وہ سب آزاد کر دئے جائیں۔ سب سے پیشتر
ولیم ولبر فورس کے ضلع یوسٹ کے لوگوں کی طرف سے پارلیمنٹ
کا ممبر یعنی وکیل تھا اس امر میں متحرک ہوا اور جب تک اس کی زندگی
نے وفا کی اس کا رخیہ میں بحال سرگرمی و استقلال ساعی رہا۔
غرض اس مقدمہ میں کارفرمایان پارلیمنٹ میں بکرات و مرات مباحثہ
و مطارحہ ہوا اور غلاموں کے مالکوں اور نوآباد بستیوں کے زمینداروں
اور سوداگروں نے عتق عبید میں بڑی قہقہ و قال اور غرور و غرور
کی۔ چھیا لیس برس تک یہ مقدمہ پارلیمنٹ میں لڑا گیا آخر کو ایک
قانون جاری ہوا جس کے بموجب ۲۰ کروڑ روپیہ غلاموں کے آقاؤں
کو ان کے نقصان کی مکافاتہ میں دیا گیا مگر اسپر بھی انہوں نے غلاموں
کو مطلقاً نہیں آزاد کیا بلکہ یہ شہ ط کر لی کہ سات برس تک یہ اوہ ہمارے
خدمت کریں۔ مگر پھر یہ تجویز ہوئی کہ اس مدت زائدہ میں دو برس
کی تخفیف کیجائے اور ۱۸۳۱ء میں آٹھ لاکھ غلام پانچ برس کی
خدمت زائدہ کے بعد آزاد کر دئے گئے۔ ولبر فورس نے
ساری عمر اسی کارخیہ کی پیروی میں صرف کر دی تھی اب جب اس کی
مشقت و جان فشانی کا ثمرہ ظہور میں آیا یعنی قانون آزادی غلام

نافذ ہوا تو وہ خود ۱۸۳۳ء میں اسیر و ام قضا ہوا۔

۱۸۳۳ء میں قانون تحفل غریب و مساکین میں بہت سی تغیرات واقع ہوئی۔ چند مدت پیشتر اسے غریب و مساکین کی پرورش کے واسطے سات کروڑ روپیہ سالانہ رعایا سے لیا جاتا تھا مگر اس مبلغ خطیر میں سے اکثر روپیہ ایسے مردوں اور عورتوں کی پرورش میں ضائع ہوتا تھا جو قوی توانا ہوتے تھے مگر محنت سے جی چراتے تھے۔ اب جو قانون اس باب خاص میں جاری ہوا اس کے بموجب خاص خاص مقامات پر جو غریب کی خبر گیری کے واسطے کمیٹیاں مقرر تھیں ان پر سرکاری نگرانی ہو گئی اور یہ حکم ہوا کہ جو حقیر محنت کر سکے قابل میں ان کی اعانت و پرورش ہرگز نہ کی جائے ہاں اگر وہ خیرات خانوں میں جا کر اپنی سیر اوقات کے موافق کچھ محنت کریں تو کیا مضائقہ۔

اس قانون میں اصلاح ہو رہی تھی کہ نواب گیسری نے وزارت سے استعفا دیا۔ اس کے استعفا کا یہ منشاء ہوا کہ اس نے اور وزیر اسے ایک قانون کے باب میں نزاع ہو گئی جو انسداد فتنہ داری اہل ایئرلنڈ کے واسطے تجویز ہوا تھا۔ اس کے بعد نواب ملبورن وزیر اعظم مقرر ہوا اور جان راسل اور لارڈ پامسٹن اس کے معین و مددگار مقرر ہوئے۔ ۱۸۳۳ء کے آخر میں یہ وزیر بھی ہزول

ہوئے اور سِر ڈابوٹ پیل نے بجزو طلب اطالیہ سے آکر
تازہ وزیر اہم مقرر کئے۔ مگر چار ہی مہینے میں نواب ملبورن
پھر وزیر اعظم مقرر ہوا۔

۱۸۳۵ء میں میونسپل ایکٹ جاری ہوا جسے
انگلنڈ اور ویلس میں جن کونسلوں سے انتظام بلا و صوابت
متعلق تھا اونکی درستی اور اصلاح ہوئی۔ اور ان کونسلوں میں ممبر
مقرر کرنے کے مستحق وہ لوگ قرار دیئے گئے جو سرکار کو محصول دیتے
تھے اور بکار خود آزاد تھے اور ان ممبروں کو اختیار دیا گیا کہ اپنے
زمرہ سے مجسٹریٹ یعنی وہ حاکم جسے شہروں کا انتظام متعلق
ہوتا ہے مقرر کریں۔ اسی قسم کے تغیرات اسکاٹ لینڈ اور آئر لینڈ
میں بھی ہوئے

ولیم چارم کے عہد میں غیر ملکوں کی نسبت دوامی طور
ظہور میں آئے کہ وہ قابل درج تاریخ میں۔ ایک یہ کہ ۱۸۳۵ء اور ۱۸۳۶ء
میں اسپانیا کی شاہزادی کو اجازت دی گئی کہ اپنے رقیب شاہزاد
چارلس سے لڑنے کے واسطے اپنی فوج میں انگریزی سپاہی بھرتی کرے
دوم یہ کہ ۱۸۳۲ء میں جب بلجیم کی رعایا ہالینڈ کے بادشاہ سے

۱۔ ایسی کونسلوں کو آج کل ہمارے محاورہ میں میونسپل کمیٹیوں کہتے ہیں ۱۲۔

باغی ہو گئی تو پادشاہ انگلستان نے رعایا سے مذکور کی مدد کو فوج عنایت کی اور سپاہ انگریزی نے ہالینڈ کی بندرگاہوں کا محاصرہ کر کے آمد و رفت کی راہ مسدود کر دی۔

ولیم چہارم نے ۲۰ جون ۱۷۰۲ء میں ۲۷ برس کو سن میں انتقال کیا۔ اوسے دو بیٹیاں ہوئی تھیں دونوں صغیر سن میں مر گئیں ایک توجہ دن پیدا ہوئی اوسے دن مر گئی۔

یہ پادشاہ شفیق و دلسوز اور کشادہ دست اور خلیق و بے تکلف تھا اور اگرچہ انکی الطبع اور حالت الذہن نہ تھا مگر سلیم العقل اور مناسب فکر تھا اور اوسکے ہر فعل سے سلامت عقل و صوابت فکر ظاہر تھی

سلطین معاصرین

| فرانس | سہ وقتا | پرتگال | سہ وقتا |
|-----------------|---------------------|-------------------|-----------|
| چارلس دہم | ۱۷۰۲ء میں مغرول ہوا | فراد ریک ولیم سوم | ۱۷۰۲ء میں |
| لوی فلپ | | ترکستان روم | |
| اسپانیہ | | محمد ششم | |
| انقلاب سلطنت | | | |
| ملکہ ازابیل دوم | | | |

سُویڈن

چارلس جان برنڈونٹ.....

سُروس

نکولاس.....

اسٹریا

فرانسس..... ۱۸۳۵ء

فریڈرک اول.....

یووب

لیو دواز دہم..... ۱۸۳۱ء

گر گری شانزدہم.....

مشاہیر اہل تصنیف

عبدولیمہ چارم

سَرْ وَالٹَر اَشکاٹ..... ۱۸۳۲ء تک ہا۔ اَشکاٹ

کا وکیل تھا۔ گیت بنانا اور قصے سننے کا شوق

اوسکی تصنیفات میں سے حکایات مشہور

وہی وِمر لی ٹوولس بہت عمدہ اور

و پچپ ہیں۔ کئی مثنویاں بھی اوسکی

مشہور ہیں

اَدَم کلا رَک..... ۱۸۳۲ء تک ہا۔ آئرلینڈ

کارہنر والا تھا۔ فرقہ مستحکم تھا

کا ایک قیس تھا۔ اس نے مشرقی

عبور رکھا تھا۔ صحف سماویہ کی تفسیر لکھی

صہوپل کو لارج سلطہء سوسائٹہ ۱۸۳۵ء تک رہا۔ ضلع

ڈون میں پیدا ہوا تھا۔ مدرسہ عالیہ
کیمبرج میں علم حاصل کیا تھا۔
کئی مشنریان نظم کیں۔

فلیسیا ہمس ۱۸۳۵ء سوسائٹہ ۱۸۳۵ء تک رہی۔

شاعرہ غزل گو تھی۔ اس کے کلام سے
دلسوزی اور نزاکت نکلتی ہے اور
استعارات و تشبیہات لطیفہ سے مملو ہے
بعض گیت اس کی بہت مشہور ہیں

باب ہفتم

عہدِ عدالتِ مددِ ملکہِ معظّمہ و کٹوریا خلد اللہ ملکہا
وَعظْمَ سُلْطَانِهَا

۱۸۱۹ء میں ۲۴ مئی کو پیدا ہوئیں ۱۸۳۵ء میں ۲۰ جون کو تختِ سلطنت چڑھ افروز ہوئیں
ولیعہ چارم کے بعد ان کی بھتیجی ملکہ الگنڈرا ینا و کٹوریا
بسین ہجڑہ سالگی رونق بخش سریرِ عرشِ نظیر ہوئیں۔ ملکہ محترمہ کو والد
ماجد کا نام اڈو و سڈ اور خطابِ نواب کینڈ تھا۔ ۱۸۳۵ء میں
۲۸ جون کو ان کی تاجداری کی رسوم و ریشہ منسلوئیں ادا ہوئی

چونکہ قانون سیکلٹ کے بموجب ہیٹھنؤٹر کی ریاست عورت کو نہ بل سکتی تھی لہذا جب ملکہ نے تخت نشین ہوئیں تو وہ ریاست سلطنت برطانیہ سے نکل گئی اور ولیعہد چارم کے بھائی آئرلینڈ جنکا خطاب نواب کبیرلینڈ تھا اس ملک کے بادشاہ مقرر ہوئے۔

دسمبر ۱۸۳۷ء میں کینڈا اے مشرقی اور کینڈا اے مغربی میں بڑے ہوا اور پیٹیو اور میکینزی مفسدون کے سربراہ کاربنے۔ پیٹیو نے تو چند ہی روز میں بمقام سینٹ یو سٹیس شکست کھائی مگر میکینزی نے شہر پیٹیو میں چڑھ کر کیا اور ہٹلر افسر انگریزی نے اسے بھی شکست دی۔ دوسری سال میں شدت سرمایہ کینڈا اے مشرقی میں پھر فساد ہوا مگر سر جان کو لیورن کی ہمت و جوانمردی سے یہ فساد بھی چند ہی روز میں دفع ہو گیا۔ امریکا میں حکومت انگریزی کی تقویت و استحکام کے واسطے ۱۸۳۷ء میں پارلیمنٹ نے ایک قانون جاری کیا جسکے بموجب کینڈا مغربی اور کینڈا اے مشرقی ملک ایک صوبہ ہو گیا۔

اسی زمانہ میں ایک گروہ اہل انگلستان کا جو اپنے تئیں حامل فرمان شاہی کہتا تھا مشہور ہونے لگا۔ اس گروہ نے یہ نام اپنا اس واسطے رکھا تھا کہ یہ

فرمانِ رعایا میں چند تغیراتِ عظیمہ کا خواہاں تھا۔ ایک یہ کہ ہر شخص کو اجازت دی جائے کہ پارلیمنٹ کی واسطے ممبر منتخب کرنے میں اپنی امو دی۔ دوسرے یہ کہ ہنگام انتخاب ممبرانِ پارلیمنٹ لوگ اپنی رائے اونکے تقرر یا عدم تقرر کی نسبت کا غذ کے پرچون پر لکھ کر ایک صندوق میں ڈال دیا کریں تاکہ امیدوارانِ مشارکتِ پارلیمنٹ کو یہ نہ ثابت ہو کہ کسی اسے ہمارے خلاف ہے اور کسی اسے ہمارے موافق ہے۔ تیسرے یہ کہ ہر سال ایک نئی پارلیمنٹ مقرر کی جائے۔ چوتھی یہ کہ ممبرانِ پارلیمنٹ کی تنخواہیں مقرر کی جائیں۔ پانچویں یہ کہ ہر شخص خواہ صاحبِ جامداد ہو خواہ نہ ہو شرط کے لوگوں نے اسے ممبر مقرر کر دیا ہو پارلیمنٹ میں شریک کیا جائے چھٹے یہ کہ پارلیمنٹ کے ممبر منتخب کرنے کے واسطے ملک کی تقسیم اضلاع متساویہ میں کی جائے۔ غرض ان کوششوں کے ایک گروہ نے جان فرانسس کو جو کسی زمانہ میں کشتی شہر کا مجسٹریٹ رہا تھا اپنا سردار بنا کر مقام نیو پورٹ واقع ضلع مونتھ پر حملہ کیا مگر شکست کھائی اور فرانسس اور دو اور مرغوی بجرم بدخواہی و فتنہ پر داری محکوم ہوئے۔ پھر وہ سترے موت سے معفو ہوئے اور تاحیات ملک بدر کر دیے گئے۔

شعبہ عین ۱۰ فروری کو ملکِ مغل کا عقد سیکس کو برگ

ایر فرمانِ پادشاہِ رعایا کو دیا تھا اس سبب ہی رعایا کی طرف مضاف ہوا اور فرمانِ رعایا مشہور ہو گیا۔

گوٹھا کے شاہزادہ آلبرٹ سومپوا اور اسی سال ۲۱ نومبر کو بڑی شاہزادی پیدا ہوئیں جو شہنشاہ پرنسپال کے ولیعہد شاہزادہ ولیئم فرسڈرک سے منسوب ہیں۔ ۱۸۴۷ء میں ۹ نومبر کو شاہزادہ عالیجہ آلبرٹ اور پیدہ ہوئے جو اب وارث تاج و تخت ہیٹا آئندہ ہیں۔ چند روز بعد کہ ملکہ ملکہ محترمہ کے پارلیمنٹ سے یہ حکم صادر ہوا کہ اگر خدا نخواستہ ملکہ معظمہ ولیعہد بہادر کے بالغ ہونے سے پیشتر مر جائیں تو ان کے شوہر یعنی شاہزادہ آلبرٹ اپنے نابالغ صاحبزادہ کی طرف سے بطور متولی سلطنت کو حکمرانی کریں۔

۱۸۳۹ء سے ۱۸۴۲ء تک افغانستان میں بازار قتل گم ہوا۔ اس لڑائی کی کیفیت یہ ہے کہ انگریزوں کو یہ شبہ ہوا کہ مبادا شہنشاہ روس کا یہ ارادہ ہو کہ ہندوستان میں ہماری سلطنت دبا لے لہذا پُر ضرور ہے کہ افغانستان میں ایسے شخص کو بادشاہ کریں جو ہم سے موافق ہو اس واسطے کہ یہ ملک ہندوستان اور ایران کے درمیان میں واقع ہے اور شاہ ایران ہمیشہ سے شہنشاہ روس سے موافق ہے ایسا نہ کہ وہ روسیوں کو ہندوستان میں آنے کی راہ اپنے ملک سے دیدے غرض اس خیال سے سرکار انگریزی نے ۱۸۳۹ء میں سرداری سترجا کپن فوج ظفر معج بسو تو افغانستان روانہ کی تاکہ دوست محمد خان غاصب سلطنت افغانہ کو نکال دے اور شاہ شجاع کو دوبار تخت پر

بٹھانڈ۔ چند ہی عینے کے عرصہ میں قندھار اور غزنین اور کابل
جیسے عظیم الشان شہر فوج انگریزی نے فتح کر لئے مگر اکبر خان خلیفہ دوست محمد خان
نے بہت سے کوہی افغان جمع کر کے کابل میں انگریزوں کو چاروں طرف
سے گھیر لیا اور سسر و لیچر منیکناٹن اور اور بہت سے افسران انگریزی
مشورہ کے واسطے بلا کر دغا سے مار ڈالا۔ بقیۃ السیف فوج انگریزی
کابل سے جلال آباد تک کہ ۹۰ میل کا فاصلہ ہے برف میں ٹھہرتی
ہوئی گئی راہ میں افغان آپڑے اور انگریزوں کو تیرتیغ بیدریغ کیا
چنانچہ کئی سے آدمیوں میں سے فقط ایک شخص اپنی جان بیکے بھاگا
اس واقعہ جانگزا کے تھوڑے عرصہ کے بعد شاہ شجاع کو بھی کسی نہ
مار ڈالا۔ مگر جرنیل پولٹ بڑی شجاعت و جوانمردی سے لڑتا ہوا درہ
خیبر کی راہ سے جا کر سسر و اجہٹ سبیل اور جرنیل ٹوٹ کے
لشکر سے ملا اور ان سب سرداروں نے اکٹھا ہو کر پھر کابل پر چڑھائی
کی اور اسی فتح کیا اور اوسکی فصیل پر علم ظفر شیم انگریزی نصب کیا اور
فتح کے شادیاں بجاے۔ غرض شہر کابل کی فصیل اور برج وغیرہ
مسمار کر کے فوج انگریزی بفتح و فیروزی ہندوستان میں پھرائی اور
۱۸۵۷ء میں دوست محمد خان نے سرکار انگریزی سے مصالحو کر لیا۔

نصف جرنیل پولٹ بوسوی افغانستان
وضو کابل تا استبر ۱۸۵۷ء

اسی زمانہ میں ملک لونٹ یعنی اطراف و لواحق شام
میں لڑائی ہو رہی تھی۔ اس لڑائی کا منشاء یہ ہوا کہ محمد علی والی مصر

اور اوسکا بیٹا ابراہیم مدت سے سلطانِ سِراوم کو ستا رہا تھا۔
 چنانچہ ۱۳۳۷ء میں ابراہیم پاشا نے فوج عثمانی کو ساحلِ فرات پر
 مقامِ نصیبین میں شکست دی۔ آخر سلطانِ سِراوم نے ملکہ
 برطانیہ اور اورپاوشاہانِ یورپ سے مدد مانگی۔ اور ان
 سب نے بلا عذر سلطان کی درخواست منظور کر لی اس واسطے کہ اس
 لڑائی کے سبب سے کئی مرتبہ آبِ نائٹر ڈاسرڈ نلیز کارستہ بند ہو
 چکا تھا اور اس راہ کے مسدود ہونے سے بحیرہِ اسود کی تجارت
 موقوف ہو گئی تھی۔ القصہ انگریزی فوج بحری بھر داری اسٹوپ فوڈ
 اور نیپیز امیر البحر شہر بوٹھوت کو کہ ساحلِ شام پر واقع ہے تباہ و برباد
 کر کے زیرِ دیوار ہائے شہرِ حکہ پہنچ گئی اور تین ہی گھنٹہ کے عرصہ
 میں یہ حصنِ حصین کہ کلیدِ شام ہے اور نیپولین جیسے زبردست
 کے بھی اسے کچھ نہ چلی تھی انگریزی توپ خانہ سے ہار گیا اور انگریزوں کے
 قبضہ میں آ گیا۔ اس شہر کو فتح کر کے نیپیز امیر البحر اسکندریہ
 کو روانہ ہوا مگر پاشاے مصر نے بعد چند روز کے شام سے اپنی
 فوج درخواست کر لینے کا وعدہ کیا۔ بعد چند مدت کے اوسے اور
 سلطانِ سِراوم سے عہد و پیمان ہو گیا جسکے بموجب ولایتِ مصر
 محمد علی پاشا کے ہائے نام نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن ہو گئی۔

سنہ ۱۳۳۷ھ بمطابق ۱۹۱۸ء

اسی زمانہ میں سرکارِ انگریزی اور غفور چین سو افیون کی

تجارت کے باب میں نزاع ہوتی۔ چینی افیون پر مرتے ہیں اور اسے کھاتے بھی ہیں اور ملک کے طور پر پیتے بھی ہیں اور اگرچہ اسکی سمیت سے صدام جاتے ہیں مگر یہ بلا کب چھوٹی ہے۔ اب چینیوں نے اس افسراط سے افیون کا استعمال کیا کہ فقہو چین نے پریشان ہو کر ممانعت کر دی کہ خبر دار ہمارے ملک میں افیون نہ آنے پائے۔ مگر انگریزی سودا گروں کو اس سے بڑا نفع ہوتا تھا لہذا وہ چوری سے لیجا کر اسے چین میں بیچتے تھے۔ آخر چینی افسروں نے کئی کھپا افیون کے انگریزی جہازوں سے نکال کر خراب و برباد کر دئے اور کپتان الیٹ کمشنر انگریزی اور اور کئی انگریزوں کو قید کر لیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۸۴۰ء میں سرکار انگریزی نے پادشاہ چین سے لڑنے کا ارادہ کیا۔ اور چند ہی روز میں سپاہ انگریزی نے شہر کینٹن کو مغلوب کر لیا اور شمال کی جانب سر ہٹھڑی پوٹنچسپہ سالار انگریزی شہر اموی کو مسخر کر کے دیوار ہائے شہر نانگن تک پہنچ گیا۔ اس شہر میں متخاصمین میں مصاکح ہو گیا اور اس مصاکح کے بموجب جزیرہ کھونگ کونگ انگریزوں کو مل گیا اور علاوہ اسکے شہر کینٹن اور اموی۔ فوجو۔ ننگپو۔ شنگھائی۔ ان چار بندر گاہوں میں غیر ملکیں کے سودا گروں کو تجارت کرنے کی اجازت مل گئی۔

الحقار: ملو زیمیان سرکار انگریزی و فقہو۔
چین ۲۹ اگست ۱۸۴۰ء

۱۸۴۳ء میں شہر کون پر محصول مقرر ہونے سے ملک

وِیلِس مین ہنگامہ ہوا اور ہنگامہ پردازوں نے اپنا نام بَنَاتُ الرِّقَّةِ رکھا۔ انکی وجہ تسمیہ یہ ہو کہ تَوَسُّلَاتُ مِینِ سَفَرِ الخَلِیقَةِ کے باب ۲ آیت ۶۰ مین لکھا ہے کہ سَبَقَةُ کے عزیزوں نے اُسکے حق مین دعا کی کہ خداوند اسکی اولاد ہمارے دشمنوں کو مغلوب و مقہور کرے۔ لہذا ان فتنہ پردازوں نے تَبَرُّکًا وَتَمِیْنًا اپنا یہ نام رکھا کہ اسکی برکت سے ہمیں بھی حق تعالیٰ دشمن پر مُظَفَّر و منصور کرے گا۔ اور اپنی نِسَابِیت ثابت کرنے کے واسطے اونھوں نے لباس بھی عورتوں کا پہنا۔ غرض سلسلہ ۸۳ء کے آخر تک یہ ہنگامہ رہا اور اس عرصہ مین جتنی محصول کی چوکیاں جنوبی وِیلِس مین تھیں وہ سب ان بلوائیوں نے تھس تھس کر ڈالیں۔ اسی زمانہ مین اہل ایرلنڈ مین انتہا کا جوش و خروش پیدا ہوا کہ ہمارے ملک کی پارلیمنٹ انگلنڈ کی پارلیمنٹ سے جدا ہو جائے اور ایک شخص اُوکوئل نامی کو اپنا سر غنا بنایا۔ اور اوسکی اعانت اور فسخ اتحاد ہر دو پارلیمنٹ کے واسطے تمام اہل کیٹھولک کے کنائس مین چندہ جمع ہوا اور اس چندہ کی مقدار سلسلہ ۸۳ء مین ۴ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ تک پہنچ گئی اور ایرلنڈ کے قدیم پائے تخت نارا میں مفسدون کے بڑے جگمگہ ہوتے اور کلونٹارف میں بھی اونکا جماؤ ہوا جہاں بوائیں بوسر و نے دینارک والوں پر فتح پائی تھی۔ مگر ایرلنڈ کے ناظم نے سپاہیوں کو بھیجا کہ آپ

سلیہ حضرت اسحق علیؑ کی توجہ کا نام تھا ۱۲۔

مقام پر قبضہ کر لیا اور مفسدون کو جمع نہونے دو۔ اور او کوئل اور اور
آٹھ شخصوں کی تحقیقات کر کے دو برس کی قید کا حکم ہوا مگر پھر چند ہی
روز میں انھیں رہا کر دیا۔ او کوئل نے جنوا میں جا کر ۱۷ مئی
۱۸۷۲ء میں ۷۲ برس کے سن میں انتقال کیا۔

۱۸۷۲ء میں کلیسا نے اسکاٹ لینڈ میں طفرہ
پڑ گیا۔ اس طفرہ کا سبب یہ ہوا کہ عدالتہائے عالیہ دیوانی کے حکام
نے بعض فیصلے ایسے کئے کہ ان سے اسکاٹ لینڈ کے محاکمہ کلیسانی
یعنی اساتذہ و قسپسین کے احکام و فتاویٰ منسوخ ہو گئے۔ ایک
طائفہ عظیم نے کلیسا سے اسکاٹ لینڈ کے اپنے علماء و فقہاء کے
احکام کی منسوخت کو اس پر محمول کیا کہ ہمارے کلیسا یعنی مذہب
میں اسے رخصت پڑ گیا اور اسکی آزادی و استغنا میں فرق آ گیا۔
اس خیال سے وہ کلیسا تو سلطانی سے جدا ہو گئے اور ایک علیحدہ کلیسا

ساختہ ہو کہ نصاریٰ کی اصطلاح میں کلیسا کا اطلاق اکثر اہل کلیسا پر ہوتا ہے اور اس کوئی اسکاتلینڈ میں رہتا ہے
کلیسا تو انگلینڈ۔ کلیسا تو اسکاٹ لینڈ کلیسا تو روم کلیسا تو یسین بنی یسین۔ کلیسا تو
مصححہ شیث ان سب سے زیادہ ہر سالک مخصوص مراد میں جو کا ذکر کتاب میں جا بجا ہے۔ کلیسا کا اطلاق
اس کلیسا یا اتباع سالک مخصوص پر مبنی قبیل اطلاق نظر علی المظروف ہے جو مجلس سوال مجلس اعلیٰ ہے۔

مقرر کر کے اوسکا نام کلیسا تو غیر تابع رکھا۔ اسی زمانہ میں کلیسائے
 انگلنڈ میں ایک گروہ نصاریٰ نے بڑا فتور ڈال دیا۔ اس گروہ کا یہ
 مقولہ تھا کہ جو طر ق عبادت بالفعل تابع ہیں انہیں اور کلیسائے روم
 میں زیادہ تر ملا بستہ و مقارنتہ چاہیے۔ اس گروہ کا پیشوا ڈاکٹر
 ٹوسی تھا اس سبب سوائس نے اپنا نام پوسٹہ رکھا تھا۔

اثنائے محاربہ افغانستان میں سپاہ انگریزی نے
 سندھ پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس صوبہ کا رقبہ ۵۰ ہزار میل مربع ہے اور ۱۵
 میل تک دریاے سندھ کے دھانہ کے گردا گرد آباو ہے۔ امیران سندھ
 کو یہ امر بہت ناگوار ہوا اور اونھوں نے حیدرآباد میں انگریزی
 رازیدل ٹپ کے مکان پر حملہ کیا۔ میجر آٹوم کے پاس کل تلوار و حمی
 تھے مگر اسپر بھی اوس نے نواہان سندھ کا مقابلہ بڑی شجاعت و جوانمردی
 سے کیا اور بڑی حکمت سے جا کر ستر چار لکھ ندپیں کی فوج سے
 ملا۔ اسکے چند روز کے بعد انگریزوں نے میانخی کی لڑائی فتح کی اور
 ایک اور معرکہ حیدرآباد کے قریب مارا۔ بس اس فتح سے سارا
 سندھ فتح ہو گیا۔

سندھ کے شمال و مغرب میں دریاے سندھ کے دھانہ
 اوپر ہشک پنجاب کا ملک واقع ہے۔ یہ صوبہ وسیع ہے اور پانچ بڑی بڑے

دیر یا اس میں جاری ہیں اس سبب سے پنجاب یعنی پنج آب کہتے ہیں۔ اوس زمانہ میں یہ ملک ایک قوم جنگ جو کو قبضہ میں تھا جسے سیکھہ کہتے ہیں۔ یہ قوم وسط صدی ہفتہ ہم عیسوی میں پنجاب پر مسلط ہو گئی تھی۔ اور اسکا ایک اجداد نجیت سنگہ نامو سردار انگریزی کا بڑا پکا دوست تھا۔ لیکن جب ۱۸۳۹ء میں مرگیا تو اوسکے راج پر بڑا خون خرابا ہوا اور اسی لڑائی میں سکھوں نے صدکی میں انگریزوں کی چھاؤنی پر بھی حق ناحق حملہ کیا مگر شکست کھائی اور بہت سے مارے گئے۔ لیکن سکھ کی طرح سے دشمن حقیر نہ تھے سو اس طرح کہ اونکے پاس تحفہ تحفہ چالاک گھوڑے تھے اور اونکے گولندازوں نے انگریزی گولندازوں سے تعلیم پائی تھی۔ غرض سپاہ انگریزی سپرداری سنرٹھیوگٹ و ستر ہڈی ہاسر ڈنگ سکھوں کے لشکر پر مقام فیر و نر شکر چڑھ دوڑی دو دن بڑی گھمسان لڑائی رہی بعد اوسکے انگریزی فوج نے فیر و نر شکر فتح کر لیا اور سکھ شہنشاہ کے اوس پار بھاگ گئے۔ پھر ۲۶ جنوری ۱۸۴۶ء میں علی وال میں اور اسکے پندرہ روز کے بعد سببراون میں سکھوں کو شکست دی اس سبب سے لاہور پای تخت پنجاب کا راستہ کھل گیا وہاں جا کر انگریزوں نے سکھوں سے عہد و پیمان کر لیا۔ مگر ۱۸۴۹ء میں پھر لڑائی ہوئی۔ سکھوں کے لشکر نے دریائے جہلم پر بمقام چلیان والہ خوب مضبوط مورچہ باندھا۔ جنرل گف نے ۳۱ جنوری

کو او نہر حملہ کیا اور فتح پائی مگر سپاہ انگریزی میں لوگ اس قدر مارے گئے کہ جنرل گھٹ کو سرکار نے بڑا الزام دیا کہ تم نے کیوں ایسی بیڈھب لڑائی میں اتنے لوگوں کو کھٹوا دیا۔ لیکن ۲۱ فروری کو جنرل گھٹ نے گجرات میں سکھوں کو شکست فاش دی اور پچھلے جوڑک اوٹھائی تھی اوسکی خجالت مٹائی۔ چند روز بعد اس معرکہ کے نواب گورنر جنرل بھادر کے فرمان کے بموجب پنجاب سلطنت برطانویہ میں شامل ہو گیا۔

ملکہ مختمشہ کے عہدِ جلالت محمد میں سیاست ملک میں بہت بڑا امر یہ ہوا کہ قانون در باب غلہ منسوخ ہو گیا۔ اسکی منسوخی کی یہ کیفیت ہو کہ ۱۸۴۷ء میں ضلع لنکشیئر میں کچھ لوگ اس قانون کی مخالفت پر متفق ہوئے اور تجارت میں آزادی کو خواہاں ہوئے۔ ان لوگوں کا سرگروہ میٹچسٹر کا ایک کارخانہ دار سرچرڈ کوہن نام تھا۔ ۱۸۴۷ء میں سیرلینڈ پٹیل وزیر اعظم مقرر ہوا۔ پچھلے تو اوسکی رائے بھی تھی کہ اور ملکوں سے جو غلہ آتا ہے اوسپر زیادہ محصول لگایا جائے مگر ۱۸۴۷ء میں اوسکی رائے اس باب میں بدل گئی۔ جن لوگوں کی معاش کا مدار زراعت پر تھا جیسے زمیندار کسان اور اور مزدور پیشہ لوگ وہ سب بھی یہی چاہتے تھے کہ غیر ملک سے غلہ نہ آنے پائے۔ اونکے زعم ناقص میں غیر ملک کے

غلہ پر زیادہ محصول لگانے سے اونھیں یہ فائدہ تھا کہ اونکے ملک کے
غلہ کا نرخ نہ گھٹنے پائے گا۔ غرض از دیاد محصول سے تجارت میں
مدت تک ترقی نہوئی مگر آخر کو تجارت سے اپنی ملک اور غیر ملک
کی قید رفع ہو گئی اور غیر ملکوں سے جو گیمون آتا تھا اب اوسپر
فیء من ۸ آنہ محصول رہ گیا۔ اس ماجرے کے دو روز کے بعد
سِر رابرٹ پیل نو استعفا دیا اور لارڈ جان راسل وزیر
اعظم مقرر ہوا

استعار سِر رابرٹ پیل وزارت
لارڈ جان راسل ۲۶ جون ۱۸۵۵ء

۱۸۵۵ء میں آلو کی فصل پر پالا پڑا۔ اس سبب سِر
ایرلنڈ میں بڑا قحط پڑا اور شدید تپ آئی۔ برطانیہ اور امریکا
کے لوگوں نے بڑی ہمت کی کہ ایرلنڈ کے قحط زدہ و ہقانوں کو مدد
بھیجی مگر کچھ بھی بہت سے لوگ وہاں کے قحط اور بیماری سے ہلاک
ہو گئے اور بہت سے سِر بھجوا کر انکل گئے اس سبب سِر اوس ملک کی
آبادی میں قریب بیس لاکھ آدمی کا گھانا پڑا

اب اہل انگلستان کو ریل بنانے کا مایخو لیا پیدا ہوا۔
صد ہا کمپنیاں ریل کی بن گئیں اور ہر شخص ریل کی تجارت کو حقے
بہیج و شیرا کرنے لگا۔ آخر اس مایخو لیا کا انجام یہ ہوا کہ جب لوگوں
کی آنکھوں سے غفلت کی پردے اوٹھے اور حواس بجا ہوئے تو

دیکھا کہ جتنی ریلین بنانے کا قصد کیا ہے اون میں سے نصف محض
عجٹ و بیکار ہو گئی۔ غرض اب ساری ملک میں ایک کھرام پڑ گیا اور
ہر اخبار میں اسی کا ذکر ہوتا تھا کہ آج فلاں ریل کی کمپنی شکست ہو گئی
آج فلاں کارخانہ ٹوٹ گیا اتنون کی جمع ڈوب گئی اور اتنون کا دوا والا
نکل گیا۔ اکتوبر ۱۸۴۷ء میں اس آفتِ ناگہانی کا اثر سب دنوں پر
شدید تر محسوس ہوا۔ لیکن اس منحوس سال میں اتنا تو فائدہ ہوا کہ
تار برقی کے فوائد قوت سے فعل میں آنے لگے اور اس کے واسطے سے
خبریں آنے جانے لگیں۔

۱۸۴۸ء میں فرانسیس میں تیسرا انقلاب ہوا اور لوی
فلپ شاہ فرانس معزول ہوا اور سلطنت جمہوری قائم ہوئی پادشاہ
معزول نے انگلستان میں جا کر پناہ لی اور ۱۸۷۰ء میں وہیں انتقال کیا
اسی سال کے آخر میں لوی نپولین کہ ہالڈ کے پادشاہ معزول
کا بیٹا اور نپولین اعظم کا بھتیجا تھا سلطنت جمہوری فرانسیس کا
صدر مقرر ہوا اور چار برس کے بعد بختاب نپولین سوم شہنشاہ فرانس
ہو گیا۔ ۱۸۷۰ء میں تمام یورپ میں عجب تلاطم برپا رہا۔ ویاٹنا اور
بوسنیا اور سربیا میں ہنگامے ہوئے۔ اور انگلستان میں جارج ملان
فرمان شاہی نے فساد برپا کیا اور ۱۸۷۱ء اپریل کو بہت سی لوگ اوشین سو
باغیض جمع ہوئے کہ ایک شخص فیرگس او کوئی نامی کو ہمراہ لیکر پارلیمنٹ میں

جائیں اور ایک عرضی میں اپنے مطالب لکھ کر اوسکے ہاتھ سے دو مہینے
مگر ادھر بھی ان مفسدون کی گوشمالی کے واسطے ماٹار اللہ تھوڑے
نہ بہت ۲ لاکھ آدمی خوب کرارے کرارے لندن کی سڑکوں پر ڈٹے
کھڑے تھے اور سب قسمیہ تھے کہ انھیں بے مارے نہ چھوڑیں گے۔
یہ رنگ جو اونھوں نے دیکھا تو سب چپکے چپکے کھسک گئے۔

ایرلینڈ میں فسخ اتحاد ہر دو پارلیمنٹ کے واسطے
ایک انجمن مقرر ہوئی تھی۔ اس انجمن میں جو صاحبے یادہ محرور المزاج تھے
اونھوں نے ایک شخص ولیئم اسمتھ اوبی این نامی کو اپنا سرورہ
بنا کر اپنا نام گروہ جو انان ایرلینڈ رکھا تھا۔ اور لڑائی پر تلے
ہوئے تھے۔ اور فتنہ انگریز اخبار جاری کئے تھے جنکے دیکھنے سے
عوام الناس کو ایک دلولہ وہیجان پیدا ہوتا تھا۔ انہیں سے ایک اخبار
نہایت تیز اور حمیت انگیز تھا اور اسکا اڈیسٹر جان چل تھا۔
ہر روز ہزار ہا مزدور پیشہ لوگ کنار دریا اور کھیتوں میں گیند بازی کے
حیلے سے جمع ہوتے تھے مگر نیت میں فساد تھا۔ لیکن اس ساری مشین بندی کا
انجام کچھ نہوا۔ اوبی این اور اور مفسدون نے کچھ تھوڑا سا ہنگامہ
مقام پلیریری میں کیا مگر چند ہی برقندازوں نے اس فتنہ کو سرورہ
کر دیا۔ اور اسکے سربراہ کاروں کو گرفتار کر لیا اور انہیں سے چار کو

سزائے موت کا حکم دیا گیا مگر پھر یہ حکم بدل گیا اور وہ ملک بدر کئے گئے۔
اب یہ مفسد ایک ایک کر کے رہا ہو گئے ہیں اور بعض بھاگ بھی گئے ہیں۔

۱۸۴۹ء میں تین واقعے عظیم ہوئے۔ ایک یہ کہ قوانین
جہاز رانی میں تغیر و تبدل ہوا۔ دوسرے یہ کہ ملکہ مغظمہ ایلزبتھ کی سیر کو
تشریف لے گئیں اور وہاں کی رعایا اور ان کی تشریف آوری کو
اپنے فخر و سعادت کا باعث سمجھ کر بہت خوش و مسرور ہوئی۔ تیسرے
یہ کہ ملکہ مختشمہ کی چچی صاحبہ یعنی شاہ ولیعہد چارم کی ملکہ اڈیلیڈ نے
وفات کی۔

۲۹ جون ششمہء ۱۸۴۹ء میں ستر دہائی پیل گھوڑے
پر سے گر پڑا اور ایسی سخت چوٹ آئی کہ چارہ ہی دن کے بعد مر گیا۔ اس
وزیر آصف نظیر نے ۶۳ برس کے سن میں انتقال کیا۔ اسی سال ایک
یادگار سانحہ یہ بھی ہوا کہ پوپ پائیس نہم خلیفہٴ موم نے انگلستان
پر پھر دست درازی کی اور پادری و ایورمین کو اس غرض سے وٹسٹ
منسٹر کا اسقف اعظم مقرر کیا کہ اساتذہ و قسوسین کی تھوٹ کی حکومت
جسے ملکہ الزبتھ نے باطل و عاقل بلکہ مستند و متنازل کر دیا تھا دوبارہ
انگلستان میں قائم ہو جائے۔ مگر حضرت پوپ کی دال نہ گلی اور اہل انگلستان
نے ایسا شدید مقابلہ کیا کہ معلوم ہو گیا کہ ان کی نظیرین امام کلیسا مرد و

کی کچھ حرمت و وقعت نہیں ہے۔

پہلے وزیر اعظم نے اپنی عہد سزیز
اصلاح و ترقی خلافت میں بسر کر دی تھی یہاں تک کہ دم واپس
بھی او سے انہیں امور کا خیال رہا اور اس وقت بھی اسنو
لندن کی نمائش گاہ کی تدبیریں بتلائیں۔ اس نمائش گاہ کا
نام مخزن صنایع کل اقوام ہے اور سب سے پیشتر ملکہ معظمہ کے شوہر
عالی وقار یعنی شاہزادہ آلبرٹ کو اس کا خیال آیا تھا۔ واقع میں یہ
نمائش گاہ بھی رفعت و احتشام میں دوسرا ایوان کسے تھا۔
سرجوزف پیگسٹن سے کامل شخص نے اس کا نقشہ بنایا تھا اور یہ
مقام ہائیڈ پارک میں بنی تھی اور کئی ایکڑ کے گردے میں واقع
تھی اور لوہا اور شیشہ کی سہی دونوں عمارت کی جان ہیں اور ایک کی
پانداری اور دوسرے کی نزاکت ضرب المثل ہے اس عالیشان نمائش گاہ
میں بہت لگا تھا اور اس کی سقف بلور کی تھی اور اس قدر بلند تھی کہ کئی
اونچے اونچے درخت اس کے نیچے آگئے تھے۔ اس نمائش گاہ عرش
اشتباہ میں ہر قسم کی چیزیں ہر ولایت کی موجود تھیں اور پانچ مہینے
تک ہر روز اس میں تماشائیوں کا ہجوم رہا اور جو اسے دیکھتا تھا فرط حیرت
سے آئینہ صفت ہو جاتا تھا کہ یا آئیے یہ کس شک مسیحا کا مکان ہے +
زمین جسکی چہارم آسمان ہے +۔ دو بہت بڑے فائے اس نمائش گاہ

نقشہ نمائش گاہ لندن و ہجوم تماشائیوں در آن
از نگار نگار انگلستان

پر مرتب ہوئی۔ ایک ایسی کہ اسکے سبب سے انگلستان میں ہر قسم کے صنایع اور کاری گروں کو اپنی ہنر آزمائی اور لیاقت نمائی کا حوصلہ پیدا ہوا۔ دوسرے یہ کہ اسمین ہر قوم اور ہر فرقہ کے لوگ آتے سب کا حال و خط رجب ڈھنگ بات چیت پوشاک کی قطع جدا تھی اور سب ایک مکان میں اور ایک ہی غرض سے جمع ہوئی تھی اس سبب سے اون میں مونسیت بوقت زیادہ ہو گئی اور تپاک پڑا۔ ایسی ہی نمائش ۱۸۵۳ء میں ڈبلن میں ہوئی اور ۱۸۵۷ء میں پکنس میں ہوئی۔

۱۸۵۷ء میں وہ وزیر اجناسر منشا رامیر سے مل تھا کسی مقدمہ میں بزرگ اٹھا کر مستعفی ہوئے۔ گرامیر ولنگٹن کی صلاح سے پھر منصب وزارت پر قائم ہوئے۔ اسی سال قوم کا فحش لڑائی شروع ہوئی۔ یہ وحشی قوم اس گڈ ٹھوپ میں افریقہ کے انتہائی جنوب میں رہتی تھی اور انگریزوں کو ہمیشہ تنگ کرتی تھی۔ آخر ۱۸۵۳ء میں جا کر کمین یہ قوم مغلوب ہوئی۔ جس سال یہ نمائش ہوئی اسی سال ایک اور واقعہ عظیم یہ بھی ہوا کہ بریٹین اسٹریلیا میں سونے کی معدن نکلی اور اوشین کھود کر سونا نکلانے کو لاکھوں آدمی انگلستان سے وہاں چلے گئے۔

۱۸۵۷ء میں دوسری لڑائی والی برکھما شروع ہوئی

اس کا سبب یہ ہوا کہ سرنگون کے حاکم نے دو انگریزی جہازوں کے
افسروں کو ذلیل کیا لہذا گورنمنٹ^ط ہند نے لیمرٹ^ط امیر البحر کو بھیجا
کہ سرکشان بحرِ ہما سے اس ذلت کی تلافی چاہو۔ مگر والی بحرِ ہما نے
صاف انکار کیا کہ ہم کچھ تلافی نہ کریں گے۔ پھر سرکار انگریزی نے اس
مقدمہ میں سعی کی مگر کچھ ثمرہ نہ برسرِ تپ ہوا۔ آخر ناچار ہو کر فوج بھیجی اور
یہ فوج بحرِ ہما میں داخل ہوئی اور چند ہی روز میں صوبان کہ ساحل
دریا پر بسا ہے اور رنگون جو دریائے استراودی کے مشرقی
شاخ پر واقع ہے اور پیگو جو دریاے پیگو پر آباد ہے یہ تین
شہر بحرِ ہما والوں سے چھین لئے۔ پھر انھوں نے بڑی جدوجہد کی کہ
پیگو کو لے لیں مگر جرنیل ہٹل کی شجاعت و جوانمردی سے کچھ پیش رفت
نہ گئی۔ باوجودیکہ ایسے ایسے شہر بادشاہ بحرِ ہما سے چھین گئے تھے اس پر
بھی اس نے سرکار انگریزی سے مصاحہ نہ کیا۔ آخر کار سرکار فرادیک اشتہا
جاری کیا جس کے بموجب صوبہ پیگو سلطنت برطانیہ میں شامل ہو گیا۔

۱۹۰۲ء کے ابتدا میں جان سٹیل کو مقام پر لا کر
ڈسٹری اور ڈسٹریکٹ ریلی وزیر اعظم مقرر ہوئے مگر ہنز انکی وزارت
کو سال بھر بھی نہ گذرا تھا کہ یہ معزول ہوئے اور ثواب ابو ڈین وزیر
اعظم اور لا سٹڈ جان سٹیل وزیر ممالک غیر اور لا سٹڈ پامرسٹن
نے ثواب گورنر جنرل بہادر اور انکار باب کو نسل ۱۲۔

وزیر مختص بہ انگلستان مقرر ہوا۔

اسی سال ۳۴ ستمبر کو امیر باتوقیر و لنگٹن نے ۸۳ برس کے سن میں قطعہ و امور میں انتقال کیا۔ یہ سپہ سالارِ فلکِ قاریسا شجاع و جبری تھا کہ اسکے اہل وطن نے ازراہِ فخر و مباہاتہ اسکا نام روئین تن و در و صد میدان رکھا تھا۔ ۸ نومبر کو اسکا جنازہ بہ تنزک و احتشام جنگی کلیسائے سینٹ پال مین لیجا کر دفن کیا کہ وہین نلسن امیرِ بحر بھی مدفون تھا۔

جنگ و آثر لو کے بعد کوئی بڑی لڑائی یورپ میں نہ ہوئی تھی مگر اس اثنا میں شہنشاہ روس نے صوبہ مولڈوویا اور صوبہ والیکیا گرانین اور اورمالک بمقبوضہ سلطان روم میں دریائے ڈینیوب حائل ہے چھین لئے تھے اس سبب میزانِ سلطنت کو معادلہ و مساواة میں فرق آگیا تھا اور شہنشاہ روس کا پلہ بھاری ہو گیا تھا۔ انھن پادشاہانِ فرانسس و برطانیہ نے بالمشارکت سلطان روم کی مدد کو واسطے افواجِ بحری بحرِ اُشود میں بھیجیں پس اسی وقت سفیر روس لندن سے رخصت ہو گیا اور ۲۸ مارچ ۱۸۵۶ء میں طرفین سے لڑائی کا ارادہ ظاہر ہوا۔ اس لڑائی میں پہلا معرکہ یہ ہوا کہ شہر اوڈیسسا پر بم کے

گولے برسے۔ بعد اوسکے ترکون نے بڑی شجاعت و جوانمردی سے
روسیون کو مار کر دریائے ڈینیوب کے اوس پار بھگا دیا اور صوبہ
سیلسٹریا میں اونھیں نہ دھسنے دیا۔ ادھر ستر چار لسن نیپٹر
نے کہ بحر بالٹک میں انگریزی بیڑے کا سردار تھا شہر یوٹا رسنڈ
پر حملہ کر کے سب دھنس وغیرہ برباد کر دئے اور کسٹونسٹ کے
قلعہ کو جا کر خوب دیکھ بھال لیا کہ یہ قلعہ عظیم الشان تھا اور دار السلطنت
روس کو ناکہ پر واقع تھا۔ لیکن جزیرہ نمائے کس ایمیا میں سب جگہ سے
زیادہ ہنگامہ کارزار گرم رہا۔ ۳۱ اکتوبر کو ۵۶ ہزار آدمی کی فوج بدواری
مارشل سینٹ ارنوؤ لا سڈ سٹریگلن مقام یوپی ٹوٹریا
میں وارد ہوئی اور جب یہ فوج سمندر کے کنارے کنارے جنوب
کی طرف گئی تو دیکھا کہ ۵۰ ہزار روسی دریائے ایلما کے دھننے کنارے
پر صف بستہ کھڑے ہیں۔ غرض تین ہی گھنٹہ کے عرصہ میں فوج انگریزی
و فرانسسیسی و سیون کو دریائے ہٹاکرا اوس پار اوتر گئی اور وہ پیچھے
ہٹ کر سیبا سٹپول کے قلعہ میں کہ نہایت مضبوط و مستحکم تھا چلے گئے۔
سپاہ انگریزی و فرانسسیسی نے اوس قلعہ کے جنوب کو سمت مورچہ لیا۔
اس مقام سے وٹس میل کے فاصلہ پر بالکل یواکی بندرگاہ تھی اور
وہاں انگریزوں کے جہاز اور میخینین وغیرہ سب مویا تھا۔ ۱۱ اکتوبر کو
انگریزوں اور فرانسسیوں نے شہر سیبا سٹپول پر بڑے بھر دو نوں جہاز
سے حملہ کیا مگر اس اثنا میں روسیوں نے فرصت پا کر دھنس وغیرہ لیسو

آنا زنگ سیبا سٹپول پر ۱۱ اکتوبر ۱۸۵۴ء

مضبوط و مستحکم کر لئے تھے کہ اونچین ٹور کر قلعہ کے اندر گھس جانا محال
 عادی تھا۔ غرض یہ وار تو بالکل خالی گیا۔ بعد اوسکے روسیوں نے فوج
 انگریزی پر بالکل یو این حملہ کیا مگر انگریز بھی ایسے جی توڑ کر لڑے کہ
 روسیوں کے چھکے چھڑ وادے آخر وہ پس پا ہوئے۔ اس معرکہ میں
 سوارانِ سبک سیر انگریزی فوج مخالف کی توپوں پر سیدھ ٹھک جا پڑی
 اور اگرچہ کامیاب نہوتے مگر پھر بھی یہ شجاعت و جوانمردی اونکی مدت تک
 یادگار رہے گی۔ سپاہ انگریزی کی دھنوز جانب قریب انکسٹھین کے آکر
 بھی بڑھ کر فتح حاصل ہوئی۔ اسکی کیفیت یہ ہے کہ دھنوز تاریکی شب فی الجملہ
 باقی تھی کہ انگریزی ستر یون نے دیکھا کہ روسیوں کے دل کے دل غارت
 وردی پھٹے ہوئے اس ارادہ سے بڑھتے آتے ہیں کہ انگریزی
 لشکر کی صفوں کو تہ و بالا کر دیں۔ بس یہ دیکھتے ہی تھوڑی سی انگریزی
 فوج اونکے مقابلہ کو آگے بڑھی اور بارہ پر بارہ اس زور و شور سے
 چلنے لگی کہ سارے لشکر چونک پڑا اور اب خوب گھمسان لڑائی ہونے لگی
 اور افسر اور سپاہی سب کے سب لڑائی میں گٹھ گٹھ گئے۔ کہ اتنی میں فریسی
 فوج مدد کو آ پہنچی اور قبل غروب آفتاب روسیوں کے قدم اٹھ گئے اور
 سب لشکر اونکا لڑائی میں کام آیا۔

موسم سرما میں سپاہ انگریزی و فرانسیسی نے بسببِ عجم
 میسر طعام و خیم بڑے مصائبِ آلام اٹھائے اور اگرچہ بہت سے

انگریزی جہاز پُراز غلہ و دیگر ضروریات جنگ بندرگاہ بالکلیو امین
 موجود تھی مگر فوج انگریزی کو وہاں سے رسد نہ پہنچی۔ جب یہ ماجرا
 اہل انگلستان نے سنا تو پارلیمنٹ کے ایک ممبر سر وبلٹ نامی نے وزیر
 کو الزام دیا کہ یہ تکلیفِ صعوبت جو ہماری فوج نے اٹھانی ہے یہ فقط تمہاری
 بدانتظامی کے باعث ہے۔ غرض ۱۵ اکتوبر کے غلبہ اسے سے
 یہ الزام ممبر موصوف کا حکم عوام میں مستند و مقبول ہوا اور نواب
 آبرو دین نے استعفا دیدیا اور کلاسڈ یا مونسٹن وزیر اعظم مقرر
 ہوا۔ اب لڑائی کا انتظام بڑی جستی اور چالاک کی کے ساتھ ہوا۔ اور غلہ
 قلیل میں بندرگاہ بالکلیو اسے معسکر انگریزی تک ریل جاری ہو گئی اور
 اب یہ طرفہ تماشا دیکھنے میں آیا کہ ریل کا انجن بسکٹ اور گائے کا گوشت
 اور شراب اور گولہ باروت لے لے ہوئے فرائے بھرتا ہوا رزمگاہ کو چلا
 جاتا ہے۔ علاوہ برین اس لڑائی میں اور کئی باتیں ہوتی ہیں کہ وہ
 وٹوس یا اور وائر کو کے معرکوں میں بھی نہوتی تھیں۔ ایک بات تو
 یہی تھی کہ بحر اسود کے اندر ہی اندر کوہمیا سے ساحل و آسٹ ناٹک
 تار برقی دوڑ گیا اور وہاں سے برابر لندن تک جا رہے ہو گیا۔ پس
 جو حادثہ لڑائی میں ہوتا تھا اس تار کے ذریعہ سے ایک یا دو گھنٹہ
 میں اسکی کیفیت لندن میں پہنچ جاتی تھی۔ قطع نظر اسکے بڑے بڑے
 اخبار جو ولایت میں جاری تھے ان کے منبر بھی اس معرکہ میں موجود تھے
 اور وہ وقتاً فوقتاً خبریں بھیجتے تھے۔ ان وقائع نگاروں میں سے

ڈاکٹر ولیم سائل جیٹریٹائمس سے خط کتابت رہتی تھی بہت مشہور و معروف ہے اور اسکے خطوط جنہیں لڑائی کی کیفیت شرح و بسط سے لکھی ہے اس کی شہرت اور ناموری کا باعث ہوئے۔

۲۱ مارچ ۱۸۵۵ء میں نیکولاس شہنشاہ روس کا انتقال کیا اور اس کا بیٹا الگزنڈر نڈر پادشاہ ہوا مگر اسکے وقت میں بھی لڑائی کا سلسلہ جاری رہا۔ ۲۵ مئی ۱۸۵۵ء میں انگریزی اور فرانسیسی فوج بحری کئی چہ اور بحر اوقیانوس میں پہنچی اور بہت سے جہاز اور شہر روسیوں کے تباہ و برباد کر دیئے۔ ساسرڈ نیا کا پادشاہ بھی اس لڑائی میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کا شریک ہو گیا اور اس کی فوج نے سپاہ فرانسیسی کی مدد سے ساحل دریائے پیرنیا پر فتح مہین حاصل کی۔ اثنائے محاربہ کس ہمایا میں انگریزی اور فرانسیسی فوجوں کو سردار دومرتبہ بدلو گئے۔ پیشتر فرانسیسی فوج کا سردار سیٹیٹ آرٹو تھا جب وہ آیلما کی لڑائی کے بعد مر گیا تو کین سٹوٹ سردار مقرر ہوا اور ۲۵ مئی ۱۸۵۵ء میں اس کو مقام پر پلیسین قائم کر کے فرانسیسی فوج مقرر ہوا۔ اوپر فوج انگریزی کے سردار لاسرڈ سٹریگلن ہیضہ کے مر گیا اور اسکے مقام پر جنرل سمپسن مقرر ہوا مگر وہ چند ہی روز کے بعد معزول ہو گیا اور منصب سپہ سالاری سٹوٹ ولیم کوڈ سٹریگلن کو عطا ہوا۔

روسیوں کو اپنے قلعہ کے دھسوں پر پتھر کی دیواروں

جلد چہ تا باب فتح پادشاہ ساسرڈ نیا

سے زیادہ بھروسہ تھا مگر آخر کو یہ دھس چھن گئے۔ فرانسیسی شکر نے
مِملوَن پر قبضہ کر کے قلعہ میلَا کو ف پر دھاوا کر دیا اور اسے
بھی چھین لیا۔ اسی روز انگریزی فوج کے ایک گروہ نے بڑی جانبازی
کی کہ قلعہ سائیڈان کو چھین لیا مگر اس فرقہ جزا پر روسیوں نے چار فٹ
سے آگ برسادی آخر یہ پُرس پا ہوا اور بہت سے لوگ ضائع ہوئے۔
دوسری روز شب کو گوٹ شاکا ف سردار فوج روسی محصورین
شہر سباسٹیپول کو نکال کر بندرگاہ کی راہ سے شہر مذکور کے گوشہ شمالی میں
لیگیا مگر یہ مقام بھی اونسے چند ساعت میں چھن گیا اور جب وہ وہاں سے
بھاگنے لگے تو اپنے جہازوں کو سمندر میں ڈبو دیا چنانچہ اب تک وہ یومین
پانی میں پڑے سر رہے ہیں۔ جب سپاہِ روسل سطح سے منہ مٹو
ہوتی تو فوج انگریزی و فرانسیسی نے اونکی بڑی بڑی لنگر گاہیں اور ٹھوس
وغیرہ باروت رکھ کر اڑا دئے چنانچہ وہ قلعہ رفیع الشان جو روسین جی
میں بڑا حصن حصین تھا اب فقط ایک تودہ خاک ہو۔

سباسٹیپول کی لڑائی تو اسطرح ختم ہوئی اب دھر شمال
کی طرف کی کچھ کیفیت سنیں کہ ۵۵۵ء میں سردار کس نپیر سے
بحر بالٹک کی فوج کی حکومت نکل گئی اور اس کے مقام پر چند اُس
امیر البحر مقرر ہوا اور اس نے بھی روسیوں پر ایسی کڑی چوٹ لگائی کہ
بھٹانگو یعنی بندر سوئی بوئراگ کو بم کے گولے مار کے چھین لیا۔

جنگِ روس کا ہنگامہ ملکِ سرکاشیا میں بھی گرم تھا۔ اور وہاں شامل سپہ سالار فرانسیسی نے بڑی بھادری سے روسیوں کا مقابلہ کیا۔ آخر سپاہِ روس شہرِ کاسہس پر جھک پڑی مگر جنرل ولیمس نے بڑی جوانمردی سے اسے روکا اور شہر پر قبضہ کرنے دیا لیکن افسوس ہے کہ اسے حکمت پہنچی آخر ناچار ہو کر اسے یہ شہر روسیوں کے حوالہ کر دیا۔ غرض شہنشاہِ روس نے جبراً لٹل اور بجر اسود دونوں جانب سے زک اٹھا کر صلح کی استدعا کی اور مارچ ۱۸۵۶ء میں شہرِ پکڑ میں متحاضمین میں صلح منعقد ہوئی۔

۱۸۵۶ء کے آخر میں سرکار سے اور چین سے لڑائی شروع ہوئی۔ اس لڑائی کا منشا یہ ہوا کہ ایک انگریزی جہاز چین کی سرحد سے جاتا تھا اس کے جاشون کو چینیوں نے ذلیل کیا۔ بڑا معرکہ اس لڑائی میں یہ ہوا کہ سپاہِ انگریزی و فرانسیسی نے شہرِ کینٹن چینیوں سے چھین لیا۔ بعد چند روز کے کچھ مراسلات ممالکِ مشرقیہ سے انگلستان میں آئے اس لئے معلوم ہوا کہ سرکار سے اور مغور چین سے مصالحہ ہو گیا اور یومِ پ کے سودا گروں اور پادروں کو اجازت مل گئی کہ چین میں جہان چاہیں آئیں جاتیں۔ قریباً سی زمانہ کے افواجِ بوطا کپہ فارس میں داخل ہوئیں اور ایک بیڑا انگریزی جہازوں کا خلیجِ فارس میں پہنچا۔ ہرات اور بوشہر

تھوڑے ہی عرصہ میں فوج انگریزی نے مستخر کر لئے آخر شاہ ایران صلح کا
سائل ہوا۔

مگر محاربتہ روس کے بعد اعظم وقایع بغاوت سپاہ
ہند تھی۔ اس غدر کے دفع کرنے میں سردار دلاور کالین کیمبل نے
بڑی جدوجہد کی اور اسکے صلہ میں امارت کا درجہ پایا۔ ۱۸۵۷ء موسم
بھار میں یہ غدر میرٹھ سے شروع ہوا اور اسکا باعث تو سب ہی جاکر
ہیں کہ یہ سارا جھگڑا کارٹوس پر ہوا تھا۔ کانپور میں جس طرح انگریزوں
کی عورتیں اور بچے فوج ہوئے اور سکے سٹنے سے روئیں کھڑی ہوتے
ہیں۔ دھلی کا محاصرہ تو پشت از بام افتادہ ہے۔ لکھنؤ کا معرکہ
اور اوسمیں جنرل ہیٹولاک جیسے بہادر سردار کا کام آنا یہ بھی یادگار
ہے۔ بعد اوسکے بانس بریلی کا فتح ہونا بھی یاد ہے۔ غرض یہ معرکے
ابتک ہر شخص کے دل پر نقش کا گچھ رہیں۔ اور اہل انگلستان تو اب تک
یہ یاد کر کے زار و قطار روتے ہیں کہ ہمارے ہم وطنوں کو
اتنی دور جا کر مٹی نصیب ہوئی۔

۱۸۵۷ء کے آخرین تاجرون پر عجب بلار نازل ہوئی
امریکا کے تاجرانے طمع کے بولا گئے اور ایسے ایسے معاملات
میں پھنس گئے کہ آخر دوائے نکل گئے۔ انکے ساتھ بیچاری یورپ

کے سوداگر بھی برباد ہوئے۔ آٹے کے ساتھ گھنّ بھی پسا۔ بہت سے پرانے کارخانے تو بالکل خراب ہو گئے اور جن لوگوں کی گروہین تھ کہ نہ تھا مگر اور دن کی دستخطی ہندوؤں سے اپنا کام چلاتے تھے وہ بھی جلد تشریف لی گئے۔ اور اسی طوفان میں کئی بنک گھر بھی غریقِ رحمت ہوئے مگر یہ اونکے مالکوں کی عقل کی خوبی تھی کہ بے دیکھے بجائے ہزار ہار پیسہ پیشگی لوگوں کو دیدیا اب اونھوں نے دھتتا بتلائی لیکن یہ کوئی نئی بات نہ تھی چار مرتبہ ایسا ہی ہو چکا تھا کہ نوٹ کے کاغذوں کو لوگ سمجھتے تھے کہ قارون کا خزانہ ہمارے ہی پاس ہے اور اس خیال خام میں برباد ہوتے تھے۔

۱۸۵۸ء میں وہ وزیرِ اجنکا سر منشا لارڈ پامرسٹن تھا معزول ہوئے اور اونکے مقام پر فرقہ ٹورس پی سے وزیر مقرر ہوئے۔ انہیں نواب ڈسری وزیرِ اعظم اور ڈسریلی مہتمم خزانہ عامرہ ہوا۔ ان وزراء کے عہد وزارت میں سیاست ملک سے متعلق دو امر عظیم ہوئے۔ ایک یہ کہ ہندوستان کی حکومت کی اصلاح کے واسطے قانون جاری ہوا۔ دوسرے یہ کہ یہودیوں کے پارلیمنٹ میں داخل ہونے کے باب میں ایک قانون جاری ہوا۔ پچھلے قانون کو بموجب یکم ستمبر ۱۸۵۸ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی سے ہندوستان کی حکومت منترع ہو گئی اور پندرہ وزیروں کی کونسل کے سپرد ہوئی

اور ایک وزیر ب خطاب وزیر مہند اور کاسر منشاہ مقرر ہوا۔ دوسرے قانون کی رو سے ایک یہودی بیرون سرائیچا ایلڈ نامی اہل لندن کی طرف سے محکمۂ عوام کا ممبر یعنی وکیل مقرر ہوا۔

جب شہنشاہ امین نواب ڈسراہی نے استعفا دیا تو لارڈ یاہی سٹون کو پھر منصب وزیر اعظم عطا ہوا اور گلیڈ سٹون مہتمم خزانہ عامرہ مقرر ہوا۔ ان وزراء جدید کی وزارت میں بھلا کر یہ ہوا کہ والٹ ٹیلر سپاہی بھرتی ہوئے اور پادشاہ فرانس سے تجارت کے باب میں عہد و پیمان ہوا۔ اہل چین کے فریب سے پھر آتش جنگ مشتعل ہوئی۔ اور فوج انگریزی و فرانسیسی نے چینوں کا ایک قلعہ دریائے پینگو پر مستحضر کر لیا اور دو لڑائیوں میں برابر شکست کھ کر اہل آسمان کی ساری شیخی خاک میں ملا دی۔ اور ۱۳۔ اکتوبر شہنشاہ امین شجاعان برطانیہ و سرائیس پکن دار السلطنت چین کی دیواروں میں زینے لگا کے شہر کے اندر پھاند پڑے اور محلہ راہین گھس کر فغفور سے صلح کی گفتگو مالکانہ کی۔ غرض اسی مہینہ میں شہر ٹین سین میں صلح منعقد ہوئی اس معاملہ میں لارڈ البچن سرکار انگریزی کی طرف سے وکیل تھا۔

مئی شہنشاہ امین جرنیل گاری بالڈی نے ساحل جزیرہ صقلیہ چینی شیخی سے اپنے تین اہل آسمان کے مہین ۱۲۔

پر فتح عظیم حاصل کی۔ اس معرکہ میں بہت سے انگریز بھی جرنیل و فوجی
کے شریک تھے اور اسکے فتح ہونے سے وہ بھی سرخرو ہوئے۔
اس لڑائی کا انجام نیپلس میں ہوا اور اطالیہ جدید کا
پادشاہ ویکٹوریئمناویل مقرر ہوا۔ نیپلس کے
پادشاہ نے آخری مقابلہ شہر گائیٹا میں کیا وہاں بھی شکست
کھائی مگر اس شہر کے لوگ بعد اس شکست کو بھی کئی مہینے تک لڑا
کئے۔

مارچ ۱۸۶۱ء میں جو مردم شماری ہوئی تو معلوم ہوا کہ
جزائر برطانیہ میں ۲۹۳۲۷۸۸ کی آبادی ہے۔ اسی سال ایک
ساتھ عظیم سلطنت برطانیہ سے باہر واقع ہوا یعنی چارلسٹن
واقع امریکا میں جنگ خانگی شروع ہوئی۔ یہ لڑائی ممالک متحدہ
امریکا میں آپس میں ہوئی تھی اسی سے اسی جنگ خانگی کہا۔

اسی سال ہماری شہنشاہ نامدار ملکہ عالی وقار
دوسرے عظیم گزرے۔ مارچ کے مہینے میں مادرِ جہان کو انتقال
کیا۔ ابھی اون مرحومہ کے غم کو آنسو نہ پٹھے تھے کہ دسمبر میں شوہرِ عالی قار
نے اس دنیا سے ناپائدار سے رحلت کی۔ شاہزادہ آلبرٹ کو چھوٹی
لاحق ہوئی اور ۱۴ دسمبر ۱۸۶۱ء میں مقام وینڈس میں انتقال کیا

— اونکے مرنے سے خاندان شاہی کا چراغ کُل ہو گیا اور علم یتیم ہو گیا۔
 اب علوم و فنون کو ایسا قدردان اور جوہر شناس کا ہیکو نصیب ہو گا
 اگر چراغ لیکر دھونڈین گے تو ایسا مڑی شفیق و مشیر باتدبیر نہ پائیں گے۔
 جب ایسا مونس و غمخوار دنیا سے اوٹھہ گیا تو ملکہ معظمہ کو سلطنت کا
 لطف کیا باقی رہا۔ بینس برس تک شاہزادۂ عالی وقار ملکونامدار کے
 ہم پہلو و ہم کنار رہے اور اتنے دنوں بڑے لطف سے نبھہ گئی اور
 چار صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیان بہم پہنچیں۔ بس اب انھیں
 نوٹونہالون سے حضرت مخدّرہ علیا کی آنکھوں کو طراوت اور قلب کے
 راحت ہے۔ بڑی شاہزادی کی شادی ۱۸۵۱ء میں شہنشاہ پوسٹیا
 کے ولیعهد شاہزادۂ فرڈینرلک ولیک سے ہوئی اور اونکے مقدم
 سعادت لزوم سے سلطنت پوسٹیا کی رونق دوبالا ہو گئی۔

خطون کی ڈاک جو چارکس دوم کے عہد میں فقط
 لنڈن میں جاری ہوتی تھی ۱۸۵۱ء میں وہ تمام مملکت متحدہ
 برطانیہ و ایرلینڈ میں جاری ہو گئی اور یہ امر خاصۃً مسٹر
 رولنڈ اہل کی سعی جمیل سے ہوا۔ جسے خطون کی سالانہ آمد
 و رفت پیشتر کی چھ گئی ہو گئی ہے۔ ۱۸۵۳ء میں وہ راہ جو دریائے
 ٹیمس کے اندر سے بنتی تھی پل چکی اور جاری بھی ہو گئی۔
 ۱۸۵۴ء میں وہ عظیم الشان دُوربین جسے لاسڈر و سٹ

سے ہزار ہا تھا تیار ہو گئی اور اسکے ذریعہ سے بہت سے سیاری
مشاہدہ ہوئے چنانچہ ۱۸۴۷ء میں آئسٹریا اور ۱۸۴۸ء میں پنچون
اور ۱۸۴۹ء میں وکٹوریہ سیارات جدید دریافت ہوئے —
۱۸۴۹ء میں ملکہِ معظّمہ کے نام نامی سے تین کالج آئرلینڈ میں مقرر
ہوئے ایک شہر بل فاسٹ میں ایک کونسل میں اور ایک گیلوے
میں ۱۸۵۰ء میں آب نائے منائی پر وہ پل بنایا گیا جسکا نام جسٹر
برطانیہ ہے۔ یہ پل عجائب و زگار سے ہے اور اسکی صورت
یہ ہے کہ دو بہشت گوشہ آہنی ٹکون کو لوہے کی میخوں سے خوب مضبوط
جُڑا ہے اس طرح سے کہ ان دونوں کا ایک پل بن گیا ہے اور
ایک پل اوپر والے نل کے اندر چلتی ہے اور ایک نیچے والے کے اندر
چلتی ہے۔ ۱۸۵۰ء میں ڈوور سے کیلی تک اور ۱۸۵۱ء میں
انگلینڈ سے آئرلینڈ تک سمندر کے اندر سے تاریقی جاری ہوا
اسٹو صنّاعانِ انگلستان کو یہ حوصلہ ہوا کہ برطانیہ سے امریکا تک
اسی قسم کا تحت آب تار بحر اوقیانوس کے اندر جاری کریں مگر جب یہ
تدبیر نہ بن پڑی۔ ۱۸۵۱ء میں ایک جہاز ران ایم کلیور نامی نے
شمال و مغرب کی جانب سرایشیا کا راستہ نکالا۔ ۱۸۵۱ء میں ایک
بڑا قہار جہاز جسکے برابر کوئی جہاز آج تک نہیں بنا دیا ہے ٹیمس
میں چھوڑا گیا۔ ۱۸۵۹ء میں ایک کشتی جسکا ناخدا ایم کلینٹون تھا
بحرِ شمالی سے پھر آئی اور یہ خبر وحشت اثر لاتی کہ بحرِ جازفیننگلن

اور جو بہادر اُنکے ساتھ ۱۹۱۷ء میں بحرِ شمالی کے تفتیش و تفحص کے واسطے گئے تھے وہ سب فوت ہو گئے۔

پانچ برس تک ممالکِ متحدہ امریکا میں باہم جدال و قتال رہا اور اہل انگلستان اُسکے سبب سے نہایت متروک و متفکر رہے۔ اُنکی تشویش و پریشانی کا یہ باعث ہوا کہ امریکا کے اضلاع جنوبی سے رونی بافراط انگلستان میں آتی تھی اور ضلع لیٹنکشیئر میں اوستے الغاروں کی پڑا بنا جاتا تھا آبِ اس لڑائی کے سبب سورونی کا آنا موقوف ہو گیا اور بہت سے کارخانے کپڑے کے خراب ہو گئے اور ہزاروں آدمی محتاج ہو گئے۔ ایک مرتبہ اثنائے جنگ میں شمالی اضلاع والوں نے دو شخص سکنا اضلاع جنوبی میں بسے ایک انگریز جہاز پر سے گرفتار کر لئے اس سبب سرکار انگریزی اور فرمانِ وایان امریکا سے کچھ جلیطفی ہو گئی مگر خدا نے خیر کی کہ وہ دونوں شخص چھوٹ گئے اور فساد بڑھنے نہ پایا۔

مارچ ۱۹۱۳ء میں ولیعهد بہادر کی شادی ڈیہمارک کی شاہزادی الگنڈرا سے ہوئی۔ اس شادی کے بعد شاہزادی موصوفہ کے بھائی شاہزادہ جائج تختِ سلطنت یونان پر بٹھائی گئے اور جزائر یونان کہ بادشاہِ برطانیہ کی حفظ و حمایت

میں تھے اور انکی سلطنت سے منسلک کر دئے گئے۔

جنگ خانگی امیکا میں باشندگان اضلاع شمالی نے
سکنہ اضلاع جنوبی پر غلبہ پایا اور شہر پر شہر انکی فتح کرنی شروع کئے
کہ اس اثنا میں ایک ایسی خبر موحش آئی کہ سب لوگ دنگ ہو گئے۔ وہ
خبر یہ تھی کہ ایوا ہیٹو لنکن صدر کونسل سلطنت جمہوری ممالک
متحدہ امیکا شہر واشنگٹن کی ایک تماشہ گاہ میں مارا گیا۔ یہ سنا
۱۴ اپریل ۱۹۶۷ء میں ہوا اور اسی سال اکتوبر کے مہینے میں ملکہ معظمہ
کے وزیر باتدبیر و سیاست دان ویرینہ یعنی امیر پامی ہسٹن نے
بسٹن ہسٹن دسالیگی انتقال کیا اور اسکے مقام پر امیر سر سٹل وزیر
اعظم مقرر ہوا۔

۱۹۶۷ء میں پادشاہان اسٹریا وپیشیا میں لڑائی
ہوئی اور پیشیا کا پادشاہ غالب رہا۔ اس کے غلبہ کی یہ وجہ ہوئی کہ
اوسکی فوج کے پاس ایک نئی قسم کی بندوق تھی جسے بہت لوگ
ہلاک ہوتے تھے۔ اس سال انگلستان میں یہ امر عظیم ہوا کہ وہ قانون
جو پارلیمنٹ کی اصلاح کے واسطے تجویز ہو رہا تھا اور جس کے باب
میں وزیر امین بڑے مباحثے ہو رہے تھے وہ سر سٹل وزیر اعظم
اور اوس کے شرکا کی رائے کے خلاف تجویز ہوا آخر انھوں نے

استعفاء دیدیا اور اب اور وزیرِ افریقہ ٹوٹو سے مقرر ہوئے
اور نواب ڈسہاچی اور سر ڈسہاچی اونی کے سر منشا ہوئے۔

آخر الام بعد جستجوئے بسیار ۲۸ جولائی ۱۸۶۱ء میں تار
برقی بحرِ اوقیانوس کے اندر سے جاری ہو گیا اور اب امریکا
اور یورپ میں پانی کے اندر ہی اندر برابر خبر آنے جانے لگی۔

یہ واقعہ بھی تاریخ انگلستان میں یادگار ہے کہ اس پانچ
میس کے عرصہ میں جہازِ رانان و سیاحانِ بحرِ طانیہ نے کیا کیا نثر
ملک اور کسی کسی نامعلوم راہ میں دریافت کیں۔ چنانچہ ۱۸۶۱ء میں دو
بہادروں نے جزیرہ اسٹریلیا کو جنوب سے شمال تک طے کیا
آخری پچاس بھوکھون کے مارے مر گئے۔ وسطِ افریقہ کا حال
اب تک نہ معلوم تھا اب اس کی کیفیت بھی معلوم ہوئی۔ ڈاکٹر لونگسٹن
نے ساحلِ زنگبار کی تفتیش و تفحص کئے کرتے ایک بڑی بھاری
جھیل دریافت کی جس کا نام وکٹوریہ ہے اور ایک آبِ شار بھی ظاہر
کیا جس کا نام نیاسا ہے زور و شور اور عظم و وسعت میں یہ آبِ شار
نیا گیرا جیسے تھار آبِ شار سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ کپتان اسپیک
اور سٹریٹکس نے یہ معجزہ لاصل حل کیا کہ دریا سے نیپل و جھیلوں

ہو کر گذرا ہے جنہیں سے ایک کا نام وکٹوریہ یا نیا نزا ہے دوسری کا نام البرٹ نیا نزا ہے اور یہ دوسری چھیل دریائے مذکور کا منبع ہے

سلاطین معاصرین

| فرانس | پرتگیا |
|-------------------|---------------------|
| لوئی فلپ..... | فرڈرک ولیم سوم..... |
| سلطنت جمہوری..... | فرڈرک چہارم..... |
| نیپولین سوم..... | ولیم اول..... |

اسپانیہ

ملکہ ازابلا.....

سویڈن

چارلس جان برنڈوٹ.....
اوسکر اول.....

پوپ

گريگوری شانزدہم.....
پائیس ششم.....

سراوس

نیکولاس.....
الکسانڈر سوم

مشاہیر اہل تصنیف عہدِ مملکتِ عظمیٰ و کبوتریا

رابرٹ سوڈی شاعر سوڈی ۱۸۱۲ء تک ہا۔ بوسٹل کا

باشندہ تھا۔ اس نامور شاعر کی کئی مثنویاں
نظم کیں اور ۱۸۱۳ء میں ملک الشعراء ہوا۔
نثر میں امیر البحر نلسن کا تذکرہ بطور لطیف لکھا
اور کئی تاریخیں تصنیف کیں۔

ٹامس کیبل شاعر ۱۸۱۷ء تک ہا۔ گلاسگو

میں پیدا ہوا اور وہیں تعلیم پائی۔ اوسکی
نظم ستمبر شادمانی امید مشہور ہے۔ اوسفر
لڑائیوں کے حال میں ایسے ایسے عمدہ
قصیدے کہ میں کہ سبحان اللہ

ولیم وردس ورثہ شاعر سوڈی ۱۸۱۷ء تک ہا۔ سوڈی

کے بعد ملک الشعراء ہوا۔ کئی مثنویاں
نظم کیں۔ اوسکو اکثر اشعار میں روزمرہ کی
باتیں سلیس و زمرہ میں نظم ہیں

ٹامس مور شاعر سوڈی ۱۸۱۷ء تک ہا۔ ایولنڈ کا شاعر غزل کو

تھا۔ اوسکی مثنوی لالہ رخ مشہور ہے۔ زمین مالک
مشرق کی حکایات نظم کی ہیں نثر میں بھی اسکی کتابیں

جان لنگرڈ ۱۸۶۹ء سے ۱۸۷۱ء تک رہا۔ فرقہ کی تھوٹ

کا قسب تھا۔ تاریخ انگلستان تصنیف
کی اور اوسمین زمانہ انقلاب سلطنت
تک کے حالات لکھے۔ اکثر اوسکے خیالات
صحیح ہیں مگر کلیسا پر روم کی طرف
میلان اور رجحان مترشح ہے۔

صموئل روجرس ۱۸۶۲ء سے ۱۸۷۱ء تک رہا۔ لندن کا

مہاجن تھا۔ اسکی تصنیفات میں سے
یاد ایام سالفہ اور گلشنِ طالبہ
یہ دونوں مکتوبات مشہور ہیں۔

لارڈ میکالائی ۱۸۷۱ء سے ۱۸۷۹ء تک رہا۔ اس زمانہ میں

اسی بہتر کوئی مورخ نہیں ہوا۔ تاریخ
انگلستان تالیف کی۔ اس تاریخ لطیف
کی چار جلدیں چھپکر مشتمل ہو گئی ہیں
اور انہیں جیمس روم کو کل عہد کے
حالات اور ولیم سوم کو بعض عہد کے
سوانح اور کچھ حالات مختصر زمانہ سابق کو مرقوم
ہیں۔ اوسکو کئی تیس سال روم قدیم کو محاربات
و محاصرات کے حال میں بھی نظم کرتے

سراسرچی بالڈا الپسن اسکاٹ لئڈ کا قانون دان تھا۔

انقلاب سلطنت فرانسیس کی
تاریخ لکھی اور ایک تاریخ یورپ
بھی تالیف کی اور اوسمین وہ حالات
لکھو جو نپولین بونا پارٹ کو وقت
میں ممالک یورپ میں گزری۔

سراڈیوڈیروسار ایک طویل ضخیم کتاب مستحکم بہ مخزن العلوم

ادنیہ تصنیف کی اور اسکی تصنیف
میں ۱۸۳۷ء سے ۱۸۴۷ء تک مشغول رہا۔
عجائب غرائب عالم کو حال میں کچھ خطوط
لکھو اور رئیس حکمار سراڈیوڈیوڈ
کا تذکرہ لکھا۔ علم المناظر والمرا یا میں
کئی مسئلو مستنبط کئے۔

سراڈیوڈیوڈیوڈیوڈ بڑا سیاست دان اور قصہ نویس اور

شاعر تھا۔ اسکی تصنیفات میں بہت
سو عشق و قصہ اور تماشہ گاہوں میں شبیہ
بنانے کی نقلیں مشہور ہیں۔

ٹامس کارلائل بڑا زبردست عالم تھا مگر اسکی طبیعت

کارنگ و نیا سے نرالا تھا۔

تاریخ انقلاب سلطنت فرہسیتا لیف کی اور اور گئی کتاب تصنیف کین
چارلس ڈکنس کیا کیا دھچک اپ لطیف قصہ لکھے ہیں کہ
صلی علیہ وسلم اسکے کلام کا مزا کوئی اہل
زبان کے دل سے پونچھے۔

شہر یدن ٹولس سال ۱۸۶۲ء تک ہا۔ جیسی
تماشہ گاہوں میں شبیہ بناؤ کی نقلیں سن
لکھی ہیں ویسی اس زمانہ کو شاعر فرید نظم
الفرہ پٹی سن ملک شعرا تھا۔ تھوڑے دن ہو تو کہ انتقال
کیا۔ بہت سی مثنویاں اسکی مشہور ہیں۔
ولیم تھیکری سال ۱۸۶۳ء تک ہا۔ بڑا نامی
قصہ نویس اور لکچر گو تھا بعض
تصنیفات اسکی مشہور ہیں۔

صناعان مشہور

سٹرڈیوڈ ولکی سال ۱۸۶۵ء تک ہا۔ اسکاتلند
کا مصوّر تھا۔ عمدہ عمدہ تصویریں
کینچین۔

سِر فرانسس جینٹری ۱۶۲۸ء سے ۱۶۴۸ء تک ہا۔ بڑا نام پیدا کیا

تصویریں بنانے میں بڑا نام پیدا کیا
ایک بہت عمدہ حجری تصویر اوسکی بنائی
ہوئی لچ فیلڈ کے گرجے میں اب تک
موجود ہے۔

جوزف ٹوٹ ۱۶۵۷ء سے ۱۶۷۸ء تک ہا۔ بڑا نامی

مصوّر تھا۔ کوہ و صحرا و دریا وغیرہ کی عمدہ
تصویریں کھینچیں۔ اور وقائع تاریخی کو
بھی خوب خوب نقشے کھینچے۔

مختصر عین صنایع

سِر اسامبارٹ بروئل ۱۶۶۹ء سے ۱۶۸۹ء تک ہا۔ بڑا نامی انجینیر تھا۔

اسی نے دریائے ٹیمس کو اندر سوسرستہ
بنایا۔ یہ صنعت اسکی بہت بڑی صنعت ہو
اور واقع میں عجائب و غرائب روزگار سی
ہو کہ پانی کے نیچے راستہ چلو۔ یہ تحت آب استہ
۱۶۸۹ء میں بتا شروع ہوا اور ۱۶۸۳ء
میں بن چکا۔

جارج اسٹوون سن ۱۶۸۱ء سے ۱۶۸۸ء تک ہا۔ صنعت نوکریوں کا

میں پیدا ہوا تھا۔ ریل کا بڑا انجنیئر تھا۔ وہ خالی انجن اسی نو اختراع کیا تھا۔
 ۴۷ برس کے سن میں انتقال کیا۔ اوسکا بیٹا ریلوے اسواسطے
 مشہور ہے کہ اوسنو آب نامی منائے پر وہ منز لہ کل کا بنایا جسکا ذکر سابق میں ہوا۔
 سر جوزف پیکسٹن..... سن ۱۸۶۵ء تک رہا۔ کسی زمانہ میں
 ایک امیر کا باغبان تھا۔ ۱۸۶۵ء میں
 جولڈن میں وہ عظیم الشان نمائش گاہ
 ہوئی تھی جسکا ذکر سابق میں کیا گیا اوسکو
 شیش محل کا نقشہ اسی نے بنایا تھا۔

باب ہشتم

آئین سلطنت و عنوان حکومت انگلستان

سلطنت برطانیہ تین آرکان پر مبنی ہے۔ یعنی پادشاہ یا
 ملکہ۔ امرا۔ عوام۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ انگلستان کی سلطنت نہ
 صرف سلطنت شخصی ہے کہ فقط ایک شخص یعنی پادشاہ کو کل سیاہ
 وسفید اور رطب و یابس کا اختیار ہو۔ نہ محض سلطنت نوعی ہو کہ صرف
 امراء اور اہل قدرت و صاحبانِ مملکت کے دستِ قدرت میں
 عنوانِ حکومت و زمامِ سیاست ہو۔ نہ فقط سلطنت جمہوی ہے کہ
 جمہور عوام و کافہ اناام پر نظم و مہاکم مملکت موقوف و محمول ہو۔

بلکہ ان تینوں کا مجموعہ ہی اور اسی ترکیب خاص سے اس سلطنت کو قیام و استحکام ہو۔ پادشاہ کا منصب معرونی ہو اور اب وہ یہودہ قانون نہیں باقی رہے جسے عورت پادشاہ نہ ہو سکتی تھی۔ پادشاہ کے اختیارات کے جزر اعظم یہ ہیں۔

(۱) فقط پادشاہ ہی صلح و جنگ کر سکتا ہے (۲) وہی اون مجسموں کا جرم عفو کر سکتا ہے جو خلاف قانون کوئی حرکت کریں۔ (۳) وہی پارلیمنٹ کو معطل اور برخاست اور منعقد کر سکتا ہے۔ (۴) نفاذ قوانین اویسکے دستخط پر موقوف ہے۔ مگر ایسا بہت کم بلکہ کبھی نہیں ہوا ہے کہ جس قانون کو پارلیمنٹ کے دونوں محکمہ منظور کر لیں اور پادشاہ دستخط نہ کرے۔ (۵) پادشاہ کے حکم کے بغیر روپیہ پر سکہ نہیں پڑ سکتا۔ (۶) تمام مذاہج و مناصب امارت کے عطا کرنے کا اوسیکو اختیار ہے۔ مگر باوصف ان تمام اختیارات کے پادشاہ کو بھی انہیں کی پابندی اوسے قدر لازم ہے جس قدر کہ رعایا میں سے کسی شخص کو۔

پارلیمنٹ کے محکمہ اعلیٰ یعنی محکمہ امرا میں دو قسم کے امیر اجلاس کرتے ہیں امرا۔ اور علماء دین۔ علماء دین میں سے ۳۰ شخص اس محکمہ میں شریک شوزے ہوتے ہیں یعنی ۲۶ اسقف کلیساؤں انگلستان کے اور ایک اسقف اعظم اور تین اسقف ایوئلنڈ کے۔ مگر ایوئلنڈ کے اسقف ہر سال بدلے جاتے ہیں۔ امرا کی تعداد کچھ مقرر نہیں ہے۔ بلکہ یہ پادشاہ کے اختیار میں ہے کہ اونکی تعداد جتنی چاہے بڑھا دے۔ ان امرا کے پانچ درجہ

ہیں۔ (۱) ڈیوٹک یعنی امیر الامراء (۲) مارکوئیٹسی بیٹے امیر
درجہ دوم۔ (۳) آئرنل یعنی امیر درجہ سوم۔ (۴) قای کوٹ
بیٹے امیر درجہ چہارم۔ (۵) بیکوٹ یعنی امیر درجہ پنجم۔ (۶) امیر کائنات
کے اور ۲۸ امیر اسکاتلنڈ کو محکمہ امرا میں شریک ہوئے ہیں اور ان میں سے ایک ہر سال
امیر اس محکمہ میں مقرر کرتے ہیں۔ ان امرا کا منصب مقابہ شاریت
محکمہ امرا موروثی ہوتا ہے لیکن جس کا باب مثلاً ڈیوٹک یعنی امیر الامراء
کا منصب اس محکمہ میں رکھتا تھا اس کے بعد اس کا بیٹا اس منصب پر
مقرر ہوگا۔ یہ محکمہ سلطنت برطانویہ میں سب عدالتوں کو اعلیٰ اور

محکمہ امرا کی کیفیت تو مجھلا لکھی گئی اب محکمہ عوام کا
کچھ حال سنئے کہ ۱۸۷۲ء کے اجلاس میں اس محکمہ میں ۵۸ ممبر بنے وکلاء
رہایا تھے۔ ان میں سے ۵۰ آدمی اہل انگلنڈ اور وینس کیٹ
سے وکیل تھے اور ۵۳ اہل اسکاتلنڈ کی جانب سے اور ۱۰ مردم

اس کتاب میں جہاں جہاں ان پانچ درجوں کے امیرون میں تو کسی امیر کا خطاب آیا ہو اور اس کا ترجمہ
لفظ نواب یا امیر سے کیا گیا ہے کیونکہ ہماری زبان میں ان پانچوں درجوں کو سنیے
علیحدہ علیحدہ لفظ نہیں ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں نہ ان صاحب امارت کے لئے نہ ان
دعاویہ پر نفس مطلب موقوف تھا لہذا فقط نواب یا امیر کی لفظ پر اکتفا
کی گئی کہ اسے اتنا تو مفہوم ہوتا ہے کہ صاحب اسم منصب امارت پر فائز ہے تو
وہ منصب بالتحقیق نہ مفہوم ہو ۱۲۔

ایرلینڈ کی طرف سے۔ تمام اضلاع و بلاد و قرائے و مقصبات اور بعض مدارس عالیہ کی طرف سے وکیل اس محکمہ میں شریک رہتے ہیں اور اس محکمہ کے اختیارات مخصوصہ بکرات و قرات اس کتاب میں لکھے گئے۔ روپیہ دینا اور محصول مقرر کرنا اسی محکمہ کے اختیار میں ہو اس سبب سے پادشاہ اسکے قابو میں رہتا ہے۔ یہ قاعدہ ہو کہ پارلیمنٹ سات برس سے زیادہ نہیں رہ سکتی اور یہ بھی ضرور ہے کہ پادشاہ کی تخت نشینی کے بعد چھ مہینے کے اندر ہی نئی پارلیمنٹ مقرر ہو جائے

پادشاہ وزراء کے واسطہ سے حکمرانی کرتا ہے اور انہیں سے جو بڑے بڑے وزیر ہیں ان کی ایک کونسل علیحدہ ہے اور اس کا نام کونسل وزراء ہے اور اس میں بالفعل وزراء مفصلہ ذیل داخل ہیں۔

- ۱۔ خزانہ عامرہ کا افسر اعلیٰ۔ یہی اکثر وزیر اعظم بھی ہوتا ہے۔
- ۲۔ صدر الصدور۔ اس وزیر پاس نمبر سلطانی رہتی ہے اور فاضلی اور مفتی بھی مقرر کرتا ہے اور اسے بہت بڑے اختیارات حاصل ہیں اور جو رہی کو بھی اس کی رائے میں دخل نہیں ہے اور اس کو حکم کا مرافعہ محکمہ امرا میں ہوتا ہے۔

- ۳۔ دار و خیر دیوان خانہ۔ یہ وزیر کاغذات پر مہر سلطانی ثبت کرتا ہو
- ۴۔ صدر کونسل وزراء۔

۵- وزیر مختص انگلستان - اس وزیر سے خاص انگلستان کے معاملات متعلق رہتے ہیں

۶- وزیر ممالک غیر - اس وزیر سے غیر ملکوں کے مقدمات متعلق رہتے ہیں

۷- وزیر ممالک نوآبادیہ - وزیر امریکا اور افریقہ وغیرہ میں جو انگریزی بستی ہیں ان کا انتظام کرتا ہے

۸- وزیر ہند - یہ وزیر نواب گورنر جنرل ہند پر حاکم ہے اور ہندوستان کے امور اس سے متعلق ہیں

۹- وزیر جنگ - اس سے کل جنگی مقدمات متعلق ہیں

۱۰- وزیر مال - اس سے کل مقدمات مال متعلق رہتے ہیں اور کل محاصل ملکی کا انتظام ہی کرتا ہے لہذا اسی مہتمم خزانہ عامرہ اور بخشی الملوک بھی کہہ سکتے ہیں۔

۱۱- حاکم اعلیٰ عدالت بحری - اس کے مقدمات دیوانی و فوجداری جہ بحری میں واقع ہوں متعلق ہیں

۱۲- صدر کونسل تجارت

۱۳- صدر کونسل برائے پرورش غراب و مساکین

۱۴- افسر اعلیٰ محکمہ ڈاک

۱۵- وزیر ریاست لینکلسٹر

۱۶- وزیر ایرلینڈ

جب کوئی بڑا قانون پارلیمنٹ میں تجویز ہوتا ہے اور

ان وزیروں کی رائے اس کے باب میں نہیں مقبول ہوتی تو اکثر یہ تعضا

دیدیتے ہیں اور جب یہ استغنا ویدیتے ہیں تو پادشاہ انکے فریق مقابل کے سربراہ کار کو دلب کر کے حکم دیتا ہے کہ اب تم اور کو فسل وزیر راہ مقرر کرو۔ تو یہ کوئی کوئی ایک خاص قسم کی کمپنی ہوتی ہے کہ اوس کمپنی کے رازداران پادشاہ کے تہذیب اور جوشیاں خاص اس میں شریک ہوتے ہیں وہ ان کو ان کے سے منافع کے لئے جانتے ہیں جو سہراہ

پارلیمنٹ کے دو محکمہ میں سے ہر ایک محکمہ میں قانون تجویز ہو سکتا ہے اور ایک قانون نافذ نہیں ہوتا اور زیر تجویز ہوتا ہے جبکہ اوسے بدلے دیتے ہیں۔ ہر ایک کو لازم ہے کہ پارلیمنٹ کو دونوں محکمہ میں تین مرتبہ شامائے اور تینوں مرتبہ اکثر ارباب محکمہ میں اوسے مقبول کر لیں تب وہ پادشاہ کی حضور میں دستخط کے واسطے بھیجا جاتا ہے۔ حضور جب بدلے سات مرحلے طے کر چکتا ہے یعنی تین مرتبہ محکمہ عوام میں اور تین مرتبہ محکمہ امرا میں منظور ہو چکتا ہے اور ایک مرتبہ پادشاہ اوسے ملاحظہ کر کے دستخط کر لیتا ہے تب وہ ایکٹ پارلیمنٹ سمجھا جاتا ہے اور آئین انگلستان میں داخل ہو جاتا ہے۔ جو قوانین روپیہ کے باب میں تجویز ہوتے ہیں انکی ابتدا محکمہ عوام سے ہوتی ہے پھر چاہے محکمہ امرا ان میں منسوخ کر دے مگر ان میں کسی نہج کا تغیر و تبدل نہیں کر سکتا

جو قوانین برطانویہ میں نافذ ہوتے ہیں انکی عمل درآمد
تین اصول عظیمہ پر موقوف ہے۔ جوڑی یعنی پنچایت ایکٹ
ہیبڈاس کو ریسٹ۔۔۔ جوڑی یعنی محکام عدالت کی رائے۔
انگلنڈ اور ایرلینڈ میں یہ دستور ہو کہ بیشتر ایک جوڑی اس امر کی
تحقیق کے واسطے مقرر کیجاتی ہے کہ آیا یہ مقدمہ اس قابل ہو کہ عدالت
میں تحقیقات کیواسطے بھیجا جائے یا نہیں۔ بعد اسکے ایک اور جوڑی
جس میں بارہ آدمی ہوتے ہیں اس مقدمہ کا فیصلہ کرتی ہے مگر اسکا
فیصلہ اسوقت مستند اور واجب العمل ہوتا ہے جبکہ سب اہل جوڑی
بالاتفاق اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں کہ فلان شخص مجرم ہے یا مجرم نہیں
ہے۔ اسکاٹ لینڈ میں پہلے قسم کی جوڑی جسے بڑی جوڑی کہتے
ہیں نہیں مقرر ہوتی بلکہ پندرہ آدمی کی ایک جوڑی مقدمہ کا فیصلہ کرتی
ہے کہ فلان شخص مجرم ہے یا نہیں ہے یا اسکا جرم ثابت نہیں ہوا
اگر اس میں کل اہل جوڑی کا اتفاق شرط نہیں ہے بلکہ اکثریت وغیرہ
پر مدار ہے۔

انگلستان میں تین قسم کے قانون جاری ہیں اور انکا
انصرام مختلف عدالتوں سے متعلق ہے۔ (۱) اسٹیج کوٹ لا وہ
قانون ہے جو ایکٹ یا پارلیمنٹ میں داخل ہو۔ ایکٹ ہائی پورٹ
اس قانون کی کیفیت چارٹرس دوم کے حال میں دیکھئے ۱۲۔

وہ قوانین ہیں جو پارلیمنٹ کے دونوں محکموں نے بہنظوری پاؤ شاہ جاری کئے ہوں۔ (۲) کو مَن لا وہ قانون ہے جو رسوم قدیم پر مبنی ہو اور سابق کے مقدمات کے فیصلوں کے بموجب اسکی عمل درآمد کیجائے۔ (۳) لا آف اِکو پی ٹی اوس قانون کو کہتے ہیں جو ایسے مقدمات میں جاری کیا جائے جنہیں صدر الصُدور کے واسطے سی یا دشاہ دخل دے تاکہ گو مَن لا سے کیس طرح کا ظلم و نا انصافی نہونے پائے۔ انگلنڈ اور ایرلنڈ میں بڑی عدالتیں یہ ہیں۔ (۱) چیئسنسری یعنی عدالتہ العالیہ یا محکمہ صدر۔ اس عدالت سے جملہ احکام و فرامین شاہی جاری ہوتے ہیں اور ہر قسم کی دستاویزوں اور سناد کی تصدیق اور رجسٹری ہوتی ہے اور پارلیمنٹ اور اور کونسلوں کے منفقہ ہونیکا حکم جاری ہوتا ہے۔ اس محکمہ کے حاکم علی کو لارڈ چیئسنسلا یعنی صدر الصُدور کہتے ہیں اور یہ حاکم دیوان و وزراء میں داخل ہے جسکا ذکر تفصیلاً سابق میں کیا گیا۔ (۲) کو پنس پنچ یعنی عدالت ملکہ معظمہ۔ (۳) کو مَن پلین۔ یہ وہ عدالت ہے جس میں ہر قسم کے مستغیث استغاثہ کرتے ہیں اور اسکا مرفوعہ عدالت ملکہ معظمہ میں ہوتا ہے۔ (۴) اکیچکس یعنی عدالتہ العالیہ مال۔ اس محکمہ میں وہ مقدمات منفضل ہوتے ہیں جو خراج ملک اور حقوق شاہی سے متعلق ہوتے ہیں اور اسی میں محاصل علی کاروبہ داخل ہوتا ہے اور اسکے حاکم علی کو چیئسنسلا آف دی اکیچکس یعنی وزیر مال

یامشیم خزانہ عامرہ کہتے ہیں۔ اسکاٹ لینڈ میں دو محکمے ہیں۔ (۱) کورٹ آف سیشن (۲) ہائی کورٹ آف جسٹس۔ یہاں میں یہ دستور ہے کہ اکثر سال بھر میں دو مرتبہ عدالت کا اجلاس ہوتا ہے اور چونکہ دورہ کرتے ہیں وہی اس عدالت میں مقدمات فیصلہ کرتے ہیں۔

۳۱ مارچ ۱۹۵۷ء میں انگلستان کی آمدنی اور خرچ تفصیل ذیل تھا

۳۴۴۳۱۳۰ روپیہ

آمدنی
خرچ

۴۰۴۲۲۲۰ روپیہ

تفصیل آمدنی

۲۲۵۷۲۰ روپیہ

محصول اور ملکوں کی چیزوں پر

۱۹۵۵۸۰ روپیہ

محصول انگلستان کی چیزوں پر

۹۵۳۰۰۰۰ روپیہ

کاغذ اسٹامپ

۳۲۹۲۰۰۰ روپیہ

محصول زمین پر

۷۹۵۸۰۰۰ روپیہ

محصول مال پر

۴۱۰۰۰۰۰ روپیہ

محصول ڈاک

۳۰۰۰۰۰ روپیہ

ارضی خالصہ

۳۹۹۳۴۴۰ روپیہ

متفرقات

تفصیل خرج

سود قرصه قومی

۲۶۳۹۳۹۸۰ روپہ

سول لیسٹ یعنی منصرف پادشاہ و حکام ملکی وغیرہ
پیشن عدالتا دیوانی و فوجداری وغیرہ

۱۹۰۲۴۱۲۰ روپہ

۱۴۳۸۲۶۷۲۰ روپہ

فوج بری

۱۰۸۹۸۲۵۳۰ روپہ

فوج بحری

۱۲۹۰۹۴۷۰۰ روپہ

خدمات ملکی سرشتہ مال
وغیرہ

تاریخات سوانح عظیمہ زمانہ پادشاہان بزرگ وقائع عامہ

واقعه

عهد وقوع

سنہ وقوع

تجارب بحر جنوبی
کی تباہی

..... جانج اول

والپول وزیر عظم
کا استعفا دینا

..... جاکر دوم

تقویم سال ماہ کا
نیا طریقہ جاری ہونا

..... ایضاً

جان ولکس ممبر پارلیمنٹ
کا قید ہونا

..... جاکر سوم

واقعہ

عہد وقوع

سنہ وقوع

وارن ہیسننگس

گورنر جنرل ہند کی

رو بکاری کا شروع ہونا

جارج سوم

۱۷۶۰ء

ریئل کا پہلی مرتبہ انگلستان

میں جاری ہونا۔

ولیم چارم

۱۷۶۸ء

انگریزی نوآبادیستوں میں

برودہ فروشی کا موقوف ہونا

ایضاً

۱۷۷۳ء

اوگونل کی رو بکاری

ملکہ وکٹوریہ

۱۸۳۷ء

ریل کو کارخانوں کو نقصان

سے انگلستان میں تھک پڑنا

ایضاً

۱۸۴۵ء

لنڈن میں نمائش گاہ

عظیم کا ہونا

ایضاً

۱۸۵۱ء

امیر وٹنگن کی وفات

ایضاً

۱۸۵۲ء

ملکہ معظہ کے شوہر شاہزادہ

البرٹ کی وفات

ایضاً

۱۸۶۱ء

ملکہ معظہ کو ولیعہد کی شادی

ایضاً

۱۸۶۳ء

نواب پام سٹن وزیر عظم کی وفات

ایضاً

۱۸۶۵ء

بحراوقیانوس کو اندر تیرا پرتی کا جاری ہونا

ایضاً

۱۸۶۶ء

تغییرات در آئین مملکت

| واقعه | عدد وقوع | سنه وقوع |
|-----------------------------|----------|----------|
| قانون السداد | | ۱۸۴۵ |
| اینکامه پرازمی کانفرنسها | | ۱۸۴۵ |
| نفاذ قانون هفت ساله | | ۱۸۴۵ |
| ایضا | | ۱۸۴۵ |
| امریکا کی نوآبائستون | | ۱۸۴۵ |
| پیر قانون استامپ | | ۱۸۴۵ |
| چار می هونا | | ۱۸۴۵ |
| اتحاد سلطنت برطن | | ۱۸۴۵ |
| اعظم و ایرلند | | ۱۸۴۵ |
| نفاذ قانون شعر آزادی برات | | ۱۸۴۵ |
| فرقه کیتی حولک از تشددات | | ۱۸۴۵ |
| نفاذ قانون اصلاح محکمه عموم | | ۱۸۴۵ |
| ولکم چهارم | | ۱۸۴۵ |
| منسوخ قانون و رباب غلّه | | ۱۸۴۵ |
| ملکه و کتوری | | ۱۸۴۵ |
| منظوم قانون اصلاح | | ۱۸۴۵ |
| سلطنت مهند | | ۱۸۴۵ |
| ایضا | | ۱۸۴۵ |

ممالک مستحصه و منترجه

| واقعه | عمد وقوع | سنة وقوع |
|------------------------------------|---------------------|----------|
| فتح بنگال | جارج دوم | ۱۷۵۷ ع |
| فتح گینڈا و امریکا | ایضاً | ۱۷۵۹ ع |
| خود سری ممالک متحدہ امریکا | جارج سوم | ۱۷۶۳ ع |
| اتحصال جزیرہ هونگ کونگ | ملکہ ویکتوریا | ۱۸۴۲ ع |
| شمول ریاست سندھ و سلطنت برطانیہ | ایضاً | ۱۸۴۳ ع |
| فتح پنجاب | ایضاً | ۱۸۴۹ ع |
| شمول صوبہ اوده و سلطنت برطانیہ | ایضاً | ۱۸۵۶ ع |

محاربات و مصاحبات

| | | |
|-------------------------------|----------------|--------|
| خروج جیمس کڈاب در اسکاتلند | جارج اول | ۱۷۱۴ ع |
| جنگ دینجن | جارج دوم | ۱۷۴۳ ع |
| جنگ قونئی نوئی | ایضاً | ۱۷۴۵ ع |
| ورود چارلس دوم در اسکاتلند | ایضاً | ۱۷۴۵ ع |

- جنگ کلوڈن جارج دوم ۱۷۴۶ء
- مصلحہ امی لاشپیل ایضاً ۱۷۴۸ء
- آغاز جنگ ہفت سالہ ایضاً ۱۷۵۶ء
- پیرس کا پہلا مصلحہ جارج سوم ۱۷۶۳ء
- آغاز محاربہ امریکا ایضاً ۱۷۷۵ء
- جنگ کوہ بٹکن در امریکا ایضاً ۱۷۷۵ء
- جنگ دریای بریٹنڈی و آئرن ایضاً ۱۷۷۷ء
- محاصرت جبل الطارق ایضاً ۱۷۸۳-۱۷۸۹ء
- انقلاب سلطنت فرانس ایضاً ۱۷۹۵-۱۷۹۹ء
- جنگ یائے نیل ایضاً ۱۷۹۸ء
- بغاوت ایرلند ایضاً ۱۷۹۹ء
- مصلحہ ایمینس ایضاً ۱۸۰۲ء
- جنگ ٹرافالگار ایضاً ۱۸۰۵ء
- آغاز جنگ جزیرہ نما ایضاً ۱۸۰۸ء
- جنگ ممالک متحدہ امریکا ایضاً ۱۸۱۳-۱۸۱۴ء
- جنگ وٹوریا ایضاً ۱۸۱۳ء
- جنگ وائٹلو ایضاً ۱۸۱۵ء
- پیرس کا دوسرا مصلحہ ایضاً ۱۸۱۵ء
- محاصرہ الجنزیرہ ایضاً ۱۸۱۶ء

| واقعه | عهد وقوع | سنة وقوع |
|---|---------------|----------|
| جنگ ناوایرنو | جارج پنجم | ۱۸۲۷ |
| جنگ علی وال | ملکه ویکتوریا | ۱۸۴۹ |
| جنگ سندراون | ایضا | ۱۸۴۹ |
| جنگ چلیان واله | ایضا | ۱۸۴۹ |
| جنگ گجرات | ایضا | ۱۸۴۹ |
| آغاز محاربه سروس | ایضا | ۱۸۵۴ |
| جنگ ایلک | ایضا | ۱۸۵۴ |
| جنگ بالک لیوا | ایضا | ۱۸۵۴ |
| جنگ انکر من | ایضا | ۱۸۵۴ |
| تسخیر سیناستپول | ایضا | ۱۸۵۵ |
| <p>انقلاب وصال محمد در میان پادشاه روس و پادشاهان روم و فرانس و برطانیه در شهر پیرس</p> | | |
| بنامت هند | ایضا | ۱۸۵۷ |
| جنگ چین | ایضا | ۱۸۶۰ |

نواب آبادستیان اور مضافات و متعلقہ سلطنت برطانیہ

یوسٹ مین

جبل الطارق یہ ایک شاخ زمین شاخ لائخ کی اسپانیہ کے جنوب میں دور تک چلی گئی ہے۔ اس کے متعلق کا نام داس یوسٹ ویا ہے۔ اس میں ایک بڑی پتھر کی چٹان ہے اس کا طول ۳ میل اور بلندی ۵۰۰ فٹ ہے۔ اس زمین سنگ لائخ کا نام دو عربی لغتوں سے مرکب ہے یعنی جبل بخرہ ہار اور طارق یہ ایک مسلمان سردار کا نام ہے جو سال ۱۷۰۴ء میں بقصد تسخیر مملکت اسپانیہ یہاں وارد ہوا تھا۔ کئی مرتبہ اس زمین کو مسلمانوں نے لے لیا پھر اہل اسپانیہ نے اسے چھین لیا۔ ۲۴ جولائی ۱۷۰۴ء میں انگریزوں نے سرداری سر جارج رولڈ و باعانت شاہزادہ ہسپانیہ اسٹائٹ یہ زمین اسپانیہ والوں سے چھین لی۔ پھر جب مصاحیہ یوٹل کٹ ہوا تو انھوں نے خود یہ زمین انگریزوں کو دیدی۔ بعد اسکے جون ۱۷۰۹ء کو فروری ۱۷۱۳ء تک فرانسیسی اور اہل اسپانیہ اس کا محاصرہ کرتے رہے مگر کامیاب نہ ہوئے اور اگرچہ اٹھائے محاصرہ میں انھیں کم بھی بچھنی لیکن لاسرڈ ہاؤس پہ سالار انگریزی نے اس کا قبضہ اس زمین پر نہونی دیا اور جسے یہ زمین انگریزوں کے قبضہ میں ہے۔ اس میں سرکار

انگریزی کو بڑا نفع یہ ہے کہ یہاں انگریزی فوج اور جہاز ملکتے ہیں اور یہ گویا بحیرہ روم کی کنجی ہے۔

ہلی گولینڈ۔ یہ جزیرہ (جس کا طول ایک میل اور عرض ثلث میل ہے) دریائے الپ کے دہانے سے شمال و مغرب کی جانب ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس جزیرہ کے نام کے معنی ارض مقدس ہیں اور اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہاں قوم سینکسن کا معبد تھا۔ یہ جزیرہ اکثر امراء سلسلہ کے قبضہ میں رہا مگر سال۱۷۸۱ء میں ڈینمارک والوں نے اسے چھین لیا۔ پھر تمبرٹنڈا میں انگریزوں نے اسے لے لیا اور جب سال۱۷۸۱ء میں اہل ڈینمارک سے مصالحت ہوئی تو انھوں نے خود یہ جزیرہ انگریزوں کو دیدیا۔ لڑائی کے زمانہ میں انگریزوں کو اس جزیرہ سے بڑا نفع یہ تھا کہ اسکے سبب سے جرمنی کے دریاوں کے قبضہ میں تھے اور اب یہ فائدہ ہے کہ یہاں ایک روشنی گھر بنا ہوا ہے جسے شب کو جہاز والوں کو سمندر کا راستہ سمجھائی دیتا ہے اور یہاں کے ملاح اچھے ہوتے ہیں اور لنگر گاہ بہت محفوظ و مامون ہے۔

مالٹا۔ یہ وہ قدیم جزیرہ ہے جہاں پولوس کا جہاز طوفان سے تباہ ہوا تھا۔ پولوس اتباع حواریین رضی اللہ عنہم میں سے تھے اور انھوں نے تزویج دین عیسوی میں بڑی سعی کی اور بہت اذیتیں اٹھاتیں۔ یہ جزیرہ جزیرہ صقلیہ کے جنوب میں قریب ۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اسکے پاسے تخت کا نام لاوالٹا ہے۔

۱۷۹۷ء میں شاہ چارلس پنجم نے یہ جزیرہ غازیان سینٹ جان کو ویدیا تھا۔ پھر ترکوں نے کئی مرتبہ اس پر حملہ کیا۔ بعد اوسکے ۱۷۹۶ء میں نپولین بونا پارٹ نے اسے فتح کیا۔ ۱۸۱۵ء میں انگریزوں نے اس جزیرہ کے اصلی باشندوں کی مدد سے فرانسیسیوں سے اسے چھین لیا۔ پھر یہاں کے باشندوں نے خود اسے انگریزوں کے حوالہ کر دیا۔ جو انگریزی جنگی جہاز بحیرہ روم میں رہتے ہیں وہ اسی جزیرہ میں مقیم رہتے ہیں۔ اس جزیرہ سے شمال و مغرب کی جانب ۵ میل کے فاصلہ پر ایک اور جزیرہ گوزونا مو ہے۔ یہ جزیرہ بہت سرسبز و شاداب ہے مگر آبادی بہت کم ہے۔

جزائر نوٹس من۔ یہ چند چھوٹے چھوٹے جزیرے خلیج میکاٹیل میں صوبہ نوٹس منڈی کے قریب واقع ہیں۔ انہیں سب سے بڑے جزیرہ کا نام جری سٹی ہے۔ یہ جزیرہ اوس زمانہ سے انگریزوں کے قبضہ میں ہے جبکہ ولیئم ریمس نوٹس منڈی نے انگلستان کو فتح کیا تھا۔ کئی مرتبہ اس پر فرانسیسیوں نے حملہ کیا مگر نہ لے سکے۔ ان جزیروں میں بڑا وصف یہ ہے کہ ماکولات ارضان ہیں اور آب و ہوا اچھی ہے جزیرہ مین۔ یہ جزیرہ خلیج آئرلینڈ میں واقع ہے۔ ۱۷۹۷ء میں الگنڈر ٹوم شاہ اسکات لینڈ نے یہ جزیرہ اہل نوٹس وی سے چھین لیا تھا۔ ۱۷۹۷ء میں شاہ اڈورڈ اول کے حوالہ کر دیا۔ ۱۷۹۷ء میں امرائے اٹھول کو یہ جزیرہ ترکہ میں

ملہ۔ آخر ۱۲۵ء میں پادشاہ برطانیہ نے اون سے خرید لیا۔

ایشیامین

عدن۔ یہ شہر عرب کے جنوب مغرب میں واقع ہے ۱۲۸ء میں انگریزوں کے ہاتھ آیا۔ جو دخانی جہاز بمبئی سے سونیز جاتی ہیں وہ یہاں کوئلے لینے کے واسطے ٹھرتے ہیں۔ یہاں کابن بہت عمدہ ہوتا ہے۔

برہما کی نوآباد بستیاں۔ آراکان۔ یہ ضلع خلیج بنگالہ کے شمال و مشرق اور چنگنگ کے جنوب میں واقع ہے ۱۲۲ء میں اسے انگریزوں نے فتح کیا۔ اور اوسے زمانہ میں تناسرہم بھی فتح کیا جو جزیرہ نمائے ملایا کے قریب اور دریائے آراودی کے جنوب میں واقع ہے۔ اس دریا کے دہانہ پر بیگو واقع ہے۔ شہر ۱۲۵ء میں انگریزوں نے فتح کیا۔ یہاں چاول اور لکڑی اچھی ہوتی ہے۔

جزیرہ سکونڈیب۔ اس جزیرہ کی شکل بیضوی ہے اور اس کا رقبہ ۲۷۵ میل ہے اور ہندوستان کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ یہ جزیرہ ہمیشہ پادشاہ کو نامزد ہے۔ سولہویں صدی عیسوی میں اسپر پر تیکس جون نے دخل پایا۔ بعد اوسکے ڈچ نے لے لیا۔ اوسکے بعد ۱۷۹۶ء میں انگریزوں نے ڈچ سے چھین لیا۔ اور ۱۸۱۸ء میں اس جزیرہ کی اصلی ریاست برباد ہو گئی۔ یہاں کابن

شکر۔ چاول۔ کالی مچ۔ لکڑی۔ دار چینی۔ جواہرات علی الخصوص قتی شہوین
 جزیرہ نامی ہند۔ اسمین تین احاطہ میں یعنی بنگالہ۔ ہندوستان۔ بمبئی
 ہندوستان برطانی سے متعلق جو بڑے بڑے وقایع تاریخی ظہور میں آئے
 وہ یہ ہیں ۱۷۵۷ء میں ملکہ آلہ تہہ فرانسٹانڈیا کی بی بی جماعت
 تاجران ہند کو فرمان عنایت کیا۔ ۱۷۵۷ء میں انگریزوں نے ہندوستان
 میں کوٹھیان قائم کیں۔ بعد اوسکو چارلس دوم فرانس کی بی بی کیتھرائن
 شاہزادی جو کنگال کے جہیز میں جزیرہ بمبئی پایا۔ ۱۷۶۹ء میں کلکتہ میں
 فوجی و لیو تعمیر ہوا۔ ۱۷۷۱ء میں سراج الدولہ ناظم صوبہ بنگالہ کلکتہ لایا۔
 ۱۷۷۱ء میں کلا یوسپہ سالار انگریزی فرانس کو اب موصوف کو جنگ پلاسی
 میں شکست دی اور کلکتہ چھوڑ دیا۔ ۱۷۷۳ء میں وائسرائے ہیسٹنگس گورنر
 جنرل ہند مقرر ہوئے۔ حیدر علی اور ٹیپو سلطان والیان میسور
 سوڑا تیان ہوئے۔ اور ۱۷۹۹ء میں سر جی رنگ پٹن پاتخت میسور فتح
 ہوا اور ٹیپو سلطان مر گیا۔ ۱۸۰۳ء میں میر ولنگٹن فرانس کی
 لڑائی میں مرہٹوں کو شکست دی۔ ۱۸۱۹ء سے ۱۸۲۷ء تک
 افغانوں سے لڑائی رہی۔ ۱۸۲۳ء میں سندھ انگریزی
 عملداری میں شامل ہوا۔ ۱۸۴۹ء میں پنجاب فتح ہوا۔
 ۱۸۵۷ء میں اودھ سلطنت برطانویہ میں ملحق ہوا۔ ۱۸۵۷ء
 میں غدر ہوا۔ یکم ستمبر ۱۸۵۷ء میں ہندوستان کی حکومت کمپنی
 سے منسلک ہوئی۔ ہندوستان میں گرم ملکوں کی چیزیں بکثرت پیدا ہوتی

ہین اور بجا مشرقی کی تجارت اس ملک کے مالکوں کے قبضہ قدرت میں ہے اور اس ملک کی حکومت سے اہل برطانیہ کو تمام اقوام میں بڑی وقعت و عزت حاصل ہے۔

ہونگ کونگ۔ یہ چھوٹا سا جزیرہ دریائے گینٹن کے دہانہ پر واقع ہے۔ اور شہر گینٹن واقع چین سے ۵۷ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ۱۸۴۲ء میں چینوں نے انگریزوں کو دیدیا۔ یہاں انگریزی سوداگر چاہے۔ ریشم۔ اور افیون کی تجارت کرتے ہیں۔

ملاکا۔ یہ بستی آب نامے ملاکا پر جزیرہ نماے ملایا کے جنوب میں واقع ہے اور اس کا قصبہ ۴۴ x ۲۵ میل ہے۔ پیشتر یہاں پرتگیزیوں کی عملداری تھی پھر ڈچ کی ہوئی۔ آخر ۱۸۲۴ء میں ڈچ نے یہ بستی انگریزوں کو دیدی اور اس کی محض میں جزیرہ سماترا لے لیا۔

پینگ۔ یہ جزیرہ جزیرہ نماے ملایا کے ساحل عربی کے قریب واقع ہے۔ ۱۸۵۰ء میں انگریزوں نے گوئیڈا کے پادشاہ سے اسے خریدا۔ پھر ۱۸۵۰ء میں ایک پارہ زمین ساحل ملایا پر خریدی اور اس کا نام صوبہ وٹن لی رکھا۔ پینگ جزیرہ ملاکا اور سنگاپور کا دارالحکومت ہے۔

سنگاپور۔ یہ جزیرہ جزیرہ نماے ملایا کے جنوب میں واقع ہے اور اس کا قصبہ ۲۶ x ۱۳ میل ہے۔ ۱۸۱۹ء میں سرکار نے

یہ جزیرہ سلطان جُوْھوُور سے خریدا۔ یہاں شکر۔ روئی۔ بُن۔ جوز۔ اور سیاہ مریچ پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ تجارت کا بڑا محزن ہے۔ اور جو مجرم ہندوستان میں محکوم بہ عبور دریا ئے شور ہوتے ہیں وہ یہاں بھیجے جاتے ہیں۔ یہ جزیرہ اور پننگ اور ملاکا مشرقی بستیان کھلاتی ہیں۔

سکاواک۔ نیلغ ساحل دریا ئے سواواک پر جزیرہ بُوس نیو کے شمال و مغرب میں واقع ہے۔ ۱۸۴۷ء میں سلطان بُوس نیو نے یہ ملک پانچیس برولک کو عطا کیا تھا۔ پھر ۱۸۴۶ء میں یہ عطیتہ پھیر لیا۔ مگر انگریزوں نے پھر تو پین مار کر چھین لیا۔ اب کچھ سرکار انگریزی کو اس ملک پر توجہ نہیں ہے مگر تاہم یہ ملک عزیز القدر ہے کہ حجہ الکحل۔ ہیرا۔ طلا۔ آہن۔ اور تمام نباتات جو گرم ملکوں میں پیدا ہوتی ہیں وہ یہاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور دریاے چین کی تجارت کا مرکز ہے۔ لیبون۔ یہ جزیرہ دریاے بوس نیو کے دہانہ پر واقع ہے اور اسکا رقبہ ۶۷۱۲ میل ہے۔ ۱۸۴۷ء میں انگریزوں کے قبضہ میں آیا۔ یہاں کوئلا بہت عمدہ اور بافراط پیدا ہوتا ہے۔

اسٹریلیا میں

اسٹریلیا۔ یہ جزیرہ تمام جزائر سے بڑا ہے۔ فرانسیس اور انگلستان اور ہالند اور اسپانیا نے یہ چار ملک اس بات کے مدعی ہیں کہ یہ

جزیرہ ہمین نے دریافت کیا۔ اس جزیرہ کے ساحل کا سرخ انگریزی
 جہاز انون نے لگایا۔ ۱۸۲۷ء میں کوک جہاز ان نے خلیج بوٹینی
 کو دریافت کیا۔ چونکہ اس خلیج کے گرد و نواح میں پھول بہت خوبصورت
 ہوتے ہیں اس سبب سے اسکا نام بوٹینی یعنی خلیج نباتات رکھا
 گیا۔ ۱۸۲۸ء میں انگریزوں نے اسکے ساحل پر مجرمون کی بستی بسائی
 اور اسکا نام نیوسوتہ ویلس رکھا اور اسکا پائے تخت شہر
 سڈنی بندر جیکسن میں بنا کیا۔ ۱۸۲۹ء میں اسٹریلیا کے
 مغربی آباد کیا گیا۔ اس ملک کا پائے تخت پرتہ ہے۔ ۱۸۳۲ء میں
 اسٹریلیا کی جنوبی بسایا گیا۔ اسکا دار الحکومت ادیلیڈ ہے
 ۱۸۳۱ء میں اسٹریلیا کے شمالی آباد کیا گیا۔ اسکا پائے تخت
 وکٹوریہ ہے۔ اسٹریلیا کے گوشہ جنوب و مشرق میں ایک
 بستی ہے جسکا نام وکٹوریہ ہے اور پائے تخت ملبورن ہے۔
 یہ بستی ۱۸۳۷ء میں بسائی گئی تھی۔ ۱۸۵۰ء میں اس جزیرہ میں معاہدہ طلا
 دریافت ہوئے اسکی طمع میں ہزاروں آدمی انگلستان سے وہاں چلو گئے۔
 یہاں اون۔ سونا۔ چربی۔ اور تیل خوب پیدا ہوتا ہے۔

وَان ڈیمنس لینڈ۔ یہ جزیرہ اسٹریلیا کے جنوب میں واقع
 ہے اور وسعت میں ایئرلینڈ کے قریب قریب ہے۔ ۱۸۲۷ء میں ایک
 ڈچ ملحق ٹیکس میں نامے نے یہ جزیرہ دریافت کیا۔ اور بیویا
 کے حاکم کے خاطر سے اسکا نام وَان ڈیمنس لینڈ رکھا۔ مگر اب

جسے اسے دریافت کیا تھا اوسے نام سے اسکا نام یُسمینیا مشہور ہے۔ ۱۷۹۱ء میں ایک اور ملاح باکس نامی کو معلوم ہوا کہ ایک جزیرہ ہے اور جس خلیج پر یہ واقع ہو اسکا نام ملاح مذکور کے نام پر خلیج باکس ہو گیا۔ ۱۷۹۲ء میں انگریزوں نے اس جزیرہ پر قبضہ کر کے یہاں محبوں کی بستی بسائی اور ۱۸۳۷ء میں اس جزیرہ کی حکومت نیو سووے ویلسر کی حکومت سے علیحدہ کر لی گئی اور اسکا انتظام ایک لفٹنٹ گورنر اور ایک کونسل کے سپرد ہوا۔ اسکا پائے تخت ہووٹ ٹون دریا کے ڈیم وٹ پر واقع ہے۔ اور یہاں بھی ویسی ہی چیزیں پیدا ہوتی ہیں جیسے اسٹریلیا میں ہوتی ہیں۔

نورفک ایلینڈ۔ یہ جزیرہ اسٹریلیا کے مشرق میں واقع ہو اور یُسمینیا کے حاکم کے زیر حکومت ہے اور سابق میں یہ فقط مجرموں کی بستی تھی۔

نیوزیلینڈ۔ یہ جزیرہ تین جزیروں کو مرکب ہوا ان میں سے دو جزیرے بڑے ہیں اور انکا نام نیو السٹر اور نیو منسٹر ہے اور چھوٹے جزیرہ کا نام لینکسٹر۔ نیوزیلینڈ اسٹریلیا کے جنوب مشرق میں واقع ہے اور اسکا پائے تخت اکلینڈ جزیرہ نیو السٹر میں واقع ہے۔ جزیرہ مذکورہ اسی صدی میں نیوزیلینڈ کمپنی نے بسایا تھا اور ۱۸۴۰ء میں یہ سلطنت برطانیہ میں داخل ہوا۔

یہاں کی آب و ہوا بہت معتدل ہے۔

افریقہ میں

ایسن سن۔ یہ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے اور یہاں ایک کوہ آتشین ہے اور یہ بوینیل اور گنی کے پچھلے دور پر واقع ہے۔ یہاں ایک قسم کا جانور جس کا نام ٹوٹل ہے بافراط ہوتا ہے۔

راس گلڈھوپ۔ یہ افریقہ کوئٹو جنوب میں واقع ہے اور دریائے ارنج اس کی حد شمالی ہے۔ ۱۷۸۱ء میں یہ زمین بوسر تھو لو میوڈیا زور دریافت کی مگر یہاں اتر نہ سکا۔ جان م پادشاہ پرتگال نے اس کا نام کیپ گلڈھوپ یعنی راس امید اسوٹور کھاتا تھا کہ اوسو امید تھی کہ ابی جو سیر و جازان سفردیا کرین کو تو اسو بھی بہتر ملک دریافت کریں گے۔ ۱۷۸۲ء میں واسکوڈی گاما نے اس کا دورہ کیا۔ ۱۷۸۳ء میں ڈچ نے یہاں بستی بسائی اور ۱۷۸۵ء میں انگریزوں نے اسو ڈچ سے لے لیا۔ پھر بروقت مصالحہ آمینسٹر سترد کر دیا۔ بعد اوسکے سترد یوڈ بیوڈ اور سترھوم پوفور نے جنوری ۱۷۸۷ء میں اسے پھر ڈچ سے چھین لیا۔

پورٹ نیٹل۔ یعنی وہ زمین جو یوم الولادۃ حضرت مسیح کو دریافت ہوئی تھی۔ یہ بستی راس کولونی کے حدود سے باہر واقع ہے اور ۱۷۸۷ء میں اسکی بنا ہوئی تھی۔ راس امید ہندوستان و دیگر ممالک شرقیہ کی کلید بحری ہے اور یہاں گندم و شراب گھماتے

دل آویز پیدا ہوتے ہیں۔

گیمبیا اور ساحل طلا۔ یہ دو بستیوں میں پلوہوین صدی عیسوی میں بسائی گئیں۔ گیمبیا اور ساحل طلا کے درمیان واقع ہوا اور ساحل طلا گنی میں یہاں کی مٹی سے سونا نکلتا ہوا اور چاول اچھا ہوتا ہے۔

ماسا پشس۔ یہ جزیرہ جزیرہ میداگا اسکہ کے مشرق کو سمت میں فاصلہ پر واقع ہے۔ اسکا پائے تخت پورٹ کوئی ہے۔

سٹیمین اسے پرتگیزیوں نے دریافت کیا اور چند روز اپنے قبضہ میں رکھ کر چھوڑ دیا۔ ۱۵۹۱ء میں یہ ڈچ کے ہاتھ آیا اور انھوں نے بھی اسے چھوڑ دیا۔ پھر ۱۷۲۱ء میں یہاں فرانسیسیوں نے

بستی بسائی ۱۷۸۱ء میں انگریزی فوج بحری ڈو فرانسیسیوں سے جزیرہ چھین لیا۔ اب یہ بندرگاہ ہوا اور یہاں شکر روٹی چوبیسیم اور نیل اور ملکون میں جاتا ہے۔

سائیرالیون۔ اس لفظ کے معنی جبال الاسد ہیں ۱۷۸۷ء میں یہاں انگریزوں نے بستی بسائی مگر یہاں کی آب و ہوا ایسی خراب ہے کہ اسے مقبرہ سفید پوستان کہتے ہیں۔

سینٹ ہیلینا۔ یہ سنگ لانج جزیرہ بحر اوقیانوس کے جنوب میں واقع ہے اور اسکا رقبہ ۷۱۰ میل ہے ۱۷۷۱ء میں پرتگیزیوں نے اسے دریافت کیا۔ ۱۷۷۱ء میں ڈچ نے لے لیا۔ بعد ازاں

انگریزوں کے قبضہ میں آیا۔ یہ جزیرہ اس واسطے مشہور ہے کہ یہاں ۱۷۹۵ء سے ۱۸۱۵ء تک نپولین بونا پارت قید رہا اور ۱۸۱۵ء

یہاں دفن رہا۔ اب یہاں ہندوستان کے جہاز ٹکتے ہیں۔۔۔
 جزیرہ میڈاگاسکر کے شمال میں دو گچھے چھوٹے چھوٹے جزیرہ ون
 کے ہیں۔ ایک کا نام سٹیلش ہے اور دوسرے کا امی مریٹ
 یہ جزیرے ۱۹۴۷ء میں فرانسیسیوں سے چھین لئے گئے۔ یہاں کی
 آب و ہوا اچھی ہے اور بندرگاہیں مستحکم و محفوظ ہیں اور گرم مصالح
 خوب پیدا ہوتا ہے۔

روڈر پکنر اور چکیس یہ دو گچھے جزیرہ ون کے بھی انگریزوں کے قبضہ میں
 ہیں۔

اہولیکائی شمالی میں

صوبجات امریکائے برطانی شمالی

۱۔ کینڈا۔ اس صوبہ میں دریائے سینٹ لارنس اور اوکی مھیلین واقع
 ہیں۔ ۱۹۹۷ء میں اسے کیبٹ جہاز ران نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۵۳۵ء
 میں یہاں فرانسیسیوں نے بستی بنائی۔ ۱۵۹۷ء میں انگریزوں نے
 لے لیا اور اس لٹرائی میں ولف یہ سالار مارا گیا۔ ۱۸۳۷ء میں
 میں یہاں دو دفعہ بلوائے ہوئے۔ ۱۸۴۷ء میں کینڈا کے مغربی کینڈا
 مشرقی یہ دونوں صوبے ملائے گئے۔ اب ان کا پائے تخت اٹاوا
 ہے اور کٹر می۔ غلہ۔ مچھلی۔ اور پوستیں یہاں اچھی ہوتی ہے۔
 (۲) نووا اسکوشیا۔ یہ جزیرہ نوادریائے سینٹ لارنس کے جنوب میں
 واقع ہے اسے بھی کیبٹ نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۵۹۸ء میں یہاں

فرانسیسوں نے مجرموں کی بستی بسائی۔ اور اسکا نام ایکڈیا رکھا۔ پھر ۱۶۶۳ء میں سرولیم الگنڈر نے یہاں ایک بستی بستی اور اسکا نام نووا اسکوشیا رکھا۔ مصالحو پوٹرکٹ کے بموجب یہ جزیرہ انگریزوں کو ملا۔

(۳) نیو برنک۔ یہ ضلع سینٹ لارنس کے جنوب میں واقع ہے۔ اسے بھی کیبیٹ نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۷۱۳ء میں فرانسیسوں نے انگریزوں کو دیے دیا۔ کیپ برٹن۔ یہ جزیرہ نووا اسکوشیا کے متصل واقع ہے اسے بھی کیبیٹ نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۷۵۵ء میں لومی برگٹ کو نیوا انگلینڈ کے انگریزوں نے لے لیا اور ۱۷۶۹ء میں ادسکا مبارکہ مندراس سے کر لیا۔ ۱۷۵۵ء میں یہ جزیرہ انگریزوں نے فرانسیسوں سے چھین لیا اور لومی برگٹ کے دیواین وغیرہ منہدم کر دیں۔

(۴) شانزادہ اڈورڈ کے جزیرہ۔ یہ جزیرے نیو برنک کے قریب واقع ہیں اور انکا رقبہ ۱۴۰ x ۳۴ میل ہے۔ انہیں بھی کیبیٹ نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۷۵۸ء میں انگریزوں نے لے لئے۔

یہاں مچھلی بہت پکڑی جاتی ہے اور تجارت خوب ہوتی ہے۔

(۵) نیو فونڈ لینڈ۔ یہ جزیرہ دریائے سینٹ لارنس کے

دہان پر واقع ہے اور اسکا رقبہ ۱۲۰ x ۳۰۰ میل ہے۔ ۱۷۱۳ء

میں شاید اسے الیس لینڈ کے ایک ملاح نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۶۹۷ء

میں یہاں کیبیٹ آیا۔ یہاں مچھلی بافراط پکڑی جاتی ہے۔ اور

ایک لفٹنٹ گورنر اسکا حاکم ہے۔
ہنڈیور اس۔ یہ صوبہ جزیرہ نما کے یوٹن کے مشرق کی سمت سال دریا
پر واقع ہے۔ اسکا پائے تخت بلنز ہے۔ ۱۵۰۲ء میں اسے کلہس
نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۶۳۳ء میں اسپانیہ والوں نے انگریزوں
کو دیے دیا۔ یہاں ایک قسم کی لکڑی جسکے صندوقچے وغیرہ
بغٹے میں خوب ہوتی ہے۔

خیلیج ہڈن۔ اس خلیج پر کچھ سوداگروں نے ایک بستی بسائی تھی
یہ سوداگر یہاں پوشٹین کی تجارت کرتے ہیں۔
جزیرہ وانکوور کو لمبیائے برطانی۔ یہ ایک ملک بحر الکاہل کے
ساحل غربی پر واقع ہے۔ ۱۷۷۸ء میں کپتان کوک نے اس کا
سراغ لگایا۔ بعد اسکے ۱۷۷۸ء اور ۱۷۹۳ء میں اور دو ہزار ان
اس ملک کا خوب تفحص کیا۔ ۱۸۵۵ء میں اس ملک میں دریائے
فریزر میں سے سونا نکالا اس سبب سے یہ فوراً مشہور ہو گیا۔

امریکا کی جنوبی میں

گیا نامے برطانی۔ یہ خلیج امریکا کے جنوبی کے شمال و مشرق میں
واقع ہے۔ ۱۶۱۳ء میں ایسے ڈچ نے بسایا۔ ۱۶۸۳ء میں فرانسیسیوں
نے چھین لیا۔ ۱۸۰۳ء میں ڈچ نے انگریزوں نے لیا۔ ۱۸۲۳ء میں

غلاموں نے بلوائے کیا ۱۸۳۱ء میں یہاں تین دریاؤں پر انگریزوں نے تین بستیاں بسائیں۔ گرم ملکوں کی چیزیں یہاں پیدا ہوتی ہیں جزائر فاکلینڈ۔ یہ سنگ لاج جزیرے ٹیگونیاس کے مشرق کے سست واقع ہیں۔ ۱۵۴۴ء میں ہانکس جہاز ران نے انہیں ظاہر کیا تھا۔ ۱۷۶۵ء میں یہاں انگریزی عملداری ہوئی۔ ان جزیروں میں بندرگاہیں عمدہ عمدہ ہیں۔

جزائر غرب الہند

جمیکا۔ یہ جزیرہ ۱۴۹۴ء میں کلبس نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۶۵۵ء میں انگریزوں نے اسپانیہ والوں سے چھین لیا۔ یہاں شکر اور رم شراب عمدہ ہوتی ہے اور گرم ملکوں کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں ٹرنڈاؤ۔ اس لفظ کے معنی تشلیک مقدس ہیں۔ یہ جزیرہ دریائے اورنوکو کے دہانہ پر واقع ہے۔ ۱۴۹۸ء میں اسے کلبس نے ظاہر کیا۔ ۱۵۸۸ء میں ایسے اہل اسپانیہ نے آباد کیا۔ ۱۵۹۵ء میں اسپر انگریزوں نے حملہ کیا اور ۱۶۹۷ء میں لے لیا اس جزیرہ میں ایسے آتش بار پہاڑ ہیں جن سے غلیظ چیزیں آہتی ہیں اور ایک رال کی جھیل ہے اور یہاں گرم ملکوں کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں ٹوبیگو۔ یہ جزیرہ ۱۶۹۳ء میں انگریزوں نے فرانسیسیوں سے چھین لیا۔

گزنڈا اور سینٹ وینسٹ۔ یہ جزیرے بھی ۱۷۹۲ء میں فرانسیسیوں سے چھینے گئے۔

بریدوز۔ یہ جزیرے ۱۶۲۵ء میں ہرولیم کوٹین نے آباد کئے۔
 سینٹ لوشیا۔ یہ جزیرے ۱۸۰۳ء میں فرانسیسیوں سے چھین لیا
 ڈومنگا۔ یہ جزیرہ ۱۷۸۳ء میں انگریزوں کے ہاتھ آیا :-
 مونٹ سیرٹ اسٹیکو۔ سینٹ کٹس۔ یہ تین جزیرے ۱۶۳۲ء
 اور ۱۶۲۳ء میں بسائے گئے۔

فوس ۱۶۲۸ء میں۔ انگولا ۱۶۵۰ء میں۔ اور جزائر ورجن ۱۶۶۶ء
 میں بسائے گئے۔ جزائر بہیام ۱۶۲۹ء میں اور جزائر برمیوڈا
 ۱۶۱۱ء میں انگریزوں کے قبضہ میں آئے۔ سب پیشتر امریکا کی
 زمین جو کلبس نے دیکھی وہ جزیرہ سین سیلوڈور کی زمین ہے۔ یہ
 جزیرہ جزائر بھیمین سے ہے۔ جزائر برمیوڈا از بجا اوقیانوس
 میں واقع ہیں اور یہاں کی آب و ہوا اچھا ہے اور یہ بہت خوبصورت
 جزیرے ہیں اور یہاں آرٹوٹ خوب پیدا ہوتا ہے :-



TO BE ISSUED